وحشت عشق Season - 2

تحریر :واحبہ فاطمہ

سلطان مینشن میں اس وقت ہو کا عالم تھا..... رات کے تقریباً آٹھ بجے تھے..

ویر، میر اور شاہ زر سٹڈی میں اپنے کسی ضروری پروجیکٹ میں بزی تھے....
پلوشہ، حرم اور رحبہ اس وقت کچن میں موجود ڈنر کی تیاریوں میں مصروف تھیں..

پلوشہ اور رحبہ کا بری طرح موڈ آف تھا.. وجہ ان کے دونوں بدتمیز بچے تھے
حرم تو صدا کی پر سکون تھی.. کیونکہ اسے ایسی کوئی ٹینشن نہیں تھی...

جب بہت اچانک فضا میں جیسے بھونچال آیا تھا..

ہیوی بائکس کی سناٹا چیرتی آوازیں دور تک گونجیں تھیں... حرم دھیما سا مسکرائی..

باہر ایک ہیوی بائیک سے شاہ زل اور مطربہ اترے اور دوسری سے شاہ زین اور ربیع اترے...

ڈنر تو تیار تھا.... پری اب غصے اور طیش میں کچن سے واک آؤٹ کر چکی تھی.. سیدھے اپنے روم میں چلی گئی..

کچھ ہی دیر میں سلطان مینشن کے لاؤنج میں ایک طوفانِ بدتمیزی برپا ہو چکا تھا..

ویر مجھے آئسکریم کھانی تھی،،،، کیوں لائے واپس ابھی،،،، مطی چیخی.. سخت موڈ آف ہو چکا تھا.. وہ باہر گھومنے گئے تھے.. مطی کو موقع کا فائدہ اٹھانا آتا تھا..

شاہ زل وارن کر کے لے کر بھی گیا تھا کہ وہ صرف بائیک پہ گھمانے لے جائے گا مگر باہر کچھ بھی کھانا پینا نہیں ہے. مگر مطی نے باہر شور مچا دیا کہ مجھے آئسکریم کھانی ہے وہ زور زبردستی سب کو لے کر واپس آگیا....

اور اب مطربہ شور مچا رہی تھی...

جس کی شاہ زل کو خاطر خواہ پرواہ نہیں تھی...
ہم عمر تھے بلکل... اسی لئے زیادہ ٹھنتی تھی ان میں.. ہر وقت لڑائی، جھگڑا، دھما کے...

چوبیس سال کے ہو چکے تھے دونوں.... مگر دوستی بھی تو اتنی تھی... دونوں میں

اسی لئے تو دونوں نے ایک ہی فیلڈ چنی تھی اپنے لئے...
باہر وہ جیسے مرضی تھے مگر سلطان مینشن میں ان کے دم سے رونق تھی..

ہر وقت کی نوک جھونک اور تماشے.....
ویر اور پلوشہ کا طوفان... شاہ زل سلطان.

اور شاہ زر اور حبہ کی مطربہ....

رہا،،،،، شاہ میر اور حرم کا،،،،،،،، شاہ زین،،،،،، تو وہ ان دونوں سے دو سال چھوٹا تھا... اگر شاہ زل کا کوئی آپوزیٹ تھا تو وہ شاہ زین سلطان تھا.

جتنا شاہ زل طوفان اتنا ہی شاہ زین بلکل اپنی ماں کی طرح دھیمے ، نرم مزاج کا..
یونی میں بھی شاہ زین کو کالم بوائے کہا جاتا تھا.. سمندر کی طرح پر سکون...
پھر شاہ میر اور حرم کی سب سے چھوٹی سولہ سال کی ربیع... جو بھائی کی طرح دھیمے مزاج کی تھی... اسی لئے تو حرم کو سکون تھا...

مگر پلوشہ اور حبہ ان بد تمیزوں کی وجہ سے اتنی ہی بے سکون..

اب بھی وہ بحث رہیں تھے...
شاہ زین اور ربیع ہمیشہ کی طرح بس خاموش تماشائی تھے

کہ حبہ تن فن کرتی کچن سے نکلی.. اسے ہر وقت مطی سے کوئی نا کوئی شکایت ہوتی..

کیا بد تمیزی ہے مطی،،،،، کبھی تو لڑکیوں والے کام کیا کرو،،،،،... ہر وقت کی بد تمیزی،،،،،،اب جاؤ جا کر فریش ہو کر آؤ،،،،،

حبہ نے اسے بری طرح جھڑک کر،، سارے دن کی اس کی حرکتوں سے،، بیزاری کی کوفت نکالی،،، تو اس کا منہ لٹک گیا....

وہ چپ چاپ اپنے روم میں چلی گئی...

چھوٹی ممی کا گرم مزاج دیکھ کر شاہ زین اور ربیع بھی کھسک چکے تھے..

اب شاہ زل لاؤنج میں اکیلا بیٹھا تھا.. ادھر ادھر نظر دوڑائی... کچن سے حرم باہر آئی..شاہ زل نے آنکھ کے اشارے سے ماں کا پوچھا...

اپنے روم میں،،،،،،ناراض ہو کر گئیں ہیں،،،،حرم نے بتایا تو شاہ زل نے لمبی سی سانس بھری...

یعنی ایک اور محاذ تیار تھا..شاہ زل ماں کے کمرے کی طرف گیا..

تبھی سٹڈی سے وہ تینوں باہر آئے...
شاہ زل کو اپنے روم کی طرف جاتے دیکھ شاہ ویر بھی اس کے پیچھے چلا آیا...

کیا ہوا جونیئر،،،،،،،،،،ویر نے پوچھا..

ڈیڈ یار آپ کی مسز،،،،،،،،شاہ زل جھنجھلایا...ویر کو ہنسی آئی

دونوں روم میں اینٹر ہو چکے تھے

سامنے پری صوفے پر منہ پھلائے بیٹھی تھی... شاہ ویر نے فوراً پینترا بدلا...
یار جونیئر کب سدھرو گے،،،،،اب تو میں بھی تمھاری ماں کی طرح پریشان ہو چکا ہوں تمھاری ان حرکتوں سے،،،،،،

شہ زل بھونچکا سا اپنے چالاک ڈیڈ کو شکایتی نظروں سے گھورنے لگا... شاہ ویر نے بڑی مشکل سے قہقہہ ضبط کیا

ڈیڈ پلیز،،،،،اب میں نے کیا کیا؟ مما،،،،،یار،،،

شاہ،،،،،بول دیں اپنے بیٹے کو مجھ سے بات نا کرے،،،،میں تنگ آ چکی ہو اس کی شکایتوں سے..
ہر وقت کی مار دھاڑ،،،ہر وقت بد تمیزی اور منہ زوری،،،،اور آج مسز انجم پھر شکایت لے کر آئیں تھیں،،،،،،پھر سے پیٹ کے آیا ان کے بیٹے کو،،،،وجہ پوچھیں اس سے،،،،،

وجہ مما یہ کہ،،،،وہ پھر کسی لڑکی سے بد تمیزی کر رہا تھا،،،،،،اور

چلو ٹھیک،،،،،،پری ہنوز خفا ہی تھی ویر دلچسپی سے ماں بیٹے کی بحث سن رہا تھا..،،،،،اور وہ جو نیا شوق پالا ہے اس نے،،اس کی وضاحت لیں شاہ اپنے بیٹے سے،،،،،،،

ہاں جونیئر زرا وضاحت دو،،،،،،یہ کیا خبط ہے... مطلب سیریس،،،،تمھیں اپنے لیئے کوئی اور پیٹ نہیں سوجھا،،،،،ویر بھی سنجیدہ ہوا..

ڈیڈ شیر ہوں،،،کتے پالتا اچھا لگوں گا،،،،،آپ کے سب سے الگ شیر بیٹے نے اگر سب سے الگ پیٹ بھیڑیا پال لیا تو کیا ہوا،،،،،لائسنس ہے میرے پاس یار...شاہ زل نے ہوا میں بات اڑائی..اور ویسے بھی میں نے اسے فارم ہاؤس پر رکھا ہے،،،،،،

شاہ زل کوئی کام سیدھا بھی ہے تمھارا،،،،،پری اب جھنجھلائی

یس مما،،،،،ہے ناں،،،اپنی پری سے دنیا میں سب زیادہ پیار کرنے کا،،،،آپ کو پتہ ہے دنیا میں سب سے زیادہ میں آپ سے پیار کرتا ہوں،،،،،..شاہ زل نے پلوشہ کے گرد اپنے بازو حمائل کرتے لاڈ سے کہا جس سے ویر کو ہمیشہ کی طرح آگ لگی..

اے جونیئر،،، مائنڈیور لینگویج..غلط فہمی ہے تمھاری کہ دنیا میں پری کو سب سے زیادہ تم پیار کرتے ہو،،،، کتنی بار کہا ہے یہ صرف میری پری ہے،،، مما بولا کرو،،،،،، ویر مصنوعی خفگی سے بولا..

اوکم آن ڈیڈ... آپ بھی تو دادو کو زیب کہا کرتے تھے..اوراب تک روپ دادو کو روپ کہتے ہیں تو میں بھی پری بولوں گا،،،،،،، شاہزل اطمینان سے بولا

پلوشہ کا دل کیا ماتھا پیٹ لے کیونکہ باپ بیٹا پھر شروع ہو چکے تھے اوراکثر ان کی اس بحث میں پلوشہ کو ہی خجالت کا سامنا کرنا پڑتا کیونکہ ویر اپنی بولڈ چلتی زبان کے جوہر اب اس عمر میں بھی.... بیٹے کے سامنے دکھانے سے بھی باز نہیں آتا تھا..

تو یار جونیئر،،،،،، پلوشہ کہہ دیا کرو،،،،، پری یہ صرف میری ہے،،،، اور تمھیں پتہ ہے میں جیلسی فیل کرتا ہوں،،، ویر کا بھی اطمینان قابلِ دید تھا....

میں تو پری ہی بولوں گا،،،،، شاہ زل کونسا کم تھا... ماں کو چوم لیا...

اب ویر پلوشہ کے قریب آیا تھا..وہ بوکھلا کر اٹھی...

شاہ چلیں ڈنر پر سب ویٹ کررہے ہوں گے،،،،،،،،وہ دانت پیس کر بولی... تاکہ ویر اپنی کسی بھی حرکت سے باز رہے...

مگر ویر پلوشہ کے کندھے پر دائیں جانب سے بازو حمائل کرچکا تھا... یار جونیئر اپنے لیے کوئی اور پری ڈھونڈلو،،،،،،ویسے بھی جو بیس کے ہوچکے ہو،،،اور فیلڈ میں بھی ہو تو،،،،،،میری پری سے زرا دور رہا کرو،،،،،

پلوشہ خجل ہوئی...چہرہ لال سرخ ہوگیا.

نو ڈیڈ،،،،،مجھے تو یہی پری پسند ہے،،،،مجھے نہیں لگتا کی دنیا میں کوئی لڑکی ہے جو شاہ زل سلطان کو جھیل سکے،،،،،،شاہ زل شرارت سے بولتا پلوشہ کے گرد بائیں جانب سے بازو حمائل کرتا بولا...

باپ بیٹا پلوشہ کو تنگ کرکے اس کا موڈ بحال کرکے گہرا مسکرائے... دونوں کے ڈمپل قیامت خیز تھے.

پلوشہ نے دل میں ماشاءاللہ کہا اور نظر اتاری....

وہ تینوں باہر ڈنر کے لئے ایک ساتھ نکلے....

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

وہ بیڈ پر منہ لٹکائے بیٹھی تھی... جب ڈور ہلکا سا ناک ہوا....

یس کم ان،،،،،،،،، مطی نے جلبے دل سے کہا

دروازہ کھول کر شاہ زر اپنی گڑیا کے پاس مسکراتا آیا... اپنے ڈیڈ کو دیکھ کر وہ کھلی.... اور اٹھ کر ان کے گلے میں جھول گئی

کیا ہوا میری آفت کو؟،،، شاہ زر نے دریافت کرنا چاہا..

یار ڈیڈ،،،، پلیز نیو ممی لے آئیں میرے لئے،،،،، وہ اطمینان سے بولی.. جبکہ شاہ زر نے اس کی بات پر قہقہہ لگایا مگر اندر آتی حبہ کو اس کی بات سے تپ چڑھی....

وہ تو مشکل ہے مائی پرنسز،،،،،،، اسی مما سے کام چلاؤ،،، پر ہوا کیا،،،؟ شاہ زر نے صوفے پر بیٹھتے پوچھا

کچھ نہیں ڈیڈ،،، ویر کے ساتھ ہیوی بائیک پر گھومنے گئی تھی،،،، ڈانٹ دیا آپ کی مسز نے مجھے،،،
اس نے منہ بنایا

نہیں اس نے اس وجہ سے نہیں ڈانٹا،،، اب کی بار شاہ زر سنجیدہ ہوا.... مطی بھی سیدھی ہو کر بیٹھ گئی..
حبہ پیچھے کھڑی تھی.. ان دونوں کی نظر نہیں پڑی تھی اس پر
حبہ اسی دن سے ناراض ہے تم سے جب سے تم نے اس کی مرضی کے خلاف جا کر جونیئر کے ساتھ ہی وہ فیلڈ جوائن کی.. تم صرف ویر کی وجہ سے،،،،،،،،،

نہیں ڈیڈ،،، میں نے ویر کی وجہ سے یہ فیلڈ جوائن نہیں کی،،، یو آر رونگ،،، یہ میری خواہش تھی،، مما پاکستان کی ہر دوسری ماں کی طرح چاہتی ہیں کہ شادی کروں، گھر بساؤں،، اور

وہ تمھیں کھونے سے ڈرتی ہے پرنسز،،،،، ایک ہی تو ہو تم ہمارے پاس،،،،،

ڈیڈ اگر پاکستان کی ہر ماں ایسے ڈرے گی تو پھر اس ملک کے سپاہی بزدل پیدا ہوں گے،،، مطربہ نے سمجھانا چاہا

میں کچھ نہیں جانتی مطی،،،،، تمھیں یہ فیلڈ چھوڑنی پڑے گی،،، میری حالت پر رحم کھاؤ،،،،،، حبہ اب اور آگے بڑھی تھی اور بھیگے لہجے میں بول اٹھی..

مما پلیز،،،، مطی جھنجھلائی،،، پلیز ٹرائی ٹو انڈرسٹینڈ می،،، ہمارا ڈیپارٹمنٹ بس کرائم انویسٹگیشن کا ہے اس میں اتنا خطرہ نہیں ہوتا ناں،،،،،، اس نے ماں کو بہلانے کی کوشش کی

ٹھیک ہے کرو اپنی مرضی،،، کل کو اگر کچھ ہو گیا تو میں کبھی تمھیں معاف نہیں کروں گی،،، یاد رکھنا،،،،،، وہ کہتی تن فن کرتی وہاں سے جا چکی تھی..

مطی نے بے بسی سے اپنے ڈیڈ کو دیکھا،.....شاہ زر نے اشارے سے اسے سب کچھ ٹھیک ہو جانے کی تسلی دی....

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

ڈنر پر توقع کے برخلاف کافی خاموشی تھی..
کیونکہ حبہ کی سرخ آنکھیں اس بات کی چغلی کھا رہیں تھیں کہ وہ ابھی ابھی اپنے کمرے سے رو کر نکلی ہے...

شاہ زل اور مطربہ نے آٹھ ماہ پہلے اپنی ٹریننگ مکمل کرکہ یہ فیلڈ جوائن کی تھی..
دنیا کی نظر میں شاہ زل اپنے ڈیڈ اور چاچوؤں کی طرح ایک بزنس مین تھا... صرف گھر والے جانتے تھے کہ وہ
ACPShahZalSultan
ہے.

ان آٹھ ماہ میں وہ تقریباً انیس سے بیس کیس بڑی ذہانت سے سولو کرچکا تھا.. مطربہ اس کے ساتھ تھی...

مطربہ اس فیلڈ میں آپائی صرف اور صرف اپنے بڑے پاپا ویر،،،،،، ڈیڈ اور شاہ زل کی شہہ پر نہیں توحبہ نے تو ایڑھی چوٹی کا زور لگایا تھا کہ اس کی بیٹی ایسا نا کرپائے..... مگر کچھ نہیں کرسکی....

شاہ زین کیمسٹری میں ماسٹرز کررہا تھا..... جبکہ ربیع ابھی سائنس کے ساتھ میٹرک میں تھی..
سربراہی کرسی پر ویر تھا...
ایک خاموش نظر سب پر ڈالی... پھر شاہ زر کو آنکھوں سے اشارہ کیا....

بیگم کے بگڑے تیور دیکھ کر وہ بھی پریشان سا تھا... آخر ویر ہی بولا

حبہ گڑیا،،،،کیوں اتنی ٹینشن لے رہی ہو،،،،کچھ نہیں ہوگا،،،اللہ تعالیٰ پر اور اپنے بچوں پر بھروسہ رکھو،،،،اوکے شاہ زر اور حبہ ڈنر کے بعد مجھے سٹڈی میں ملو تم دونوں،،،مجھے ضروری بات کرنی ہے

جی ویر بھیا،،،،حبہ نے خاموشی سے کہا اور اپنی پلیٹ پر جھک گئی...

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

وہ سٹڈی ٹیبل پر بکس اور پیپرز پر سر جھکائے بیٹھا مصروف سا تھا.. پاس ہی چئیر پر بیٹھی ربیع نے کب سے اس کے کان کھائے ہوئے تھے..

زین بھیا مجھے سمجھ نہیں آرہی،،،،،،ربیع نے کڑوا سا منہ بنایا،،،،ایک نمیریکل میں کب سے نازک جان جھونک رکھی تھی مگر مجال ہے جو کچھ پلے پڑ رہا ہو

ربیع میں دیکھ رہا ہوں آج آپ کا دھیان سٹڈی میں نہیں ہے،،،شاہ زین جھنجھلایا...

جب ہلکا سا ڈور ناک کر کے میر اور حرم روم میں انٹر ہوئے...

ہییے... کیا ہورہا شیر،،،،،،،، میر نے زین کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا... کیونکہ وہ بری طرح ربیع کو گھور رہا تھا......

ڈیڈ کہاں آپ نے اپنی لاڈلی کو سائنس کا مشورہ دے دیا،،،،،،، کب سے اتنی ڈیٹیلز میں سمجھا رہا ہوں مگر مجال ہے جو یہ سیریس لے رہی ہو،،،،،،،،

ڈیڈ دیکھیں ناں بھیا کو،،،،،،، ربیع نے رونی صورت بنائی

ہاں تو تم بھی تو میرے بیٹے کو پریشان کرنا بند کرو ربیع،،،،، زرا دماغ استعمال کرلیا کرو،،، حرم اپنے لاڈلے بیٹے کی حمایت میں بول اٹھی.....
جس پر ربیع نے پھر برا سا منہ بنایا تو وہ تینوں قہقہہ لگا کر ہنس پڑے...

اوکے ادھر آؤ میری گڑیا،،،،،، یہ میں تمھیں سمجھاؤں،،، چلو شاباش،،، بھائی کو اپنا پڑھنے دو،،،، میر ،ربیع کو لیئے سٹڈی میں چلا گیا..

حرم بیڈ پر بیٹھی تھی... جب شاہ زین اٹھ کر آ کر ماں کی گود میں سر رکھے لیٹ گیا... اور سکون سے آنکھیں موند لیں

کیا ہوا میرا بچہ،،،، آج زیادہ تھک گیا.....
حرم نے اس کے گھنے سیاہ بالوں میں ہاتھ پھیرا

نو مما،،،،، بس گڑیا نے بہت دماغ کھایا،،،،، وہ مسکرا کر بولا.. تو حرم بھی ہنس دی

تو مت پڑھایا کرو،،،، ضروری تو نہیں،،،، اکیڈمی جوائن کر لے گی،،،، حرم نے چھیڑا....

کم آن مما،،،،، اب ایسی بھی کوئی بات نہیں،،،، آپ کو پتہ ہے وہ مجھے کتنی عزیز ہے،،،، بس یونہی بول دیا... وہ خواہ مخواہ شرمندہ ہوا تو حرم ہنس پڑی...

میرے جھلے بیٹے مزاق کر رہی تھی،،،،، حرم نے اس کے کندھے پر چپت رسید کی تو وہ بھی ہنس دیا.....
ایسا ہی تو تھا وہ رشتوں کے معاملے میں بے حد حساس، لونگ کیئرنگ.....
کچھ حرم کی تربیت نے چار چاند لگا دئیے تھے اس کی شخصیت میں...

وہ دکھنے میں ہو بہو اپنے ڈیڈ شاہ میر کی کاپی تھا...اور اخلاق و کردار میں اپنے ماں باپ کی طرح..

وہ خواتین کا بے حد احترام کرتا تھا... یونی میں نگاہیں ہمیشہ نیچی رکھتا.
اسی لڑکی سے بات چیت کر لیتا جو اسے بھائی بول کر مخاطب کرتی...
اکثر اسی بات پر اسے ٹونٹ کیا جاتا...
Mama's boy
کہا جاتا... مگر اسے متعلق پرواہ نہیں تھی..
اس کی پچھلی زندگی اب تک بلکل کورے کاغذ کی طرح تھی... شفاف بے داغ....

یونی میں اتنے سال کئی لڑکیوں نے اس کی جانب دوستی کے ہاتھ بڑھائے مگر اس کے سرد و سپاٹ تاثر سے کوئی آگے نا بڑھ پائی..

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

ہائے بیوٹی فل،،،،،،،،،،

لندن کے ایک مشہور نائٹ بار میں وہ بے نیازی سے ایک طرف صوفے پر بیٹھی بظاہر ڈرنک کر رہی تھی... پنڈلیوں سے کافی اوپر تک پہنی گرے سکرٹ کے اوپر بلو ٹاپ.. گلے میں پہنا مفلر....
دو آتشہ قیامت خیز حسن.....
جب اس کا شکار خود چل کر اس کے پاس آیا.. اور اس کے آگے ہاتھ بڑھایا..

Hyyyy,,,,,,,,I'm M.Ali and you......

اب لینا کے چہرے پر گہری پراسر سی مسکان تھی..

Hy,,,,,I'm Lina.......

لینا نے اس سے مصافحہ کیا... اس نے گرم جوشی سے لینا کا ہاتھ زرا سا دبایا... لینا نے نے حقارت سے اس کا ہاتھ دیکھا
مگر مسکرائی.

کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں،،،،،،؟

شیور،،،،

اب وہ دونوں قریب بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے...اور جلد ہی دونوں بے تکلف ہو گئے..

جب وہ لینا کہ اور قریب کھسک آیا..
لینا نے اپنا ہاتھ بڑے اعزاز کے ساتھ اس کے سامنے کیا.
اس نے بھی بڑی عقیدت سے ہاتھ تھام کر لینا کے ہاتھ کی پشت کو چوما..

مگر تب ہی بہت اچانک جیسے اس کا سارا جسم پیرالائز ہوا تھا..وہ اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پا رہا تھا...
اب لینا اس پر جھکی ہوئی تھی اور نائٹ بار میں سب کو بظاہر یہی لگ رہا تھا کہ ان کے بیچ کچھ ہو رہا ہے.

مگر بہت صفائی سے لینا نے اس کی کوٹ کی اندرونی پاکٹ سے اپنی مطلوبہ چیز نکالی تھی....

وہ خونخوار نگاہوں سے لینا کو گھور رہا تھا..جب لینا نے حقارت سے ایک آنکھ ونک کی..
YoubloodyPaki,,,,,,,,,,,
لہجہ میں حقارت اور نفرت تھی،،،
جیسے پاکستانیوں کے خلاف اس کے ذہن میں جانے کتنا زہر گھولا گیا ہو....

لینا نے وہ چیز اپنی سکرٹ کی پاکٹ میں چھپائی.. اور کچھ ہی دیر میں لڑکھڑاتی اب اپنے ساتھی علی کو کندھے پر سہارا دئیے باہر گاڑی تک لا رہی تھی.

باہر علی کے آدمیوں سے بول کر کہ ان کا سر رات اس کے ساتھ گزارے گے وہ اسے قدرے اندھیرے میں کھڑی اپنی گاڑی تک لا چکی تھی..

گاڑی میں اسے پٹخنے کے انداز میں پھینک کر وہ فرنٹ سیٹ پر آئی جہاں ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ڈائمن اس کا ویٹ کر رہا تھا..

علی کے آدمیوں کو شاید کچھ گڑبڑ کا احساس ہوا تھا جب وہ ان کی گاڑی کی جانب لپکے..
ڈائمن گاڑی سے باہر نکلا...

مگر لینا کا اطمینان قابل دید تھا چپ چاپ اپنے ہاتھ کی پشت سے وہ زہریلی نقلی سکن احتیاط سے اتاری اور موبائل میں بزی ہو گئی.

پتہ تھا ڈائمن ڈیول کچھ ہی دیر میں ان کو موت کی نیند سلا دے گا.

ہوا بھی یہی... کچھ ہی دیر میں ڈائمن ان کی ہڈی پسلی ایک کر چکا تھا.. کچھ اپنی جان بچا کر بھاگ چکے تھے.. وہ اطمینان سے فرنٹ سیٹ پر بیٹھا اور گاڑی سٹارٹ کی..

لاؤ مجھے دو لینا... ڈائمن نے ہاتھ آگے بڑھایا.

شیور برو... لینا نے اپنی پاکٹ سے وہ پیپر اور پیکٹ نکال کر ڈائمن کو تھمائے...

گاڑی اپنی منزل کی جانب راوں دواں تھی

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

کیسا لگا پہلا دھماکہ اچھے اچھے reviews چاہیں

صبح صبح ایس ولا کے در و دیوار تک ہل چکے تھے۔۔۔۔ جیسے ایک بھونچال سا آ گیا ہو۔۔۔۔

شبیر احمد عثمانی مشہور سیاسی لیڈر جو کہ پاکستان کے وزیر اعلیٰ پنجاب تھے ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھے۔۔
اور اپنے کمرے سے باہر آئے۔۔۔

یقیناً ان کی اکلوتی آفت نے آندھی مچائی ہوگی۔۔۔ وہ لاؤنج سے نکل کر کچن تک آئے جہاں سے
آوازیں آ رہی تھیں۔۔۔

اور توقع کے عین مطابق ان کی آفت بیٹی سہانا نے کچن میں طوفانِ بدتمیزی مچا رکھا تھا۔۔۔

جو شدید طیش میں کچن سے برتن اٹھا اٹھا کر کچن کے فرش اور لاؤنج پر پٹخ رہی تھی۔۔۔۔ برتن چھناکے
سے ٹوٹ رہے تھے
تمام سروننٹس سر جھکائے لائن میں کھڑے تماشہ دیکھ رہے تھے۔۔

کسی میں بھی ابھی اتنی ہمت نہیں تھی کہ سہانا بے بی کو روک سکے۔۔۔

اور یہ یقیناً اس بات کا غصہ تھا کہ اس کی روز روز کی شکایتوں سے تنگ آکر شبیر احمد نے اسے کینیڈا سے واپس بلوالیا تھا۔۔۔

اسے وہاں پڑھنے بھیجا گیا تھا۔۔ مگر وہ وہاں اپنی تہزیب، روایات اور اقدار بھول کر پرائے ملک کے رنگ میں رنگتی جارہی تھی۔۔

سو شبیر نے یہی مناسب سمجھا کہ سہانا کو اس کی مرضی کے خلاف واپس بلالیا۔۔

وہ جتنے نرم اور دھیمے مزاج کہ ایک مہربان انسان تھے۔۔۔ ان کی بیٹی اتنی ہی منہ زور، ضدی اکھڑ اور بد تمیز۔۔۔
شبیر احمد نے اپنی تمام زندگی اس ملک کی خدمت کے لیئے وقف کر دی۔۔

سہانا کی پیدائش کے چند سال بعد ہی ان کی عزیز از جان بیوی ماہ پارہ کا انتقال ہوگیا۔۔
شبیر احمد تو سیاست میں مصروف رہے،،، اور سہانا گورنس کے ہاتھوں پل کر بڑی ہوئی۔۔

ماں کی کمی باپ کی بے توجہی نے اس کی شخصیت کو مسخ کر رکھ دیا تھا۔۔ کئی کمیاں تھی اس کی شخصیت میں۔۔۔

جن کا شبیر احمد کو اب احساس ہوا۔۔۔
مگر اب بہت دیر ہو چکی تھی۔۔۔اب تو دعا ہی کی جا سکتی تھی کہ اس کی زندگی میں کچھ ایسا ہو جو اسے سدھار دے۔۔
ایڈمیشن یونی میں کروا چکے تھے۔۔۔اور آج اس کا فرسٹ ڈے تھا

شبیر نے آکر اس کا ہاتھ روکا۔۔۔سہانا بے بی یہ کیا طریقہ ہے،،،لہجے میں نرمی تھی.،،،،،،

پاپا میرا یونی کا فرسٹ ڈے ہے اور انھوں نے مجھے لیٹ کروادیا،،،،وہ غرائی۔۔۔ایک تو بریک فارسٹ اتنی لیٹ دیا اوپر سے اتنا یوزلیس،،،،،،تو اس کی یہی سزا تھی،،،،

اوکے۔۔فائن میں اپنی ڈول کو اس کی پسند کا بریک فاسٹ بنوا کر دیتا ہوں،،،،،،ادھر آؤ،،،،،،فہمیدہ یہ سب صاف کرواؤ اور جو بے بی نے کہا ہے بلکل ویسا بریک فاسٹ بنوا کر لاؤ،،۔۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

یونی کے گراونڈ میں وہ تینوں مگن سے بیٹھے تھے۔۔۔

دو دن تھے اسائنمنٹ سبمنٹ کروانے کے لئے۔۔۔ شاہ زین تو بکس کنگھال رہا تھا۔۔
جبکہ حمزا اور فارس خوش گپیوں میں مصروف تھے۔۔
دو بج چکے تھے۔۔۔بس وہ نکلنے ہی والے تھے۔۔۔

تمھیں پتہ ہے حمزہ آج یونی میں ایک قیامت آئی ہے،،،،،،،، فارس نے شرارت سے کہا

کیا مطلب،،،،،،، حمزہ نا سمجھنے والے انداز میں بولا۔۔۔

یار بی ایس سی ڈیپارٹمنٹ میں وزیر اعلیٰ پنجاب کی صاحبزادی تشریف لائی ہیں،،،،،، پوری یونی ہلا دی ہے محترمہ نے،،،،،، وہ اب ہنس رہا تھا۔۔۔

کیوں کیا کیا، ؟ اب حمزہ کو بھی دلچسپی ہوئی۔۔۔ جبکہ شاہ زین انتہائی غیر دلچسپی سے پیپرز پر جھکا ہوا تھا۔۔۔

وہ تینوں بلکل ہم مزاج تھے۔۔۔ لڑکیوں سے دور بہت دور بھاگنے والے۔۔
یونی میں اسی لئے توان کہ اس منی گروپ کو

کہا جاتا تھا۔۔۔

اسی لیے تو گھرے دوست تھے۔۔۔ مگر آج جو یونی میں ہنگامہ ہوا تھا اس نے فارس کی توجہ اپنی جانب کھینچی تھی۔۔۔۔

ہونا کیا ہے،،،،،، پورے ڈیپارٹمنٹ کے لڑکے پاگل ہو گئے محترمہ کے حسن سے متاثر ہو کر،،،، ،،ایک نے تو جوشِ جزبات میں فوراً پرپوز بھی کر ڈالا اور چھتر کھائے آج،،،،شاید گھر سے ہی لڑ کر آئی تھی محترمہ،،،،،،،ہاہاہاہاہا

دونوں قہقہہ لگا کر ہنس پڑے۔۔۔۔شاہ زین بھی مسکرایا۔۔۔ڈمپل نے نمائش کی۔۔۔

مجھے تو ایسی دبنگ لڑکیاں بہت پسند ہیں،،،، فارس نے اپنی پسند بتائی۔۔۔

اور مجھے بھی،،،،، حمزہ نے بھی ہاں میں ہاں ملائی۔۔۔اور تمھیں شاہ زین؟،،،،،،لگے ہاتھوں شاہ زین سے بھی پوچھا گیا

سوری میرے بھائی،،،،، مگر مجھے ایسی توپ اور آفت لڑکیاں بلکل نہیں پسند،،، لڑکیوں کو تو بلکل میری مما کی طرح ہونا چاہیے،، بلکل انوسنٹ، دھیمے اور نرم مزاج کی،،،، خاموش طبع،،، اور شرمائی سی،،، باپردہ،،،، وہ گہرا مسکرایا

حمزہ اور فارس کا دل کیا ماتھا پیٹ لیں۔۔۔ او میرے بھائی

Mama'sboys

یار کبھی ممی سے ہٹ کر بھی کچھ سوچ لیا کرو۔۔۔ فارس سے رہانا گیا تو ٹوک دیا.

نو،،،، ہر گز نہیں،،،، میں نے شروع دن سے اپنی مما کو آئیڈیلائز کیا ہے،،، اور اگر کبھی کسی کو اپنی زندگی میں شامل کیا تو اس میں تمام کوالٹیز وہی ہوں گی جو میری مما میں ہیں۔۔۔ بلکل میری مما جیسی،، وہ لاپرواہی سے بولا۔۔۔

اوکے یار دعا کریں گے کہ تمہارے دل کی خواہش جلد پوری ہو۔۔۔ چلو چلنا نہیں ہے کیا،،،،،؟ فارس نے پوچھا۔۔۔

نہیں تم دونوں جاؤ مجھے لائبریری سے ضروری بکس لینی ہیں،،،، شاہ زین کا اب لائبریری جانے کا موڈ تھا۔۔

سو وہ دونوں اٹھ کر چلے گئے۔۔

شاہ زین لائبریری کی طرف چلا آیا۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

ویر اور مطربہ ہیڈ کوارٹرز آفس میں داخل ہوئے تھے...

وہ دونوں اجازت لے کر کرنل وسیم کے آفس میں داخل ہوئے جنھوں نے اسپیشل انھیں بلایا تھا کرنل وسیم نے انھیں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔

وہ چیئرز پر ان کے سامنے بیٹھے تو کرنل وسیم نے بات شروع کی۔

مسٹر شاہ زل سلطان آپ کو ایک انتہائی اہم اور حساس مشن سونپنا چاہتا ہوں،،،، کیونکہ اس مشن کے لیے انتہائی شارپ اور فزیکلی اور مینٹلی سٹرونگ آفیسرز کی ضرورت ہے تو مجھے آپ کا اور مس مطربہ کا نام سجیسٹ کیا گیا ہے،، یہ کیس اتنا حساس ہے کہ اگر دائیں ہاتھ سے کام کر رہے ہیں تو بائیں ہاتھ کو بھی نا پتہ چلے،،، بلکل صفائی سے،، اگر راستے سے کسی کو ہٹانا پڑے تو وہ یوں غائب ہو کہ اس کا سایہ تک نا ملے،، ایسا ہی کچھ،،،،، کیا آپ ریڈی ہیں،،،،

دل و جان سے سر،،، آپ بھروسہ کر سکتے ہیں،،، شاہ زل اطمینان سے بولا

میں پہلے آپ کو آزمانا چاہوں گا۔۔۔ آپ کو کوئی اوبجیکشن،،،،،،؟

Nosir,,,,,,,itsmypleasure,,,,,
وہ اسی اطمینان سے بولا۔

تو ٹھیک ہے آفیسر،،،،،، کرنل نے اپنی سائیڈ ڈرار سے ایک تصویر نکال کر ٹیبل پر شاہ زل کے سامنے رکھی...... یہ آدمی مجھے چاہیے زندہ یا مردہ،،،، چیلنج یہ ہے کہ یہ ہمیشہ پبلک پلیسز میں چھپتا ہے۔۔۔۔

Somethinglikethat
بھیڑ میں چھپ جانا،،،، ہمیں پتہ ہے کہ یہ کہاں ہے مگر پبلک پلیس کی وجہ سے اسے پکڑ پانا ہی ایک چیلنج ہے،، آپ سمجھ گئے نا میری بات،،،،،، کہ بھیڑ میں بھی کسی کو کان و کان خبر نا ہو اس کے غائب ہونے کی،،،،، یہ اس وقت لاہور میں ہے،،،، کب کہاں آپ کو بتا دیا جائے گا،،،، آپ آج،،، بلکہ ابھی لاہور کے لئے نکل جائیں

جی سر،،،،،،ہو جائے گا سر،،،،،،،

کرنل نے انٹر کام اٹھایا اور کسی کو اندر آنے کیا کہا۔۔۔۔
تبھی دو نفوس اندر داخل ہوئے
شاہ زل کو خوشگوار حیرت ہوئی کیونکہ ان میں سے ایک تو اس کا بیسٹ فرینڈ ازھاد تھا۔۔۔

ان سے ملئے مسٹر شاہ زل سلطان،،،، یہ ہیں انسپکٹر ازھاد اور یہ ہیں انسپکٹر نمیرا،،، یہ اگلے کیس میں آپ کے انڈر کام کریں گے،، مگر میں چاہتا ہوں آپ کو ٹیم ورک کی پریکٹس ہو تو یہ لاہور بھی آپ کے ساتھ جائیں۔۔۔

اوکے سر،،،،،،نمیرا نے مطربہ سے مصافحہ کیا اور ازھاد نے ویر سے،،،،

چند ضروری اور ہدایات دے کر کرنل وسیم نے انھیں جانے کا آرڈر دیا۔۔۔
تو وہ باہر چلے آئے۔۔
باہر آ کر ویر اور ازھاد دونوں گرم جوشی سے ایک دوسرے سے بغلگیر ہوئے۔۔۔

مطربہ مسکرائی کیونکہ وہ بھی ازھاد کو جانتی تھی۔۔۔
مگر نمیرا کہ لیئے یہ سب نیا تھا۔۔۔ تو انھوں نے تعارف کروایا

ابے گھونچو،،،،، بڑا رعب شعب ہے تمھارا،، بڑے اسپیشل کیسز مل رہے ہیں۔۔۔ ازھاد نے چھیڑا

ویر نے فرضی کالر جھاڑے۔۔۔ دیکھ لو پھر سلطانز ہیں ہی بڑی توپ چیز،،،،،،

ہاں کچھ زیادہ ہی،،، ازھاد نے جل کر کہا تو چاروں قہقہہ لگا کر ہنس پڑے

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

وہ سٹڈی ٹیبل میں ویر کے سامنے بیٹھی تھی۔۔۔۔
ویر کب سے اسے سمجھا رہا تھا۔۔۔۔

حبہ بچوں کو سپیس دو بیٹا،،،،،، ایسے کیسے چلے گا،،،، ان پر اپنی مرضی تھوپیں گے تو کس طرح چلے گا،،،، کیا کبھی وہ خوش رہ پائیں گے،،،،، ویر نے اسے تسلی دی۔۔۔۔

آپ کی بات بلکل ٹھیک ہے ویر بھیا مگر میں اپنے دل کو کیسے سمجھاؤں،،،،،ماں ہوں اگر کل کو کچھ۔۔۔۔۔،،،

کچھ نہیں ہوگا حبہ،،،،، بیٹا نیگٹیو کیوں سوچ رہی ہو،،،،، پوزیٹو سوچو،،،،اچھا سوچو گی تو اچھا اچھا ہوگا۔۔۔۔اور

ابھی ویر کچھ اور بولتا تبھی شاہ زر کا فون رنگ ہوا۔۔۔
اس نے یس کر کے کان کو لگایا۔۔۔۔

شاہ زل کا تھا۔۔۔اس نے اپنے اور مطی کے لاھور جانے کی ڈیٹیلز بتائی تھیں۔۔۔اور یہ بھی کہا کہ انھیں ابھی نکلنا ہے
فون بند ہوا۔۔۔اس نے کن اکھیوں سے حبہ کو دیکھا۔۔۔

کس کا فون تھا شاہ زر،،،، ویر نے پوچھا

وہ بگ بی،،،،جونئیر کا تھا۔۔اسے اور مطی کو ابھی لاہور کے لیے نکلنا تھا ہے اسی لئے،،،،شاہ زر نے نظریں چرائیں۔۔۔

حبہ نے شکایتی نگاہوں سے شاہ زر کو گھورا۔۔۔
ویر نے شاہ زر کی پتلی ہوئی حالت دیکھ کر ہنسی دبانے کے لیے دانتوں تلے لب دبایا۔۔۔۔

حبہ روم سے نکلی تو ویر کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔۔۔شاہ زر بھی ہنس پڑا۔۔۔۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

رات کے قریباً تین بجے ان دونوں کی گاڑی جے ولا میں پہنچے تھی۔۔

لندن کی انڈین سوسائٹی میں بنا بہت بڑا بنگلہ۔۔۔۔وہ اپنی مثال آپ تھا۔۔۔
وہ دونوں گاڑی سے اترے۔۔۔
علی صاحب کو تو ٹکھانے لگا آئے تھے۔۔
جے ولا میں مکمل خاموشی طاری تھی۔۔

مگر انھیں پتہ تھا کہ جے ولا کے بیسمنٹ میں اس وقت ایک الگ ہی جہان آباد ہو گا۔۔
اسی لئے ان کا رخ سیدھا بیسمنٹ ہی تھا۔۔۔

وہ بیسمنٹ میں پہنچے۔۔سامنے ہی طویل بڑے ٹیبل کی سربراہی کرسی کی جگہ وہیل چیئر پر بیٹھی جویریہ زبیر عرف جولی نے مسکرا کر اور باہیں وا کر کے ان دونوں کا استقبال کیا۔۔۔

لینا اور ڈائمن آکر جولی سے لپٹ گئے۔۔۔

کیسا رہا،،، زبیر نے پوچھا

لینا نے وکٹری کا نشان بنایا۔۔

میرے بچے ہیں یہ زبیر،،، شکست کا لفظ ان کی ڈکشنری میں نہیں،، جولی نے زہرخند لہجے میں کہا۔۔

اوکم آن ڈیڈ،،، ایسا سٹوپڈ کوئسچن مت پوچھا کریں،، ڈائمن نے بھی اپنی قابلیت واضح کرنی ضروری سمجھا۔۔اور وہ پیپر اور پیکٹ لا کر ٹیبل پر رکھے جو وہ علی نامی بندے سے چھین کر آئے تھے

ادھر میرے سامنے بیٹھو، مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے۔۔
جولی نے لینا اور ڈائمن کا ہاتھ تھام کر سامنے بٹھایا

وہ دونوں سامنے بیٹھے۔۔۔

میں نے تم دونوں کو شروع دن سے اپنی اوپر بیتنے والے تمام مظالم کی داستان سنا رکھی ہے۔۔ کس طرح مجھے پوری یونی کے سامنے بے عزت کیا گیا۔۔ کس طرح مجھے پوری زندگی کے لیے معزور بنا دیا گیا،،،،
یہ سب دوبارہ سن کر ایک مرتبہ پھر لینا اور ڈائمن کی آنکھوں میں خون اترا تھا۔۔
اور وہ جو میرے دشمن ہیں وہ بڑے مزے سے اپنی زندگی جی رہے ہیں،، یہ پاکستانی ہوتے ہی بے حس ظالم،، جابر اور مکار ہیں،، اسی لیئے تو ہم ان کے دشمنوں کا ساتھ دیتے ہیں،،،،، جولی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔

اب وقت آگیا ہے کہ ان سے ان کے کیئے گیئے تمام مظالم کا حساب لیا جائے۔۔۔۔
یہ کہہ کر جولی خاموش ہو گیئ۔۔

زبیر بڑی دلچسپی سے بیوی کا ٹوپی ڈرامہ ملاحظہ فرما رہا تھا۔ مگر چہرے پر مصنوعی اداسی بھی طاری کر رکھی تھی۔۔۔

اب وہ اپنے بچوں کے دماغ میں سالوں سال سے پلتے زہر کو مزید زہریلا کر کے اسے ناسور بنا رہی تھی پاکستان کے خلاف،،،، پاکستانیوں کے خلاف اس نے کیا کچھ نہیں ان کے دماغوں میں زہر گھولا تھا۔۔ وہ پاکستان کی جڑیں کھوکھلی کرنے کا عزم رکھتی تھی۔۔
(جو کہ کسی دیوانے کا خواب ہی ہو سکتا ہے)

زبیر غور سے جولی کو دیکھ رہا تھا
جولی سے اس کی ملاقات جیل میں ہوئی تھی۔۔۔ وہ ایک انڈین تھا اور غیر قانونی کاموں میں ملوث تھا۔۔ خاص کر وومن ٹریفکنگ میں۔۔۔ کیونکہ انڈیا میں بے وقوفوں کی کوئی کمی تو تھی نہیں جو شادی کے نام پر اپنی بیٹیوں کو باہر بھیجنے کے چکر میں ہمیشہ کے لیے جہنم میں جھونک دیتے تھے۔۔

جولی جیل سے باہر آئی۔۔ پھر زبیر کو باہر نکالا۔۔
تب تک شاہ زر اور نمرہ پاکستان شفٹ ہو چکے تھے
وہ غصے میں بس لکیر پیٹتی رہ گئی۔۔۔
جولی نے زبیر سے ہاتھ ملایا اور شادی کی۔۔۔

سالوں میں ان کا نیٹ ورک بہت ہی زیادہ سٹرونگ ہو چکا تھا۔۔ پاکستان اور انڈیا سے لڑکیاں منگوائی جاتیں۔۔ اور انھیں دوبئی لے جایا جاتا۔۔ زیادہ تر شیخ جوان کاموں میں ملوث ہوتے وہ ان کا ساتھ دیتے تھے۔۔۔ جولی ڈالروں میں کھیلتی رہی۔۔۔ اور اب جب اس کے کام میں سب سے بڑی رکاوٹ بننے والے ان دو آفیسرز کا اسے پتہ چلا تو ایک مرتبہ پھر وہ انگاروں پر لوٹ گئی تھی۔۔۔

اب تو سہی معنوں میں وہ کانٹوں پر لوٹی تھی جب اسے ان آفیسرز کا پتہ چلا تھا۔۔
یعنی وقت آن پہنچا تھا کچھ پرانے حساب بے باک کرنے کا۔۔
پرانے بدلے لینا کا۔۔۔
ایک بہت بڑا جال بچھانے کا۔۔۔

جس سے دشمن کو بھی شہہ مات ہونے والی تھی۔۔
اور اس کو کروڑوں کا فائدہ بھی ہونے والا تھا۔۔۔

مگر جو جولی کی سب سے بڑی چالاکی اور مکاری تھی وہ یہ تھی کہ اس نے اپنے بچوں کو انٹیلجنس آفیسرز بنایا تھا

اپنا الو سیدھا کرنے کے لئے۔۔۔وہ بڑی مکاری اور شاطرانہ چالوں سے اپنے خلاف ثبوت مٹوا دیا کرتی تھی۔۔

جیسا کہ آج ہوا تھا۔۔وہ علی ایک میڈیا رپورٹر تھا جو کہ جولی اور زبیر کے خلاف کچھ ویڈیوز اور ثبوت اکٹھے کر چکا تھا

جو کہ بڑی صفائی سے جولی حاصل کر چکی تھی۔۔

لینا اور ڈائمن کے حساب سے ان کی ماں پاکستان میں ظلم و ستم کی شکار ہونے والی بے بس،،، مجبور اور لاچار لڑکیوں کو لا کر ان کی شادیاں کرواتی تھی۔۔
وہ کبھی پاکستان نہیں گئے تھے۔۔اس لئے حقیقت بھی نہیں جان پائے تھے۔۔
انھوں نے پاکستان کو اپنی ماں جولی کی نگاہوں سے دیکھ رکھا تھا

لینا اور ڈائمن خواہ کتنے ہی چالاک اور ذہین تھے۔۔مگر اپنی ہی ماں نے انھیں ہر طرف سے دھوکے میں رکھا ہوا تھا۔۔

مگر کیا جولی یہ جانتی تھی کہ جب اس کے بچوں کی آنکھوں سے اس کے دھوکے کی پٹی اترے گی تو کیا ہوگا۔۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

سہانا تن فن کرتی لائبریری میں داخل ہوئی تھی۔۔ ناپسندیدہ جگہ ناپسندیدہ لوگ،، کچھ صبح ہوا تماشہ، وہ جی جان سے جلی ہوئی تھی۔۔۔
گرین ٹی شرٹ کے نیچے،، جینز کی پینٹ اور گلے میں مفلر،،، بڑا بے باک حلیہ تھا اس کا،،،
مگر اسے پرواہ نہیں تھی۔۔۔

لاکھ ضدی اور ہٹ دھرم تھی۔۔ مگر پڑھائی کے معاملے میں کافی سنجیدہ تھی۔۔۔ اور پڑھائی کی وجہ سے اس کی انسلٹ ہو یہ وہ کسی صورت گوارا نہیں کر سکتی تھی۔۔

سر عابد نے کل تک کے لئے ایک اسائنمنٹ دے دی تھی ریڈی کرنے کے لئے۔۔ جو اسے کسی بھی صورت مکمل کرنی تھی۔۔

لائبریری میں داخل ہوئی ۔۔ اپنی مطلوبہ بکس لے کر ایک ٹیبل پر آ کر بیٹھی ۔۔ اور اپنے کام میں مصروف ہوگئی ۔۔

یونہی طائرانہ سی نگاہ چاروں اور دوڑائی ۔۔ ایک مرکز پر آکر نگاہ رکی تھی ۔۔
بلکہ تھم گئی تھی ۔۔ ساکت ہوئی تھی ۔۔ یہ اس کے ساتھ پہلی مرتبہ ہوا تھا ۔۔
کہ وہ ،،،،، سہانا شبیر احمد عثمانی کسی پر سے نگاہ نہیں ہٹا پا رہی تھی ۔۔

بلیک شلوار قمیص میں شاہ زین اپنے ڈیڈ کی مردانہ شال کندھوں پر لپیٹے سٹڈی میں مصروف سا تھا ۔۔۔

مردانہ وجاہت کا شہکار ،،،،، سرخ سفید رنگت
گھنے سیاہ کالے ماتھے پر بکھرے بال ۔۔۔

اوپر سے وہ وقفے وقفے سے چھوٹی الائچی منہ میں جب جب چباتا تو قاتل ڈمپل اپنی بھرپور نمائش کر رہا تھا

وہ بڑی دیر سے ،،،،
بڑے غور ،،،،، سے اسے دیکھنے میں مصروف تھی ۔۔۔

تبھی اس کے دل کی دھڑکن نے ایک سو بیس کی رفتار پکڑی تھی،،، جب وہ کوئی کتاب پڑھتے گہرا سا مسکرایا تھا۔۔۔
اور وہی وہ پل تھا جب وہ سامنے بیٹھے شخص کے سحر میں بری طرح جکڑی گئی تھی۔۔۔

اس کے عشق میں پور پور گرفتا ہو چکی تھی۔۔۔۔
اس پر اپنا دل وجاں ہار بیٹھی تھی۔۔۔۔

وہ مبہوت سی یہ میجیکل منظر دیکھ رہی تھی۔۔۔

اسی وقت شاہ زین اٹھا۔۔۔۔ اور وہ بک ایشو کرانے لائبریرین کے پاس گیا۔۔۔
وہ بھاگ کر اس کی بکس اور نوٹ بکس کے پاس آئی
قلم بے اختیار اٹھا تھا۔۔۔۔۔

Justsawyourdimple,,,,,,,,
Andbelieveme,thismagicalscenehasneverbeenseen before.

اپنی خاطر جگے ہو،،،،،، سوئے ہو

اپنی خاطر ہنسے ہو،،،،،،،روئے ہو
کس لئے آج کوئے کھوئے،،،،،،،،ہو
تم نے آنسو بہت پیئے،،،،،،،،،،اپنے
تم بہت سال رہ لئے،،،،،،،،،،،،اپنے

اب میرے صرف میرے ہوکہ رہو

ایک آرزو،،،ایک فرمائش،،،دل کی آواز
جینے کا مقصد لکھ کر وہ فورا بھاگی اور چھپ گئی

شاہ زین واپس آیا،،،مگر بے تحاشا چونکا،،سامنے نوٹ بک پر وہ تحریر،،،،
اس کے ماتھے پر گھرے بل آئے۔۔

سامنے والی نے یہ ادا بھی دل کی گہرائیوں میں اتاری۔۔۔

وہ ادھر ادھر دیکھے بغیر لاپرواہ سا اپنی نوٹ بک سے وہ پیج پھاڑ کر ڈسٹ بن کی نظر کر چکا تھا۔۔

سہانا کے چہرے پر سایہ سا لہرایا۔۔ مگر پھر دوبارہ گہرا مسکرائی

وہ تو بہت خاص تھا۔۔۔عام لڑکوں کی طرح کیوں ری ایکٹ کرتا۔۔

اب وہ اپنی چیزیں اٹھا کر وہاں سے باہر نکلا

سہانا اس کے پیچھے لپکی۔۔۔

اب اس دشمن جاں کی ڈیٹیلز بھی تو نکلوانی تھیں۔۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

💣💣#Don't copy paste without my permission

#Wehsht_e_IshqSeason2
#By_Wahiba_Fatima
Episode03.....#Surprise

وہ چاروں لاہور آئے تھے۔۔۔

لاہور پہنچتے ہی انھیں فون پر بریفنگ دے دی گئی تھی کہ ان کا شکار کہاں چھپا ہے۔۔۔

سو وہ وہیں پہ چلے آئے۔۔۔۔

وہ لاہور کا ایک مشہور ترین واٹر پارک تھا۔۔

وہ ایک پبلک پلیس تھی جہاں بہت زیادہ بھیڑ بھاڑ تھی۔۔

اسی بھیڑ میں سب سے پہلے مطی کو وہ آدمی نظر آیا۔۔ تو اس نے خاموشی سے ویر کو اشارہ کیا۔۔

اب وہ اس کا گھومتے ہوئے پیچھا کر رہے تھے۔ ویر کے وفادار آدمی بھی اس کے ساتھ تھے۔۔۔

آخر ویر کو موقع مل ہی گیا۔۔۔ جب وہ آدمی جینڈز ٹوائلٹ کی جانب گیا۔۔

ویر نے ازھاد کو اشارہ کیا۔۔

اور اس کے پیچھے گیا۔۔

ویر بہت خاموشی سے پارک کے جینڈز واش روم میں داخل ہوا تھا۔۔۔

وہ جو آؤٹنگ اور رہلے گلے کے بہانے یہاں بظاہر فرینڈز کے ساتھ آیا تھا

اب واش روم میں واش بیسن کے سامنے بظاہر اپنے ہینڈ واش کر رہا تھا۔۔۔

مگر ایک گہری نظر اردگرد تھی.. شیشے میں سے اپنی بیک سائیڈ دیکھا.
ٹارگٹ ٹھیک اس کی بیک سائیڈ پر تھا۔۔۔

ایک پل کو آنکھیں موندی۔۔۔۔ پھر بجلی کی سی رفتار سے اپنا خاص ہتھیار لیے پیچھے مڑ کر ٹارگٹ کی گردن پر لپٹایا اور اس کی مزاحمت سے بہت پہلے اس کی گردن کی ہڈیاں چٹخا دیں۔۔۔

اتنی ہی تیزی سے اسے باہر بنے ڈسٹ بن میں پھینکا تھا۔۔۔ وہ پھر اطمینان سے واش بیسن کے پاس آیا۔۔۔
پھر لاپرواہ سا پینٹ کی پاکٹوں میں ہاتھ ڈالے باہر نکلا دو آدمی سامنے سے آئے جنھیں بس آنکھ سے ہلکا سا اشارہ کیا۔۔۔

اور پھر وہ آدمی ڈسٹ بن گھسیٹتے اب پارک سے باہر لے جا رہے تھے۔۔۔
اسے یونہی تو نہیں اینا کونڈا کہا جاتا تھا.. ثابت بندے نگل جایا کرتا تھا۔۔۔
بلکل غائب۔۔۔۔۔۔۔

ازھاد نمیرااور مطربہ ویر کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔ جب ازھاد کو اس کا بہت پرانا دوست مل گیا۔۔ تو وہ اس سے باتیں کرنے لگا۔۔۔۔
تبھی وہاں ویر اطمینان سے سن گلاسز لگا تا واش روم سے باہر آتا دکھائی دیا۔۔۔

ازھاد کا فرینڈ نومی اس کی پرسنیلٹی اور آٹیٹیوڈ دیکھ کر پوچھ بیٹھا۔۔۔
ازھاد یہ کون ہے،،،،،،،،؟

یہ،،،،،،،، ازھاد نے گہری سانس بھری،،،،
اس طوفان کا نام شاہ ذل سلطان ہے۔۔۔۔

مگر تم لوگ تو اسے ویر کہہ رہے ہو،،،،،،،، نومی الجھا

کیونکہ یہ اپنے ڈیڈ ویر کے نام سے جانا جاتا ہے۔۔۔۔ ازھاد نے کہا۔۔۔ ضدی، اکھڑ سر پھرا، منہ پھٹ اور بدتمیز۔۔۔۔۔ ازھاد نے فخر سے بتایا۔۔۔

نومی کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔۔۔۔۔ کچھ اور،،،،،،،،؟

ہاں۔۔۔۔۔۔۔ بہت بڑا

Gamer……..Sharper…..

کبھی نہیں ہارتا،،،،، ٹوٹنا اور جھکنا نہیں سیکھا،،،،، ہارنا اس کی سرشت میں نہیں،،،،، اور کوئی دنیا میں ایسا نہیں جو اسے ہرا سکے،،،،، اسی لیے تو اسے گیمر کہتے ہیں،،،،

ابھی ازھاد بول ہی رہا تھا کہ ان کی طرف آتے ویر کی ایک لڑکی سے زوردار ٹکر ہوگیی،،،،

اب لڑکی بری طرح چیخ چلا رہی تھی۔۔۔ اور دو چار اور لڑکیاں اکھٹی ہوگئیں تھیں۔۔۔

ازھاد تمھارے گیمر فرینڈ کو ہماری ضرورت ہے کہیں پبلک پلیس پر پٹ نا جائے،،،، نومی نے تمسخر اڑایا

اونھھھہ۔۔۔ وہ ویر ہے،،، ویر،،،، ابھی وہ لڑکی اس بات پر پچھتائے گی کہ دنیا پہ ہی کیوں آئی،،، کیونکہ وہ لڑکیوں سے نہیں الجھتا،،،، مگر سامنے سے کوئی الجھے اسے بخشتا بھی نہیں،،،، دیکھتے جاؤ،،،،، وہ ویر کے قریب گئے۔۔۔ جو اسی اطمینان سے کھڑا اس لڑکی کی قوالی سن رہا تھا۔۔۔

مسٹر اندھے ہو گیا،،، نظر نہیں آتا،،،، یہ سن گلاسز اتارو تو تمھیں دنیا نظر آئے،،،،، لڑکی چلائی۔۔۔۔۔کوئی بگڑی امیر زادی تھی جو خواہ مخواہ اس ڈمپل بوائے کے گلے پڑ رہی تھی۔۔۔

مجھے تو نظر آ رہا ہے محترمہ۔۔۔ پہلے آپ خود کو سنبھالیں،،،، جو بن پیے ہائی ہیل میں لڑکھڑاتی پھر رہی ہیں،،،،، ویر کا اطمینان قابل دید تھا۔۔۔اس کی ہائی ہیل پہ ٹوئنٹ کیا جس میں وہ لڑکھڑائی تھی۔۔

شٹ اپ یو،،،،، میں سنبھال سکتی ہوں خود کو بھی اور اپنی ہائی ہیل کو بھی تم۔۔۔۔

سچ میں،،،،،،، مجھے نہیں لگتا کہ کوئی بھی چیز ڈھنگ سے سنبھال سکتی ہو کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو سب سے پہلے تم اپنے انڈر ڈریس کی سٹیپ سنبھالتی جو کہ نظر آ رہی ہے۔۔۔۔ویر اطمینان سے بولا۔۔

مگر اب اس لڑکی کو کہیں چھپنے کی جگہ نہیں مل رہی تھی جو بھونچکا سی خفت سے لال ٹماٹر چہرہ لئے ویر کو کوس رہی تھی،،،، بد تمیز،،، منہ پھٹ،، کمینہ،،،، وہ فوراً کھسک گئی۔۔۔

ازھاد نومی اور دوسرے فرینڈ منہ کھولے اسے دیکھتے رہ گئے
جبکہ وہ اطمینان سے سن گلاسز سمیت اسی ڈریس میں واٹر پول میں اتر گیا۔۔۔

یہ جانے بغیر کہ کوئی جتنا مرضی بڑا Gamer ہو۔۔۔

جب عشق کا نقطہِ پرکار دلوں کے گرد محبت کا دائرہ کھینچتا ہے تو۔۔۔۔ساری زندگی گھومتے رہو گول گول کہیں سکون کا کونا نہیں ملتا۔۔

تب انسان ٹوٹتا بھی ہے۔۔جھکتا بھی ہے اور سب سے بڑھ کر
ہارتا بھی ہے۔۔۔۔

وہ اپنا کام مکمل کر چکے تھے۔۔۔۔پھر بہت جلد واپسی کی راہ لی۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

وہ ہیڈ آفس میں کامیاب داخل ہوئے تو کرنل وسیم دیکھ کر مسکرائے۔۔

ان کو جو شخص مطلوب تھا وہ پہلے ہی ان تک پہنچا دیا گیا تھا۔اور کسی کو کان و کان خبر بھی نہیں ہوئی تھی۔۔

Well-donemyboy..

کرنل وسیم شاز و نادر ہی کسی کی تعریف کیا کرتے تھے۔۔

مگر شاہ زل کے کام سے متاثر ہوئے بغیر بھی نہیں رہ پائے تھے۔۔

ان کے اشارہ کرنے پر شاہزل اور مطربہ ان کے سامنے بیٹھ گئے جبکہ ازھاد اور نمیرا ان کے پیچھے بیٹھے تھے۔۔۔

اب جس مشن کے لئے تمھیں منتخب کیا ہے اسے غور سے سننا اے سی پی،،،،،،، بڑا نقصان ہو گیا ہے،،، کسی نے ISI کے ہیڈ کوارٹرز سے ایک مائیکرو چپ چرائی ہے جس میں بہت حساس انفارمیشن ہے۔۔۔ وہ مائیکرو چپ اگر دشمن کے ہاتھ لگ گئی تو بہت بڑا نقصان ہو گا۔۔ ہمیں وہ چاہیئے کسی بھی صورت۔۔ کسی بھی حال میں،،، کسی بھی قیمت پر،،،،،

وہ چاروں بڑی توجہ اور غور سے ان کی باتیں سن رہے تھے۔۔۔

اور اتنا ہی نہیں ایک عرصے سے وومن ٹریفکنگ کی شکایات مل رہی ہیں،،، بہت سٹرونگ نیٹ ورک ہے،،،،، اور بہت خاص سورسز سے یہ پتہ چلا ہے کہ مائیکرو چپ چرانے والے اور یہ وومن ٹریفکنگ ایک ہی نیٹ ورک سے جڑے ہیں۔۔۔ ان کا کیا مقصد ہے ابھی یہ بھی نہیں پتہ،،، مگر

وقت سے پہلے ان کا سر کچلنا بہت ضروری ہے۔۔۔۔۔اس نیٹ ورک کا تعلق دو ممالک سے جڑا ہے،،،ایک دبئی دوسرا ترکی تیسرا لندن شہر سے تعلق ہے،،

کرنل وسیم سانس لینے کو رکے،،،،جہاں تک مائیکروچپ کا تعلق ہے اسے چرا کر ترکی لے جایا گیا،،،اب تم لوگ سر دھڑ کی بازی لگا دینا،،،اسے واپس لانے میں،،،اور اس نیٹ ورک کا پتہ لگانے میں،،،ہو سکے تو چپ سہی سلامت واپس لانی ہے،،،سہی سلامت واپس نا بھی لا پائے تو اسے سپوئل کر دینا،،،،،جان دینی پڑے تو دے دینا،،،،

کرنل وسیم کے لہجے میں ایک عزم ایک ہمت ایک تھا جو کہ ان کی رگوں میں غازی یا شہید ہو کر لوٹنے کا جوش و جذبہ بھرے دے رہا تھا۔۔۔۔

شاہ زل کی آنکھوں میں خاص چمک تھی۔۔۔

بہت کم وقت ہے تم لوگوں کے پاس،،،،،اسی لئے فوراً تیاری شروع کر دو۔۔۔
آرڈر دے دئے جائیں گے کہ کب جانا ہے،،،اور مشن پورا کیے بغیر لوٹ نہیں پاؤ گے،،،اب بولو کر پاوگے آپ

کرنل وسیم کے لہجے میں چیلنج تھا،،

شاہ زل کا اطمینان اب بھی قابک دید تھا،،، وہ یونہی تو نہیں قوم کا سپاہی بنا تھا،،، اس ملک کے لئے اس کی سرزمین اور عزت و توقیر کی حفاظت کیلیئے جان دینے کا جزبہ لیے بیٹھا تھا دل میں۔۔

سر آپ بھروسہ رکھیں یا تو دشمن کو شہہ مات دے کر لوٹے گے یا جان دے کر،،،، شاہ زل نے کہا

سر آپ نے ہم پر جو بھروسہ کیا ہے وہ ہم کبھی ٹوٹنے نہیں دیں گے،،، یقین کریں،،، مطربہ نے بھی اطمینان سے کہا۔۔۔

گڈ،،،،، ازھا اور نمیرا تم لوگوں کے ساتھ جائیں گے،،،،، یو مے گو ناؤ۔۔۔۔

یس سر،،، وہ کہتے باہر آ گئے۔۔۔۔

شاہ زل نے ان سے چند ضروری باتیں کیں۔۔۔ اور واپسی کے لیے روانہ ہوئے۔۔۔۔

سلطان مینشن میں گاڑی داخل ہوئی۔۔

شام کے سایے گہرے ہو چکے تھے،،،
لاؤنج میں داخل ہوئے تو سب وہیں موجود تھے۔۔

سب کو دیکھ کو تھکاوٹ سیکنڈوں میں اڑنچھو ہو چکی تھی۔۔روپ دادو اور حاتم بھی وہیں موجود تھے۔۔
شاہ زل ان کے پاس بیٹھ کر باتوں میں مگن ہو گیا جبکہ مطی اپنے روم میں فریش ہونے چلی گئی،،،

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

لندن میں جے ولا میں ایک ریڈ لائٹ ڈارک روم میں تین نفوس ٹیبل پر بیٹھے تھے..
وہیل چئیر پر موجود جولی اور دو آدمی... ایک زبیر اور دوسرا جولی کا وفادار آدمی کارل

دروازہ نوک کر کے آنے والے شخص نے ایک پیکٹ اور دو فوٹو ٹیبل پر رکھی...

میم یہ ان کی پکس ہیں اور تمام ڈیٹیلز اس پیکٹ میں ہیں... اپنے گھر والوں کی نظر میں یہ بزنس مین شاہ زل سلطان ہے... مگر وہ ایک CID آفیسر ہے...اور دنیا شاہ ویر سلطان کہتی ہے اسے.... جرم کی دنیا میں اپنا کونڈا کہتے ہیں اسے.. بندے یوں غائب کرتا ہے جیسے نگل گیا.. ایک دم غائب... اور اب آپ کے کام میں سب سے بڑی رکاوٹ یہی ہے.. یہ بھی اسی مائیکرو چپ کے پیچھے ہے جسے آپ

حاصل کرنا چاہتی ہیں... اور یہ کبھی ہارتا نہیں ہے.. اپنے مشن کو کامیاب کیے بنا چین سے نہیں بیٹھتا....

ٹھیک ہے تم جاؤ... جولی بھیانک تاثرات لیئے پاس بیٹھے آدمی کی جانب گھومی....
دیکھا زبیر.......شاہ ویر سلطان کا بیٹا شاہ زل سلطان.... ہاہاہاہاہاہاہاہاہاوہ مکروہ قہقہے لگانے لگی...

زبیر.... لینا اور ڈائمن کو بلاؤ۔۔۔۔ وہ پھنکاری

لینا۔۔۔۔ مگر وہ کیا کرے گی۔۔۔۔ ڈائمن تو ٹھیک ہے مگر لینا.....؟ اتنے طاقتور اور شارپ آفیسر کو وہ کیسے ہینڈل کرے گی.... وہ ابھی تئیس کی ہے.. زبیر چونکا

ہاہاہاہاہاہاہاہا... زبیر اسی دن کے لیئے تو میں نے اسے تیار کیا ہے..
تئیس سال.. پورے تئیس سال سے اسے تیار کر کے ایک ایسی زہر میں بجھی تلوار بنایا ہے جو سلطانز کو تباہ و برباد کرے گی...
بلا ہے وہ.... خوبصورت بلا..... جو اس خاندان کی خوشیاں نگل جائے گی...شاہ ویر سلطان اور اس کے بیٹے کی کمر اور اکڑ دونوں توڑے گی... جتنی نفرت اکیس سال میں..... میں نے لینا اور ڈائمن کے اندر سلطانز کے لیئے بھری ہے اتنی کافی ہے ان کی بربادی کے لیے...

آگ ہے وہ.... چالاک اور شاطر.... اس کے ساتھ ساتھ بری

بہت بری

Lina……Badgirl

ہاہاہاہاہاہاہاہا

پاس بیٹھے اس کے خاص آدمی نے انٹر کام پر لینا کو بلانے کو کہا
کچھ ہی دیر میں وہ دروازے پر نمودار ہوئی...
اگر وہ اسے خوبصورت بلا کہہ رہی تھی تو سچ ہی تو تھا..
اگر خوبصورتی کی کوئی مثال تھی تو وہ لینا زبیر تھی...
چاندی کی طرح دمکتی وہ.....
سرخ گھٹنوں سے نیچے تک سلیولیس فراک بلیک جینز کی پنڈلیوں سے بھی اونچی جینز کی ٹائٹس.... بلیک لونگ بوٹ.... کمر سے نیچے تک جھولتے کرلی گولڈن بال.... ببل گم چباتی... ایک ہاتھ سے شولڈر پر پڑا اپنا کوٹ پکڑا ہوئے لاپرواہی سے وہ بہت عجلت میں اندر آنے والی تھی..

گارڈ نے دروازہ کھولنے میں دیر لگائی.. جس سے اس کے ماتھے پر بل آئے اگلے ہی لمحے اس کے لانگ بوٹ کی زوردار کک گارڈ کے سینے پر بجی... جس سے وہ دروازے میں دھاڑ سے لگا اور دروازہ کھلتا چلا گیا..

یو فول... آئندہ یاد رکھنا کہ دروازہ کتنی جلدی کھولنا ہے... وہ انگلش میں پھنکاری.... وہ اندر آئی..
ہائے ڈیڈ.. اس نے زبیر کو وش کیا...
..یس مام.... وہ ٹیبل کے سامنے کھڑی تھی.. اس عورت نے وہ فوٹو اور وہ پیکٹ اس کے آگے اچھالی..

تمھارا ٹارگٹ لینا.... جس کے لئے میں نے تمھیں تیار کیا
.وقت آگیا ہے.... کہ

اوکے مام..... وہ خونخوار نظروں سے تصویر میں موجود اس ڈمپل والے لڑکے کو نفرت سے گھورتی ہوئی بولی.. میرا ہوم ورک کمپلیٹ ہے... آپ ٹینشن نان لیں.. جلد ہی یہ آپ کہ قدموں میں ہوگا..
بس بتا دینا کہ یہ کب پلین کی گئی جگہ پر پہنچے گا...

ڈائمن کدھر ہے؟

نو وری... میں اسے ڈیٹیلز بتا دوں گی.. آپ بے فکر ہو جائیں.. کہتی وہ اسی بے نیازی سے کوٹ بازوؤں پر لپٹائے وہاں سے نکلتی چلی گئی.....

ہاتھ میں موجود پک کو پھر غور سے دیکھا.
نظریں تصویر میں موجود اس مردانہ وجاہت سے بھرپور شخص کے ڈمپل پر پڑیں
اونہہ... یہ ایشین مرد کچھ زیادہ ہی ہینڈسم ہوتے ہے... مزا آئے گا ایک گیم کے ساتھ کھیلنے میں...
اسے ہرانے میں..

وہ یہ ارادے باندھ رہی تھی یہ جانے بغیر کے... لینا... دی بیڈ گرل.. ایک ڈمپل نما گڑھے میں الجھ کر
یوں اوندھے منہ گرے گی.. کہ پھر کبھی سنبھل نہیں پائے گی..
کبھی نہیں.......

وہ ان کے بنائے گئے اسپیشل روم میں آئی تھی۔۔ڈائمن بھی وہیں تھا۔۔
جب اس نے پیکٹ کھول کر تمام ڈیٹیلز کے پیپر نکالے۔۔جو کہ انھوں نے ایڑھی چوٹی کا زور لگا کر
حاصل کیے تھے۔۔
ڈائمن کے آگے وہ تصویر بڑھائی۔۔

ڈائمن نے وہ پک ہاتھ میں لی اور غور سے دیکھی۔۔
مگر کچھ تو تھا اس پک میں،،،،،،جس نے اسے بری طرح چونکا یا تھا۔۔۔

شاید وہ کانچ آنکھیں
پک کے پیچھے پک والی کا نام بڑی آب و تاب سے جگمگا رہا تھا

مطربہ شاہ زر سلطان۔۔

مطربہ تک تو ٹھیک تھا۔۔۔ مگر شاہ زر سلطان کے نام کو اس نے لہو ٹپکاتی خونخوار نگاروں سے گھورا۔۔۔

پھر دونوں ان کی ڈیٹیلز پڑھنے لگے۔۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

آج پھر میر سٹڈی میں کاٹ پر بیٹھا تھا۔۔
بھیگی پلکیں اور ہاتھ میں فریم،،،جس میں ایک ننھی سی جان کھلکھلا کر ہنس رہی تھی۔۔۔

حرم اپنے روم میں گئی تھی اسے دیکھنے مگر وہ نہیں تھا۔۔
بریک فاسٹ پر سب ویٹ کر رہے تھے

اور حرم کو پتہ تھا کہ اس دن میر کہاں ہو سکتا تھا۔۔

وہ خاموشی سے سٹڈی میں آئی،، حسب توقع وہ وہیں تھا۔۔۔

شاہ میر،،،، حرم نے قریب جا کر کندھے پر ہاتھ رکھا،، شاہ میر نے اپنے آنسو چھپانے کیلیئے اپنا منہ حرم کہ وجود میں چھپایا

حرم نے محبت سے اس کے بال سہلائے۔۔۔بس کریں میر،، جانے والوں کو کون روک پایا ہے آج تک،،،،، حرم کا لہجہ بھی بھیگا

حرم کو پریشان ہوتے دیکھ بہت جلد میر نے اپنے آپ کو سنبھالا تھا۔۔۔اس سے الگ ہو کر پھر فریم کی طرف دیکھا۔۔
آج اگر میری گڑیا ربیع زندہ ہوتی تو بلکل مطی کی عمر کی ہوتی،،،، ہے ناں حرم

جی،،،، مگر اس کی اتنی ہی زندگی تھی میر،،، سنبھالیں خود کو،،، بھول جائیں اس حادثے کو،،،،، میں نے تو خدا کی رضا پر صبر کر لیا،،،، آپ بھی کر لیں میر،،، اور ویسے بھی خدا نے ہمیں شاہ زین اور چھوٹی ربیع سے بھی تو نوازا ہے،،،

حرم کے کہنے پر میر نے اثبات میں سر ہلایا۔۔ تبھی ڈور ہلکا سا ناک ہوا
اور شاہ زین اندر داخل ہوا۔۔۔

مما ڈیڈ آجائیں اب،،، سب ویٹ کر رہے ہیں،،،،

او کے شیر،،،، چلو ہم آتے ہیں،،، میر نے مسکرا کر کہا،،
وہ سویٹ سی سمائل دیتا واپس چلا گیا

بریک فاسٹ پر سب تھے،،، روپ اپنے فیورٹ پوتے شاہ زین کی بلائیں لے رہی تھی
شاہ زل سے برداشت نہیں ہوا

کم آن دادو یار،،، ہم پر بھی نظرِ کرم فرمالیں،،، آخر ایک زمانہ ہینڈسم اور ڈیشنگ کہتا ہے ہمیں
بھی،،،،

ہونہہ یہ منہ اور مسور کی دال،،، دادو آپ کو پتہ ہے کل لاہور میں میں لڑکیاں اسے ڈوریمون کہہ رہی
تھیں،،،،،، مطربہ نے شوشہ چھوڑا،،، اور اپنی بات بتائی کیونکہ وہ خود اسے یہی کہتی تھی
جس سے وہ اتنا ہینڈسم بندہ اچھا خاصا چڑھتا تھا۔۔

اور آپ کو پتہ ہے دادو مطی کو سب وہاں چھوٹے بھیم والی چُھٹکی بول رہے تھے ،،، شاہ زل بھی کونسا کم تھا تمام حساب بے باک کرنا جانتا تھا۔۔۔
حسب معمول جنگ چھڑ چکی تھی

دونوں زور شور سے لڑنے میں مصروف تھے۔۔۔

میں ہون ایک روبو،،،،،،،، ڈوریمون،،،، مطی لہک لہک کر گانے لگی

چُھٹکی لڈو دینا زرا،،،،،،، مجھے طاقت چاہیے
شاہ زل نے جلتی پر تیل ڈالا

سب کے چہرے ہنسی ضبط کرنے کے چکر میں سرخ پڑ چکے تھے۔۔

بڑے پاپا اب اور برداشت نہیں کر سکتا،،،، شاہ زین اچانک اونچی آواز میں ویر کو مخاطب کر کے بولا تو سب خاموش ہوئے۔۔ سوالیہ نگاہوں سے شاہ زین کو دیکھا۔۔۔

اس سے پہلے کہ مطی آپو کے بھونپو سے میرے کانوں سے لہو ٹپکنے لگے میں تو چلا،،،،،

مطی جو لہک لہک کر ڈوریمون سونگ گا رہی تھی،،، بے تحاشا چونکی۔۔۔ سمجھ آنے پر اپنی چپل نکالی تھی شاہ زین کا نشانہ لینے کو۔۔۔۔۔
مگر وہ اس سے پہلے ہی مطی کی فلائنگ چپل کی پہنچ سے دور ہوا
کھسک چکا تھا
سب قہقہے لگا کر ہنسے تھے
مطی غصے میں واک آؤٹ کر چکی تھی۔۔۔۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

شاہ زین یونی میں اپنی گاڑی سے اترا

سہانا آج وقت سے بہت پہلے آ کر ایم ایس سی کے ایک چور سٹوڈنٹ کی تمام ڈیٹیلز نکلوا چکی تھی۔۔۔

جس نے بڑی دیدہ دلیری سے اس کا چین سکون برباد کر دیا تھا۔ نیندیں چھین لیں تھیں۔۔۔ انگاروں پر گھسیٹ لیا تھا۔۔

وہ اپنے ڈیپارٹمنٹ کی جانب دھیمے قدموں سے چلتا جا رہا تھا۔۔ مگر آج کچھ عجیب سا بھی محسوس ہو رہا تھا۔۔

یوں لگتا تھا کہ کسی کی نگاہوں کے حصار میں ہے۔۔ وہ پھر بھی لاپرواہ سا اپنے ڈیپارٹمنٹ میں آیا

اپنی کلاس میں آ کر اپنے مخصوص ٹیبل پر بیٹھا۔۔۔
حمزہ اور فارس ابھی نہیں آئے تھے۔۔
بلکہ ابھی چند ایک سٹوڈنٹس ہی تھے جو کلاس میں تھے۔۔
اپنی بکس ٹیبل پر رکھتا وہ بے تحاشا چونکا تھا

کسی نوکیلی چیز سے اس کی ٹیبل پر بڑی آب و تاب سے جگمگا رہا تھا

تم میرے،،،، صرف میرے ہو کہ رہو،،،،، SS

اسے ہنسی بھی آئی اور غصہ بھی۔۔۔

ہنسی کسی کی انتہائی بچکانہ حرکت پر،،،، غصہ اس بات پر کہ یقیناً اس کی یہ لکھی اس کے دوست اڑانے پر تلے بیٹھے ہیں

وہ اگنور کرتا بیٹھ گیا
مگر سامنے بورڈ پر نظر پڑی تو بھونچکاری گیا

سامنے بورڈ پر بھی یہی جملہ لکھا گیا تھا۔۔۔
اب اسے صرف فارس اور حمزہ کے آنے اور ان کی خبر لینے کا انتظار تھا۔۔۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

💣💣#Don't copy paste without my permission

#Wehsht_e_IshqSeason2
#By_Wahiba_Fatima
Episode4...

لینا اور ڈائمن اپنے مخصوص سیکرٹ ڈیپارٹمنٹ میں موجود تھے۔۔

لینا ایک بہت بڑے آئینے کے سامنے بیٹھی چیئر پر بیٹھی برے برے منہ بنا رہی تھی۔۔

جبکہ جینیفر اس کے بالوں پر اپنا کام کرنے میں مصروف تھی۔۔

پاس ہی ڈائمن بیٹھا تھا۔۔
اس کے لیے بھی لینا نے جینیفر کی ہی خدمات لینی تھی۔۔۔
بلکل پاس ہی لینا کی ایک بہت خاص ایجنٹ مارتھا کھڑی تھی۔۔

مارتھا،،، تم جینیفر کو حلیہ بتاؤ اس کا۔۔

قد آپ کے جتنا،،،، براؤن بہت لمبے بال،،،، نیلی آنکھیں،، کمپلیکشن وائٹ ہے۔۔۔ مگر آپ کے جتنا نہیں لینا۔۔۔ آپ کو اپنا تھوڑا سا ڈارک کرنا پڑے گا
ڈریسنگ خالص پاکستانی ٹریڈشنل،،،،

ڈیٹیلز بتاؤ مارتھا۔۔؟ لینا نے مصروف سا پوچھا

ترکی کے شہر اینٹالیہ کی بیچ پر بھیڑ بھاڑ سے زرا الگ ایک چھوٹا سا کاٹیج ہے۔۔۔اس میں پاکستانی ماں بیٹی رہتی ہیں۔۔ماں نے ایک ترک سے شادی کی،،، بچی پیدا کر کے چھوڑ گیا۔۔۔اب ماں بہت بیمار ہے،،،، شاید کینسر ہے، پڑھی لکھی ہونے کے باوجود پاکستانی ہونے کی وجہ سے کہیں جاب نہیں ملی،، وہ بیچ پر ٹورسٹ کے لیئے وِسل (بانسری) بجاتی ہے۔۔جس سے معقول معاوضہ مل جاتا ہے۔۔سب سے خاص بات اس کا چہرہ کبھی کسی نے نہیں دیکھا

اب اگر کوئی اس کی جگہ لے تو کوئی نہیں پہچان پائے گا،،،،،

نام،،،،،،،؟

نیناں درانی،،،،

اور کوئی خاص بات،،،، لینا چھوٹی سے چھوٹی ڈیٹیلز بھی مس نہیں کرنا چاہتی تھی،،،

یس میم،،،،، وہ گونگی ہے، اور آس پاس کہ سب لوگوں کو پتا ہے کہ وہ بول نہیں پاتی،، مارتھا نے ڈرتے ڈرتے بتایا کیونکہ وہ اتنی اہم بات سب سے اینڈ میں بتا رہی تھی۔۔

اس کی اس بات پر لینا بے تحاشا چونکی۔۔۔ایک سرد سی آہ بھری

چلو یہ بھی بہت اچھا ہے۔ ۔ ۔ کہ مجھے ایک گونگی کی صرف ایکٹنگ کرنی پڑے گی،،،،، نہیں تو وہ پاکستانی چالاک ایجنٹ میری انگلش ملی اردو سن کر سیکنڈوں میں پکڑ لیتا۔ ۔ ۔

اب مارتھا غور سے سنو۔ ۔ ۔ کل جب ہم ترکی پہنچیں تو رات کے اندھیرے میں بہت خاموشی سے ان ماں بیٹی کو وہاں سے ہٹا دینا،،، یہیں لندن لے آنا،،، ماں کا علاج کروانا اور بیٹی کو جاب دلوانا۔ ۔ ۔ ۔ اس کی ماں کی جگہ میری ہائر کی گئی عورت اس گھر میں پہنچ جائے گی اور نیناں درانی کی جگہ میں خود،،،، سمجھیں،،،،، اور اس بات کی کسی کو کان و کان خبر نا ہو۔ ۔ ۔

جی میم ایسا ہی ہو گا

ڈائمن جو کہ کب سے ان کی یہ گفتگو بڑے غور سے سن رہا تھا
لینا سے مخاطب ہوا،،،،

لینا کیا چل رہا ہے،،، مما کا اور تمھارا کیا پلان ہے زرا مجھے بھی تو پتہ چلے،،، ابھی تک مجھے ڈیٹیلز کیوں نہیں بتائیں تم نے،،،،

کیپ کالم برو،،،، بتانے لگی ہوں،،،

مما کا پلان یہ ہے کہ ہم نے ان کی ایک مائیکرو چپ چوری کروائی ہے،،، مگر وہ ابھی پاکستان میں ہی ہے،،،، ہمارے ہاتھ نہیں لگی۔۔ مگر ان کو لگتا ہے کہ وہ ترکی میں ہے،،،، تو انھوں نے ہمارے ٹارگٹس کو ہائر کیا ہے مائیکرو چپ ڈھونڈنے کے لیئے،، اسی لیئے ہم بھی ترکی جانے والے ہیں،،، کیونکہ وہ بہت جلد دونوں ترکی آنے والے ہیں،، ہمارے فیک بندے انھیں اپنے تعاقب میں بھگائے گیں،،،، تب تک ہم نے انھیں اپنے جال میں پھانسنا ہے،،

جب تک وہ مائیکرو چپ ہمارے ہاتھ لگ جائے گی تو دشمن بھی ہمارے قدموں میں ہوگا۔ جنھیں ہم دردناک موت دیں گے۔۔۔

ایک تیر سے دو شکار،،، چیک اینڈ میٹ۔۔۔۔

لینا نے تفاخر سے کہتے آنکھ ونک کی۔۔۔۔۔

انھیں اپنے جال میں پھنسانے کے لیئے ایک بڑا گیم پلان کیا ہے میں نے،،، میں اس نینان درانی کو وہاں سے ہٹا کر خود اس کی جگہ لینے والی ہوں،، ہمارے بندے اسے اس بیچ تک لے کر آئیں گے،،،، وہاں سے میں اس کی توجہ حاصل کروں گی،،، اتنے عرصے سے یہ جھنجھٹ اسی لیے تو پال رہی

تھی،،،،،اس نے بیزاری سے کہتے بے تحاشا لمبے بالوں کی طرف اشارہ کیا جنھیں اب وہ لائٹ گولڈن سے ڈارک براؤن کروا رہی تھی۔۔

جینفر آنکھوں کا کلر تو چینج ہو جائے گا مگر سکن کا کلر چینج رکھے رکھنے کے لیۓ تمھیں میرے ساتھ رہنا ہوگا۔۔

اور اب یہ بھی بتا دو میرے لیۓ کیا سوچا ہے،،،ڈائمن نے گہری سنجیدگی سے لینا سے پوچھا۔۔۔

تم اپنے رئیل نیم اریش سے اس کے سامنے ایز آ ٹورسٹ جاؤ گے۔ڈائمن نیم تو تمھارا انڈر ورلڈ لوگوں کے لیۓ ہے۔۔اس کے سامنے اپنے رئیل نیم سے جاؤ گے فیک ریلیشن شپ بنانے کے لیۓ،،،،،۔اور جلد از جلد اسے پھنساؤ گے،،،،وہ اطمینان سے بولی۔۔۔

اور اگر انھیں بھنک لگ گئی یا چپ ان کے ہاتھ لگ گئی،،،،؟

ایسا کچھ نہیں ہونے والا برو۔۔۔میں ہونے نہیں دوں گی میرا ہوم ورک کمپلیٹ اور پرفیکٹ ہے،،،، پتہ لگ بھی گیا تو اسی وقت شوٹ کر دیں گے دونوں کو،،،اسے کے لہجے میں نفرت تھی۔۔۔

جینیفر یہ ڈائمن کو زرا پاکستانی اریش تو بناؤ،،،،
وہ جینیفر سے کہتی ایک مرتبہ پھر اپنے بالوں کا جائزہ لینے لگی۔۔۔

لینا نے اپنے بال کلر کروائے تھے۔۔۔اور مکمل حلیہ چینج کرنا تھا۔۔ کلرڈ آنکھوں کو نیلا بنانا تھا۔۔
کافی دن سے وہ پاکستانی دریسز، پہن کر بھی پریکٹس کر رہی تھی۔۔ نیناں درانی جو بننا تھا۔۔۔۔

ذہین وفطین تھی تو وِسل بجانا بھی تین ماہ میں سیکھ چکی تھی۔۔۔

کچھ ہی دیر میں مردانہ وجاہت کا شہکار ڈائمن اریش میں بدل چکا تھا۔۔۔
اب اسے اپنے لب ولہجے پہ زرا کنٹرول کرنا تھا۔۔۔

کل تک وہ پریکٹس کر کے ترکی کے لیئے نکل چکے تھے۔۔۔

وہ اپنے ٹارگٹس کے پہنچنے سے پہلے ترکی پہنچ کر ان ہر طرح سے تسلی کرنا چاہتے تھے تاکہ ان کے پلین میں کہیں کوئی کمی کوئی جھول نا رہ پائے۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

فارس اور حمزہ کلاس میں آئے تو شاہ زین نے ان کے لتے لیئے۔۔۔۔۔

Whatthehe'llisgoinghere,,,,,,,

چل کیا رہاہے آخر،،،،،اس بچکانہ اور بے ہودہ مزاق کا مطلب
وہ کافی سنجیدہ تھا

جبکہ وہ دونوں حق دق منہ کھولے شاہ زین کی گولہ باری دیکھنے میں مصروف تھے،،۔۔۔۔

ارے ہوا کیا میرے بھائی جو صبح صبح توپ کا رخ ہماری جانب کر دیا ہے،،،،،،فارس بولا۔۔۔۔

یہ کیا ہے،،،؟ شاہ زین نے اپنے ٹیبل اور بورڈ کی جانب اشارہ کیا،،،
وہ بھی دیکھ کر فق ہو گئے۔۔۔

قسم لے لے یار ہم نے نہیں کیا،،،،،حمزہ مسکین سی شکل بنا کر بولا،،،۔۔۔۔
سچی گاڈ پرامس ہم نے نہیں کیا،،،،،،فارس بھی بولا

تب شاہ زین ان کی آنکھوں میں حیرت اور سچائی دیکھ کر چونکا تھا۔۔۔کیونکہ اس دن بھی لائبریری میں جب اس کی نوٹ بک پر وہ نوٹ ملا تھا تو وہ تو جا چکے تھے،،،

اچھا چلو اگنور کرو،،،،، شاہ زین لاپروائی سے کہتا بیٹھ گیا۔۔۔وہ بھی آرام سے بیٹھ گئے۔۔

دوپہر تک کلاسز لینے کے بعد پیٹ میں چوہے کودے تو وہ تینوں کینٹین تک چلے آئے،،،
خوش گپیوں میں مصروف تھے۔۔۔

جب ایک مرتبہ پھر شاہ زین بری طرح چونکا تھا کیونکہ کینٹن کی اس کی مخصوص ٹیبل پر اس کے بلکل سامنے وہی جملہ لکھا ہوا تھا۔۔۔۔
اور جملے کے نیچے ڈبل ایس۔۔۔۔۔
اب وہ الجھنے لگا تھا۔۔۔

تبھی فون پر میسج رنگ ہوا،،،،،، انجان اور پرائیویٹ نمبر تھا مگر میسج نے ضرور اسے ہلایا تھا۔۔۔۔

حسن ہی حسن ہو،،،،،، ذہانت ہو
عشق ہوں میں تو، تم محبت ہو

تم مری بس مری ،،،،،،،،امانت ہو

جی لئے جس قدر،،،،،،،جئیے اپنے

تم بہت سال،،،،،،،،،،،،،،،،،رہ لئے اپنے

اب میرے ،،صرف۔،،،میرے ہو کہ رہو

(وصی شاہ)

کس کا میسج ہے شاہ زین،،،؟اس کے چہرے پر سایہ سا لہراتا دیکھ فارس پوچھ بیٹھا۔۔۔

اب وہ سچ میں پریشان ہوا تھا۔۔۔ مگر حمزہ اور فارس کو محسوس نہیں ہونے دینا چاہتا تھا۔۔۔اسی لئے ۔۔۔

کسی کا نہیں یونہی رونگ نمبر ہے،،وہ کہتا کھانے میں مصروف ہو چکا تھا۔۔۔۔
مگر خود کو مسلسل کسی کی نظروں کے حصار میں قید ہوا محسوس کر سکتا تھا۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

رات ڈنر سے پہلے کا وقت تھا جب سلطان مینشن میں بھونچال سا آیا تھا۔۔۔

اور یہ بھونچال لانے والے کوئی اور نہیں حسبِ معمول جونیئر ویر اور مطی ہی تھے۔۔

جنھوں نے اپنے مشن کے بارے میں بتاتے ہوئے یہ بھی شوشا چھوڑا تھا کہ انھیں ترکی جانا ہے۔۔۔

سب ڈائننگ ہال میں اکھٹے تھے۔۔۔
حبہ ہتے سے اکھڑ چکی تھی سن کر،،،،

مطی،،، میں پہلی اور آخری مرتبہ بول رہی ہوں کہیں نہیں جا رہی ہو تم،،، سنا تم نے کہ ایک مرتبہ پھر دہراؤں،،،
وہ خطرناک تیور لیئے مطی کو گھور رہی تھی۔۔۔

مطی نے مدد طلب نگاہوں سے پہلے اپنے ڈیڈ پھر بڑے پاپا کی طرف دیکھا۔۔۔
مگر وہ دونوں خاموش ہی رہے کہ مطی کو آج یہ محاذ خود ہی لڑنے دینا چاہیئے۔۔۔

مما پلیز،،،، یہ کیا بات ہوئی،، مجھے جانا ہے ہر صورت اور ہر قیمت پر،،،، میرے ملک کو میری ضرورت ہے،،، یہی سیکھا ہے میں نے اپنی ٹرینگ میں،،،، اب کسی صورت پیچھے نہیں ہٹوں گی،،،

مطی کا دو ٹوک لہجہ سن کر حبہ کو اندازہ ہو چکا تھا کہ وہ پہلے کی طرح باز نہیں آنے والی۔۔۔
اسی لئے ایک اور حربہ آزمایا۔۔

تو ٹھیک ہے،،،، یہ آج سے نہیں بہت پہلے سے میرے دل میں بات ہے،،، جو میں آج سب سے کہنا چاہتی ہوں وہ یہ کہ مطی اگر تم نے اس فیلڈ میں رہنا ہی ہے تو تمھیں جونئیر سے نکاح کرنا پڑے گا،،، پھر چاہے اس کے ساتھ پاتال چلی جانا،، مجھے کوئی اعتراض نہیں،،،،،

واٹ،،،، مطی چلائی۔۔۔
وہاں بیٹھے سارے نفوس بے تحاشا چونکے۔۔۔
شاہ زل کو پانی پیتے اچھو لگ گیا۔۔۔

مما یہ کیا بول رہی ہیں آپ،،،؟ مطی خفت سے لال ٹماٹر چہرہ لئے دانت پیس کر بولی۔۔۔

چھوٹی ممی آپ کو لگتا ہے کہ ایسے ایز آ کزن میں مطی کی حفاظت سہی طرح نہیں کروں گا،،، اس کی جانب سے لاپرواہی کروں گا،،، ایسا ہی کچھ،،، شاہ زل نے بھی شکایتی نگاہوں سے حبہ کو گھورا۔۔۔

حبہ کیا بول رہی ہو،،، ہوش میں تو ہو،،، اور یہ کیا طریقہ ہے بچوں پر اپنی مرضی تھوپنے کا،،،، انھیں سپیس دو،،، انھیں اپنی زندگی کے فیصلے خود کرنے دو،، اب اگر ان کی مرضی کے خلاف تم نے یہ ٹاپک چھیڑا پھر دیکھنا،، اتنے دن سے خاموش ہوں اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم اپنی من مانیاں کرتی پھرو،،،، آخر تم اتنی جزباتی کیوں ہو رہی ہو،، مجھے تو یہ سمجھ میں نہیں آ رہا،،،،

حرم نے اتنے دنوں کی بھڑاس نکالی اور حبہ کو بری طرح جھڑکا
مطی کا دل کیا بڑی مما کا اٹھ کر منہ چوم لے۔۔۔

وہ آپی،،، حبہ سے اب کوئی بات نہیں بن پا رہی تھی۔۔۔ پلیز مجھے سمجھنے کی کوشش کریں،،، وہ روہانسی ہوئی۔۔

شٹ اپ حبہ،،،،، اب اگر تم نے مطی پر اپنی مرضی تھوپی تو پھر دیکھنا،،،، بابا اور مما کو بلا لوں گی،،،، کہ آ کر اپنی بزدل بیٹی کو سمجھائیں کہ جانے دے مطی کو جہاں وہ جانا چاہتی ہو۔۔

حرم بس بھی کرو اب،،،،،، پری حبہ کی رونی صورت دیکھ کر بیچ میں بولی اور ٹوک دیا

اب کی بار سچ میں حبہ کی بولتی بند ہوئی تھی۔۔۔ خاموشی سے کھانا کھانے لگی۔۔۔

مطی نے معنی خیز نگاہوں سے اپنے ڈیڈ کو دیکھا،،،

مگر وقتاً فوقتاً باپ بیٹی پر پڑتی حبہ بھو کی شیرنی کی خونخوار نگاہ۔۔۔

افففففف

مطی کو جھر جھری آئی۔۔۔
مگر ڈھیٹ بنی اگنور کر گئی۔۔۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

شاہ زین سٹڈی ٹیبل پر بکس اور نوٹ بکس پر جھکا ہوا تھا۔۔۔

جب فون پر میسج ٹون رنگ ہوئی
فون اٹھا کر دیکھا۔۔
پرائیویٹ نمبر،،،،،،

OhhhhNo,,, notagain,,,,,

وہ جھنجھلایا،،،، میسج بغیر سین کیے ڈلیٹ کر چکا تھا۔۔۔

مگر میسج بھیجنے والا یا والی بڑی مستقل مزاج معلوم ہوتی تھی
مسلسل بجتی میسج ٹون سے وہ سخت ڈسٹر یکٹ ہو رہا تھا۔۔

آخر تنگ آ کر میسج سین کیا،،، اسی جملے کی بار بار تکرار تھی

تم میرے۔ صرف میرے ہو کہ رہو،، 😍

اب اس کے ماتھے پر گہرے بل آئے تھے۔۔۔۔ مگر اگلے میسج پر تو وہ بھونچکا ہی رہ گیا

IloveShahZainSultan 😘😘😘

تبھی فون رنگ ہوا،،، اس کے دل کی دھڑکن بے ترتیب ہوئی،،، ابھی تک تو وہ اس سب کو محض ایک مزاق سمجھ رہا تھا۔

اب واقعی پریشان ہوا تھا۔۔

اگر یہ مزاق نا ہوا تو۔۔۔۔

جھجھکتے فون یس کر کے کان کو لگایا۔۔۔۔

مگر بولا نہیں،،،،،

تم میرے صرف میرے ہو کہ رہو،،،،،

نسوانی میٹھی آواز کی سرگوشی،،،، نے شاہ زین کو ہلا کر رکھ دیا،،، مگر وہ پھر بھی خاموش رہا

آپ تو اس طرح نروس ہو رہے ہیں جیسے میں لڑکا اور آپ لڑکی ہوں،،،،، ہاہاہاہاہا

وہ قہقہہ لگا کر ہنسی جیسے اپنی ہی بات کو جانے کتنا انجوائے کیا تھا

مگر شاہ زین اس قہقہے کو سن رہا تھا جو کہ پہلی مرتبہ اسے کوئی نسوانی آواز اس قدر میٹھی اور دلفریب سی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔

دیکھئے محترمہ ایکس وائی زی،،،، جو بھی ہیں آپ،،، آپ کے پاس بہت سارا وقت ہو گا ویسٹ کرنے کے لیے،،، مگر میرے پاس نہیں ہے،،، سو پلیز کسی اور کو پکڑ لیں،،، اس فضول کی بچکانہ انٹرٹینمنٹ کے لئے،،،،

شاہ زین نے اسے بری طرح جھڑکا۔۔۔۔

مگر سامنے سہانا تھی۔۔۔جس کی زندگی کی کایا پلٹ دی تھی شاہ زین سلطان نے

Iswear, "Thisisnotfun,it'smylife."

Andnowwithoutit,mybreathwillstopwithoutyou.

کہہ کر سہانا فون رکھ چکی تھی،،،

مگر شاہ زین خالی دماغ لئے فون ابھی بھی ہاتھ میں لئے فون کو گھورنے میں مصروف تھا۔۔۔۔ جیسے فون والی کو گھور رہا ہو۔۔۔۔

جھنجھلا کر سر جھٹکتا اٹھا اور بیڈ پر ڈھے گیا۔۔۔۔

ادھر سہانا نے گہری مسکان لیئے فون میں جگمگاتی اس ظالم کی پکچر کو غور سے دیکھا۔۔۔۔
جس میں وہ اپنے اس قاتل ڈمپل کی نمائش بھرپور طریقے سے کر رہا تھا۔۔۔

شاہ زین سلطان،،،، زیر لب بڑبڑائی،،، دل نے ایک بیٹ مس کی
افففففففف

سرخ چہرہ لیئے تکیہ میں منہ دے لیا۔۔۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

💣💣 #Don't copy paste without my permission

#Wehsht_e_IshqSeason2
#By_Wahiba_Fatima

Episode05

رات کے وقت جونئیر ویر اسلام آباد کے ایک نائٹ کلب میں موجود تھا۔۔۔

وہ بظاہر صوفے پر بیٹھا بڑے انہماک سے ڈرنک کر رہا تھا۔۔
بیہودہ گانوں پر ناچتے تھرکتے لڑکوں میں وہ بار بار خونخوار نظر ایک لڑکے پر ڈال رہا تھا۔۔

کئ حسینائیں اس ہینڈسم اور ڈیشنگ ڈمپل بوائے کو ڈانس کی آفر کر چکی تھی۔۔۔
مگر وہ سب کو،،،،
Notinterested,,,
بول دیتا۔۔۔

ویر کو اس کا ٹارگٹ نظر آ چکا تھا۔۔ تبھی خاموشی سے اٹھ کر جانے لگا جب ایک لڑکی آ کر جان بوجھ کر لڑکھڑائی اور اس پر گرنے لگی۔۔۔۔

جب وہ ڈمپل بوائے بجلی کی سی تیزی سے اس لڑکی کے ارادے بھانپ کر سائیڈ پر ہوا تھا۔۔
لڑکی اوندھے منہ اس صوفے پر گری جس سے ابھی وہ اٹھ کر کھڑا ہوا تھا۔۔
وہ خفت سے سرخ چہرہ لئے جلدی سے اٹھ کر کھڑی ہوئی،،،

وہ نخوت سے مسکرایا۔۔۔۔ محترمہ جس سکول میں پڑھی ہیں اس کا پرنسپل میرے پاس آج بھی ٹیوشن لینے آتا ہے۔۔۔

وہ جانے لگا تبھی اس لڑکی کی فرینڈز ان کی جانب آئیں جن سے وہ شاید شرط لگا کر آئی تھی اس ڈمپل بوائے کی توجہ حاصل کرنے کی۔۔۔۔۔

اے یو،،،،،، چھیڑ رہے ہو اس لڑکی،،، جانتے نہیں ہم کون ہیں،،، کیوں بدتمیزی کر رہے ہو،،،،
ان میں سے اس کی ایک فرینڈ ویر کو پھانسنے اور پبلک پلیس پر بے عزت کرانے کو جان بوجھ کر چلا کر بولی۔۔۔

وہ اطمینان سے پینٹ کی پاکٹوں میں ہاتھ ڈالے کھڑا ہوا۔۔۔۔

نہیں محترمہ،،، یہ تو خود ہی چھڑ رہیں تھیں،،، پر میں ان میں انٹرسٹڈ نہیں ہوں،،،، میں تو آپ میں انٹرسٹڈ ہوں،،،
ویر نے ہاتھ کے اشارے سے فون نمبر مانگا۔۔۔۔۔۔

اب لڑکی ایسے شانت ہوئی تھی جیسے کچھ ہوا ہی نہیں مسکراتی پاس گئی اور اپنا کارڈ نکال کر ویر کو تھمایا،،،

ویر نے مسکراتے کارڈ پکڑا،،،،، ابھی تو سوئٹ مجھے ضروری کام ہے،،، پھر بات ہوگی،،،

وہ بتا کر فوراً وہاں سے نکلا تھا۔۔۔۔

باہر نکل کر کارڈ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کیے،،، پاگل سٹوپڈ گرل۔۔۔ وہ ایک مرتبہ پھر کسی لڑکی کو بڑی آسانی سے الو بنا کر اپنی جان چھڑا آیا تھا۔۔۔۔

پارکنگ میں آیا۔۔ وہ شخص جسے کرنل وسیم نے زندہ پکڑنے کے آرڈرز دئے تھے۔۔ اپنی گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔۔۔
ویر لڑکھڑاتا اس کے قریب آیا۔۔۔

لبوں میں سگریٹ دبا کر جان بوجھ کر پاکٹیں کنگھالیں۔۔۔

بھائی ماچس ہو گی کیا تمہارے پاس،،،،، ویر نے اس سے سوال کیا

ہاں کیوں نہیں،،،، ہے میرے پاس،،، اس نے کہتے ماچس ویر کو دی۔۔

ویر نے سگریٹ سلگائی۔۔۔

تم پیو گے،،،،،، ویڈ کی ہے،،،،،،،، ویر نے اسے آفر کی۔۔۔

ہاں کیوں نہیں شیور،،،، ویر نے پاکٹ سے پورا پیکٹ نکال کر اس کے سامنے کیا۔۔۔۔اس نے ایک نکال کر لبوں میں دبا کر سلگائی۔۔۔

ایک دو کش لینے کہ بعد ہی وہ زمین بوس ہو چکا تھا۔۔۔۔
بے وقوف،،،،
ویر نے اسے اٹھا کر اسی کی گاڑی کی ڈگی میں اس صفائی سے پھینکا کہ کوئی بندے کی نظر میں تو کیا وہ تو کیمروں کی نظروں میں بھی نہیں آیا ہو گا۔۔۔

وہ اسی کی گاڑی میں جانے لگا تبھی پارکنگ میں اسے وہ لڑکا دکھائی دیا۔۔۔۔

Ooohhhnotbad,,,,,,,
تو کیوں نا ایک تیر سے دو شکار کر لئے جائیں۔۔۔۔۔

پاس سے گزرتے اس لڑکے کو بجلی کی سی تیزی سے پکڑ کر گردن پر مخصوص دباؤ ڈال کر وہ اسے بھی گاڑی میں پھینک چکا تھا

اب گاڑی اپنی منزل کی جانب رواں دواں تھی۔۔۔
کچھ ہی دیر میں تھوڑی دور جا کر اس کے اسپیشل وفادار آدمیوں نے گاڑی چینج کروائی تھی۔۔

پیچھے رہ جانے والی گاڑی کو وہ نظرِ آتش کر چکے تھے۔۔
اب گاڑی اس کے فارم ہاؤس کی پارکنگ میں رکی تھی۔۔

یہ وہ فارم ہاؤس تھا جہاں پر تو مطی تک کو آنے کی اجازت نہیں تھی۔۔۔ مگر آج ازھا اور نمیرا یہاں موجود تھے۔۔

وہ اطمینان سے گاڑی سے اترا۔۔
وہ دونوں اس کے ٹارچر سیل پہنچا دئے گئے تھے۔۔ کرنل وسیم کو بندے کے ہاتھ آجانے کی اطلاع دی۔۔

منہ پر رومال باندھ کر بیسمنٹ میں ٹارچر سیل میں داخل ہوا۔۔

اب وہ کرسیوں سے باندھ دئیے گئے تھے۔۔ اور تواضع کر کے ہوش ٹھکانے لگا دئیے گئے تھے۔۔

وہ دونوں الگ الگ شیشے کہ کیبن میں باندھے گئے تھے کہ ایک دوسرے تک ان کی آواز نہیں پہنچ سکتی تھی۔۔

مگر وہ ایک دوسرے کو بڑا واضح طور پر دیکھ سکتے تھے۔۔

وہ پہلے اس ادمی والے سیل میں داخل ہوا تو ویر کے ایک آدمی نے کرسی اس کے سامنے رکھی۔۔

وہ سکون سے ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھ گیا،،

کون ہو تم؟ وہ غرایا،،،،،، جانتے ہو کس کا آدمی ہوں،،؟

میں کون ہوں یہ رہنے دو،،،،، تم کس کے آدمی ہو یا عورت،، مجھے اس سے دلچسپی نہیں ہاں مگر جو پوچھوں اس کا سہی سہی جواب نا دیا تو یہ جو میرے پیچھے میرا آدمی (ازھاد) کھڑا ہے تمھارا وہ حشر کرے گا کہ سوچ بھی نہیں سکتے،،،،،،

ویر نے لہو ٹپکاتی آنکھوں سے کہا۔۔۔۔

کر لو جو کرنا ہے میں کچھ نہیں بتانے والا،،، وہ اطمینان سے بولا

آں ہاں،،، اب ویر نے اپنی پاکٹ سے اپنا موبائل نکالا تھا،،، اور ہینڈ فری،،،، ہینڈ فری موبائل سے اٹیچ کر کے کانوں میں لگائے بہت لاوڈ میوزک لگایا پاؤں جھلا کر پیچھے کھڑے ازھاد کو اشارہ کیا۔۔
نمیرا بھی وہیں موجود تھی۔۔
اور وہ اچھے سے جانتی تھی کہ ان کے سر کو ٹارچر کرنا اور انسانی چیخیں سننا زرا نہیں پسند۔۔۔

ایک یہی کام تھا۔۔۔ جو ویر کو اپنی ڈیوٹی میں سخت ناپسند تھا۔۔۔ ٹارچر کرنا اور انسانوں کی چیخ و پکار سننا۔۔۔ اسی لیئے وہ کانوں میں ہینڈ فری ٹھونس لیتا تھا۔۔۔ کسی کو مارتے وقت بھی اپنی چھوٹی کیلوں والی بیلٹ گردن پر لپٹا کر ایک ہی مرتبہ کسی بھی چیخ و پکار کے بغیر گردن چٹخا دیتا تھا۔۔۔ یا تو وہ چھوٹی کیلیں کام تمام کر دیتی تھی۔۔۔۔

اب ازھاد نے اس کے منہ پر ٹیپ لگا کر کٹر سے اس کا ایک کان کاٹ ڈالا تھا۔۔۔۔
وہ بری طرح پھڑپھڑایا۔۔۔۔

اور اس سے پہلے ازھاد اس کا دوسرا کان کاٹتا اس نے زور سے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔
ازھاد نے اس کے منہ سے ٹیپ اتاری۔۔

اب وہ پوپٹ کی طرح بول پڑا تھا۔۔ اور ان کی مطلوبہ ساری انفاریمشن انھیں دے چکا تھا۔۔

اب ویر اٹھ کر دوسرے کیبن میں اس لڑکے کی طرف آیا تھا۔۔جو پہلے ہی خوف سے گھگھیا گیا تھا۔۔ ازھاد نے چئیر رکھی۔۔۔ویر بیٹھ گیا،،

مم میں نے کک کچھ نہیں کیا،،، جج جو پوچھنا ہے پپ پوچھ لو مجھے ٹارچر مم مت کرنا،،،، وہ رئیس زادہ اتنے سے ٹارچر سے گھبرا گیا اور جو خود کیا۔۔۔

نوری کدھر ہے،،،؟ ویر کے سوال پر وہ بے تحاشا چونکا،، مگر جھوٹ بولنے اور مکرنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا،، جو اس کے اور نوری کے بارے میں جانتا تھا وہ یقیناً اس کی ہسٹری جغرافی بھی جانتا ہوگا۔۔

مم میرے پاس ہے،، اس کی گردن میں گھٹلی سی ابھر کر معدوم ہوئی۔۔۔

کتنی بار پامال کر چکے ہو اسے،،،، ویر کی آنکھیں لہو ٹپکا رہی تھیں،،

مم میں صبح ہی اس سے نکاح کروں گا۔۔اسے باعزت طریقے سے اپناؤں گا۔۔مم محبّت کرتا تھا اس سے۔۔اس نے ٹھکرا دیا تت تو بدلہ لیا۔۔مم مگر اب نکاح کروں گا،،،، وہ شرمندگی سے کہتا آنکھیں جھکا گیا۔۔۔مگر ویر کو اب اس کی شرمندگی سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔۔

مگر یہ بھی سچ تھا کہ سامنے بیٹھے بیغیرت لڑکے کی آنکھوں میں شرمندگی تھی جو لڑکی کے انکار کو انا کا مسئلہ بنا لیا کرتے تھے۔۔

ہھمم گڈ۔۔۔اب مجھے کوئی کمپلین نہیں ملنی چاہیے،،، نہیں تو یہ سامنے والے آدمی کے تو صرف کان کاٹے ہیں،،،، تمھیں تو ایسی سزا دوں گا پھر کبھی کسی کو بے عزت نہیں کر پاؤ گے،،،، سمجھے۔۔۔ویر غرایا

اور وہاں سے نکل کر اوپر چلا آیا۔۔۔اب اسے پتہ تھا انھیں ازھا دہینڈل کر لے گا۔۔۔
وہ سکون سے سلطان مینشن چلا آیا۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

سہانا یونی وقت سے پہلے آجایا کرتی تھی۔۔

اب بھی بلیک جینز کی پینٹ کر اوپر یلو ٹاپ اور ییلو مفلر گلے میں پہن رکھا تھا۔۔

وہ اپنی محبت اپنے عشق شاہ زین کا پیچھا کرنے کے لئے وقت سے پہلے بھاگ رہی تھی۔۔

سٹڈی کو بھی توجہ دینی ضروری تھی۔۔

اور دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس دشمنِ جاں کے پیچھے بھی کچے دھاگے سے بندھی چلی جاتی تھی۔۔
مگر ابھی تک کسی کو کان کو کان خبر بھی نہیں ہونے دی تھی کہ وہ کیا کرتی پھر رہی ہے۔۔

شاہ زین کی گاڑی گیٹ سے باہر نظر آئی تو دل نے ایک سو بیس کی رفتار پکڑی۔۔
مگر وہ نارمل سی وہیں کھڑی رہی۔۔

وہ اندر داخل ہوا اور اس کے قریب سے گزر کر جا چکا تھا۔۔۔مردانہ کلون کی خوشبو نے حواس سلب کر ڈالے وہ اس کے جاتے قدموں کو دیکھتی رہی۔۔
پھر اپنی کلاس میں آگئی۔۔

وہ جو کلاس میں داخل ہوا۔۔فارس اور حمزہ آج پہلے سے موجود تھے۔۔
جلد ہی ان کی کلاسز شروع ہو چکی تھیں۔۔۔

ایک بجے وہ کینٹین آئے۔۔
آج کچھ غیر معمولی نہیں ہوا تھا۔۔تو شاہ زین نے ما بائل کی جانب دیکھا۔۔

لگتا ہے میری رات کی باتوں سے ہرٹ ہو گئیں محترمہ،،،، دل میں سوچا۔۔۔
چھوڑو بھی،،،، میں کیوں سوچ رہا ہوں اس کے بارے میں

اس نے سر جھٹکا۔۔

دو بجے وہ اپنے مخصوص ٹائم لائبریری آیا تھا۔۔۔ حمزہ اور فارس جا چکے تھے۔۔
وہ بکس میں مگن سا تھا۔۔چھوٹی الائچی چباتے اس نے اردگرد کا ایک طائرانہ سا جائزہ لیا۔۔جب پروفیسر خورشید کی سجیسٹ کی کوئی ایک بک تلاش کرنے اپنی جگہ سے اٹھا۔۔

کافی تلاش کے بعد وہ بک ملی تھی۔۔اپنے ٹیبل تک آیا تو پھر ایک سرپرائز منتظر تھا۔۔
اس کی بکس کے پاس ایک ریڈ روز رکھا ہوا تھا۔۔اور نوٹ بک پر بڑی آب و تاب سے مخصوص ہینڈ رائٹنگ میں لکھا تھا،،

تم ازل سے دکھوں کے،،،،، ڈیرے ہو
چاہے خود کو غموں سے گھیرے ہو
جب سے پیدا ہوئے ہو،،،،،،، میرے ہو

آج کھولیں گے لب سیے اپنے
تم بہت سال رہ لئے،،،،،،اپنے
اب میرے صرف میرے ہو کہ رہو،،،SS

شاہ زین کو ہنسی آئی۔۔۔۔مگر سنجیدہ سا نوٹ بک سے ایک پیپر الگ کیا۔۔

اس پر ایک نوٹ لکھا۔۔۔اور اپنی چیزیں اٹھا کر وہاں سے چلا گیا۔۔

اور آج فائنلی تین چیزیں ہوئی تھیں جن سے سہانا کا دل کیا اٹھ کر جھوم جائے۔۔۔

ایک شاہ زین نے اس کا نوٹ پھاڑ کر ڈسٹ بن میں نہیں پھینکا تھا۔

دو وہ جاتے جاتے وہ روز بھی اٹھا کر ساتھ لے گیا تھا۔۔جو سہانا نے اس کے لیے رکھا تھا،،

اور تیسری اور سب سے خاص بات آج تو وہ اس کے لیے بھی نوٹ چھوڑ کر گیا تھا۔۔
جس مزاج کا وہ تھا،،،،،،سہانا کو پکا یقین تھا کہ وہ جا چکا ہو گا اور رک کر یہ انتظار نہیں کرنے والا ہو گا
کہ وہ نوٹ کون اٹھائے گا۔۔

سو تسلی سے اس کے ٹیبل پر اسی چئیر پر آ کر بیٹھ گئی۔۔
نوٹ پر بڑی خوبصورت ہینڈ رائٹنگ میں جگمگا رہا تھا

محترمہ،،،، پہلے زرا سی ہمت کر کے سامنے تو آئیں۔۔ پھر اس بات کا فیصلہ تو بعد میں ہی ہو گا کہ آپ کا ہو کر رہنا ہے کہ نہیں۔۔۔۔۔

سہانا نے عقیدت سے وہ نوٹ چوما۔۔ گہری مسکان لئے اٹھا کر اپنی بک میں رکھ لیا۔۔ اسی ٹیبل پر ایک اور چیز پر نظر پڑی۔۔
الائچی تھی۔۔ جو کہ شاہ زین کی پاکٹ سے نکالتے شاید گر گئی تھی۔۔

تو وہ یہ چیز ہے جو وہ ہر وقت چباتا رہتا ہے،،،
سہانا نے اٹھا کر منہ میں رکھا۔۔۔
وہ تو عادی تھا۔۔

مگر سہانا کو کڑوی لگی۔۔ زوردار ابکائی آئی مگر ضبط کر گئی چہرہ لال ٹماٹر ہو گیا۔۔
الائچی کو منہ میں دبائے رکھا۔۔

اب اس کی بھی تو عادت ڈالنی تھی ۔ ۔ اس نے مسکین سی شکل بنائی

اففففف محبت میں انسان کیا کیا کرتا ہے خود بھی سمجھ نہیں پاتا ۔ ۔ اس نے اپنے ہاتھوں میں سر تھام لیا ۔ ۔ ۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

سلطان مینشن میں ایک ہلچل سی تھی ۔ ۔
جونئیر کو آرڈرز آ چکے تھے تیاری کرنے کے ۔ ۔ ۔

انھیں کل نکلنا تھا ۔ ۔
سو وہ بیڈ پر بیٹھا موبائل میں لگا ہوا تھا ۔ ۔ شاہ ویر اس کے پاس بیٹھا تھا ۔ ۔

جبکہ پلوشہ سوں سوں کرتی اس کی پیکنگ کر رہی تھی ۔ ۔ ۔ وہ کال سے فری ہوا تو ماں کی طرف متوجہ ہوا ۔ ۔

ڈیڈ کو اشارہ کیا تو شاہ ویر نے کندھے اچکا دئیے ۔ ۔

وہ پلوشہ کے قریب آیا۔۔

مما کیا بات ہے آپ اتنی اپ سیٹ کیوں ہیں،،،،، کندھے سے تھام کر پری کو اپنی جانب گھمایا۔۔۔

شاہ زل جانے کیوں مگر میرا دل بہت گھبرا رہا ہے،،، ایسا لگتا ہے کہ تم لوگ جاؤ گے اور بہت بڑی مصیبت میں پھنس جاؤ گے،،، میں کیا کروں بہت سمجھایا اپنے دل کو مگر،،،
وہ بیٹے کے سینے سے لگ کر رو دی۔۔

اوکم آن،،،، مما،، ایک سپاہی کی ماں ہیں یار بریو بنیں،،، اس طرح تو آپ مجھے بھی کمزور کر رہی ہیں،،،
شاہ زل نے مدد طلب نگاہوں سے اپنے ڈیڈ کو آیا۔۔

ویر بھی ان کے قریب آیا۔۔

پری سنبھالو خود کو،،، ابھی تو حبہ گڑیا کو سنبھالنا ہے،،، اس طرح تو تم جونئیر کا بھی دل برا کر رہی ہو،،، ان کو خوشی خوشی ایک عزم لیئے جانے دو یار،،،،
ویر نے نرمی سے سمجھایا،،، اور اس کے گرد بازو حمائل کیا

پری ویر کے کندھے سے لگ کر رو دی۔۔۔
ماں کا دھیان بٹانے کو شاہ زل کی زبان میں پھر کجھلی ہوئی

کیا یار ڈیڈ،،،،، جوان بیٹے کا تو خیال کر لیا کریں،،، آپ کے اس طرح مما کے ساتھ رومانس کرنے سے جوان جذبوں پر کیا کیا گزرتی ہو گی۔۔ نہیں تو مجھے بھی ایک پری لا کر دیں،، مجھے بھی کوئی آسرا ہو،،

پری بوکھلا کر ویر سے دور ہوئی۔۔۔ ویر نے مصنوعی غصے سے جونئیر کو گھورا۔۔

اور تم کوئی موقع نا چھوڑا کرو کباب میں ہڈی اور حلوے میں نمک بننے کا،،،،،،

شاہ زل قہقہہ لگا کر ہنس پڑا
تو کیا میں نے غلط فرمائش کر دی ڈیڈ،،،،، ایک عدد پری مجھے نہیں مل سکتی،،،،؟

ہمیں کیا پڑی ہے کسی معصوم غریب کی زندگی برباد کرنے کی،،،،
ویر بھی کونسا کم تھا۔۔ شاہ زل کا ہی ڈیڈ تھا۔۔ حساب بے باک کیا۔۔۔

ڈیڈ،،،،،،،،شاہ زل نے اپنے ڈیڈ کو گھورا،،، مطلب رئیلی،،، میں اتنا برا ہوں کہ کسی لڑکی کی زندگی خراب کروں گا،،،،،،اس کا مطلب آپ لوگ مجھے نہیں ڈھونڈ کر دیں گے پری،،،،،،

جونئیر کو صدمہ لگا۔۔۔

اب یار تر کی جا ہی رہے تو ڈھونڈ لینا کوئی حورم سلطان خود ہی،،،،شاہ ویر نے جونئیر کو دیکھ کر آنکھ ونک کی۔۔

نہیں مجھے نہیں چاہیے حورم وورم،،، مجھے تو پری ہی چاہیے۔۔

اچھا اب بس بھی کریں۔۔ڈنر کے لیے چلیں۔۔وہ جو خفت سے سرخ ہوئی باپ بیٹے کی نوک جھونک سن رہی تھی۔۔اب دھیان بٹا تو ڈنر کا خیال آیا۔۔۔

پیکنگ ہو چکی تھی۔۔

سو وہ تینوں باہر آئے۔۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

ادھر کل کے مطربہ کے جانے کا سن کر حبہ اپنے روم میں ہی بند تھی اور رو رو کر برا حال کر رکھا تھا۔۔

پیکنگ کر کے مطی باہر آئی۔۔۔ ڈائننگ ٹیبل پر سب موجود تھے۔۔ جانے کیوں مگر شاہ زر بھی بری طرح ڈسٹرب تھا سو سٹڈی میں تھا۔۔

پہلے وہ سٹڈی میں آئی اور اپنے ڈیڈ کے کندھوں کے گرد بازو حمائل کیے۔۔۔
کیا بات ہے ڈیڈ،،،، کیوں پریشان ہیں،،، مطی نے شاہ زر کی گال کو چوما۔۔

کچھ نہیں میری پرنسز،،، بس پریشان ہوں حبہ کی طرف سے،،، شاہ زر نے اسے بازو سے تھام کر اپنے سامنے کاٹ پر بٹھایا۔۔ تمھیں پتہ ہے نا تمھارے ڈیڈ تم سے کتنا پیار کرتے ہیں،،،

یس ڈیڈ مجھے پتہ ہے پر آپ،،،،،،

غور سے سنو مطی،،، تمھیں پتہ ہے میں تمھاری ماں سے کتنی محبت کرتا ہوں،،، اور صرف اپنی پرنسز کی فرمائش پر زندگی میں پہلی مرتبہ ایسا ہوا کہ میں نے اس کی ایک نہیں سنی اور اس کی مخالفت کے باوجود تمھیں تمھاری مرضی کرنے دی،،،،
اپنا بہت سارا خیال رکھنا مطی،،، کیونکہ اگر تمھیں کچھ ہو گیا تو یقین کرو مطی میری پرنسز،، حبہ مجھے کبھی معاف نہیں کرے گی،،،

شاہ زر کا لہجہ آج جانے کیوں بھیگا ہوا تھا،،،

کم آن ڈیڈ،،، مطی قریب ہو کر اپنے ڈیڈ کے سینے سے لگی،، اوکے پرامس میں اپنا بہت سارا خیال رکھوں گی،، پلیز ڈیڈ بی بریو،، آپ ایسا کریں گے تو مما کو کون سنبھالے گا،،

شاہ زر نے فوراً اپنی نم آنکھیں خشک کیں۔۔۔ چلو زرا تمھاری ماں سے دو دو ہاتھ ہو جائیں،،،، وہ مسکراتا اپنی گڑیا کا ہاتھ تھامتا اٹھا۔۔
وہ دونوں روم میں آئے تو حسبِ توقع حبہ رونے میں مصروف تھی۔۔۔ دونوں باپ بیٹی نے لمبی سی سانس کھینچی۔۔

مطربہ آکر اپنی ماں سے لپٹ گئی تو وہ اور زور سے رونے لگی۔۔۔

مما پلیز،،، وہ روہانسی ہوئی۔۔۔ جب حبہ جی بھر کر رو چکی تو بیٹی کا منہ چوما۔۔۔

اور پھر تقریباً وہی باتیں دہرائیں جو کہ شاہ زر اس سے بول چکا تھا۔۔

مطی یادر کھنا،،،، کرلو اپنی من مانی،،، تمھیں کچھ ہوا تو میں کبھی تم باپ بیٹی کو معاف نہیں کروں گی،،،
حبہ کا سر سراتا لہجہ مطی کو جھر جھری آئی

مما آپ میرے لئے دعائیں مانگنا تو دیکھنا مجھ پر کوئی مصیبت نہیں آئے گی۔۔

پھر کچھ ہی دیر کی کوشش کے بعد آخر حبہ کا بھی موڈ بحال ہو ہی گیا تو وہ باہر ڈنر پر آئے
اور حسب معمول ہی ڈنر پر جونئیر،، مطی،، شاہ زین اور ربیع کے شور شرابے اور ہنگامے پر سب وقتی
طور پہ ہی سہی اپنی تمام ٹینشنز بھول چکے تھے۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

💣💣#Don'tcopypastewithoutmypermission

#Wehsht_e_IshqSeason2
#By_Wahiba_Fatima

Episode6..

رات شاہ زین اپنے بیڈ پر لیٹا گہری سوچ میں تھا۔۔۔
ہاتھ میں وہ ریڈ روز تھا جسے وہ غور سے دیکھنے میں مصروف تھا۔۔

ابھی صرف وہ اس الجھن میں تھا کہ وہ کون تھی جو اس میں اتنی دلچسپی لے رہی تھی۔۔

کیا ویر کو بتاؤں وہ تو گھنٹوں میں پتا لگا لے گا کہ کون ہے میڈم،،،،،
نہیں۔۔۔

پورے سلطان مینشن میں ڈھنڈورا پیٹ دے گا۔۔ میرا ریکارڈ لگے گا سو وہ الگ،،،،

مطی کو بتاؤں،،،،،،،اونہہ وہ کون سا ویر سے کم ہے،،،،
آفت کی پرکالہ،،،

اور یہیں پہ وہ اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی کرنے والا تھا۔۔۔ یہ بات کسی سے شئیر نا کر کے۔۔

کون ہوگی،۔۔۔؟

یقیناً بہت شرمیلی ہوگی، نہیں تو آج کل تو لڑکیاں بہت بولڈ ہوتی ہیں دھڑلے سے آکر بول دیتی ہیں،، محترمہ کو محبت ہوئی،،، بتائے بغیر رہ نہیں پائیں،،، مگر ڈر رہی ہوگی،،، باپردہ بھی ہوگی اسی لئے جھجھک رہی ہے۔۔۔ کیا وہ ایسی ہوگی جیسے میں نے اپنی لائف پارٹنر کو آئیڈیلائز کیا۔۔۔۔۔

اور اگر وہ ایسی ہی ہوئی تو۔۔ وہ گہرا مسکرایا

تبھی فون پر میسج رنگ بجی۔۔۔ شاہ زین نے فون اٹھا کر میسج اوپن کیا۔۔

تم محبت نہیں،،،، عقیدہ ہو
میں تمھیں اختیار کر لوں گی
SS...🌹🌹🌹

شاہ زین کے دل نے ایک بیٹ مس کی۔۔۔۔
آج پرائیویٹ نمبر نہیں تھا۔۔۔ شاہ زین کو نمبر شو ہو رہا تھا۔۔
جس کا مطلب تھا وہ چاہتی تھی شاہ زین اسے کال یا میسج اکرے۔۔

مگر وہ اتنا بھی بے اختیار نہیں تھا۔۔۔ فون اور ریڈ روز سائیڈ ٹیبل پر رکھا۔۔

اور سکون سے آنکھیں موند لیں۔۔

اپنی تو جان محبت نامی عذاب میں جھونک لی میڈم ایس،،، مہربانی کر کے مجھے ڈسٹرب مت کرو۔۔۔ وہ غائبانہ میڈم ایس سے مخاطب ہوا

ادھر سوہانا نے دیکھا۔۔۔ اس نے میسج سین کیا
آج تو اس نے نمبر بھی شو کروا دیا مگر اس کا جواب نا آیا

ظالم،،،، ستمگر۔۔۔ پتھر دل۔۔۔ الائچیاں چبا چبا کر خود بھی کڑوے کریلے بن گئے ہیں۔۔۔ بلکل

اس نے برے برے منہ بنائے۔۔
وہ بولڈ تھی۔۔۔۔ دھڑلے سے ٹھوک بجا کر ہر بات بول بھی دیا کرتی تھی اور منوا بھی لیا کرتی تھی۔۔۔

مگر شاہ زین کے معاملے میں وہ ایسا کچھ بھی نہیں کر پائی تھی۔۔
وہ نہیں جانتی تھی کیوں۔۔۔ مگر اس کے سامنے آتے ہی اس کے حواس سلب ہونے لگتے تھے۔۔
سارا کانفیڈینس کہیں جا سوتا تھا۔۔

اردو ادب سے شروع دن سے دلچسپی تھی جو کہ آج کام آرہی تھی۔۔۔
شبیر عثمانی اور گھر کے سروِنٹس کچھ دن سے سہانا بے بی کی کھوئی کھوئی حالت نوٹ کر رہے تھے
وہ سمندر کی طرح شانت تھی۔۔

مگر کوئی نہیں جانتا تھا یہ طوفان کے آنے سے پہلے والی خاموشی اور سکون تھا۔۔۔

شبیر عثمانی ڈور لاک کر کے اندر داخل ہوئے۔۔اپنی گلابی گڑیا کو آڑھا ترچھا بیڈ پر لیٹے دیکھا تو فکر مند ہوئے

سہانا بے بی کیا بات ہے طبعیت تو ٹھیک ہے میری ڈول کی،،،

اپنے پاپا کی آواز پر وہ فوراََ سیدھی ہوئی،،، جی پاپا بلکل ٹھیک ہوں میں،،،۔۔۔۔۔(چور کی داڑھی میں تنکا) بے اختیار ہی فورا اپنا فون اٹھا کر سائیڈ ڈرار میں رکھا۔۔

چلو پھر کھانا کھاتے ہیں پرنسز،،، شبیر عثمانی نے اگے ہاتھ بڑھایا کیونکہ رات کہ اس پہر بھی وہ بھوکی تھی
۔۔
اور ابھی تک کھانا نہیں کھایا تھا۔۔

سہانا اپنے بابا کا ہاتھ تھامے باہر نکلی۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

صبح وہ جانے کے لئے بلکل ریڈی تھے۔۔
سب انھیں ائیر پورٹ سی آف کرنے آئے تھے۔۔

شاہ زین بھی آج یونی نہیں گیا تھا۔۔بلکہ اپنی فیملی کے ساتھ تھا۔۔
پلوشہ اور حبہ نے بڑا حوصلہ کیے رکھا اور شانت رہیں کہ ان کے بچوں کا دل خراب نا ہو جاتے جاتے۔

وہ سب سے مل کر اندر چلے گئے کیونکہ بار بار اناؤنسمنٹ ہو رہی تھی۔۔
ازھا اور نمیرا الگ سے بیٹھے تھے پلین میں۔۔

وہ سب انھیں سی آف کر کے واپس آ گئے
گھر آ کر حبہ نے جی بھر کر بھڑاس نکالی۔۔۔کہ شاہ زر کو اسے سنبھالنا مشکل ہو گیا۔۔

پری بھی چھپ کر رو چکی تھی،،، مگر ویر نے اسے سنبھال لیا۔۔
کیونکہ وہ یہ کہہ کر نکلے تھے کہ مشن پورا کیے بغیر واپس نہیں لوٹنے والے۔۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

سفر کافی تھکا دینے والا تھا۔۔
مگر وہ اپنی منزل پر پہنچ ہی گئے۔۔
اس سے آگے بھی انھیں سفر کرنا تھا۔۔

انھیں استنبول سے انطالیہ آنا تھا۔۔۔
مطی اور نمیرا کی تو ہڈی پسلی ہل چکی تھی اس سفر سے۔۔۔
آخر وہ منزل تک پہنچ ہی گئے۔۔

یہاں ان کے رہنے کے لئے آبادی سے قدرے ہٹ کر ایک کاٹیج کا پہلے سے بندوبست کر دیا گیا تھا۔۔

وہاں ان کے خاص کاموں کے لیئے وفادار آدمی بھی موجود تھے۔۔ مگر یہ بات کوئی نہیں جانتا تھا کہ ویر کے دو خاص الخاص وفادار انسپیکٹر بھی اس کے آرڈرز پر اس کے پیچھے چلے آئے تھے۔۔۔
اور یہ بات صرف ویر کے علم میں تھی۔۔
کیونکہ ان میں سے ایک دانیال کمپیوٹر ہیکر تھا اور دوسرا شہباز بہت بڑا خبری۔۔
وہ ہر طرح کی انفاریشن ویر کے لئے لا کر دیتا تھا۔۔

وہ یہاں کے وقت کے مطابق شام چھ بجے اپنی منزل پر پہنچے تھے۔۔
کھانا کھا کر آرام کرنا تھا۔۔

سکون کے ماحول میں کھانا کھایا گیا۔۔ یہاں رگوں میں خون منجمد کر دینے والی سردی تھی۔۔

پر سکون ماحول میں کھانا کھایا گیا،،
کھانا کھا کر ازھاد اور ویر باہر چلے گئے۔۔
جبکہ مطی اور نمیرا اپنے مشترکہ روم میں چلی آئیں۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

لینا اور ڈائمن یہاں پہنچ کر یہاں کے رنگ میں رنگ چکے تھے۔۔

لینا نے آ کر نیناں کی جگہ لی تھی۔۔اب پلین کے مطابق یہ بھول جانا تھا کہ وہ لینا ہے۔۔

اس بوڑھی عورت کی جگہ یعنی اپنی ماں کی جگہ وہ ایک عورت کو لائی تھی۔۔

یہاں کوئی اسے نہیں پہچان پایا تھا۔۔کہ وہ نیناں نہیں۔۔
وہ تین چار دن پہلے ہی وسل بجانے لگی۔۔

اشارے کرنے پر بھی کافی عبور حاصل کر لیا تھا۔۔
مگر سکن کی رنگت نیناں کے مطابق رکھنے کے لئے اسے جینیفر کو ساتھ رکھنا پڑا۔۔

آس پاس سب کو یہی بتایا کہ جینیفر ان کی پینگ گیسٹ ہے۔۔پیسوں کی کمی کی وجہ سے اسے اپنے ساتھ رکھا انہوں نے۔۔
وہ ایک چھوٹا سا بہت خوبصورت سا کاٹیج تھا۔۔

جس میں وہ تینوں رہ رہے تھے۔۔

جب تک ان کا پلان کامیب نہیں ہو جاتا اسے ڈائمن سے نہیں ملنا تھا۔۔
نا کوئی کانٹیکٹ رکھنا تھا۔۔

ڈائمن بھی اریش کے رنگ میں رنگ چکا تھا۔۔
وہ ایک ہوٹل میں ٹھہرا تھا۔۔۔اور بیچ پر کئی جگھوں پر ایز آ ٹورسٹ جان پہچان بنالی تھی۔۔

اور پھر انھیں پتہ چلا کہ ان کا شکار جال میں پھنسنے کے لئے بہت قریب آن پہنچا ہے۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

صبح وہ بہت جلد ہی اٹھ چکے تھے۔۔
جب مطی کو پتہ چلا کہ ویر کاٹیج میں نہیں ہے۔۔

اس نے فون کیا تو ویر سے پتہ چلا کے وہ ایک آدمی کا تعاقب کر رہا ہے۔۔جس کی انفاریمشن اسے شہباز نے دی تھی۔۔

کچھ دور تعقب کے بعد وہ گدھے کے سر سے سینگھ کی طرح غائب ہو چکا تھا۔۔

ویر فی الوقت کے لیئے واپس لوٹ آیا۔۔
کاٹیج میں پہنچ کر وہ مطی،،، ازھا داور نمیرا کے قریب آیا۔۔
فکر مند تھا۔۔

تم لوگ بہت الرٹ رہنا،، دشمن بے حد چالاک مکار اور شاطر ہے،،، آج میں ایک آدمی کا تعقب کر رہا تھا،، بڑی آسانی سے مجھے ڈاج دے گیا،، وہ بیچ سائیڈ گیا ہے،،، میں آج ایز آ ٹورسٹ بیچ پر جاؤں گا،،، تم لوگ شہر میں پھیل جانا تاکہ اس کے بچ نکلنے کا کوئی چانس نا ہو،،،
از دیٹ کلئیر،،،،

یس سر،،،،

پھر انھوں نے کھانا کھایا۔۔اب تو مطربہ بھی فکر مند تھی،، کیونکہ وہ جتنا آسان اسے سمجھ رہے تھے اتنا وہ تھا نہیں۔۔
دن دو بجے کے بعد وہ کاٹیج سے نکلے تھے۔۔

مطربہ،، ازھا داور نمیرا شہر میں الگ الگ پھیل گئے تھے۔۔ مگر کانفرنس کال کے ذریعے مسلسل ٹچ میں تھے۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

ویر بیچ پر آیا تھا۔۔
جس جگہ شہباز کے مطابق اس کے ہونے کے چانس زیادہ تھے۔۔

اس نے ٹھیک ٹھاک اپنا حلیہ چینج کر رکھا تھا اور رایز آ ٹورسٹ ہی گھوم رہا تھا
جب مطلوبہ آدمی دکھائی دیا۔۔
وہ موجود بیچ کے ایک چھوٹے سے ریسٹورنٹ میں بیٹھا تھا۔۔ ویر اسی ریسٹورنٹ میں داخل ہوا۔۔

یہودی ہوٹل تھا۔۔۔ بروسٹ ہوئے ثابت سالم پورک (سور) مین کاؤنٹر پر سجے ہوئے تھے
جن کی سمیل سے ویر کا جی بری طرح متلایا۔۔
مگر برداشت کر گیا۔۔

اس نے سمپل مارگریٹا آرڈر کیا۔۔۔ (جو کہ وہ یہ بھی اس گندے ہوٹل میں نہیں پینے والا تھا)۔۔

اب اس کے خاص آدمی بھی ہوٹل پہنچ چکے تھے۔۔ ویر کی آنکھوں کے اشارے سے وہ اس آدمی کے قریب گئے۔۔

اوراس سے یوں باتیں کرنے لگے جانے کتنے برسوں سے کے شناسا ہوں۔۔

اس سے پہلے اسے کچھ سمجھنے کا موقع ملتا۔۔ان میں سے ایک بڑے چپکے اور خاموشی سے لائٹر میں چھپی گن اس کے پیٹ پر رکھ کر آہستہ آواز میں اسے وارننگ دے چکا تھا۔۔کہ ہلے نہیں اور چپ چاپ ان کے ساتھ چلے۔۔

ناچاراسے جانا پڑا۔۔اب وہ ویر کے آدمیوں کے ساتھ جاچکا تھا۔۔

ویراپنا کام کرکے اب بیچ پراطمینان سے گھوم رہا تھا۔۔

چھ فٹ سے نکلتا قد،،،،جینز کی بلو پینٹ کے اوپر وائٹ شرٹ،،،،لیدر کی جیکٹ
سرخ وسفید رنگت،،،تنی مونچھیں،،،اورچھوٹی الائچی (جس کی لت اسے شاہ زین نے لگائی تھی)
چباتے گال پر پڑتے ڈمپل،،،آنکھوں پرسن گلاسز

کئی یورپی دل اس کے قدموں کے ساتھ ساتھ دھڑک رہے تھے۔۔اس قدر کشش تھی تقریباً سب لڑکیاں اسی کی طرف متوجہ تھیں۔۔
اسے کوفت ہوئی۔۔

اسی لیے وہاں سے قدرے الگ خاموشی اور سکون والی جگہ پر آیا
مگراس کا یہ سکون زیادہ دیر قائم نہیں رہ پایا

جب کانوں میں ایک مدھر سی بانسری کی جانی پہچانی (لمبی جدائی والی) دھن سنائی دی۔۔
اسے حیرت ہوئی۔۔۔

تجسس کے ہاتھوں مجبور ویر نے آواز کی سمت قدم بڑھائے
تھوڑی ہی دور پتھروں کے اس پار کا نظارہ کافی حیران کن انوکھا اور اچھوتا ہی تھا۔۔۔

وہ اب پینٹ کی پاکٹوں میں ہاتھ ڈالے آگے بڑھتا اسے غور سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

ایک پتھر پر بیٹھی وہ جل پری،،،پیروں تک نیلے لباس میں تھی۔۔۔۔سمندر کی ہواؤں کے سنگ لہراتا اس کا نیلا دوپٹہ اور براؤن لمبے بال۔۔بالوں میں لگا پرنسز والا تاج۔۔

(شاید تاریخ اپنے آپ کو دہرا رہی تھی،،، چوبیس سال پہلے اس کے ڈیڈ کو بھی کچھ اسی طرح کے منظر نے پوری زندگی کے لئے اپنی جادوئی قید میں لیا تھا)

محبت نیلا موسم بن کی آجائے گی اک دن،،،،،،

آنکھیں بند تھیں۔۔۔۔ وہ انہماک سے آس پاس وہ میٹھی دھن بکھیرنے میں مصروف تھی۔۔۔
آس پاس لوگ اور بچے توجہ سے اسے سن رہے تھے۔۔۔

وہ ایک تھیم کریئیٹ کر کے بیٹھی تھی جیسے سمندر سے نکل کر جل پری بیٹھی ہو۔۔۔

اتنا مکمل منظر تھا کہ ویر مبہوت سا دیکھے جا رہا تھا۔۔

مگر پھر اپنی عادت کے مطابق مسکرایا۔۔۔
Anarrowwaytogetattention……..
(توجہ حاصل کرنے کا گھٹیا طریقہ)

وہ جانے لگا۔۔۔۔

مگر جانے کیوں جا نہیں پایا۔۔۔

کھڑا ہو کر دیکھنے لگا۔۔

اب وہ آنکھیں کھول کر وسل بجا رہی تھی۔۔

ویر اس کی سحر طاری کرتی نیلی آنکھوں میں دیکھے گیا۔۔

پھر وہ رکی کھڑی ہوئی۔۔۔ اور سر کو ہلکا سا خم دیتی لوگوں کے سامنے ایک کیپ بڑھاتی اپنی محنت وصول رہی تھی۔۔۔

ویر بھی اسی بھیڑ کے قریب مگر قدرے ہٹ کر پینٹ کی پاکٹوں میں ہاتھ دئے کھڑا تھا۔۔

وہ انتظار کرنے لگا کہ کب وہ اس کے پاس آ کر اپنی کیپ اس کے سامنے بڑھائے۔۔۔۔

مگر وہ اس کے پاس آئی ہی نہیں۔۔۔ ایک طرف جانے لگی۔۔

اسے لگا اس جل پری نے اس کو اور اس کی بخشش کو ریجیکٹ کیا۔۔

دھتکار دیا ہے۔۔۔

ویر کو آگ لگی۔۔۔ماتھے پر ڈھیر سارے بل آئے

اس کے پیچھے لپکا۔۔

AyyyyyYou,,,,,,Whydidn'tyouputyourhatinfrontofme،???

(اے،،تم،،،،،،،،،،،تم نے میرے سامنے اپنی ہیٹ کیوں نہیں بڑھائی؟)

وہ ایک پل کو رکی،،،پیچھے مڑ کر اسے دیکھا،،،
آنکھوں سے آنکھیں ٹکرائیں۔۔۔۔
اس کی نیلی آنکھوں میں پراسراریت تھی،،،سحر تھا،،،
جادو،،،،،،،،کالا جادو،،،،،،

اس نے اشارے سے ایک لڑکی کو پاس بلایا۔۔۔۔

وہ اس کے پاس آئی تو اس نیلی پری نے اشارے کیے۔۔اور لڑکی نے ترجمہ کیا۔۔۔

Becauseinyoureyes Iwasaprivilege,nothonor.

(کیونکہ تمھاری آنکھوں میں میرے لئے حقارت تھی،،، احترام نہیں)

وہ دونوں وہاں سے جا چکی تھیں،،،،،،،،

اس جل پری نے ویر کو آئینہ دکھایا۔۔۔وہ بول بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔اور ویر نے،،،،،،،،،،،،،،،،،

۔۔۔۔
Shhhhttttttttttttttttttttttttt
ویر کی رگوں میں غصے کی انتہا سے شعلے بھڑکے۔۔۔۔

جانے کیوں؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟

فون نکال کر شہباز کو کال ملائی جو آس پاس تھا۔۔اور اپنے سر پر نظر رکھے ہوئے تھا۔۔

جی سر حکم،،،،؟

ابھی میں جس بلو ڈریس لڑکی سے بات کر رہا تھا،،،،،شام تک مجھے اس کی ڈیٹیلز چاہیں۔۔۔

جی سر،،،، مل جائیں گی۔۔

اوکے،،۔۔۔یہ کہہ کر وہ فون بند کر چکا تھا۔۔

ایک بلو کلر آنکھوں سے اوجھل کیا ہوا۔۔یوں لگتا تھا جیسے اس کے چہار سو سے رنگ اڑ گئے تھے۔۔

وہ اپنی کیفیت سے جھنجھلایا سا واپس لوٹ آیا۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

اس نے جلدی سے کاٹیج میں داخل ہو کر اپنے پیچھے ڈور یوں لاک کیا تھا جیسے کوئی بلا یا مونسٹر اس کے پیچھے ہو۔۔

جینفر کے ارے ارے کہنے کے باوجود وہ اپنے روم میں آ کر لاک ہو چکی تھی۔۔
آ کر بیڈ پر ڈھے گئی۔۔۔

سانس یوں پھول رہا تھا جیسے کہ جانے کتنی مسافت بھاگ کر طے کر کہ آئی ہو۔۔

ماتھے پر پسینے کی ننھی ننھی بوندیں تھیں۔۔۔

اس نے غصے کی انتہا سے آنکھیں بند کر کے کنپٹیاں سہلائیں۔۔۔

اور فلیش بیک میں گئی۔۔

ہوا کیا تھا۔۔۔ آخر؟

Ayyyyyyyou,,,,,,,Whydidn'tyouputyourhatinfrontof me,,,,,??

اس وقت پلین کے مطابق وہ پیچھے مڑی تھی۔۔

مگر،،،

مگر جب اس نے سامنے والے کی گہری کالی آنکھوں میں دیکھا۔۔

وہ زندگی میں پہلی مرتبہ،،، گھبرائی،، خوفزدہ ہوئی،،، اندر تک لرز گئی،،، تھرا اٹھی۔

وہ تو کبھی اپنے شکار سے خوفزدہ نہیں ہوئی تھی۔۔۔ اس کے کانفیڈینس نے کبھی ایسا ہونے ہی نہیں دیا۔۔۔ تو آج کیا ہوا تھا۔ وہ کیوں گھبرائی تھی۔۔

اس نے دماغ پر زور دیا۔۔
وہ بھول گئی تھی۔۔اس نے اشاروں سے اس سے خود بات کرنی تھی۔۔
اس سے ہائے ہیلو کر کے بے تکلف ہونا تھا۔۔

مگر وہ ایسا کچھ نہیں کر پائی۔۔اور اس سے پہلے جھٹپٹا کر کوئی غلطی کر بیٹھتی۔۔۔۔۔جینیفر کو مدد کے لئے بلا بیٹھی۔۔

پھر جینیفر کے بات سمجھانے پر وہ فوراً وہاں سے بھاگ آئی۔۔

جیسے وہ اسے کھا جائے گا۔۔۔
اونہہ یہ پاکی گیمر آفیسر،،،،،اسے تو میں دیکھ لوں گی۔۔۔نیناں نے دانت کچکچائے۔۔

میں تو اپنے شکار سے کبھی نہیں ڈری تو آج کیا ہوا تھا،،،افففففف نیناں پاگل ہو جاؤ گی۔۔

تبھی دروازہ دھڑ دھڑایا گیا۔۔
وہ اچھل کر اٹھی۔۔۔۔

اب کیا قیامت آگئی ۔۔۔ وہ جھنجھنا اٹھی

ڈور کھولا۔۔۔ جینیفر افتاں وخیزاں اندر داخل ہوئی

میم غضب ہوگیا۔۔۔۔ بیچ سے وہ اتنی پبلک میں بھی ہمارے آدمی کو اڑا کر لے گیا۔۔۔

واٹ۔۔۔ نیناں داڑھی۔۔۔ یہ کیسے ہوگیا۔۔اتنی پبلک میں کیسے۔۔

مجھے نہیں پتہ مگر وہ اب کہیں نہیں مل رہا۔۔

نیناں باہر لپکی۔۔ تم نے اسے سمجھایا تھا کہ پکڑے جانے پر اسے کیا کرنا ہے۔۔

ہاں سمجھایا تھا،،،، جینیفر نے کہا۔

اس کے کپڑوں میں ایک ٹریکنگ ڈیوائس تھا۔۔ لوکیشن ٹریس کرواؤ۔ نیناں کو ہاتھ پاؤں پڑ چکے تھے۔۔

جی میم۔۔۔
افففففف۔۔۔ نیناں نے سر پکڑا۔۔۔ کافی انڈر اسٹیمیٹ کر رہی تھی وہ اس گیمر کو۔۔۔

Sssssshhhhhhhttttttttt

سمجھ جاتی ہوں مگر دیر سے داؤ پیچ اس کے
وہ بازی جیت لیتا ہے میرے چالاک ہونے تک

اس نے آتے ساتھ ہی اس کے سر پر دو دو بم پھوڑے تھے

ایک تو اسے ڈرانے کا۔۔۔۔۔
دوسرا اس کے آدمی کو اڑانے کا۔۔۔۔۔۔

اور اگر ڈائمن کو پتہ چل گیا کہ وہ پہلے ہی قدم پر لڑکھڑا گئی
تو،،،،،،

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

مطی کو گرین سگنل مل گیا تھا کہ وہ آدمی ہاتھ لگ چکا ہے
اب اسے واپس کاٹیج پہنچنا تھا۔

کچھ دور چلنے کے بعد اسے محسوس ہوا جیسے اس کا تعقب کیا جا رہا ہے۔۔
پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ تین چار دیو ہیکل کالے حبشی تھے۔۔

اب جب کے وہ دیکھ چکی تھی تو وہ اس کی جانب لپکے۔۔
مطی بھاگی۔۔
کیونکہ پرایا دیس۔۔۔لمبے چوڑے وہ جن
وہ ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی اور گن یوز کرنے کے ابھی اسے آرڈر نہیں تھے۔۔

وہ سر پٹ بھاگ رہی تھی۔۔جب کسی چوڑے چٹانی سینے سے بری طرح ٹکرا کر زمین بوس ہوئی۔۔۔

اس کی آنکھوں کے سامنے دنیا گھوم گئی تھی۔۔
اف یہ بندہ کھانا کھاتا ہے کے لوہا۔۔۔وہ جھنجھلائی۔۔اور ماتھا سہلایا۔۔

میم اریو اوکے،،،،ایک بھاری سی مردانہ آواز پر وہ چونکی۔۔ فورا اٹھ بیٹھی۔۔۔

پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ ہٹے کٹے پہلوان غائب تھے۔۔
(کیونکہ ان کا کام بس یہیں تک کا تھا یعنی مطی کو ہراساں کرنے کا)

یس آئی ایم اوکے،،،،،،،وہ کہہ کر جانے لگی۔۔
سامنے والا کافی دیر سے اس معصوم سے چہرے کو غور سے دیکھنے میں مصروف تھا۔۔

یہاں اس ایریا میں اکثر ایسے چور لٹیرے گھومتے ہیں جو لوٹتے بھی ہیں اور خواتین کے ساتھ،،،،،،خیر کیا میں آپ کو سہی سلامت آپ کی گاڑی تک پہنچا دوں۔۔۔

مطی پہلے تو جھجھکی۔۔ مگر اس کی مما کی باتوں نے اس کا کانفیڈینس بری طرح بریک کر دیا تھا۔۔

اگر تمھیں کچھ ہو گیا،،،،
اگر تمھیں کچھ ہو گیا،،،،

یہی جملے دماغ میں گھوم رہے تھے اسی لئے

اب اس نے سامنے والے کو سر اٹھا کر چونک کر دیکھا کیونکہ وہ کافی صاف اردو بول رہا تھا۔۔
چھ فٹ سے نکلتا قد بلیک پینٹ کے اوپر بلو ہڈی۔۔۔ سفید رنگت۔۔ بے تحاشا ہینڈسم اور ڈیشنگ،،،

گھبرائیے نہیں مس میں پاکستانی ہوں،،،، یہاں ٹورسٹ ہوں،، آپ کو سہی سلامت گاڑی تک پہنچا دوں گا۔۔۔۔

اوکے،،،،، مطی نے کہا تو وہ ہڈی میں ہاتھ ڈالے اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگا۔۔
مطربہ خاموش ہی رہی۔۔ وہ وقتاً فوقتاً سر کو ہلکا سا خم دیئے بڑی غور سے ساتھ چلتی لڑکی کو دیکھ لیتا تھا۔۔

میرا نام اریش زبیر ہے اور آپ کا؟؟؟؟

آئی ایم مطربہ،،،،،،، اس نے دھیمے سے کہا۔
وہ کسی اجنبی پر اعتبار نہیں کر سکتی تھی سو پھر خاموش ہو گئی۔۔۔ وہ گاڑی تک پہنچ چکی تھی۔۔

خاموشی سے گاڑی میں بیٹھی

Thanksforthehelp,,,,,,

وہ کہتی زن سے گاڑی بھگا چکی تھی۔۔۔

پیچھے وہ بڑے غور سے گاڑی کو دور جاتے دیکھنے لگا۔۔۔

شاہ زین آج یونی نہیں گیا تھا اور ربیع بھی کالج نہیں گئی تھی تو شاہ زین اسے ضروری نمیریکل سمجھا رہا تھا۔۔

جب اس کا فون رنگ ہوا۔۔
اس نے بے دھیانی میں ہی فون یس کر کے کان کو لگایا۔۔
ادھر چھوٹتے ہی پوچھا گیا۔۔

آج اپ یونی کیوں نہیں آئے شاہ زین،،، آپ کو پتہ ہے میں نے آپ کا کتنا ویٹ کیا،،،، منہ پھلا کر بولا گیا۔۔ کیونکہ وقت کٹے نہیں کٹ رہا تھا۔۔

شاہ زین چونکا۔۔ فون نمبر دیکھا جس پر اس نے ایس لکھ کر ہی سیو کیا تھا۔۔
اس نے ٹھنڈی آہ بھری۔۔

ربیع آپ یہ کرنے کی کوشش کرو میں ابھی آتا ہوں،،،، یہ کہہ کر شاہ زین کمرے کی بالکونی میں چلا آیا۔۔

کیوں محترمہ میرے یونی آنے نا آنے سے آپ کا کیا لینا دینا،،،،؟

سہانا جل بھن کر کباب ہوئی۔۔۔ یعنی ابھی اس شخص کو یہ بتانا پڑے گا کہ اس کا کیا لینا دینا ہے۔۔

میں نے اسے،،،،،،دل دے دیا،،،،،،،،،،،،،،،،،،، 🙄
حالانکہ ضرورت اس کو دماغ کی تھی،،

سہانا نے جل کر شعر کی صورت بھڑاس نکالی۔۔
شاہ زین کا قہقہہ ضبط کرنے کے چکر میں چہرہ سرخ ہو گیا۔۔

محترمہ میں کیمسٹری میں ماسٹرز کر رہا ہوں،،،مجھے آپ کی یہ شعر شاعری سمجھ نہیں آتی۔۔

تو اور کیا سمجھ میں آتا ہے،،،،،،؟ سہانا آج جلے دل کے پھپھولے پھوڑنے میں لگی تھی۔۔۔

وہ کچھ فارمولوں میں سمجھائیں ناں،،شاید کچھ کام آ جائے،،،،وہ بھی تو چھیڑنے سے باز نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔

الائچی بہت کھاتے ہیں آپ،،وہ سونگ تو سنا ہو گا لونگ اور الائچی والا،،،،،،سہانا نے ایک اور کوشش کی۔۔۔

جی سنا ہے،،،شاہ زین نے دانتوں تلے لب دبایا۔۔

ہاں تو وہی،،،آپ لونگ ہیں اور میں الائچی،،،سہانا اطمینان سے بولی۔۔۔

پر میڈم الائچی تو کڑوی ہوتی ہے،،،شاہ زین نے کہا تو اب کی بار سہانا سٹپٹائی تھی۔۔۔کھسیا کر فون بند کر دیا

شاہ زین قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔۔۔

اونہہہہہ میڈم،،،،شاہ زین سلطان سے پنگے۔۔۔ناٹ چنگے،،،
وہ روم میں واپس آکر ربیع کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

نینان مکمل بھیس بدل کر اور احتیاطاً ہیلمیٹ پہن کر لوکیشن ٹریس کرتی بائیک پر اپنے آدمی کے تعاقب میں نکلی تھی۔۔

جینیفر اس کے ساتھ تھی۔۔

کافی دور جا کر شہر کے دوسرے سرے پر ایک سنسان سی جگہ تھی۔۔جہاں پر ڈیوائس اس کی موجودگی کا پتہ دے رہا تھا۔۔

اس نے قدرے دور بائیک پارک کی۔۔
اور وہ دونوں گن نکالے خاموشی سے آگے بڑھیں۔۔۔
تھوڑی ہی دور جا کر نیناں کی آنکھیں صدمے سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں تھیں۔۔
وہ گیمر اس معاملے میں بھی اسے بری طرح شکست دے گیا تھا۔

کیونکہ کچھ ہی دور کوڑے کے ڈھیر کے اوپر اس کے آدمی کی شرٹ پڑی تھی جس میں اس نے ٹریکنگ ڈیوائس چھپایا تھا۔۔

Ssshhhhhhiiiiiiiiiittttttt,

وہ بھوکی شیرنی بنی واپس لوٹی۔۔
پلین بی پر عمل کرنے۔۔

اریش ہوٹل واپس لوٹا تھا

گہری سوچ میں تھا۔۔وہ سچ میں اتنی معصوم تھی جیسی دکھتی تھی یا دکھاوا کر رہی تھی۔۔

اونہہ مجھے کیا لینا دینا۔۔۔پلین بی پر عمل کرنے کا وقت ان پہنچا۔۔
وہ کہتا فریش ہونے واش روم چلا گیا۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

ویر کاٹیج واپسی کے لئے نکلا تو اپنے آدمیوں کو فون کیا۔۔

سر ہم اسے وہیں لے کر جا رہے ہیں جہاں آپ نے کہا۔۔

فائن۔۔چیک کرو اچھی طرح مشین سے اس کے کپڑوں میں ٹریکنگ ڈیوائس نا چُھپا ہو۔۔اگر ایسا ہوا تو کپڑے نکال کر پھینک دینا کسی سنسان جگہ پر۔۔

اوکے سر۔۔
انھوں نے چیک کیا تو واقعی ٹریکنگ ڈیوائس چھپایا گیا تھا اس کی شرٹ میں۔۔
انھوں نے نکال کر بائیک پر اپنے دوسرے آدمی کو دی۔۔

وہ کسی اور روٹ پر کسی سنسان جگہ پر شرٹ پھینک آیا۔۔
اب وہ اپنی منزل کی جانب رواں دواں تھے۔۔

کچھ ہی دیر میں دشمن کا بھانڈا پھوٹنے والا تھا۔۔
مگر کاش یہ اتنا آسان ہوتا۔۔

وہ جسے بے ہوش کر دیا گیا تھا۔۔ جلد ہی ہوش میں آگیا۔۔ مگر سوتا بنا رہا۔۔ جب آدمیوں کا دھیان بٹا۔۔ تو بڑے چپکے سے اس نے اپنے تعویذ سے ایک کیپسول نکالا۔۔
اور فورا نگل لیا۔۔

گارڈز اپنی منزل پر پہنچے۔۔ یہ ایک پرانی طرز کی بنی عمارت تھی۔۔ جہاں وہ اس آدمی کو لائے تھے۔۔
اسے لاکر رسیوں سے باندھ دیا گیا تھا۔۔

جلد ہی ویر اس جگہ پہنچ چکا تھا۔۔

اسے ہوش میں لاؤ،،،،،،ویر نے آرڈر دیا۔۔۔

یس سر،، پھر انھوں نے ہر ممکن کوشش کی۔۔ مگر اسے نہیں ہوش آنا تھا نا آیا۔۔۔

ویر کو غصہ آیا۔۔۔

Whatthehe'll......

اسے ہوش کیوں نہیں آرہا۔۔ قریب آکر پلزچیک کی جو کہ چل رہی تھی۔۔

ہوسپیٹل لے کر جاؤ اسے اور فوراً بریفنگ دو مجھے کہ کیا مسئلہ ہے،،، اسی ہوسپیٹل لے کر جانا جہاں ہمارے ڈاکٹرز ہیں،،۔۔۔

یس سر،، وہ فوراً حرکت میں آئے،، وہ اسے لئے ہوسپیٹل گئے،،

ویر کاٹیج واپس آگیا،،

آدھے گھنٹے بعد ہی دانیال کا فون آگیا۔۔۔

یس،،،، ویر نے فون کان کو لگایا۔۔

سر بری خبر ہے،، اس آدمی نے کوئی خطرناک ڈرگ اتنی مقدار میں نگل لی ہے کہ اس کا برین کچھ دنوں کے لئے کام کرنا بند کرگیا ہے۔۔ وہ کچھ دنوں کے لئے گہری نیند مطلب کومہ میں چلا گیا ہے۔۔ کب ہوش آئے کچھ پتا نہیں۔۔ سر وہ اب آپ کے کسی کام کا نہیں،،،،،،

Sshhiiiiiiiitttttttttttttttt

یہاں ویر کو شکست ہوئی تھی۔۔۔

اوکے اسے وہیں چھوڑ کر نکلو وہاں سے،،،،

یس سر۔۔۔ ویر نے کنپٹیاں سہلائیں۔۔
مقابلہ ٹکر کا تھا۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

ڈنر کے بعد ویر اپنے روم میں صوفے پر بیٹھا تھا۔ اب نئے سرے سے تلاش شروع کرنا ہوگی۔۔ نئے کلو ڈھونڈنے ہوں گے۔۔

اس کے ہاتھ میں ان مشکوک آدمیوں کی لسٹ تھی جو کہ اس حادثے کے بعد ترکی آئے تھے۔۔
اس نے صوفے سے سر ٹکا کر آنکھیں موندیں۔۔

ایک نیلا آنچل تصور کے پردے پر لہرایا۔۔اس نے گڑبڑا کر آنکھیں کھولیں۔۔
ہے تبھی ہلکی سی نوک کے بعد شہباز اندر داخل ہوا۔۔۔

سر آپ نے جس لڑکی کی ڈیٹیلز مانگیں تھیں اس پیپر میں ہیں،،۔شہباز نے پیپر آگے بڑھایا جو کہ ویر نے تھام لیا۔۔

ویر نے اپنے ہاتھ میں موجود لسٹ شہباز کو تھمائی۔۔
ان لوگوں کو اپنی ہٹ لسٹ میں رکھو،،،اور کام شروع کر دو،،زیادہ وقت نہیں،،جتنی جلدی ہو سکے،،

یس سر،،وہ کہتا لسٹ لیے واپس چلا گیا۔۔
ویر نے وہ پیپر کھول کر دیکھا۔۔

نیناں درانی۔۔بیمار ماں۔۔۔ترک باپ کا چھوڑ کر چلے جانا۔۔جاب کا نا ہونا۔۔بیچ پر وسل بجانا۔۔

وہ جیسے جیسے ڈیٹیلز پڑھ رہا تھا۔۔ویسے ویسے دلچسپی بڑھتی جا رہی تھی۔۔

انٹرسٹنگ،،،،،پیپر کو ایک مرتبہ پھر پڑھا۔۔
فولڈ کر کے سائیڈ ڈرار میں رکھا،،،اور بیڈ پر لیٹ گیا۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

اگلے دن نیناں بے چین سی اپنے کمرے میں ادھر ادھر ٹہل رہی تھی۔۔

اگر وہ آدمی مائکروچپ کی سچائی بتا دیتا ہے تو سارا کھیل ختم۔۔
ان کا پلین بری طرح فیل ہو جائے گا۔۔
تبھی ڈور پر نوک کر کے جینفر اندر داخل ہوئی۔۔

مبارک ہو میم،،،ہمارے آدمی نے وہی کیا جو اسے کہا گیا تھا،،،،اس نے وہ ڈرگ لے لی
،،،،ایک ہوسپیٹل سے ملا،،،،وہ کچھ پتہ نہیں لگا پائے۔۔۔

Yyessssssss

یہ ہوئی نہ بات،،،،،،میں اسی چیز کا ویٹ کر رہی تھی کہ اس کے بارے میں پتا چلے تو اگلے سٹیپ کی تیاری کی جائے۔۔سنو جینفر جاؤ جا کر پلین بی کی تیاری کرو،،،،آج مجھے ہر حال میں اسے اس گھر تک لانا ہے،،،وقت نہیں ہمارے پاس چپ جلد ہی ترکی آنے والی ہے تب تک ہمیں انھیں زیر کرنا ہے،،،،،ان کے سامنے ایک اور پتہ پھینکو،،،تاکہ وہ باہر نکلیں۔۔۔

یس میم،،،،،،وہ کہہ کر چلی گئ۔۔۔۔

پتہ نہیں ڈائمن کی تیاری کیسے ہوگی۔۔وہ جلدی سے واش روم گھسی اور تیار ہونے لگی۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

وہ بریک فاسٹ کر کے ابھی فارغ ہوئے تھے۔۔تبھی دانیال کا فون آگیا۔۔

فون یس کر کے کان کو لگایا۔۔بولو دانیال،،،؟

سر آپ نے جو لسٹ دی تھی اس میں سے ایک بندے کا اتا پتہ معلوم ہوا ہے،،، ہم نے پیچھا کیا مگر وہ بھاگ گیا،،،،اس کے ساتھ دو تین اور آدمی تھے،،،،وہ بھی ہمیں دیکھ کر بھاگے،،،جس کا مطلب کچھ گڑبڑ ہے،،،وہ مختلف سمتوں میں بھاگے،،،
آپ لوگ نکلیں تاکہ انھیں ڈھونڈا جائے،،،،

اوکے،، ہم آتے ہیں،،ویر نے کہہ کر فون بند کیا،،،وہ بہت جلد تیاری کر کے نکلے تھے۔۔۔

وہ چاروں الگ الگ شہر کی مختلف سمتوں میں نکل کر انھیں ڈھونڈ رہے تھے۔۔کیونکہ اب دانیال کے فیس ڈیٹا ہیک کرنے سے ان کے پاس ان آدمیوں کی تصویریں بھی تھیں،،،

مطی کو جہاں کا ٹارگٹ ملا تھا وہاں ایک بہت بڑا ہوٹل تھا،،،اور ہوٹل کے آس پاس کا علاقے میں بہت پرانے فارم ہاؤسز تھے۔۔

وہ گھوم پھر کر سارا علاقہ دیکھ رہی تھی۔۔
آج وہ میرون فراک اور جینز کی ٹائٹس میں لیڈیز مہرون ہی کلر کی لیڈر جیکٹ پہنے سٹالر لئے ہوئے تھی۔۔

جب ایک پرانے سے فارم ہاؤس میں سے مختلف طرح کی آوازیں آئیں۔۔ اور اسے گڑبڑ کا احساس ہوا۔۔

جو بھی تھا اسے دیکھنا تھا کہ کیا ہو رہا ہے۔۔ وہ دبے قدموں فارم ہاؤس کی بیک سائیڈ آئی۔۔
دروازہ تو لاک تھا۔۔ البتہ لکڑی کا تھا چھوٹا سا۔۔

وہ جلد ہی اس کے اوپر چڑھ کر وہ دروازہ پھلانگ گئی۔۔۔

چپکے سے آگے بڑھی۔۔ باہر سے تو بلکل سنسان تھا۔۔ اندر سے ہلکے میوزک اور کچھ غیر معمولی سنائی دے رہا تھا۔

اس نے ونڈو سے جھانک کر دیکھا۔۔ اندر کا منظر دیکھ کر وہ ہکا بکا رہ گئی۔۔
اس قدر عجیب،، مضحکہ خیز اور بے ہودہ منظر اس نے آج تک اپنی زندگی میں نہیں دیکھا ہو گا۔۔

تین لڑکیاں جن میں سے ایک سیاہ فارم اور دو شاید کورئین تھیں،،،، جنھوں نے ایک لڑکے کو کرسی پر مضبوطی سے باندھ رکھا تھا۔۔ اسے زبردستی کچھ پلانے اور کس کرنے کی کوشش کر رہی تھیں۔۔ وہ لڑکا بری طرح جھٹپٹا رہا تھا۔۔

اور جیسے کوئی لڑکی اس کے قریب آنے لگتی وہ منہ دوسری سائیڈ کرلیتا۔۔وہ بدتمیزی کرتی قہقہے لگا کر ہنس رہیں تھیں۔۔۔
لڑکے کی مطی کی جانب پیٹھ تھی۔۔

مطی کا میٹر شارٹ ہوا۔۔کھڑکی پھلانگ کر اندر داخل ہوئی تو لڑکیاں بری طرح چونکیں۔۔

Youstayawayfromhim,,,,,,,
مطی نے دانت پیس کر کہا۔۔

Whyareyouangry,dear,youenjoytoo
وہ کہتی قہقہہ لگا کر ہنس پڑیں۔۔نشے میں بھی تھی۔۔

اب مطی نے کچھ سوچنے سمجھنے کی ضرورت محسوس نہیں کی تھی اور ان پر جھپٹ پڑی۔۔
وہ بھی شاید فائٹرز تھیں مقابلہ کرنا چاہا۔۔مگر مطی بہت غصے میں تھی۔۔کچھ ہی دیر میں اپنا بچاؤ کرتی انھیں دھول چٹا چکی تھی۔۔

وہ اٹھ کر بھاگ چکیں تھیں۔۔اب مطربہ نے پیچھے مڑ کر لڑکے کو دیکھا تو دنگ رہ گئی وہی اس دن والا ٹورسٹ تھا۔۔

اس نے قریب آکر اسے رسیوں سے آزاد کیا۔۔

وہ خفت سے سرخ چہرہ لیے شرمندہ سا تھا۔۔

مطربہ کو اس مضحکہ خیز صورتحال پر ہنسی ضبط کرنا محال لگ رہا تھا۔

وہ جلدی سے فارم ہاؤس سے باہر نکل آئے۔۔۔

تھینکس،،،،،آخر اریش بولا۔۔

کس لیئے،،، مطی نے دانتوں تلے لب دبایا ہنسی ضبط کرنے کے چکر میں اس کا سرخ چہرہ جو کہ سامنے والا بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔۔

اریش خاموش ہو گیا۔۔۔

آپ کی عزت بچانے کے لیئے،،جو کہ لٹنے والی تھی،،،، مطی نے کہا اور ضبط نا کر سکی ہنسی کا فوارہ چھوٹا تھا۔۔

وہ پیٹ پکڑے ہنس ہنس کر دوہری ہو رہی تھی۔۔

لبوں پر میٹھی سی ہنسی،،، گال پر چھوٹا سا ڈمپل اور آنکھوں میں پانی۔۔۔وہ مبہوت سا یہ میجکل سین دیکھ رہا تھا۔۔
مگر بظاہر خفت سے مطربہ کو گھور رہا تھا۔۔

(کاش یہ اس قدر دلنشیں ہنسی کبھی ان لبوں سے جدا نہ ہو) ڈائمن اپنی ہی خواہش پر بے تحاشا چونکا،، وہ جو اس کے ساتھ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔اس کے بعد کیا یہ ہنسی قائم رہ پائے گی۔
پھر اس نے ایسی خواہش کیوں کی۔۔
اس نے سر جھٹکا۔۔

اوسوری، سوری،،، شاید آپ کو برا لگا،، مطی نے بمشکل اپنی ہنسی پر کنٹرول کیا۔۔اس نے کوئی تبصرہ نا کیا۔۔

آپ کر کیا رہے تھے یہاں،،،؟

ہیلپ کا بول کرلائی تھی یہاں کہ مجھے ہیلپ کی ضرورت ہے۔۔ میں تو اپنے فرینڈ سے ملنے ہوٹل آیا تھا۔۔ تو کہتی میری دوست زخمی ہے ہوسپیٹل لے کر جانا ہو،،،،ساتھ چلو

اور آپ فادر ٹریسا بنے ساتھ چل پڑے،،،،آپ سچ مچ اتنے معصوم ہیں یا یہاں لڑکیوں کو دیکھ کر بن گئے ہیں۔۔۔۔ مطی نے چھیڑا جس پر اس نے اچھا خاصا برا منایا۔۔۔

میڈم میں سچ مچ ایک معصوم اور شریف بندہ ہوں جس کا ثبوت یہ ہے کہ اگر بدمعاش ہوتا تو اندر انھیں رسیوں سے نا باندھنا پڑتا۔۔

ہاہاہا،،،ہاہاہا،، مطی کو ایک بار پھر وہ سین یاد آیا۔۔اب کی بار تو اریش بھی قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔۔
دونوں ہنستے چلے گئے۔۔ مطی کو جب محسوس ہوا کے وہ اتنے غور سے اسے دیکھ رہا ہے تو اس کی ہنسی کو بریک لگی۔۔

آپ ہنستے ہوئے بے تحاشا خوبصورت لگتی ہیں۔۔۔اریش نے اطمینان سے کہا
مطی نے گھورا۔۔

فلرٹ کر رہے ہیں میرے ساتھ،،،،

نہیں آپ فلرٹ کرنے کے لیے نہیں بنیں۔۔۔وہ سکون سے بولا۔۔

کیا مطلب،،،،اتنی بری ہوں میں یا لڑکی نہیں ہوں۔۔مطی کو یہ بات بھی بری لگی۔۔

اریش نے ٹھنڈی آہ بھری۔۔
نہیں یہ مطلب نہیں تھا۔۔مطلب یہ تھا کہ اپ فلرٹ کے لئے نہیں بنیں آپ تو عشق کرنے کے لیے بنیں ہیں۔۔اس کا اطمینان اب بھی قابلِ دید تھا۔۔

مطی گڑبڑائی۔۔کیونکہ سامنے والے کی نظروں کی تون بلکل بدل چکی تھی۔۔

چلیں حساب برابر ہوگیا۔۔آپ نے اس دن میری ہیلپ کی آج میں نے آپ کی عزت بچا لی۔۔۔مطی نے شرارت بھری مسکراہٹ لئے اسے پھر چھیڑا۔۔

تھینکس جی میری عزت بچانے کے لیے،،،پاکستان میں میرے گھر والے اس سپر گرل کا نام ضرور جاننا چاہیں گے جس نے میری عزت بچائی،،،تو میں انھیں مطر بہ بتا دوں گا،،،وہ چبا چبا کر بولا

آپ شاید برا مان گئے،،، میں چلتی ہوں اب،،، وہ ہوٹل کی جانب بڑھی

اپ بلکل چھوٹی سی بیری لگ رہی ہیں،،، اس نے پیچھے سے ہانک لگائی،، میرون ڈریس میں میرون چھوٹی سی بیری کی طرح،،

مطربہ کو تب چڑھی۔۔

واٹ،،، پیچھے مڑ کر اسے گھورا،، اب میرا قد اتنا بھی چھوٹا نہیں ہے جو آپ مجھے چھوٹی کہیں،،،،

اریش کا دل کیا ماتھا پیٹ لے۔۔
Abeautywith№brain,,,,,
مگر وہ بھی تو کب کی چھیڑ رہی تھی،، اب اریش کی باری تھی۔۔

میں تو آپ کو بیری ہی کہوں گا،،،

دوبارہ ملیں گے تو کہیں گے ناں،،،

اور میرا دل کہتا ہے کہ ہم دوبارہ ضرور ملیں گے۔۔وہ گہری نظر سے اسے دیکھتا بولا۔۔

مطی گھبرائی اور فورا ہوٹل کی طرف قدم بڑھائے۔۔
وہ پیچھے لپکا،،

آپ جانے لگی ہیں اور جانے کیوں یہ بات مجھے پریشان کر رہی ہے۔۔وہ عجیب سے لہجے میں بولا
مطی کے دل نے بیٹ مس کی۔۔

وہ اس شخص سے اب دور جانا چاہتی تھی جو جانے کیوں اس سے بے تکلف ہوا جا رہا تھا۔۔

وہ ہوٹل آئی۔اور بھیڑ میں جان بوجھ کر گم ہو گئی۔۔
پیچھے وہ اپنی پہلی کامیابی پر دل سے مسکرایا۔۔مگر لبوں سے بے اختیار نکلا۔۔

بیری،،،،،،،،،،

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

ویر شہر کے پوش علاقے میں تھا۔۔ مختلف گھروں کے ارد گرد چکر لگا چکا تھا۔۔

علاقہ قدرے سنسان سا تھا۔۔
جس گھر میں دانیال نے لوکیشن ٹریس کی تھی وہ گھر خالی تھا۔۔
کوئی نہیں تھا وہاں پر۔۔۔۔

وہ ایک گھر کے سامنے سے گزرا تبھی اس کے پیچھے ایک بہت بڑا گملا جھما کے سے آ کر پھوٹا۔۔
اور فضا میں گملا ٹوٹنے کی آواز گونج اٹھی۔۔
ویر الرٹ ہوا اور پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔

تبھی ایک گھر کی دوسری منزل پر اسے وہ منظر دکھا جس نے اس کی رگوں میں شعلے بھڑکا دئیے۔۔

وہ نیناں درانی تھی۔۔ کوئی آدمی اسے جکڑنے اور قابو کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔ وہ بری طرح جھٹپٹا رہی تھی۔۔
بول تو سکتی نہیں تھی۔۔ شاید ویر کو متوجہ کرنے اور اپنی ہیلپ کرنے کے لئے اسی نے وہ گملا کسی طرح پھینکا تھا۔۔

ویر آندھی طوفان بنا اس گھر میں داخل ہوا تھا۔۔چند سیکنڈز لگے اسے گھر میں داخل ہونے میں۔۔ دوسری منزل پر پہنچ کر دھاڑ سے دروازہ کھول کر وہی آدمی پر جھپٹا تھا۔۔

کندھوں سے دبوچ کر اس کا سر دیوار میں دے مارا تو وہ بلبلا اٹھا۔۔

گارڈز۔۔۔وہ چلایا تو دو تین ہٹے کٹے سیاہ فام جو شاید پچھلی طرف تھے ابھی۔۔۔۔۔۔۔

ویر نے اپنی بیلٹ نکالی تھی۔۔ایک چھوٹا سا بٹن پریس کرتے ہی اس پر بلکل چھوٹے چھوٹے مگر نوکیلے کیل سے نکل آئے تھے۔

وہ صوفے پر گری بے تحاشا آنسو بہاتی نوٹ کر رہی تھی کہ وہ کون کونسے ہتھیار استعمال کرے گا۔۔

تبھی ان کی مڈ بھیڑ ہوئی۔۔چند منٹوں میں وہ بیلٹ سے ادھڑے فرش پر زمین بوس تھے۔۔نیناں کو اس کے اس قدر مہارت سے لڑنے پر پریشانی ہوئی تھی۔۔

اب وہ اس آدمی کی جانب لپکا تھا۔۔مگر بزدل دو چار بیلٹ کھا کر ہی بے ہوش ہو چکا تھا۔۔

ویر اس کی جانب پشت کیے کھڑا غصہ کنٹرول کر رہا تھا۔۔

اب بیٹھی منہ کیا دیکھ رہی ہو دوپٹہ اٹھاؤ،،، دانت پیس کر اردو میں ہی بولا۔۔
کیونکہ وہ جانتا تھا اسے اردو آتی ہے۔۔۔

وہ فوراً اٹھی ویر نے بھی ادھر ادھر دیکھا مگر دوپٹہ کہیں نہیں تھا۔۔شاید راستے میں کہیں گر گیا تھا۔۔
وہ پھر رونے کا شغل فرمانے لگی۔۔

ویر پیچھے مڑا۔۔۔مگر اس کی پھٹی آستین دیکھ کر پھر رخ موڑ لیا۔۔اپنی جیکٹ اتاری۔۔

یہ پہنو،،،اور چلو یہاں سے،،،،،اس نے روتے ہوئے جیکٹ تھام کر پہن لی۔۔۔

چلو،،،ویر نے کہا مگر وہ ٹس سے مس نا ہوئی۔۔
جب ویر کو اندازہ ہوا کہ شاید وہ اس پر بھی بھروسہ نہیں کر رہی ہے تو دانت کچکچاتا مڑا۔۔

اس کا بازو دبوچ کر باہر کی جانب قدم بڑھائے۔۔

توپلین اس سکسیس فل۔۔وہ اس کے ساتھ تقریباً گھسٹتی ہوئی اس کی پشت کو گھورنے لگی۔۔
جس کے لمس سے اس کا بازو جیسے پگھل رہا تھا۔۔
رونگٹے کھڑے ہو چکے تھے۔۔
اس لمس نے اس کی روح تک کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا۔۔

جب ماں کو بتایا کہ وہ دونوں بری طرح فیل ہو رہے ہیں تو جولی نے ان دونوں کو ہی یہ پینترا آزمانے کو بولا۔۔اور یہ بھی کہا کہ یہ پاکستانی بڑے جزباتی ہوتے ہیں۔۔
مدد کرنے کے لئے دوسرے کے پھڈے میں بھی گھس جاتے ہیں۔۔۔

جس سے نیناں میڈم تو کافی حیران بھی ہوئی تھی۔۔اور اب سامنے والے کا اپنے لئے ایٹیٹوڈ، فکر اور غصہ دیکھ کر حیران کے ساتھ ساتھ پریشان بھی۔۔۔۔۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

💣💣#Don'tcopypastewithoutmypermission

#Wehsht_e_IshqSeason2
#By_Wahiba_Fatima

Episode08...

ویر بے تحاشا غصے میں اسے بازو سے دبوچے گاڑی تک لایا تھا۔۔
گھما کر اپنے سامنے کیا۔۔

کیا کر رہیں تھیں یہاں پر،،،،؟ کیسے آگئیں ؟

وہ ایسے اسے ڈانٹنے پھٹکارنے میں لگا ہوا تھا جیسے ویر جانے کتنی دیر سے جانتا ہو اسے۔۔
مگر وہ جواب دینے کی بجائے رونے میں مصروف تھی۔۔ تو ویر نرم پڑا۔۔

گھر ڈراپ کروں۔۔؟
ابھی بھی خاموشی۔۔۔

بہری بھی ہو کیا،،،،؟ وہ پھنکارا،،، تو اس نے آنسو بھری آنکھوں سے ایک شکایتی نظر ویر پر ڈالی۔۔
اب وہ ویر کا ضبط آزما رہی تھی۔۔

فون پر میسج رنگ ہوا۔۔

چاروں آدمی پکڑے جا چکے تھے۔۔اچھی خبر تھی۔۔یہاں سے بھی اس آدمی کو شہباز پکڑ کر لے جا چکا تھا۔۔

انھیں اپنے مخصوص ٹھکانے پر پہنچا دیا گیا تھا۔۔اب کی بار انھیں پہلے ہی باندھا تھا انھوں نے سو وہ کچھ نگل بھی نہیں پائے تھے۔۔

اس نے فون ملایا۔۔

ہممم گڈ،،، ویٹ کرو،، ضروری کام کر کے آتا ہوں۔۔وہ بغور سامنے کھڑی اس روتی بسورتی لڑکی کو گہری نظر سے دیکھ رہا تھا۔۔

فون رکھ کر وہ پھر اس لڑکی کی جانب متوجہ ہوا۔۔وہ اس کا قیمتی وقت ضائع کر رہی تھی۔۔ویر نے سرد سی آہ بھری اور اب کی بار پھر اسے بازو سے دبوچ کر گاڑی میں تقریباً پٹخا۔۔

وہ پورے رستے سوں سوں کرتی رہی۔۔ جب گاڑی اس کے کاٹیج کے دروازے کے آگے رکی تو وہ بے تحاشا چونکی اور سوالیہ نظروں سے وہر کی جانب دیکھا۔۔

ویر کو لگا جیسے وہ پوچھنا چاہتی تھی کہ اسے اس کے گھر کے ایڈریس کا کیسے پتہ چلا۔۔۔

میں اس دن تم لوگوں کے پیچھے ادھر سے ہی گزرا تھا۔۔ تب پتہ چلا۔۔ ویر نے جھوٹ بولا جوکہ سامنے والی اچھے سے جانتی تھی۔۔
وہ تیزی سے گاڑی سے اتری۔۔

سامنے ہی جینیفر پریشان سی کھڑی تھی وہ اس کے گلے لگ کر بے آواز رو دی۔۔

تم کہاں چلی گئیں تھیں نیناں،،،، تم تو آنٹی کی میڈیسن لینے گئیں تھیں ناں،،، پھر کیا ہوا،،،، وہ انگلش میں پوچھنے لگی

اس نے اشارہ کیا۔۔ میں میڈیسن لینے ہی گئی تھی،، راستے میں کچھ غنڈوں نے مجھے پکڑلیا اور زبردستی اپنے ساتھ لے گئے۔۔ پھر پیچھے کھڑے شخص نے مجھے بچایا۔۔

اہووو،،، شکر ہے یہ وقت پر پہنچ گئے۔۔ شکریہ آپ کا،، جینفر نے ویر کو مخاطب کیا تو وہ چونک گیا۔۔

کیونکہ وہ بہت دیر سے کھویا کھویا سا نیناں کو دیکھنے میں مصروف تھا۔۔ جو آج ریڈ فراک میں چاندی کی طرح دمک رہی تھی۔ سہما ہوا معصوم چہرہ،،، اور پھر ویر کی جیکٹ پہنے،،، وہ ویر کو جانے کیوں پر دل کے بہت قریب لگ رہی تھی۔۔

اٹس اوکے،،، وہ نارمل ہوا۔۔۔

پلیز آپ اندر آئیں،، ہم آپ کو کافی پلا کر شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں۔۔۔ جینیفر نے بہت اصرار کیا۔۔

شیور۔۔۔ وہ ان کے ساتھ اندر آیا۔۔

چھوٹا سا مگر صاف ستھرا کاٹیج تھا۔۔ چھوٹے سے لاؤنج میں بنا بلکل قریب ہی اوپن کچن تھا۔۔
نیناں چینج کرنے چلی گئی تب جینفر نے اسے ایک کمرے میں لے جا کر ایک بیمار سی عورت سے ملوایا۔۔

یہ نیناں کی مدر ہیں،،،، اور آپ،،، سوری مگر آپ نے اپنے بارے میں نہیں بتایا۔۔

میں ویر سلطان ہوں،،، پاکستانی ہوں اور ٹورسٹ بھی،،، ویر نے مختصر سا اپنا تعارف کروایا۔۔
نیناں چینج کر کے روم میں داخل ہوئی تھی۔۔ اب وہ فیروزی ڈریس میں تھی۔۔

آپ کا شکریہ،،، اس نے اشارہ کر کے جیکٹ واپس کی۔۔ جو کہ ویر نے تھام لی۔۔

یہ کون ہے بیٹا،،، بیڈ پر پڑے کمزور سے وجود نے ویر کے بارے میں نیناں سے پوچھا۔۔۔

یہ میرے دوست ہیں مما،،، انھوں نے میری مدد کی،،، نیناں نے اشارہ کیا اور جینفر نے ترجمہ کیا۔۔

دوست کے نام پر ویر نے چونک کر نیناں کو دیکھا۔۔ جو جانے کیوں مگر سرخ چہرہ لئے (شرما کر) اس سے نظریں چرا رہی تھی۔۔
ویر کو ایک پل بھی نا لگا ماننے میں کہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چلیں لاؤنج میں چلتے ہیں،،،، جینفر نے اشارہ کیا،

وہ ان کے ساتھ لاؤنج میں آ گیا۔۔ وہ دونوں کچن کی جانب چلیں گئیں۔۔۔۔

او،،، نیناں پلیز آئم سو سوری یار،،، مگر مجھے بہت ضروری کام ہے تم اپنے فرینڈ کو کافی سرو کرو،،،، میں شام تک واپس آ جاؤں گی،،، یہ کہہ کر جینیفر جان بوجھ کر ان دونوں کو تنہا چھوڑ کر باہر جانے لگی۔۔

نیناں نے سر ہلا کر اسے جانے کا کہا۔۔ تو وہ ویر سے بھی گڈ بائے کہتی چلی گئی۔۔
اب وہ بیٹھا فرصت سے نیناں میڈم کا جائزہ لینے میں مصروف تھا۔۔

ادھر زندگی میں پہلی بار وہ اس کی نظروں سے خائف سی بار بار پہلو بدل رہی تھی۔۔ بار بار دل کی دھڑکنیں ایک سو بیس کی رفتار پکڑ لیتیں۔۔ وہ سچ مچ کنفیوز ہو رہی تھی۔۔ اور اپنی حالت پر جی بھر کر جھنجھلا بھی رہی تھی۔۔
وہ کانپتے ہاتھوں سے کافی پھینٹ رہی تھی۔۔

جب خاموش فضا میں فون کی رنگ گونجی۔۔
جونئیر نے پاکٹ سے فون نکال کر دیکھا۔۔ اس کے ڈیڈ ویر کا تھا۔۔ اس نے یس کر کے کان کو لگایا فون۔۔۔

دعا سلام کے بعد اس نے پوچھا،،

یس ڈیڈ،،،

کیا بات ہے بھئی،،، وہاں جا کر بھول ہی گئے،،، کہیں سچ میں حورم سلطان تو نہیں مل گئی،،،،، ویر نے چھیڑا

شاہ زل نے گہرا مسکراتے صوفے سے ٹیک لگائی۔۔ ایک ہاتھ گھنے بالوں میں پھیرا،، گہری نظر سامنے موجود اس پری پیکر کو شدید کنفیوز ہوتے دیکھ کر بولا،،

Actually,,,,,,,YesdadI'minLove,,,,,,

اس کی بات پر نیناں کے ہاتھ سے کافی کا مگ چھوٹتے چھوٹتے بچا تھا۔۔۔ جبکہ وہ اب مزے سے بیٹھا کنفیس کر گیا۔۔ ایک ہی نظر دیکھ پائی اس جگمگاتے ڈمپل کو اور پیروں نیچے سے زمین کھسک گئی۔

Agirlinbluedress,,,,,,,,,,

ہممممم ،،، خوبصورت ہے پری کی ہونے والی بہو،،، ٹکر کی ہے، مجھ پر ہی گئے ہو، آج سے پچیس سال پہلے میں نے بھی تمھاری ماں کو ایک نظر میں ہی بلو ڈریس میں ہی پسند کیا تھا،،،، ویر سکون سے بولا

ڈیڈ،،، جونیئر چلایا،، کہیں آپ نے ان جاسوس سمیع انکل کو میرے پیچھے تو نہیں بھیجا،،،،، شاہ زل نے دانت پیسے،،،، اکبر کا سایہ بیربل،،،

تم مجھے اکبر بول رہے ہو جونئیر،،، ویر نے اچھا خاصا مصنوعی برا منایا،،، اور قہقہہ ضبط کیا۔۔

نہیں میں ان سمیع انکل کو بیربل بول رہا ہوں،،، شاہ زل نے پھر دانت پیسے۔۔
تو ویر قہقہہ لگا کر ہنس ہی پڑا۔۔

ایکچوئلی سمیع تو نہیں پر وہ اور اس کا بیٹا شہباز تم سے پہلے تمھارے باپ کے وفادار ہیں،،،، اب شہباز سے بلو ڈریس والی لڑکی کی ڈیٹیلز نکلواؤ گے تو وہ اتنی اہم بات مجھے نہیں بتائے گا۔۔ ویر اطمینان سے بولا۔۔

ڈیڈ دس از ناٹ فئیر،،، میری لائف میں کوئی پرائیویسی نام کی چیز بھی ہے کہ نہیں۔۔۔ اس نے برا سا منہ بنایا۔۔

(وہ جو منہ کے مختلف زاویے بنا کر کبھی ہنس کر کبھی ڈمپل کی نمائش کر کے باتیں کر رہا تھا۔۔اس کا ایک ایک تاثر کسی کے دل میں حشر برپا کر رہا تھا)

ویر نے سرد سی آہ بھری،،، اور مجھ سے یہی شکایت تمھارے چاچوؤں کو بھی تھی۔۔اچھا چھوڑو نا یار،،، تو کب لا رہے ہو اسے پاکستان،،،، ویر نے ایک اور شوشا چھوڑا۔۔۔

ہاں اور آپ کے خیال میں یہ سب اتنا ہی آسان ہے ناں ڈیڈ،،، شاہ زل چمک کر بولا۔۔۔ابھی تو اظہار بھی نہیں کیا تھا اور ویر۔۔۔

آسان ہی ہے،،،،، اٹھا لاؤ،،،، بعد میں سب ٹھیک ہو جاتا ہے،،،،، ویر لاپروائی سے بولا

ڈیڈ میں آپ کو بعد میں کال کرتا ہوں،،، نیناں کو ٹرے لئے اپنی جانب آتا دیکھ ویر کے ارے ارے کہنے کے باوجود وہ کال کٹ کر چکا تھا۔۔۔

نیناں نے ٹرے اس کی جانب بڑھائی۔۔اس کے ہاتھوں میں واضح لرزش تھی جو کہ وہ مٹھیاں بھینچ کر کنٹرول کرنے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی۔۔

ویر نے مگ اٹھا کر اس کی مشکل آسان کی۔۔وہ سامنے صوفے پر ٹک کر بیٹھ گئ۔۔سوچا نہیں تھا یہ سب کرنا اس کے لیے جان کا آزار بن جائے گا۔۔
سامنے بیٹھا شخص کیوں بری طرح اسے ڈسٹرب کرے گا۔۔وہ اپنا مگ اٹھا کر نظریں کارپٹ پر گاڑھے گھونٹ گھونٹ کافی پینے لگی۔۔

ابھی تم نے سنا میں نے اپنے ڈیڈ سے کیا کہا،،ویر اطمینان سے بولا،،،آخر سلطان زا انتظار کے جھنجھٹ میں نہیں پڑتے تھے،،،نا انھیں انتظار کرنے کی عادت تھی۔۔

اس نے پہلو بدلا
(وہ جو چاہتی کہ جلدی جلدی ہو اور اب جب ہو رہا تھا تو اسے کیا موت آئ تھی)

مجھے محبت ہو گئ ہے،،،زندگی میں پہلی بار،،ویر سلطان کو محبت ہو گئ ہے،،،سٹرینج،،،،،،وہ جیسے خود کو باور کروا رہا تھا
وہ خاموش ہی رہی مگر سر مزید جھکا لیا۔۔

جاننا چاہو گی کس سے۔۔۔؟ویر نے کہا تو اس نے بے اختیار زور سے نفی میں سر ہلایا کہ اسے نہیں جاننا

مگر میں بتانا چاہتا ہوں ،،،،

A magical mermaid girl in blue dress,,,,,,,

وہ اطمینان سے کہتا اسے بے سکون کر گیا۔۔۔

کافی پی چکا تھا۔۔

تھینکس فار دا کافی۔۔ابھی چلتا ہوں۔۔۔وہ سر جھکائے بیٹھی اس فیروزی جل پری پر گہری نظر ڈالتا اٹھا۔۔

اپنی جیکٹ پہنی۔۔۔اور پینٹ کی پاکٹوں میں ہاتھ ڈالے۔۔

ایک کارڈ نکال کر سامنے ٹیبل پر رکھا۔۔جس پر صرف ویر کا نمبر لکھا ہوا تھا۔۔

جب مجھ پر اور میری بات پر ٹرسٹ ہو جائے تو اس نمبر پر میسج کر دینا۔۔مجھے میری بات کا جواب مل جائے گا۔۔

وہ کہتا باہر کی جانب بڑھا۔۔

لینا نے اس کی پشت کو گھورا،،،بد تمیز لوفر کہیں کا،،جادوگر ایڈیٹ۔۔وہ اپنی حالت سے کوفت زدہ پھنکارتی اسے کوسنے لگی۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

مطی کو ہوٹل میں مطلوبہ آدمی ملا تو وہ اپنے بندوں کی مدد سے اسے اٹھا لائی تھی۔۔
کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہوئی تھی۔۔

وہ اسے دوسرے ٹھکانے لے گئے تو مطی کاٹیج آ گئی۔۔
ازھا اور نمیرا تو دوسرے سیکرٹ ٹھکانے پر ہی تھے اور پکڑے گئے آدمیوں کی نگرانی کر رہے تھے،،

وہ اپنے کمرے میں آئی،،، روز تقریباً صبح شام وہ سب گھر والوں خاص کر مما اور اپنے ڈیڈ سے بات کیا کرتی تھی
اب بھی بات کر چکی تھی۔۔
فون رکھا۔۔

اب آدمی تو پکڑے جا چکے تھے شاید چپ کا پتا چل جائے اور پھر وہ جلدی سے واپس جا سکیں۔۔۔
اور پھر میں اپنے کہے کے مطابق اس ایڈیٹ سے پھر کبھی نہیں ملوں گی۔۔

واپسی کا سوچتے وہ بے تحاشا چونکی۔۔کیونکہ وہ واپسی کے ساتھ ساتھ کسی اور کو بھی سوچ رہی تھی۔۔
بوریت سے دل گھبرایا تو یونہی چہل قدمی کرتے باہر آ گئی،،

میرون ڈریس میں میرون چھوٹی سی بیری،،،،،،،

کیونکہ تم فلرٹ کے لیے نہیں عشق کرنے کے لیے بنی ہو،،،،،،

جانے کیوں پر الفاظ کانوں میں گونج رہے تھے۔۔ابھر رہے تھے اور ابھر کر معدوم ہو رہے تھے،،،
وہ چہل قدمی کرتے کاٹیج سے کافی دور آبادی والی جگہ پر نکل آئی تھی۔۔جب اپنے پیچھے آہٹ محسوس ہوئی۔۔پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔تو دنگ رہ گئی۔۔۔

میرے بارے میں سوچ رہی تھیں،،،وہ اچانک سامنے آ کر بولا۔

ہاں،،،،مم میرا مطلب نہیں۔۔۔۔وہ گڑبڑائی
تو وہ گہرا مسکرایا۔۔

نہیں پہلا سچ تھا دوسرا جھوٹ،،، تم میرے بارے میں ہی سوچ رہی تھیں،،،،،،وہ آپ سے تم پر چلا آیا

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں زرا بتانا پسند کریں گے،،،وہ اپنی خفت مٹانے کو تڑخ کر بولی۔۔

سچ بولوں کہ جھوٹ؟ اریش نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔۔

سچ،،،،،

تمھارے پیچھے آیا،،، تم نظروں سے اوجھل ہوگئیں یوں لگا دنیا اندھیر ہوگئی،،،سب کچھ ختم ہوگیا،، مطربہ مجھے یہ کہنے میں کوئی عار نہیں کہ مجھے تم سے محبت ہے،،،پہلی نظر نے ہی مجھے تمھاری طرف اٹریکٹ کیا تھا،،،
اریش اپنی ہڈی کی پاکٹوں میں ہاتھ ڈالے سکون سے بولا۔۔۔

(جانے کیوں وہ اپنی طرف سے تو جھوٹ بول رہا تھا مگر اس کی آنکھیں اس کی زبان کا پورا پورا ساتھ دے رہی بھی)

آپ کا دماغ خراب ہو گیا ہے جو مجھ سے ایسی باتیں کر رہے ہیں ، ، پٹنا تو نہیں ، ، ، بلیک بیلٹ ہوں ، ، ، ، وہ سنجیدگی سے بولی

تمھاری یہی بات تو مجھے سب سے زیادہ اچھی لگتی ہے کہ تم اس قدر نازک اور معصوم ہونے کے باوجود بریو ہو ، ، ، اور میں چاہتا ہوں کہ ساری زندگی تم میری عزت کی حفاظت کرو ، ، ،
آخر میں وہ شرارت سے بولا تو مطی کو ہنسی آئی مگر ضبط کر گئی ۔ ۔

آپ پاگل ہو گئے ہیں مسٹر اریش جا کر اپنا علاج کروائیں ، ، ، ، وہ کہہ کر جانے لگی
مگر اریش اس کے رستے میں حائل ہو گیا ۔ ۔ ۔

ہاں ہو گیا ہوں بیری ، ، ، تمھارے لیے پاگل ہو گیا ہوں ، ، ، اچھا سنو یہ میرا وزٹنگ کارڈ ہے ، ، پاکستان میں کہاں رہتا ہوں ، ، ساری ڈیٹیلز ہیں اس میں ، ، اور میں چاہتا ہوں ایک اچھی اور بریو لڑکی کی طرح تم ہر طرف سے تسلی کر کے مجھ پر ٹرسٹ کرو ، ، ، اور یہی میرا محبت کرنے کا انوکھا طریقہ ہے ، ، میں مزاق نہیں کر رہا ، ، یہ میری زندگی کا سوال ہے مزاق نہیں ، ، ، اپنا اڈریس دو ، ، ، وہیں سے میرے گھر والے تمھارے گھر رشتہ لے کر چلے جائیں گے ، ،

اریش مطی کی طرف کارڈ بڑھاتے بولا ، ، ، اور اس کے ہر لفظ سے مطر بہ ہل کر رہ گئی ۔ ۔ ۔

مطی نے کارڈ تھام لیا،، اور جانے لگی،، تم بڑی دیدہ دلیری سے اریش نے اس کی کلائی تھامی تھی۔۔

وہ تلملائی،،،، واٹ دا،،،،،،،،،،،

اششششش،،،،، میں صرف تمھیں چھو کر محسوس کرنا چاہتا تھا،،،، کرلیا میری بیری،،، یہ کہتے اس نے کلائی چھوڑی

مطی نے بھنا کر اپنی فراک میں موجود سیکرٹ پاکٹ سے پیپر سپرے نکالا،،،

اریش قہقہ لگا کر اس سے دور بھاگا،،، اور ہاتھ سے اس کو فلائینگ کس دی،،، اور آنکھ ونک کی۔۔۔۔

کوئی بہت ہی زیادہ لوفر اور موالی قسم کے لڑکے ہو آپ،،، وہ سرخ چہرہ لئے دانت پیس کر بولی۔۔۔

میں تو سیدھا سادھا بزنس مین تھا،،، یہ جو کچھ بھی بول رہی ہو تم نے مجھے بنایا ہے بیری،، وہ اطمینان سے بولا

قریب تو آئیں زرا آپ کے ہوش ٹھکانے لگا کر آپ کو دوبارہ انسان بناؤں ،، ، وہ چمک کر بولتی پیپر سپرے والا ہاتھ فضا میں لہرایا ،، ،

میں اس سے نہیں ڈرتا ،، ، اور اب دیکھو خود ہی بول رہی ہو کہ قریب آؤں ،، ، تو اگر آ گیا اس میں سراسر نقصان تمہارا ہو گا بیری ،، وہ اسے گہری نظروں سے دیکھتا بولا
مطی گڑبڑائی ۔ ۔ ۔

یو ایڈیٹ ،، ،، ، اب کی بار اس نے دانت پیس کر اپنی سینڈل اتاری تھی ۔ ۔ مطی کے ارادے بھانپ کر وہ دانت نکالتا سرپٹ بھاگ گیا ۔ ۔

پیچھے وہ اس کے تماشوں پر ہنستی چلی گئی ۔ ۔
یہ جانے بغیر کہ یہ ہنسی اسے اتنا رلائے گی کہ اس کا کلیجہ منہ کو آ جائے گا ۔ ۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

آج حرم کی برتھ ڈے تھی شاہ زین مال آیا ہوا تھا ۔ ۔ اپنی ماں کے لئے گفٹ لینے کے لئے ۔ ۔ اور اب گفٹ شاپ میں کھڑا تھا ۔ ۔

مگر مجال ہے جو کچھ سمجھ آ رہی تھی۔۔

اپنے ڈیڈ سے سبقت لے جانا چاہتا تھا جو مجال ہے اسے حرم کے معاملے میں کبھی آگے آنے دیتے تھے۔۔
ہر دفعہ اس کا سرپرائز پہلے سرپرائز دے کر خراب کر دیتے تھے۔۔

سہانا لیڈیز گارمنٹس کی شاپ پر کھڑی اپنے لئے ڈریس سلیکٹ کر رہی تھی کہ اس کی نظر شاہ زین پر پڑی۔
دل نے ایک بیٹ مس کی۔۔

پرس میں سے فون نکالا۔۔اور شاہ زین کا نمبر ڈائل کیا۔۔

فون رنگ ہوا تو شاہ زین نے نمبر دیکھا اور کچھ سوچ کریس کر کے کان کو لگایا۔۔۔
تو کیوں نا میڈم ایس سے ہی ہیلپ لے لی جائے

ہیلو،،،،

کدھر ہیں آپ،،،، سہانا نے پوچھا۔۔۔

میں،،، میں تو سٹڈی کر رہا ہوں،،،، وہ لاپرواہی سے بولا،،

آں ہاں،،، اور آپ کی سٹڈی ٹیبل کے پیچھے والی گارمنٹس شاپ پر میں شاپنگ کر رہی ہوں،،،،، وہ جل کر بولی۔۔
شاہ زین کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔

جانتا ہوں یہیں کہیں ہیں آپ شرافت سے بتا دیں،،، اسی لئے جھوٹ بولا،،، وہ اطمینان سے بولا تو سہانا اس کی چالاکی پر عش عش کر اٹھی۔۔

کون ہے وہ لکی جس کے لئے گفٹ اور کارڈ لے رہے ہیں،،،،

ہے ایک لڑکی جسے دنیا میں،،، میں سب سے زیادہ محبت کرتا ہوں،، کل اس کا برتھ ڈے ہے،، اسی لئے،،، شاہ زین نے عورت کی بجائے لڑکی جان بوجھ کر کہا اور سہانا پر بجلی گرائی۔۔

دوسری طرف سانپ سونگھ گیا تھا جیسے۔۔۔شاہ زین کو بات کی سنگینی کا احساس ہوا۔۔شاید محترمہ اس کے معاملے میں ضرورت سے زیادہ حساس تھیں۔۔۔

اپنی مدر کی بات کر رہا ہوں آپ کا کیوں سانس اٹک گیا،،،شاہ زین نے چھیڑا۔۔ہنسی روکنے کو دانتوں تلے لب دبایا جیسے وہ سامنے ہی کھڑی غصے سے گھور رہی تھی۔۔

آپ نے اٹکائی میری سانس،،،،وہ بھنا کر بولی۔۔۔

"رونگ اتنا بڑا الزام نا لگائیں مجھ معصوم پر،،،،میں تو فون پر بات کر رہا،،،ابھی تو روبرو بھی نہیں ہوا محترمہ،،،وہ معصومیت سے بولا۔۔
مگر سہانا کو چھپنے کی جگہ نہیں مل رہی تھی اس کی بات کا مطلب سمجھ کر،،

خفت سے چہرہ سرخ ہوا،،یو،،،آپ،،،آپ بہت بڑے،،،سہانا سے بات نہیں بن رہی تھی،،،دانت پیس کر بولی،،
شاہ زین کا قہقہہ جاندار تھا۔۔

کیا بہت بڑے،،،وہ پوچھ بیٹھا۔۔۔

بہت بڑے میسنے ہیں،،، سہانا نے اپنا حساب بے باک کرنا چاہا۔۔

اچھا مزاق چھوڑیں ناں،،، شاعرہ صاحبہ،،، میری دنیا کی سب سے خوبصورت مدر کے لیئے کوئی شاعری ہی سینڈ کر دیں،،، جو میں اس کارڈ کی زینت بناؤں،، جو میری ماں کے شایانِ شان ہو،،، وہ مدعے پر آیا۔۔

کب دینا ہے آپ نے،،،، سہانا کچھ سوچ کر بولی،،

رات بارہ بجے،،،

اوکے میں گھر جا کر سینڈ کرتی ہوں،،، سہانا نے کہہ کر فون رکھا وہ مسکرا دیا۔۔
گفٹ خرید چکا تھا۔۔
اسی لیے گھر آگیا۔۔شام تک اس نے ویٹ کیا۔۔پھر میسج ٹون نے اپنی جانب متوجہ کیا۔۔
کھول کر دیکھا تو واقعی نظم اس کی مما کے شایانِ شان تھی۔۔
اس نے کارڈ پر لکھی۔۔

اور آج تو اس نے بارہ بجے کا بھی ویٹ نہیں کیا اور ڈنر کے بعد ہی اپنی مما کو گفٹ اور کارڈ دے آیا۔۔جس پر شاہ میر نے اسے شکایتی نظروں سے گھورا۔۔

وہ ہنسا۔۔۔کیا ڈیڈ ہر مرتبہ آپ سبقت لے جاتے ہیں اس مرتبہ آپ کا بیٹا بازی لے گیا۔۔
حرم اور شاہ زین ہنستے چلے گئے۔۔پھر حرم نے کارڈ کھول کر پڑھا۔۔۔

چاند کا ٹکڑا

دھوپ میں بادل

جھیل کا پانی

جون کی بارش

صبح کا تڑکہ

شام کا کاجل

مہک زمیں کی

رات کی رانی نئی کہانی

پنچھی،،،،،،،دولت،،،،،،پیسہ

کوئی نہیں ماں جیسا

Iloveyouthemostintheworld,Mom,,,,,,,

حرم کو اپنے بیٹے پہ بے تحاشا پیار آیا۔۔۔چٹا چٹ اس کا سارا منہ چوم ڈالا۔۔

یہ آج تک کا سب سے بیسٹ کارڈ تھا شاہ زین میں بہت خوش ہوں۔۔ حرم کے چہرے پر واقعی ایک خاص چمک تھی۔۔
شاہ میر نے بھی بیٹے کا کندھا تھپتھپایا۔۔

تھینکس شیر میری بیگم کو اتنی خوشی دینے کے لئے۔۔۔

Mypleasuredad,,,,,
وہ ذرا جھک کر بولا۔۔اور ڈھیر ساری باتیں کر کے اپنے روم میں آگیا۔۔
اور فائنلی آج اس کا نمبر ملایا۔۔
جو کہ پہلی بیل پر رسیو کر لیا گیا۔۔

تھینکس میم،،، میری مدر بہت خوش ہوئیں،،،، بہت زیادہ،، یقیناً ہر سال آپ اپنی مدر کو بھی ایسے ہی خوش کرتی ہوں گی،،،

سہانا کو چپ لگ گئی،،،

کیا ہوا،،،، شاہ زین کو فکر ہوئی،،،

ہر کوئی آپ کی طرح لکی نہیں ہوتا شاہ زین،،،، اس کا لہجہ بھیگا ہوا تھا۔۔۔

کیا مطلب،،، شاہ زین الجھا۔۔

مطلب میری مدر کی ڈیتھ میرے بچپن میں ہی ہو گئی تھی،،، یہ کہہ کر وہ برداشت نہیں کر پائی اور فون رکھ کر بے تحاشا رو دی۔۔

شاہ زین کو دلی دکھ ہوا۔۔ وہ شوخ و شنگ لڑکی اپنے اندر کتنا دکھ سمیٹے بیٹھی ہے۔۔۔
اففففففف وہ بھی جانے کیوں بے چین سا ہوا۔۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

💣💣#Don't copy paste without my permission

#Wehsht_e_IshqSeason2
#By_Wahiba_Fatima

Episode09.....latenight#Surprise

منافقوں کی بستی ہے،، ظالموں کے ڈیرے ہیں 🤫
تیرے منہ پہ تیرے ہیں، میرے منہ پہ میرے ہیں 😔

ویر اس وقت ان چاروں آدمیوں کے سامنے بیٹھا تھا۔۔چہرے پر نقاب تھا۔۔
اس کے باقی آدمیوں کے چہروں پر بھی ماسک تھے۔۔

وہ لوگ جن کی درگت بنائی گئ تھی،،،
جنھیں ازھاد نے ان کی نانی یاد دلادی تھی۔۔ مگر وہ ٹس سے مس نہیں ہو رہے تھے۔۔

شاید بہت تگڑی ٹرینگ کی گئ تھی۔۔ تبھی نہیں ٹوٹ رہے تھے۔۔
پھر ویر نے موبائل نکالا اور ہینڈ فری اٹیچ کر کے کانوں میں ٹھونس لیں جس کا مطلب تھا۔۔

ازھاد اپنا آخری داؤ آزما سکتا ہے۔۔

اور پھر کٹر لے کر ازھاد ان کی جانب بڑھا مگر اس سے پہلے ہی ان میں سے ایک نے چیختے چلاتے سب کچھ بتانے کا فیصلہ کیا۔۔

ازھاد نے ویر کو اوکے کا اشارہ کیا۔۔ تو ویر اس کی جانب متوجہ ہوا۔۔

اب جلدی سے بولو وقت نہیں میرے پاس،،، ویر کا سر سراتا لہجہ

ہمیں زیادہ نہیں معلوم مگر ہمیں تم لوگوں کو الجھانے اور بھٹکانے کا کہا گیا تھا۔۔

کیا مطلب،،، ویر چونکا مگر ظاہر نا ہونے دیا بلکہ ماتھے پر ڈھیر سارے بل آئے۔۔۔

مطلب ہمیں یہ کہا گیا تھا کہ جب تم لوگ ہمارے تعاقب میں آؤ تو ہمیں چھپنا ہے اور تم لوگوں کو پیچھے بھگانا ہے۔۔

اور یہ کس نے کہا تھا،،، ویر نے دانت پیسے۔۔

ہمیں نہیں معلوم ،،، ہمیں بس
Unknown
نمبر سے کال آئی تھی اور کورئیر سے ڈھیر سارے پیسے یہ کام کرنے کے لئے۔۔

ویر نے ازھاد کی طرف دیکھا۔۔۔اس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔جس کا مطلب تھا وہ کراس چیک کر چکا ہے اور وہ سچ بول رہا ہے۔۔

تم جانتے ہو اتنی سی انفاریمشن سے میرا پیٹ نہیں بھرا،، اور اب تم لوگ میرے کسی کام کے نہیں ۔۔ویر کے سرسراتے لہجے کے بعد اس کے آدمیوں نے ان کے سروں پر گن تانی ۔۔۔ تو وہ گھگھیا گئے،۔۔۔

ٹھہرو،،، مت مارو ہمیں،،، میں اور بھی کچھ جانتا ہوں،،، بتانے کو تیار ہوں،،، ان میں سے ایک بولا۔۔۔

تو جلدی بولو،،، ایک ایک سیکنڈ قیمتی ہے تم لوگوں کے لئے،،،،

میں،،، مم،،، مائکروچپ کے بارے میں جانتا ہوں۔۔۔

جلدی بولو،، ویر نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

وہ یہ کہ چپ ابھی ترکی میں ہے ہی نہیں،،،، اس کی اس بات پر ویر،،، ازھاد،،، مطربہ اور نمیرا بے تحاشا چونکے تھے،،، وہ ابھی پاکستان میں ہے مگر بہت طاقتور زرییعے سے اگلے ماہ کی بیس تاریخ کو ترکی لائی جانے والی ہے،،،

اس آدمی نے رٹے رٹائے جملے بولے،،،،
جو اس کو جہاں جتنا بولنے کو کہا گیا تھا بول دیا۔۔ ایک اور جال بچھایا گیا،،

اس کے علاوہ کچھ،،،

نہیں اس کے علاوہ میں کچھ نہیں جانتا،،، اتنا بھی میں اس لئے جانتا ہوں کہ کورئیر کے زرییعے مجھے الرٹ کیا گیا کہ وہ چپ میں رسیو کروں گا۔۔۔۔

گڈ،،، ویر اٹھ کر باہر آیا۔۔۔
اب ازھاد نے انھیں بے ہوشی کے انجیکشن لگائے،،، ٹھکانے لگا کر (جیل کی ہوا کھلانے کے لئے)

وہ وہاں سے جلد کاٹیج آئے تھے اور ویر نے خفیہ طریقے سے ہیڈکوارٹرز میں کرنل وسیم کو تمام صورتحال سے آگاہ کیا تھا۔۔

پھر وہاں سے آرڈرز آئے تھے۔۔۔انھیں یہیں رہ کر انتظار کرنے کے لئے۔۔۔جس میں ابھی پچیس دن باقی تھے۔۔وہاں بھی کرنل وسیم نے خبریوں کو کام پر لگا دیا تھا۔۔

دشمن کی چال کامیاب ہو چکی تھی۔۔انھیں یہیں الجھائے رکھنے کی۔۔یہیں پھنسائے رکھنے کی۔۔ دشمن کو وقت چاہیے تھا جو کہ ان کو مل چکا تھا۔۔

اور یہ وقت بہت ظالم چیز ہے۔۔جب برا آجائے تو بڑے بڑے شاہوں کا تخت الٹ دیتا ہے۔۔
سب کچھ چھین لیتا ہے۔۔
برباد کر دیتا ہے۔۔
جھکا کر توڑ دیتا ہے۔۔

اور ابھی دشمن کا وقت چل رہا تھا۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

وہ بیڈ پر لیٹی گہری سوچ میں تھی۔۔

مٹھی میں ابھی بھی وہ کارڈ تھا جو کہ اریش نے اسے تھمایا تھا۔

اس کارڈ پر اس کا نمبر بھی موجود تھا۔۔

کانوں میں اس کی باتیں گونج رہیں تھیں۔۔

الجھن سی الجھن تھی۔۔ آخر تنگ آ کر اپنے ڈیڈ کو کال ملائی جو کہ دوسری جانب سے تیسری بیل پر ریسیو کر لی گئی۔۔

ہیییے باربی ڈول کیا کر رہی ہو،، شاہ زر اپنی گڑیا کی آواز سن کر چہکا۔۔

کچھ نہیں ڈیڈ،، مما کا پوچھنا تھا وہ تو بہت ناراض ہوئی ہوں گی ہمارے یہاں اتنے دن رکنے کا سن کر،،،، اسے فکر ہوئی

ہر گز نہیں ڈول،،، تم جونئیر کے ساتھ ہو،، زیادہ ری ایکٹ نہیں کیا،،، میں نے سمجھا دیا تھا،،، ابھی پھر اتنے دنوں گھومو پھرو،،، انجوائے کرو،،، شاہ زر نے چھیڑا۔۔

کہاں ڈیڈ،، یہ جو ڈوریمون ہے جلاد،،، وہ کہیں جانے دے تب ناں،، یہاں آکر تو اتنا سٹرک ہو گیا ہے،، یہ رول فولو کرو یہ ریگولیشن ہیں،،، بلا بلا،،، وہ برا سا منہ بنا کر بولی

شاہ زر قہقہہ لگا کر ہنس پڑا،،

اونہہہہ کب تک،،، بگ بی نے گڈ نیوز دی ہے کہ کسی لڑکی میں دلچسپی لے رہا ہے برخوردار،،، وہ اب اس میں بزی ہو جائے گا تو تم فری،،،، شاہ زر نے ہوا میں بات اڑائی

سچ ڈیڈ،،، مطی کو خوشگوار حیرت ہوئی،،، ہاؤ ڈئیر ہی،،،،، اس ڈوریمون کی ہمت کیسے ہوئی سب سے پہلے مجھے نا بتانے کی۔۔
مطی کو نئی ٹینشن ہوئی

اسے چھوڑو تم اپنی سناؤ پرنسز،،، شاہ زر نے تو یونہی پوچھ لیا مگر وہ تو بری طرح گڑبڑائی۔۔۔

کک،،کیا،،،ڈیڈ،،،مم،،،میں کیا سناؤں،،،کچھ خاص ہے ہی نہیں،،،،
آج پہلی مرتبہ مطی اپنے ڈیڈ کے سامنے لڑکھڑاتی زبان میں بولی تھی۔۔جس سے شاہ زر کو بہت کچھ خاص ہونے کا اندازہ ہوگیا۔۔

Mattiimyprincess,,,,,,,Whoisthatguy,,,,?

ڈیڈ یہ کک کیا بول رہے ہیں آپ،،،،؟ مطی بری طرح سٹپٹائی۔۔

Mattii,,,Isaid,,,,,,whoisthatboy,,,,,?
شاہ زر نے اپنی بات پر زور دے کر کہا تو اسے خاموش ہونا پڑا۔۔

الجھن میں کیوں ہو،،،کیا چیز پریشان کر رہی ہے میری گڑیا کو،،،
شاہ زر نے نرمی سے پوچھا

ڈیڈا بھی میں خود بھی نہیں سمجھ پا رہی ہوں اپنی کیفیت کو،،،وہ روہانسی ہوئی،،مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا بہت الجھن ہے ڈیڈ،،،،

اوکے رائٹ،،، اگر دل میں فیلنگز ہیں تو اس میں کچھ رونگ نہیں ہے پرنسز،، مجھے بتاؤ کون ہے وہ؟
شاہ زر نے دوستانہ سا اپنی پرنسز سے پوچھا۔۔

ڈیڈ میں کارڈ کی پکس بھیج دوں گی آپ ڈیٹیلز پتا کروانا،،،
اوکے بائے،،، ٹیک کیئر،، لو یو ڈیڈ،،،

شرم سے دوہری ہوتی اس نے فوراً فون رکھا۔۔ تو شاہ زر کھل کے مسکرا دیا۔۔ یہی تو وہ تھا جس نے اپنی بیٹی کو ہمیشہ دوستوں کی طرح ٹریٹ کیا تھا۔۔
اسے سپیس دی تھی۔۔ اسے اتنا اعتماد دیا تھا کہ وہ بلا جھجھک اپنی ہر بات اپنے ڈیڈ سے شئیر کرتی تھی۔۔

والدین کو ایسا ہی ہونا چاہیئے،، بچوں سے دوستانہ ماحول رکھنا چاہیئے۔۔ انھیں سمجھنا چاہیے۔۔ سپیس دینی چاہیے۔۔ اتنا اعتماد دینا چاہیئے کہ بچے کوئی چور دروازہ ڈھونڈ کر غلط راہوں پر چلنے کی بجائے اپنا ہر مسئلہ ہر پریشانی اپنے پیرنٹس سے بلا جھجھک شئیر کریں۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

وہ دونوں بہت ہی خفیہ طریقے سے مکمل بھیس بدل ایک خفیہ ڈیپارٹمنٹ پہنچے تھے۔۔
جہاں جولی اور زبیر آج ہی لندن سے پہنچے تھے۔۔
انھوں آج تک کی تمام صورتحال سے انھیں آگاہ کیا کہ انھیں کتنی کامیابی ہوئی ہے۔۔

ہم نے انھیں ایسا پھانسا ہے کہ تقریباً ایک ماہ تک وہ یہیں ہیں ہمارے جال میں پھنسنے کے لیے پیش قدمی کر دی ہے،،، منزل بہت قریب ہے مام،،،، ڈائمن مغرور سا بولا

ادھر وہ تو تقریباً جال میں پھنس ہی گیا ہے مما آپ فکر مت کریں جلد ہی ان کا سارا خاندان خون کے آنسو روئے گا،،، لینا اطمینان سے بولی۔۔۔

میں یہاں آئی،، کیونکہ میں انھیں شکست سے دوچار ہوتے اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتی ہوں ۔۔۔جولی نفرت سے بولی،،
(اور لینا اور ڈائمن کو لگا کہ ان کی ماں کہیے گی کہ میں یہاں آئی کیونکہ مجھے اپنے بچوں کی فکر تھی)
میں دیکھنا چاہتی ہوں کہ میرے بچوں کہ قدم کہیں لڑکھڑا نا جائیں۔۔ کہیں وہ خود دشمن کے جال میں ناں پھنس جائیں ان کے جھوٹے بہکاوے اور دکھاوے میں ناں آجائیں۔۔۔

جولی کو پتہ نہیں کس چیز کا ڈر تھا۔۔ جو یوں مرنے کو تھی۔۔

سنو ڈائمن ،،، غور سے میری بات ،،، یہ پاکستانی عورتیں بہت چالاک اور مکار ہوتی ہیں ،، معصومیت اور پاکیزگی کا ڈھونگ رچاتی ہیں ،،، تم اسے جال میں پھانسنا ،، مگر اسے قریب لانے کی گستاخی مت کرنا ،،، ان کی ادائیں نقلی ہوتی ہیں ،،، وفائیں جھوٹی اور آنسو فریبی ،،، کبھی اس کے جال میں نا پھنسنا

وہ زلیل بے بغیرت عورت اپنے بچوں کا دماغ جھوٹے گند سے بھر رہی تھی ۔۔۔ جھوٹی مکار اور فریبی تو وہ خود تھی ،، سچ ہے جیسا انسان خود ہوتا ہے ویسا دوسروں کو سمجھتا ہے ،،،

اور لینا تم ،،، کان کھول کر سن لو ،،، یہ پاکستانی مرد پورے درندے ہوتے ہیں ،،، جانور ،،، موقعے کا فائدہ اٹھاتے ہیں ۔۔ دور رہنا اس سے ،،، قریب مت آنے دینا ،،، یہ درندگی کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے اس لئے الرٹ رہنا ،،، انھیں محبت سے کوئی مطلب نہیں ہوتا ۔۔ بس اپنا مطلب پورا کرتے ہیں ۔۔ میں اسی لئے ،،،،،

مما آپ فکر مت کریں ،،، مجھے اپنی حفاظت کرنا آتی ہے ،،، ایسا کچھ کرنے کی کوشش بھی کی تو پہلی فرصت میں شوٹ کر دوں گی اسے ۔۔۔

گڈ۔۔۔جولی خوش ہوئی۔۔اب تم لوگ میری آنکھوں کے سامنے رہو گے تو مجھے تسلی ہوگی۔۔۔ترکی میں ہر جگہ ہمارے آدمی پھیل گئے ہیں ان کا بچ نکلنا مشکل ہے۔۔اب تم لوگ جاؤ اور اپنے کام پر فوکس کرو،،،

جولی نے کہا،،،،

اوکے موم،،،،آپ دیکھتی جائیں بس۔۔۔

لینا اور ڈائمن نے انھیں گڈ بائے کہا اور اپنی اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہو گئے۔۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

مطی دانت کچکچاتی ویر کے روم میں داخل ہوئی تھی جو بلاوجہ اپنے موبائل کو گھورنے میں مصروف تھی۔۔

یو ڈوریمون،،،،،ہاؤ ڈئیر یو،،،،وہ آتے ہی تکیہ لئے ویر پر پل پڑی۔۔ویر اس اچانک افتاد پر بوکھلایا۔۔

کیا ہوا کیا ؟ چھٹکی جو یوں پتنگے لگ گیئے ،،، وہ تکیوں کے وار روکتا اسے پوچھنے لگا۔۔۔

تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا اس لڑکی کا،، مجھے کہیں اور سے کیوں پتہ لگا،،، یو سٹوپڈ،،، وہ چلائی۔۔۔

تم نے بھی تو مجھے نہیں بتایا چھٹکی،،، وہ اطمینان سے بولا تو مطی گڑبڑائی،،

کک کیا مطلب تمہارا،، وہ دانت پیس کر بولی۔۔

اس پاکستانی ٹورسٹ سے بڑی ملاقاتیں ہو رہی ہیں چھٹکی۔۔۔ خیر تو ہے،،،،؟ وہ اطمینان سے بولا تو مطی کو کہیں چھپنے کی جگہ نہیں ملی

ڈوریمون،،، ایڈیٹ تم میری بھی نگرانی کروا رہے ہو کیا،،، وہ دانت کچکچا کر بولی،،

نو،،، تمہاری حفاظت کروا رہا تھا،،،

وہ میں خود کر سکتی ہوں۔۔۔

آں ہاں،،،،سچ میں،،اوکے رائٹ

I'minlove

،،اب تم بتاؤ،،،،تم نے میری بات کا جواب نہیں دیا،،،چھٹکی،،،،

وہ چھیڑنے سے باز نہیں آ رہا تھا۔۔

وہ ویر،،،،وہ کھسیا گئی،،،کچھ نہیں ڈوریمون،،،مرو تم پرے،،وہ کہتی وہاں سے بھاگ آئی،،

ویر قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔۔

پھر فون کو اٹھا کر دوبارہ دیکھا۔۔۔مگر میسج نے نہیں آنا تھا نا آیا۔۔۔۔

وہ بے چین ہوا۔۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

شاہ زین یونی کے لئے نکلنے لگا،،،،،جب اس کے فون پر میسج رنگ ہوا،،اوپن کر کہ دیکھا تو ایس میم کا تھا۔۔

TodayIhaveasurpriseforyou,,,,,,

آج میں خود آپ کے پاس آ کر کہوں گی ،،،،

تم میرے صرف میرے ہو کر رہو،،،،،،،،

دن ایک بجے کینٹین میں،،،،،

شاہ زین کے دل کی دھڑکن بے ترتیب ہوئی،،، لڑکا ہوتے ہوئے بھی عجیب سی فیلنگز ہو رہی تھیں۔۔۔

وہ یونی پہنچا۔۔

تمام دن پہلو بدلتے،،، کنفیوز ہوتے اور پریشانی میں ہی گزرا۔۔

آخر بارہ پچپن پر فارس اور حمزہ (جنھیں پہلے ہی ساری بات بتا چکا تھا) کے ساتھ کینٹین کا رخ کیا۔۔

مگر وہاں عجیب سی صورتحال کا سامنا کرنا پڑ گیا۔۔

وہاں بی ایس سی کی وہ وزیرِ اعلیٰ صاحب کی صاحبزادی نے عجیب طوفانِ بدتمیزی مچا رکھا تھا۔۔

اوپر سے حلیہ۔۔۔۔۔لاحول ولا قوۃ۔۔۔۔۔

شارٹ شرٹ کے نیچے ٹخنوں سے اوپر تک ٹراؤزر اور دوپٹے کے نام پر گلے میں جھولتا چھوٹا سا سٹالر۔۔۔

میں ایسے کھلم کھلا یہ بے ہودگی یہاں یونی میں نہیں ہونے دوں گا۔۔۔ مس،،، ایک لڑکا چلایا

کیوں تمھیں کیا تکلیف ہے تمھارے باپ کا خرچہ ہوا ہے جو تکلیف ہو رہی ہے،،، میں اپنے باپ کا خرچ کر کے جو دل کرے گا وہی کروں گی سمجھے،،، سہانا چلا کر بولی،،،

یہ یونی کی کینٹین ہے کوئی لور پوائنٹ نہیں،،، کیا سوچ کر تم نے یہاں یہ بندوبست کیا ہے،،،

اپنے باپ کا مال سمجھ کر،،،، تمہیں تکلیف ہو رہی ہے تو یا آنکھیں بند کر لو یا یہاں سے دفعہ ہو جاؤ،،،،

اس لڑکی کی چلتی زبان،،، ڈریسنگ،،، اوور کانفیڈینس اور بولڈنیس،،، شاہ زین نے دل میں استغفار پڑھی۔۔۔۔

(کیونکہ یہ وہی لڑکا تھا جس کی درگت آتے ساتھ ہی سہانا بنا چکی تھی سو وہ آج رنگ میں بھنگ ڈال کر اور اس کا تماشا لگا کر حساب برابر کر رہا تھا)

اب سہانا کے گارڈ اس لڑکے کی جانب آئے تو وہ دم دبا تا وہاں سے جا چکا تھا۔۔ مگر اب تو تماشا لگ چکا تھا اور سب ان کی طرف متوجہ بھی ہو چکے تھے۔۔

تبھی اس کی نظر کینٹین میں داخل ہوئے شاہ زین پر پڑی۔۔ تو وہ پھولوں سے سجے ٹیبل جہاں کیک رکھا گیا تھا ایک سرخ گلابوں کا بو کے اٹھا کر اس کی جانب آئی،،،،، اور اس کے آگے بو کے بڑھایا۔۔

شاہ زین ہق دق پھٹی پھٹی آنکھوں سے سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھتا رہ گیا۔۔۔ جس نے اس کے پیروں نیچے سے زمین کھسکا دی تھی۔۔

آج آپ پھر ایسے کنفیوز ہو رہے ہیں جیسے آپ لڑکی ہوں اور میں لڑکا۔۔۔ وہ ہنسی۔۔
تم میرے صرف میرے ہو کہ رہو،،،،

اس کا کہنا تھا کہ اس کی دوستوں نے اور وہاں موجود سب نے ہوٹنگ کرنی شروع کر دی۔

عجیب تماشہ تھا جو اس پاگل بے وقوف لڑکی نے اپنے قیمتی جزبوں کا یوں سرِ بازار لگا دیا تھا۔۔

شاہ زین کو اس بھیڑ میں اپنے لئے وہ سرگوشیاں بھی سنائی دے رہی تھیں جو اس کے اخلاق و تربیت پر کڑا سوال اٹھا رہی تھیں

گھنا

ییسنا،

ویسے تو بڑا شریف بنتا تھا۔۔

یہ دیکھو شرافت،،

کھلے عام بے شرمی،،

شاہ زین کی رگیں تنی تھیں چہرہ خفت اور شرمندگی کے مارے سرخ ہو گیا۔
مگر سامنے وہ پاگل بے شرم لڑکی،،اس کے اگلے قدم نے شاہ زین کو جیتے جی زمین میں گاڑھ دیا تھا۔۔

جب شاہ زین کی خاموشی پر اس نے زرا سا آگے بڑھ کر اس کے ڈمپل کی جگہ بڑی بے باکی سے ہلکے سے اپنے لب رکھے تھے۔۔
کینٹین تالیوں اور ہوٹنگ سے گونج اٹھی۔۔

شاہ زین غصے کی انتہا سے پاگل ہوا تھا۔۔۔شدید طیش میں اسے دور جھٹکا۔۔
سہانا لڑکھڑا کر پیچھے ٹیبل پر گری تھی۔۔
ہوٹنگ اور تماشا کرنے والوں کو سانپ سونگھ گیا۔۔

اس نے بوکے زمین پر سہانا کے قدموں میں دے مارا۔۔۔کئی ٹیبل جھما کے سے زمین بوس کیے تھے۔۔

سہانا صدمے سے پھٹی آنکھوں سے اس کا غصہ دیکھ رہی تھی۔۔
جب وہ اس کی جانب لپکا اور دھاڑا

یو۔۔۔ایڈیٹ۔۔۔پاگل،،بے شرم،،،بے ہودہ لڑکی،،،کوئی دلچسپی نہیں مجھے تم میں،،کوئی تعلق نہیں رکھنا مجھے تمہارے جیسی لڑکی سے،،،،،آئندہ مجھے اپنی یہ منحوس شکل دکھائی تو جان سے مار ڈالونگا،،، سمجھیں،،،مجھے نظر بھی مت آنا اج کے بعد،،،

وہ کہتا اس کی محبت،، عشق،،،قیمتی جزبے اپنے پیروں تلے روندتا تن فن کرتا وہاں سے جا چکا تھا۔۔

پیچھے سہانا یونی سے نکلی تھی۔۔اپنی گاڑی تک پہنچتے وہ زمین بوس ہو چکی تھی۔۔

جسے گارڈز اٹھا کر ہوسپٹل لے گئے تھے۔۔۔

Episode10...

محبت میں رد ہونے کا احساس بہت ذلت آمیز ہوتا ہے ایسے موقع پر عورت خود اپنی نظروں میں ہی گر جاتی ہے۔۔۔

کچھ گھنٹوں بعد ہوسپٹل کے سرد سے روم میں سہانا کی آنکھ کھلی تو اپنے بابا کو خود پر جھکے پایا۔۔

وہ بہت محبت سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیر رہے تھے۔۔
سہانا نے خالی خالی آنکھوں سے اپنے بابا اور ارد گرد کے ماحول کو دیکھا۔۔

پھر کچھ ہی دیر تک اسے سب یاد آتا گیا۔۔
پاپا،،، اس نے بازو پھیلائے،،، شبیر نے اسے سہارا دے کر اٹھا کر بٹھایا تو وہ مسکرا دی۔۔

سہانا بے بی کیا ہوا تھا یونی میں،،، مجھے بس یہ پتہ چلا کہ جھگڑا ہوا تھا،،، کیوں اور کس سے ہوا تھا اب یہ آپ بتائیں گی مجھے،،،
شبیر عثمانی کی اپنی گڑیا کو مسکراتا دیکھ جان میں جان آئی پھر سنجیدگی سے پوچھ بیٹھے۔۔
مگر،،،

کچھ بھی نہیں پاپا معمولی سا جھگڑا تھا،، میری طبعیت تو رات سے خراب تھی،،، بریک فاسٹ بھی نہیں کیا،،، کینٹین گئی تو فرینڈ سے جھگڑا ہو گیا،،، واپس آ رہی تھی تو یہ سب ہو گیا،،،، ٹینشن کی کوئی بات نہیں،،،
وہ لاپرواہی سے بولی،،،

پکی بات ہے ناں سہانا بے بی،،،، کہ یہی بات ہے،،، شبیر اس کی طرف غور سے دیکھ کر بولے،،

یس پاپا،،، نو ڈاؤٹ،، وہ سکون سے بولی۔۔

پھر وہ جلد ہی ہوسپیٹل سے ڈسچارج ہو کر گھر آئی تھی۔۔ شبیر نے سارا وقت اپنی پرنسز، کے ساتھ گزارا۔۔۔

وہ بھی نارمل رہی۔۔

اور اب رات کو بیڈ پر لیٹی وہ خالی خالی نظروں سے چھت کو گھورنے میں مصروف تھی۔۔
اس نے اب تک ایک بھی آنسو نہیں بہایا تھا۔۔ایک بھی نہیں۔۔

اور کہتے ہیں کہ،،
درد اذیت اور کرب کو آنسو بنا کر بہنے دینا چاہیۓ ورنہ یہ آگ بن کر اندر ہی اندر سب کچھ خاکستر کر دیتے ہیں۔۔امید، تمنائیں اور آرزوئیں جب ٹوٹتی ہیں تو دل کے کانچ ریزہ ریزہ ہو کر بکھر جاتے ہیں پھر ہر کرچی خون میں اتر کر کاٹنے لگتی ہے،،
زخم دینے لگتی ہے،،

اور یہی تو نہیں کر رہی تھی وہ۔۔

جو آنسو آنکھوں سے نہیں بہتے وہ آپ کے اندر گر کر ایک بہت بڑا طوفان لاتے ہیں۔۔

ایسا طوفان جو اپنے ساتھ سب کچھ بہا کر لے جاتا ہے۔۔
سہانا بھی اسی طوفان کو اپنے اندر اکٹھا کر رہی تھی۔۔
جو جانے کیا کچھ بہا کر ساتھ لے جانے والا تھا۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

شاہ زین تن فن کرتا گاڑی تک آیا۔۔
اور زور سے اپنی مٹھیاں بھینچ کر اپنا غصہ کنٹرول کرنے لگا۔۔
اسے تو سب یونی میں کالم بوآئے کہتے تھے۔۔

فارس اور حمزہ حتیٰ کہ آج تک کسی نے بھی اسے اس قدر غصے اور طیش میں نہیں دیکھا تھا۔۔

فارس نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے شانت رہنے کو کہا۔۔
جب کچھ دیر تک اسے کے تنے اعصاب ڈھیلے پڑے تو فارس نے ہی اسے اس کی سنگین غلطی کا احساس دلایا۔۔

شاہ زین تم نے بہت زیادہ ری ایکٹ کیا،، تم تو خواتین کی اتنی عزت کرتے ہو،، تمھیں سب کے سامنے اس کی اتنی انسلٹ نہیں کرنی چاہیے تھی۔ مانا کہ،،،

پلیز فارس،،، پلیز،، مجھے معلوم ہے میں نے غلط کیا،، مگر اس وقت قسم سے مجھے تنہائی چاہیے،، اکیلا رہنا چاہتا ہوں میں۔

اس نے بری طرح کنپٹیاں سہلاتے کہا۔۔

اوکے گھر جاؤ پھر،،، فارس نے کہا تو وہ گاڑی لے کر نکل آیا۔۔

حرم نے اس کا بجھا بجھا چہرہ دیکھا تو پریشان ہوئی،، مگر اس نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ طبعیت ٹھیک نہیں۔۔

پھر وہ رات تک اپنے روم میں رہا۔۔

ہاں میں نے انسلٹ کی،،، سب کے سامنے،،، بہت روڈ ہو گیا،،، پر اس نے کیا کیا،،

وہ سوچ سوچ کر پاگل ہو رہا تھا،،

یوں سر عام میرا تماشا لگانے کی کیا ضرورت تھی،، برسوں کی میری ریپوٹیشن بری طرح خراب کر دی ۔۔ میرے کردار کو ہی مشکوک بنا دیا۔۔ میری تربیت پر سوال اٹھ گئے ۔۔مجھے ایک گوسپ بنا کے رکھ دیا۔۔

Sshhhhiiiiiiittttt

وہ بیڈ پر ڈھے گیا،،، معصوم چہرہ آنکھوں کے پردے پر لہرایا۔۔

بیشک وہ ایسی بلکل بھی نہیں تھی جیسی اس نے سوچا یا آئیڈیلائز کیا تھا۔۔ مگر پھر بھی محبت بدل دیتی ہے انسان کو۔
کمپرومائز بھی ہو ہی جاتا ہے،،

۔شاہ زین کو اس کے حلیے یا مزاج نے اتنا صدمہ نہیں پہنچایا تھا جتنا کہ سب کے سامنے اس پاگل لڑکی کی وجہ سے تماشہ بننے پر اسے غصہ آیا تھا۔۔

اور اس کا غصہ سہانا کہ ایکشن کا ری ایکشن ہی تھا۔۔اور اب جب غصہ اتر چکا تھا تو شام سے وہ بار بار فون چیک کر رہا تھا کہ اگر وہ فون کر کے اپنی بے وقوفی پر سوری مانگے گی تو وہ بھی معافی مانگ لے گا،، کیونکہ اب احساس ہوا،،،،،،،وہ بہت غلط کر چکا ہے۔۔

مگر اب رات کے بارہ بج چکے تھے کوئی کال کوئی میسج نہیں۔۔اس کا میٹر دوبارہ شارٹ ہوا تو موبائل دیوار میں مار کر چھنا کے سے توڑ بیٹھا تھا۔۔

دل کیا ابھی جائے اور اس پاگل لڑکی کا حشر بگاڑ دے جو کہ اس کی زندگی کو ڈسٹرب کر کہ خود جانے کہاں دبک گئی تھی۔۔

ساری رات کرٹیں بدلیں۔۔مگر بستر پر جیسے کانٹے اگ آئے تھے۔۔شعلوں پر گھسیٹ لیا گیا تھا۔۔۔وہ تڑپ کر اٹھا اب جب محبت رگوں میں خون بن کر دوڑنے لگی تھی تو وصل کے خواب دیکھنے والے کے مقدر میں ہجر کا عذاب لکھ دیا گیا تھا۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

صبح بریک فاسٹ کے بعد ویر یونہی اپنے کمرے میں بیڈ پر لیٹا اپنی حالت سوچ رہا تھا۔۔

کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔ کل سے جب سے اسے فون نمبر دے کر آیا تھا انتظار کی سولی پر جان لٹکی ہوئی تھی۔۔
مگر وہ جل پری تو شاید اسے بھول ہی گئی تھی۔۔

اور یہی بات بے چینی کا سبب تھی۔۔
تبھی فون پر آئے میسج نے اپنی جانب متوجہ کیا۔۔
چھوڑو بھی یار،،، پھر میسج اوپن کر کے مایوسی ہی ہوگی۔۔ وہ یونہی پڑا رہا۔۔

مگر زیادہ دیر اگنور نہیں کر سکا۔۔
میسج اوپن کیا تو دل کی دھڑکن بے ترتیب ہوئی۔۔ اور خوش گوار حیرت ہوئی۔۔

جلدی سے گھر آئیں،،،،
نیناں۔۔۔

وہ فوراََ اٹھا گاڑی کی چابی،، والٹ موبائل اٹھایا اور سن گلاسز لگا تا باہر نکلا۔۔
بیس سے پچیس منٹ کی ڈرائیو پر وہ نیناں کے کاٹیج کے سامنے گاڑی پارک کر چکا تھا۔۔

وہاں ایک اور بھی گاڑی موجود تھی۔
اسے کچھ غیر معمولی لگا۔۔

گاڑی سے اتر کر دروازے پر دستک دی۔۔۔جو کہ کھلتا چلا گیا۔۔
وہ جلدی سے اندر داخل ہوا تو جینیفر کھڑی تھی۔۔

کیا ہوا جینیفر،،،اس نے پوچھا تو وہ اسے لئے نیناں کی ماں کے روم میں داخل ہوئی جہاں سہانا بیٹھی زاروقطار رونے میں مصروف تھی۔۔

اور ڈاکٹر اس کی ماں کا چیک اپ کرنے میں مصروف تھا۔۔
آنٹی ویسے تو بیمار ہی ہیں انھیں کینسر ہے مگر آج کچھ زیادہ طبعیت خراب ہے۔۔۔ایک مرتبہ تو یوں محسوس ہوا جیسے ان کی سانس بند ہو گئی ہے۔۔ مگر ڈاکٹر نے آکر آکسیجن لگائی تو اب ٹھیک ہیں ۔۔۔نیناں بہت زیادہ ڈر گئی تھی،،شاید اسی لیے آپ کو بلا لیا،،،

جینیفر نے کہا تو ویر نے سر ہلایا،،اور نیناں کے پاس گیا۔۔
پھر ڈاکٹر سے مخاطب ہوا۔۔

ڈاکٹر،،،ہوسپیٹل چلیں،،،وہ انگلش میں مخاطب ہوا

نہیں اب اس کی ضرورت نہیں۔۔۔یہ ٹھیک ہیں۔۔بس میڈیسن ٹائم پر دیں،،،،اور آکسیجن کا بندوبست گھر پر کر کے رکھیں۔۔اب میں چلتا ہوں۔۔۔

اوکے آئیں۔۔۔ویر ڈاکٹر کو چھوڑنے باہر تک جانے لگا،،جینیفر جانے لگی تو ویر نے اشارہ کر کے منع کر دیا۔۔
وہ خود باہر تک آیا،،،اور فیس وغیرہ بھی پے کر دی۔۔

ڈاکٹر رخصت ہوا تو وہ پھر اندر آیا۔۔جہاں نیناں رونے کا شغل فرما رہی تھی۔۔وہ قریب آ کر صوفے پر بیٹھا۔۔
اور تسلی دینے کے لئے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔۔

ہیے،،،ٹھیک ہو جائیں گی بلکل تمھاری مدر،،،ڈونٹ وری۔۔وہ نرمی سے بولا تو نیناں نے بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھا۔ویر نے فوراً ہاتھ ہٹا لیا۔۔

نیناں جاؤ،،،اپنے فرینڈ کے لئے جوس لے کر آؤ۔۔جینیفر نے کہا تو نیناں باہر چلی گئی۔۔

تم لوگ انھیں ہوسپیٹلائز کیوں نہیں کرتی ہو۔۔ ویر کو الجھن ہوئی۔

کوءی فائدہ نہیں۔۔ انھیں بلڈ کینسر ہے جو کہ لاسٹ سٹیج پر ہے ڈاکٹرز بہت پہلے مایوس ہو چکے ہیں اب بس دعا ہی ہے،،، جینفر نے ڈیٹیلز بتائیں تو اسے افسوس ہوا۔۔

تبھی آنٹی نے آنکھیں کھول کر ویر کو دیکھا اور اشارے سے اسے پاس بلایا۔۔
وہ قریب گیا تو وہ آکسیجن ماسک ہٹا کر بولی۔۔

بیٹا میری زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں،،، تمھاری آنکھوں میں اس کے لیے محبت ہے،،، میرے بعد میری بیٹی کا خیال رکھنا۔۔

وہ کچھ کہتا تبھی روم میں نیناں آگئی تو اس نے صرف اثبات میں سر ہلا کر انھیں تسلی دی۔۔

مجھے آرام کرنا ہے،، باہر جاؤ،، آنٹی بولی تو وہ تینوں باہر آ گئے۔۔ جینفر اپنی جاب کا کہہ کر چلی گئی۔۔ اب وہ دونوں آپنے سامنے بیٹھے تھے،، ویر جوس گھونٹ گھونٹ پیتا اسے غور سے دیکھ رہا تھا اور وہ بری طرح نروس ہو رہی تھی۔۔۔

آج وہ اورنج فراک میں تھی۔۔۔

تم نے مجھے میسج نہیں کیا،،،؟ ویر نے شکایت کی۔۔
تو اس نے حیرت سے ویر کو دیکھا۔۔اور اپنا موبائل اٹھا کر کچھ ٹائپ کیا۔۔
ویر کے فون پر میسج ٹون بجی تو مسکرا کر موبائل اٹھایا۔۔اور میسج اوپن کر کے دیکھا۔۔

اور ابھی جو کچھ دیر پہلے کیا تھا،،،
وہ کیا تھا،،،؟

تو کیا میں اس مختصر میسج کو تمھاری طرف سے ہاں سمجھوں۔۔
ویر کے شرارت سے پوچھنے پر وہ بوکھلائی۔۔اور پہلو بدلا۔۔

ویر سامنے سے اٹھ کر اس کے قریب جانے لگا۔۔ویر کے ہر قدم پر اس کا دل زور سے دھڑکا تھا۔۔
او نوہہ مما ٹھیک کہہ رہی تھیں یہ۔۔۔۔

ویر قریب آکر اس کے پاس مگر فاصلہ رکھ کر بیٹھ گیا۔۔وہ لاشعوری طور پر دور کھسکی اس کی یہ حرکت ویر نے اچھی طرح ابزرو کی تھی۔۔

اب جواب دو میری بات کا،،، وہ اطمینان سے بولا۔۔

واٹ۔۔؟ اس نے موبائل پر ٹائپ کر کے ویر کے سامنے موبائل کیا۔۔

جو پوچھ رہا ہوں وہ بتاؤ،،، ہاں سمجھوں،،،،

وہ پھر سے سر جھکا کر موبائل پر کچھ ٹائپ کرنے لگی۔۔
ویر کہ موبائل پر میسج ٹون بجی۔۔
مسکرا کر میسج اوپن کیا۔۔

تو کیا میں نے آپ کو یہاں چھم چھم کھیلنے کے لئے بلایا ہے 🤭

ویر قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔۔ وہ مبہوت سی وہ ڈمپل دیکھنے لگی جو بلکل اس کے قریب جگمگا رہا تھا۔۔۔

پر میں تو کچھ اور کرنے آیا تھا یہاں۔۔۔ اس کے معنی خیزی سے کہے جملے پر وہ اندر تک ہل چکی تھی۔۔

سوالیہ نگاہوں سے ویر کو دیکھا۔۔ تو ویر نے اپنی پینٹ کی پاکٹ سے ایک رنگ نکالی،،،

MayI,,,,,,,,

وہ سکون سے بولا اور اپنا ہاتھ آگے بڑھایا،۔۔۔۔ وہ پہلو بدل کر رہ گئی۔۔۔ مگر ناچار اپنا ہاتھ اگے بڑھا دیا۔۔ ویر نے دونوں ہاتھوں سے اس کا ہاتھ چھوئے بغیر رنگ پہنا دی۔۔

چھوٹی سی نفیس سی رنگ تھی بے حد دلکش اور خوبصورت۔۔ وہ غور سے دیکھے گئی۔۔

وہ تمھارے ہاں میرا مطلب ہے ترکی میں رنگ پہنانے کے بعد ایک اور رسم ہوتی ہے،،،،، اس کے بارے میں کیا خیال ہے،،،،

نیناں اچھل ہی تو پڑی،،، مگر ویر قہقہہ لگا کر ہنس پڑا تو وہ بھی بے تحاشا ہنس دی۔۔

ویر اسے غور سے دیکھنے لگا۔۔ تو اس کی ہنسی کو بریک لگا۔۔

اوکے میں چلتا ہوں،،، کل آؤں گا،،،، تو باہر چلیں گے،، اور اپنی زندگی کے متعلق اہم فیصلے کریں گے،،،،،،۔ رائٹ

اس نے سر اثبات میں ہلایا۔۔

تو وہ مسکرا کر باہر کی جانب بڑھا۔۔

وہ الجھن بھری نگاہوں سے پھر اس کی پشت کو گھورنے لگی۔۔

مما نے تو کہا تھا یہ موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔۔ درندے۔۔۔ جانور۔۔۔ وغیرہ اس نے ہاتھ میں موجود وہ رنگ دیکھی جو وہ اسے بنا چھوئے پہنا کر گیا تھا۔۔

اونہہہہہ،،، ابھی کیا پتہ اعتماد جیتنے کے چکر میں ہو،،، دیکھ لوں گی گیم تمھیں۔۔

وہ اپنی ہی سوچ میں الجھی ہوئی تھی جب جینیفر ہنستی اندر آئی۔۔

بہت خوب میم،،،، داد دینی پڑے گی،،، یعنی ان انٹیلیجنس آفیسرز کو کیا خوب الو بنایا،، واااااہ،، مزا آ گیا اور جولی میم کہہ رہی تھی یہ بہت مشکل ٹاسک تھے۔۔۔

تمھارا دماغ خراب ہے جینیفر۔۔ وہ پھنکاری

کیا مطلب میم،،، وہ چونکی۔۔

تمھیں کیا لگتا ہے یہ اتنا ہی آسان تھا۔۔۔بہت چالاک اور شاطر ہیں یہ،،،،، دو تین مرتبہ میری اور ڈائمن کی آئیڈینٹٹی کراس چیک کروا چکا ہے۔۔

میری تعلیم سکول ہر جگہ سے ویری فائی کروا چکا ہے۔۔شکر ہے کہ ہم تہہ تک گئے اور اصلی نیناں کا ڈیٹا ہٹا کر ہر جگہ ہمارا دیا گیا ڈیٹا رکھوا دیا۔۔۔ڈائمن کی پاکستان تک سے ساری انفاریمشن نکوا چکا ہے۔۔وہ بھی شکر ہے باقاعدہ وہاں بھی اس کا گھر اور نقلی خاندان ہائر کرنا پڑا۔۔۔

یہ تمھارے آسان ٹاسک ناکوں چنے چبوا کر ہاتھ آئے ہیں ہمارے۔۔کہاں کہاں،،،، کیا کیا نہیں کرنا پڑا ہمیں۔۔۔تب یقین کیا ہے ہم پر،،، یہ آج کی نہیں سالوں کی ہیرا پھیری ہے جو آج کام آئی تبھی وہ قابو آئے۔۔۔

اوہہہہہہ،،، جینفر کو حیرت ہوئی۔۔۔

اور میں تو سمجھ رہی تھی کہ،،،،

پاگل ہو تم تو،،، اور اب جاؤ،،، کل کی تیاری کرو،،،،

اوکے میم۔۔۔کہہ کر جینفر چلی گئی وہ پھر اس رنگ کو گھورنے لگی جس سے اس کا سارا جسم جیسے جل رہا تھا۔۔

کیا مصیبت ہے،،،وہ جھنجھلائی۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

مطی اپنے کاٹیج کے باہر سڑک پر یونہی چہل قدمی میں مصروف تھی جب اریش کہیں سے نکل کر سامنے آیا۔۔

مطی کے دل نے ایک بیٹ مس کی،،،

ہائے بیری،،،کیا کر رہی ہو،،،؟

لڈی ڈال رہی ہوں،،،وہ اطمینان سے بولی تو اریش قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔۔۔

CanIjoinyou?

اب مطی کے ہنسنے کی باری تھی۔۔

کیوں ہنس رہی ہو۔ ،،،،، ؟ اریش الجھا

وہ میں تصور کر رہی تھی کہ تم لڈی ڈالتے ہوئے کیسے لگو گے ،، ؟ مطی نے دانتوں تلے لب دبایا۔ ۔ ۔

کیسا ؟ بڑے شوق سے پوچھا

ایسے جیسے کیچڑ میں مینڈک پھسل رہا ہو ،،،
ہاہاہاہاہا ،، وہ ہنستی چلی گئی جبکہ اریش اب خفا سا اسے گھور رہا تھا۔ ۔

رائٹ میں مینڈک اور تم میری مینڈکی ،، واہ کیا جوڑی ہوگی ،، ویسے بھی تم نے گرین کلر پہنا ہے ،،
اریش نے اس کی گرین فراک پر چوٹ کی۔ ۔

غلط فہمی ہے تمھاری کہ میں تمھاری ،،،،، مطی کی زبان کو بریک لگی۔ ۔ ۔

کیا میری ،،، ؟ وہ اسے جملہ پورا کرنے کے لئے اکسا رہا تھا۔ ۔

وہ جھنجھلا کر جانے لگی ۔ ۔ تب وہ اس کے پیچھے لپکا۔ ۔

اے بیری ،،،، لسن ٹومی ،،،،،

Aydon'tcallmelikethat,,,,,,,,,

مطی بھنا کر پلٹی چونکہ وہ بہت قریب تھا۔۔ایک مرتبہ پھر اس کے چٹانی سینے سے ٹکرائی۔۔
اس سے پہلے کہ زمین بوس ہوتی اریش نے کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے تھام لیا۔۔

افففف ماں ،،،، فولاد کی اولاد ،،،، کسی دن میری ناک ٹوٹ جائے گی۔۔وہ اپنی چھوٹی سی سرخ ناک سہلاتے بولی۔۔

اریش بڑے غور سے اس کا سرخ معصوم چہرہ دیکھنے میں مصروف تھا۔۔

مطی کو اپنی پوزیشن اور کمر پر ایک نرم مگر دہکتے لمس کا احساس ہوا تو گڑبڑا کر اس کی باہوں سے نکلی۔۔

تم لوہا کھاتے ہو کیا ،،، وہ دانت پیس کر بولی ،،، کچھوے کہیں کے ،،،، ایک اور خطاب دیا۔۔

جس پر اب وہ اچھا خاصا منہ بگاڑ کر بولا

بیری ایک ہی مرتبہ ڈیسائیڈ کر لو کیا ہوں،،، یینڈک کے پچھوا،، اور خود جو بار بار پھسل جاتی ہو یینڈکی کہیں کی،،،

یو،،،،،،،،

اششششششش،، مجھے اب میرے سوال کا جواب چاہیے جو کل میں نے پوچھا تھا،،، اب شرافت سے جواب دے دو نہیں تو اٹھا کر لے جاؤں گا یینڈکی،،،

تم خود ہو گے یینڈک،،، وہ دانت پیس کر بولی، اور اس کے سوالوں سے بوکھلا کر، جان بوجھ کر تن فن کرتی ناراض ہو کر کاٹیج آ گئی۔۔۔

پیچھے وہ معنی خیز سا مسکراتا اس کے قدموں کے نشانوں کو دیکھنے لگا۔۔
پہلی دفعہ کسی کھیل میں اس قدر مزا آ رہا ہے بیری،،،،

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

#Don’tcopypastewithoutmypermission

#Wehsht_e_IshqSeason2
By_#Wahiba_Fatima

Episode11..#Mutarba&AreeshNikkahspecial…

پورا ایک ہفتہ ہو چکا تھا،،، انھیں ترکی آئے۔۔
اپنی طرف سے ہر ممکن کوشش کی تھی انھوں نے انفاریمیشن اکھٹی کرنے کی۔۔

اریش نے ویر سے بھی ملاقات کی تھی اور اپنا پرپوزل اس کے سامنے رکھا۔۔
ویر نے بھی مطی کی پسند کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنی رضامندی دے دی تھی۔۔
باقاعدہ طور پر پاکستان جا کر اریش نے اپنی فیملی کو بھیجنے کا بھی بتایا تھا۔۔

پھر دو تین دن پہلے وہ ویر کے پاس اپنی فیملی کو لئے چلے آیا جس میں اس کے دادا جی اور ماں باپ تھے۔۔وہ ابھی انھی دنوں میں اریش سے ملنے اس کے پیچھے ہی ترکی آئے تھے۔۔

وہ بڑی گرمجوشی سے ویر سے ملے۔۔

ویر کو مطی کی جانب سے تسلی ہوگئی۔۔۔

ادھر پاکستان میں بھی شاہ زر نے اریش کی فیملی کے متعلق مکمل انفاریشن چیک کی تھی تو انھیں پتہ چلا کی اریش کی فیملی بھی اس کے پیچھے ترکی ہی گئی ہے۔۔

اس دوران ویر،،، نیناں سے ملنے جاتا رہا،،، ویر نیناں کی ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز کا خیال رکھتا تھا۔۔

آج بھی وہ شام کے وقت نیناں سے ملنے آیا ہوا تھا۔۔
نیناں کچن میں کھانا بنا رہی آیا۔۔

چھوٹا سا کچن تھا۔۔ وہ بھی کچن میں ہی چلا آیا۔۔
کچن کے کاؤنٹر پر بیٹھ گیا۔۔۔
وہ اسمختلف طریقوں سے اسے پریشان کرنے لگا۔۔

نیناں میں سوچ رہا تھا،، کہ ہمارے کتنے بچے ہوں گے،،، اس کے لہجے میں بے تحاشا شرارت تھی۔۔

وہ اچھلی،،، دانت کچکچا کر میسج ٹائپ کیا۔۔

اونہہہہہ،،،، ناسوت ناکپاس،،،، چلیے ہیں چادریں چڑھانے،،،،

ویر میسج پڑھ کر قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔۔ اور کاؤنٹر سے نیچے اترا،،، وہ جو چولہے کے بلکل پاس کھڑی تھی۔۔ اس کے دائیں بائیں سے سلیب پر ہاتھ رکھے۔۔

وہ بوکھلا کر پیچھے مڑی۔۔ دونوں کے بیچ فاصلہ نا ہونے کے برابر تھا۔ کیونکہ ویر کی نرم گرم سانسیں اسے اپنے ماتھے پر محسوس ہو رہی تھیں۔۔

پھر وہ اچانک جھکا۔ نیناں کی روح فنا ہوئی اور سانس اٹک گئی۔۔ کیونکہ اگر زرا بھی ہلتی تو اس کے لب ویر کے لبوں سے ٹچ ہو جاتے۔۔

نیناں نے زور سے آنکھیں میچ لیں،، مگر ویر کی الائچی کی خوشبو میں بھری سانسیں اپنے لبوں سے کان تک محسوس ہوئیں۔۔

نیناں کے ہاتھ آٹے میں بھرے تھے۔۔ایک بالوں کی شریر لٹ بار بار اس کے چہرے پر آرہی تھی جسے وہ سر جھٹک کر پیچھے کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

جسے ویر پھونک مار کر اب پیچھے ہٹا چکا تھا۔۔

مگر نیناں جانے کیوں چاہتی تھی کہ وہ جو سمجھ رہی ہے وہ ہو جائے۔۔۔پہلی مرتبہ کسی کی قربت کی خواہش دل میں انگڑائی لے کر بیدار ہوئی خود سے بے تحاشا ڈر محسوس ہوا تو اس نے بے طرح گھبرا کر آنکھیں کھولیں۔۔

جہاں سامنے وہ بہت قریب اب لب دانتوں تلے دبائے اس کا سرخ چہرہ دلچسپی سے دیکھنے میں مصروف تھا۔۔

تمھیں کیا لگا میں تمھیں کس کرنے والا ہوں،، ویر کی بات پر اس کی نظر جھکیں،،، نیور،،، کبھی نہیں،،، بغیر کسی حق کے تو بلکل بھی نہیں،، نکاح کے بعد سوچوں گا کہاں سے شروع کروں اور کہاں پہ ختم،،،،،،

نیناں نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر دور دھکیلا۔۔

وہ ذو معنی سا بولا تو نیناں نے چمٹہ اٹھا کر بھنا کر ویر کے بازو پر ٹکا دیا۔۔

ٹرسٹ کرو یار کچھ نہیں کروں گا،، بہت شریف بندہ ہوں،، ہاں جب حق حاصل ہو گا تو کیا کیا کروں گا سوچ بھی نہیں تمھاری،،، وہ ذو معنی بولتا آج اس کی نازک جان اپنے لفظوں سے ہی لینے پر تلا ہوا تھا۔۔۔

نیناں نے پھر چمٹہ اٹھایا تو وہ دور بھاگ گیا۔۔

وہ بوکھلائی سٹپٹائی سی بہت اچھی لگ رہی تھی۔۔

وہ بے تحاشا حیرت زدہ تھی۔۔ تقریباً رات کا وقت تھا اور گھر میں ان دونوں کے علاوہ کوئی بھی موجود نہیں تھا۔۔ اور وہ بے بس تھی حالانکہ نا بظاہر بول سکتی تھی نا مزاحمت کر سکتی تھی۔۔

اگر ویر کو طلب تھی تو وہ بے حد آسانی سے پوری کر سکتا تھا خود کو سیراب کر سکتا تھا۔۔

مگر اس نے اس تنہائی اور نیناں کی بے بسی کا بلکل فائدہ نہیں اٹھایا تھا۔۔
نیناں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ اب لاؤنج میں موبائل میں بزی تھا۔۔

کبھی کبھی تو وہ بے تحاشا حیرت زدہ ہوتی کہ ویر اس خاکے کے بلکل الٹ ہی تھا جو کہ اس کی ماں نے اس کے سامنے ایک پاکستانی مرد کا کھینچا تھا۔۔

اس کا دل اس کی روح جھک رہی تھی سر تسلیم خم کر رہی تھی،، کسی کی محبت اور عشق چاہتی تھی۔۔

مگر ابھی وہ اس کو محض اپنا وہم اور وقتی اٹریکشن سمجھ کر جھٹک رہی تھی۔۔ مکر رہی تھی،،، بلکل انکاری تھی۔۔

بلکہ وہ تو شدت سے چاہتی تھی کہ ویر اس کے ساتھ کچھ بہت غلط کرے جیسا کہ اس کی ماں نے اس سے کہا،،، کوئی بد تمیزی کوئی بد سلوکی تا کہ اسے ویر کو دھوکہ دیتے تسلی ہو کہ وہ برائی کا جواب برائی سے دے رہی ہے۔۔

تاکہ ویر کا ظاہر اور باطن جو اب اتنا خوبصورت اور پاکیزہ لگتا ہے نیناں کی نظر میں اس کی بلکل نفی ہو جائے اور اسے ویر سے نفرت کرنے میں آسانی ہو۔۔
مگر ایسا کچھ نہیں ہو رہا تھا۔۔

ابھی تک اس نے نیناں کو چھونے کی کوشش کی ہی نہیں تھی۔شاید وہ نہیں جانتی تھی اس کی تربیت پری اور ویر نے کی تھی۔
وہ پاکستانیوں کو ابھی جانتی ہی کہاں تھی۔۔

اسی لئے ہی اندر اندر وہ جھپٹا رہی تھی۔۔دوہری کیفیت کا شکار ہو چکی تھی۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

اریش ویر کی اجازت لے کر اسے لینے آیا تھا۔۔
اور باہر گاڑی میں اس کا ویٹ کر رہا تھا۔۔

وہ جلدی سے تیار ہوئی۔۔اور باہر آ گئی، ریڈ فراک کے نیچے ریڈ ٹراؤزر اور بلیک شال میں وہ کھلی کھلی بہت خوبصورت لگ رہی تھی

اسے باہر آتا دیکھ ایک مرتبہ تواریش کے دل نے ایک سو بیس کی رفتار پکڑی ہو جیسے۔۔

جھنجھلا تواریش بھی رہا تھا اپنی کیفیت سے۔۔ وہ ایسی چالاک،، مکار اور شاطر کیوں نہیں لگتی تھی جیسے کہ اس کی ماں نے اسے کہا تھا۔۔

اس کا تو ظاہر اور باطن بھی اس قدر پاکیزہ اور مخلص لگتا کہ وہ کبھی کبھی اپنی ہی کیفیت سے ڈر جاتا تھا۔۔ اس کی طلب رگوں میں خون بن کر دوڑنے لگی تھی۔۔ اسے پانے کی تمنا منہ زور ہوتی جا رہی تھی۔۔
وہ تو مطی کا ایڈیکٹ ہو چلا تھا جسے وہ اپنی ضد سمجھ رہا تھا۔۔۔ اب تو پلان کے برخلاف جا کر بھی وہ بہت کچھ چیزیں کرنے والا تھا۔۔۔

وہ مطی کو کاٹیج سے نکلتے دیکھ رہا تھا۔۔ جواب نمیرا سے کھڑی کچھ بات کر رہی تھی۔۔

ٹھیک ہے مطربہ شاہ زر سلطان تم میری ضد ہو تو ایسا ہی سہی،،، تمھارے باپ کو تم سے الگ کر کے بھی سزا دی جا سکتی ہے۔۔ تمھیں ہمیشہ اپنے پاس رکھ کر،، جانے کیوں مگر یہ ڈائمن ڈیول نا چاہتے ہوئے بھی تمھارا ایڈیکٹ ہو چکا ہے۔۔ اور اب کبھی واپس جا پاؤ گی بھول ہے تمھاری۔۔

اب تمھیں ساری زندگی میرے ساتھ گزارنی ہے۔۔ آج میں ہمیشہ کے لئے تمھیں پالوں گا۔۔

وہ دل میں مطی سے مخاطب تھا۔۔ جب وہ قریب آکر فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی۔۔

اتنی دیر کیوں لگادی۔۔۔ اریش نے پوچھا۔۔

کچھ نہیں اپ بتاؤ کہاں جارہے ہیں ہم،،،،، وہ سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی۔۔

ہمارے گھر میرے دادا سے ملنے بہت بیمار ہیں۔۔ تم سے ملنے کی خواہش ظاہر کی تو لینے چلا آیا،،،

وہ سن کر خاموش ہوگئی اور گاڑی سے باہر دیکھنے لگی۔۔

دیکھ لو بیری،، میں نے کہا تھا ناکہ میں تمھارا،، تم میری بینڈکی،،،، ہماری لو میرج،،،، واؤ
وہ جان بوجھ کر کہتا اسے چھیڑ گیا مگر سامنے بھی مطی تھی۔۔

حالانکہ آپ کی شکل پر لکھا ہے اریش،،، کہ معزز صارف آپ کی شکل لو میرج کے لئے ناکافی
ہے،،، وہ جل کر بولی تو اریش قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔۔۔

اووو،،،،کچھوے بھی ہنستے ہیں مجھے آج پتہ چلا،، مطی نے پھر حساب برابر کیا۔۔

کیوں نہیں،،،،،ہنستے بھی ہیں،،،پیار بھی بہت زیادہ کرتے ہیں،،،اور بچے بھی ڈھیر سارے پیدا کرتے ہیں،،،،،وہ زو معنی سا بولا تو مطی کے اوپر گھڑوں پانی پڑ گیا۔۔

شٹ اپ مینڈک کہیں کے،،،

ویسے کم تو مینڈک بھی نہیں کرتے،،،ہاہاہاہاہااریش ہنسا اور مطی کا خفت سے سرخ چہرہ دیکھ کر خوب انجوائے کیا۔۔

ویسے ظلم ہے اتنے ہینڈسم ترین بندے کو مینڈک بولتی ہو۔کہیں یہ مینڈک برا نا منا جائے اور کچھ گستاخی نا کر بیٹھے،،،آج تو وہ مطی کو بار بار اچھلنے پر مجبور کر رہا تھا۔۔

اریش خاموش ہو کر بیٹھیں،،،،نہیں تو واپس چلی جاؤں گی۔۔
وہ دانت پیس کر بولی،،
تو اریش کو خاموش ہونا پڑا۔۔۔

جلد ہی اس نے گاڑی ایک عمارت کے اندر پورچ میں روکی۔۔وہ گاڑی سے اترا۔۔

اریش یہ کس کا گھر ہے پہلے نہیں بتایا اور آپ ہوٹل میں کیوں رہ رہے تھے۔۔۔مطی الجھی۔۔مگر

بیری،،،،اندر تو چلو سب پتہ چل جائے گا یار،،وہ لاپروائی سے بولا اور اس کا نازک ہاتھ تھام کر اندر بڑھا۔۔
اندر لاؤنج سے گزر کی راہداری میں داخل ہونے کے بعد ایک کشادہ کمرے میں داخل ہوئے۔۔۔

جہاں بھیڑ سی لگی ہوئی تھی۔۔بیڈ پر اریش کے دادا لیٹے ہوئے تھے۔۔انھیں آکسیجن ماسک لگا یا گیا تھا۔۔ڈاکٹر ان کا چیک اپ کر رہا تھا۔۔اور باریش کے پیرنٹس ان کے دائیں بائیں کھڑے تھے۔۔

اریش بھاگ کر ان کے پاس گیا۔۔۔
کیا ہوا پاپا،،گرینڈ فادر کو ابھی تو تھوڑی سی طبعیت خراب تھی۔۔ااتنی سی دیر میں کیا ہو گیا،،وہ پریشانی سے بولا

تم نکلے تو انھیں مائنر ہارٹ اٹیک آیا۔۔ابھی بھی حالت ٹھیک نہیں۔۔

مگر کیوں،،، وہ بے چین ہوا۔۔

ڈاکٹرز نے کہا ہے یہ ٹینشن لے رہے ہیں،،، اور یہ ہیں کہ انھوں نے ایک ہی ضد پکڑی ہوئی ہے،،،، اریش کے ڈیڈ نے کہا

اور وہ کیا،،، اریش نے غصے سے پوچھا،،،

وہ تم جانتے ہو اریش اچھی طرح،،، تمھاری شادی کی ضد،،،
اریش کے ڈیڈ کی اس بات پر مطی بری طرح چونکی۔۔

اوکم آن ڈیڈ کہا تو ہے ہمارے پاکستان جانے کا ویٹ کرلیں۔۔کیا یار گرینڈ فادر،،،،، وہ جھنجھلایا سا بیڈ پر بیٹھا۔۔۔

(اگر تو یہاں یہ اداکاری ہو رہی تھی تو آفرین ہے ایسی اداکاری ایسے ڈرامے پر جو مطی کو بری طرح پھانسنے والا تھا)

تبھی اس بوڑھے شخص نے اپنا آکسیجن ماسک ہٹا کر مطی کو اشارہ سے اپنے پاس بلایا وہ جھجھکتی اگے بڑھی تو داداجی نے اسے ہاتھ سے تھام کر اپنے پاس بٹھا لیا۔

ایک مرتے شخص کی آخری خواہش پوری کرو گی؟ انھوں نے پوچھا۔۔۔ مطی الجھی

گرینڈ فادر پلیز۔۔۔۔

تم چپ رہو اریش میں بات کر رہا ہوں اور یہ کوئی اتنی بھی ناجائز خواہش نہیں،، دادا نے اریش کو جھڑکا تو وہ چپ کر گیا۔

میں تمھیں حقیقت بتاتا ہوں،، اس کی بہن کی شادی اس کی پھپھو کی طرف ہو چکی ہے۔۔۔اس کی منگنی بچپن سے اس کی پھپھو کی بیٹی سے ہو چکی تھی۔۔ مگر عین شادی قریب آئی تو یہ ترکی بھاگ آیا۔۔ صاف انکار کرتا تو اس کی بہن کا گھر ٹوٹ جاتا۔۔ یہاں آیا تو تم سے محبت کر بیٹھا۔۔ تم سے شادی کرنے کی پاداش میں اس کی بہن کا گھر ٹوٹ جائے گا۔۔ مگر وہ جلد ہی ماں بننے والی ہے تو اس کے بچے کے ساتھ اس کے گھر میں قدم مضبوط ہو جائیں گے۔۔ تب تک ہم اپنے خاندان میں تمھارے اور اریش کے رشتے کا اعلان نہیں کر سکتے۔۔ مگر میں مر رہا ہوں اتنا انتظار نہیں کر سکتا۔۔ اسی لئے سوچا کہ کسی کو

بھی بتاۓ بغیر یہ رشتہ قائم کر دیا جائے۔۔اب میں چاہتا ہوں مرنے سے پہلے یہ شادی ہوتے دیکھ لوں،، تم ابھی اسی وقت نکاح کرو گی اریش سے،،،

ان کی فرمائش پر مطی نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے دادا جی کو دیکھا۔۔

مم مگر دادا جی میں اپنے گھر والوں کو بتائے بغیر کیسے۔۔۔ مطی جی جان سے لرزی،،،

یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں وہ سب راضی تو ہیں ناں،،، بتانا اس لئے نہیں کہ یہ بات ہمارے خاندان تک نا پہنچ جائے،، اور بعد میں انھیں میں سمجھا دونگا کہ کیا حالات تھے،، اگر زندگی رہی تو،،، میں نا بھی رہا تو اریش کے پاپا زبیر سمجھا دیں گے انھیں۔۔۔،،،،،

وہ سخت تذبذب کا شکار تھی۔۔۔ بری طرح نروس ہو کر انگلیاں چٹخا رہی تھی۔۔ڈیڈ تو آسانی سے سمجھ جائیں گے مگر مما،،، افففففففف،،، یہ سچ تھا کہ ہر طرف سے تسلی ہونے کے بعد حبہ اس رشتے کے لئے راضی تھی،،، مگر ایسے نکاح
اسے مما کا ری ایکشن سوچ کر ہی جھر جھری آئی۔۔

اگر تم نہیں چاہتی تو کوئی زور زبردستی نہیں کریں گے تمھارے ساتھ،،، یہ اور ابت ہے کہ میں اپنے اکلوتے پوتے کی خوشی دیکھے بغیر ہی یہ حسرت لئے دنیا سے رخصت ہو جاؤں گا،،، وہ آبدیدہ سے ہو گیئے،،،

مطی نے اریش کی جانب دیکھا،،، اس نے بھی ہاں کرنے کے لئے اصرار کیا۔۔۔

اریش، کے پیرنٹس کی طرف دیکھا تو وہ بھی اصرار بھری نگاہوں سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔

اریش میں ویر کو بلا لیتی ہوں۔۔۔ مطی نے نظریں جھکا کر کہا تو وہ سب گڑبڑائے۔۔

نہیں اتنی دیر میں تو یہاں جن رشتہ داروں کو بابا کی طبعیت خراب ہونے کی اطلاع دی ہے وہ پہنچ جائیں گے اور انھیں پتہ چل جائے گا۔۔ ابھی اس بات کو خفیہ ہی رہنے تو بیٹی اگر راضی ہو،، تمھیں ان کے پہنچنے سے پہلے جلد ہی فیصلہ کرنا چاہیئے،،،،، اریش کے بابا بولے تو وہ خاموش ہو گیئ۔۔
اسے کسی بھی طرف سے وہ سوچنے کا موقع ہی نہیں دے رہے تھے۔۔

میری بچی کیا تم راضی ہو۔۔ دادا نے پھر پوچھا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔

پھر زبیر نے جو جج ،، قاری صاحب اور گواہ بلوا رکھے تھے انھیں دادا کے کمرے میں ہی بلوا لیا گیا۔۔ کاغذی کارروائی مکمل کی گئی وہ دھڑکتے دل کے ساتھ اپنی زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ ہوتے دیکھتی رہی۔۔

اور یہ مطربہ شاہ زر سلطان کی زندگی کی سب سے بڑی پہلی اور آخری غلطی تھی۔ جو کہ وہ کر بیٹھی تھی ،،۔ جو کہ اس کے وجود کو بھگتنا تھی۔۔ اس کی روح کو بھگتنا تھی۔۔

بہت جلد ایجاب و قبول کا بھی مرحلہ طے ہو چکا تھا۔ وہ سب جا چکے تھے۔۔۔ اب دادا کے چہرے پر سکون سی مسکراہٹ تھی۔۔

اب وہ مطربہ شاہ زر سلطان نہیں ،،، مطربہ اریش زبیر بن چکی تھی۔۔۔ رشتہ بدل چکا تھا ،،، مقام بدل دیا گیا تھا ،، اس کی پہچان بدل دی گئی تھی ،،

اریش جاؤ بہو کو اپنا گھر دکھا دو ،،، باقاعدہ شادی کے بعد جب گھومنے پھرنے آؤ گے تو تم لوگ ادھر بھی رہ سکتے ہو ،،، اریش کی مما نے چھیڑا تو وہ بلش کر گئی۔۔

اریش نے اٹھ کر بڑے حق سے اس کا ہاتھ تھاما اور اسے لیے باہر آ گیا۔۔۔ گھر کے مختلف حصے دکھا کر اب وہ اسے لئے اس گھر میں موجود اپنے روم میں آیا تھا۔۔

میں بہت خوش ہوں بیری اپنی جیت پر،،،، میرا مطلب ہے اپنی محبت کی جیت پر،،، اس کے لبوں پر پراسرار اور فاتحانہ سی مسکراہٹ تھی۔۔

مطی اس دوسری منزل پر موجود اس کے کمرے کی بالکونی میں چلی آئی جو تازہ پھولوں سے بے تحاشا خوبصورتی سے سجائی گئی تھی۔۔

اریش یہ منظر بہت خوبصورت ہے۔۔ وہ بالکونی کے باہر نیچے اشارہ کرتی بولی۔۔

ہاں یہ منظر بہت خوبصورت ہے،،، وہ اسے سر تا پا بہت گہری نظر سے دیکھ کر بولا۔۔ اس کی نگاہوں کی پر حدت تپش اور ذو معنی لہجے سے وہ گڑبڑائی۔۔۔

اریش ہمیں واپس چلنا چاہیئے۔۔۔ یہ کہتی وہ نظریں جھکائے باہر کی جانب بڑھی جب اریش نے بہت اچانک اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے کشادہ سینے میں بھینچا۔۔

یہ کگک،،،، کیا،،، اریش،،، چھوڑو مجھے،،، وہ گھبرا کر مچلی،،

کچھ نہیں کر رہا بیری ،،،بس زرا سا محسوس کرنے دو خود کو ،، وہ کہتا اپنے دہکتے لب اس کی گردن پر رکھ گیا ،،
تو مطی کی جان پر بن آئی۔۔

اریش ،،، اس نے اریش کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے دور ہٹانا چاہا
مگر وہ اس کے دونوں ہاتھ تھام کر مطی کہ کمر سے لگا چکا تھا۔۔

اتنا کیوں ڈر رہی ہو بیری محرم ہوں تمھارا ،،، اور اب ویسے بھی مجھ سے انتظار نہیں ہو گا ،،، وہ کہتا اسے چھیڑ بیٹھا

اریش چھوڑو مجھے ،،، ورنہ ،، وہ دانت پیس کر بولی ،، مگر پرواہ کسے تھی۔۔

اچھا ،،، ورنہ ورنہ کیا ،،،، وہ کہتا اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھ چکا تھا۔۔ مطی کے طوطے اڑے ،،
پھر آنکھوں کو عقیدت سے چوما ،، پھر دونوں گالوں کی سختی آئی۔۔

اریش وہ چلائی۔۔۔

بے بی گرل جلدی سے اپنا ڈمپل دکھاؤ،، مجھے ڈمپل پر کس کرنی ہے،، نا دکھایا تو پلس پر کروں گا،،، پھر شکایت مت کرنا،، وہ بہکا سا بولا،،

جب مطی کو اندازہ ہو گیا کہ وہ اس کی مرضی کے بغیر اس کی چٹانی گرفت سے نہیں نکل سکتی تو ناچار اپنے چھوٹے سے ڈمپل کی نمائش کی۔۔۔جس پر اریش نے اپنے دہکتے لب رکھے اور شاید ہٹانا بھول گیا۔۔

اریش وہ پھر مچلی،، وہ اپنی اتنی ہی جسارتوں سے اس کی روح فنا کر چکا تھا۔۔

تب قہقہ لگا کر پیچھے ہٹا اور اسے چھوڑ دیا۔۔
مطی نے اس کے سینے پر مکے برسائے،،، پر اثر کسے تھا۔۔

کیوں اپنی چھوٹی سی جان ہلکان کر رہی ہو جان چلو گھر چھوڑ دوں۔۔۔ میرا ارادہ بدل گیا تو بہت جلد نقصان کروا بیٹھو گی اپنا۔۔

وہ معنی خیز سا بولا تو مطی نے باہر کی جانب دوڑ لگا دی۔۔ وہ قہقہہ لگاتا اس کے پیچھے آیا۔۔

وہ مطی کو چھوڑنے کاٹیج تک آیا تھا۔۔

سنو بیری ابھی ویر کو مت بتانا،، مجھے ڈر ہے وہ کچھ زیادہ ری ایکٹ نا کرے اور تمھیں پریشانی ہو۔۔
اریش کی بات پر مطی خاموش رہی اور اثبات میں سر ہلا دیا۔۔

مگر کاٹیج پہنچ کر سب سے پہلے اس نے اپنے ڈیڈ کو کال ملائی تھی۔۔
ڈرتے جھجھکتے تمام صورتحال،،، حالات و واقعات بتاتی چلی گئ۔۔ کیونکہ دنیا ادھر سے ادھر ہو جائے وہ اپنے ڈیڈ سے کم از کم سچائی نہیں چھپا سکتی تھی۔۔

شاہ زر پہلے تو پریشان ہوا پھر مطی کو تسلی دی کہ جو بھی حالت رہے اس میں مطی کا کوئی قصور نہیں تھا وہ ہینڈل کر لے گا سب۔ اور مطی کو تسلی دی۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

ایک ہفتے سے شاہ زین کی جان سولی پر لٹکی تھی
روز یونی جا رہا تھا مگر وہ نہیں آئی تھی۔۔

چپکے سے فارس اور حمزہ سے پتا کروا چکا تھا مگر وہ تو آئی ہی نہیں تھی یونی

کیا ہوا ہو گا؟

کہیں بیمار نا ہو؟

کیا میرے رویے سے اتنی ہرٹ ہوئی کہ یونی بھی نہیں آ رہی۔۔

افففف پاگل ہو جاؤ گے شاہ زین سلطان۔۔۔اس پاگل لڑکی نے تمھیں بھی پاگل کر چھوڑا ہے۔۔
وہ اپنی کیفیت پھر جی بھر کر بدمزہ ہوتا یونی سے واپس آ گیا۔۔

سہانا ایک ہفتے سے یونی نہیں گئی تھی۔۔

اب اپنے روم میں بیٹھی کسی کا بے چینی سے انتظار کر رہی تھی۔

جب ارشد کاکا دروازہ ہلکے سے ناک کر کے روم میں داخل ہوئے مگر سخت تذبذب کا شکار تھے۔۔ کیونکہ ان کے ہاتھ میں کچھ پیپر تھے۔۔

سہانا بے بی یہ غلط بات ہے بیٹا،،، شبیر صاحب کو پتا چلے گا تو انھیں کتنا افسوس ہوگا،،، اور اگر سب کو حقیقت پتا چل گئی تو اور زیادہ انسلٹ ہوگی آپ کی یہ مت،،،،،،،،

مجھے کسی کی کوئی پرواہ نہیں کاکا،،، کون بتائے گا کسی کو،، آپ پشتوں سے ہمارے وفادار ہیں۔ پاپا کے وفادار ہیں تو مجھے بھی آپ پر بھروسہ ہے،،،

مگر آپ بہت غلط کرنے لگی ہیں آپ جانتی ہیں اس کا انجام،،،،

اس نے میری محبت کو میری ضد اور جنون بنا دیا کا کا،،، اب اسے میری محبت میرے عشق کی
،،،کی گئی تزلیل کا حساب دینا ہو گا،،،
تھوڑی سی انسلٹ تو اسے بھی کروانی پڑے گی محبت میں،،،
اسے میرا ہونا ہو گا،،، ہر حال میں ہر قیمت پر،،، اب میں اس سے محبت کی بھیک نہیں مانگوں
گی،،، بلکہ چھین لوں گی اسے اسی سے،،
اب آپ وہی کرنا جو میں نے آپ سے کہا ہے،،، کوئی گڑبڑ نہیں ہونی چاہیئے کا کا،،، نہیں تو میں
سیوسائیٹ کر لوں گی،،، جس کے زمہ دار صرف آپ ہوں گے،،،
وہ صدا کی ضدی،،، خود سر ہٹ دھرمی سے بولی۔۔

ناسمجھ تھی،،،، ضدی،،، خود سر،،، نہیں جانتی تھی کتنا بڑا نقصان کرنے چلی ہے۔۔

نہیں جانتی تھی کسے جھکانے چلی تھی،، اسے یا خود کو
کسے توڑنے چلی تھی اسے یا خود کو،،

ایک مرتبہ پھر سوچ لیں سہانا بے بی یہ بہت غلط،،،،

کا کا پلیز مجھے مت سمجھائیں،،،

Everythingisfairloveandwar,,,,,,

مجھے وہ چاہیے ،،،،،،ہر حال میں ،،،ہر قیمت پر

اس کی آنکھوں میں جنون غصہ ،اور ناراضگی تھی ،،،

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

ایک زناٹے دار تھپڑ پڑا تھا ڈائمن کو زبیر سے ،،،

تمھاری جرات کیسے ہوئی اس سے یہ رشتہ جوڑنے کی ۔۔میں نے تمھیں اسے برباد کرنے بھیجا تھا یا آباد کرنے ،،،،سلطانز سے رشتہ داریاں کرنے ،،،،کیسے کیا تم نے یہ ڈائمن ،،،یہ نکاح کیوں کیا۔۔تمھاری ہمت کیسے ہوئی ،،،جولی پھنکاری جیسے دم پر پاؤں آیا ہو۔۔۔۔۔

اوکم آن مام ،،،،،میں اس کے ساتھ وہی کروں گا جو اس کے باپ نے آپ کے ساتھ کیا ،،،اسے اس کے باپ سے چھین کر ساری زندگی کے لئے اسے تڑپاؤں گا ،،،،،وہ میری ضد بن چکی ہے ،،،اپنے پاس رکھوں گا میں اسے ،،کھلونا بنا کر ،،،اس کے لئے یہ ڈرامہ کرنا ضروری تھا آپ سمجھ کیوں نہیں رہیں ۔۔

وہ جھنجھلایا۔۔

(جھوٹ بول رہاتھا،،،، بکواس کررہاتھا،،،،نکاح کے وقت ایسی کوئی بات نہیں تھی اس کے دل میں)

جولی خاموش ہوگئی،،،،،

آج میں اسے ہر قیمت پر حاصل کرلوں گا اور یہ اس شاہ زر سلطان کی سب سے بڑی ہار ہوگی،، میرا پلان آج کے لیئے بھی پرفیکٹ ہے،،
اب جانے دیں مجھے،، وہ تن فن کرتا وہاں سے نکلا۔۔

پاکٹ سے موبائل نکال کر جینیفر کو کال ملائی اور اس سے کہا کہ نیناں سے بات کروائے۔۔

نیناں جب فون پر آئی تو وہ بولا،، سنو نیناں ویر سلطان کو الجھا کہ رکھنا آج،،،، سب سے بڑا داؤ کھیلنے جارہاہوں میں،،،،

اوکے برو،،، نیناں نے کہا تو ڈائمن نے فون کٹ کر کے دوسرے فون سے ویر کو کال ملائی۔۔

ہائے برو،، اریش چہکا۔۔۔

ہائے۔۔۔واٹس اپ،،،، ؟کوئی خاص بات،،، ویر مصروف سا بولا

وہ برو میں مطربہ کو لنچ کے لئے گھر لے جانا چاہتا ہوں،،، پرمیشن ہے،،،،،، مما نے انسسٹ کیا ہے۔۔۔

اوکے لے جانا،،، مگر اس کا خیال رکھنا،،، ویر نے فکر سے کہا۔۔

شیور برو۔۔۔
وہ پراسرار مسکراہٹ لیے بولا اور فون رکھ دیا۔۔
بیری تمھیں آج میرا ہونا ہوگا ہمیشہ کے لئے۔۔۔۔ آج یہ ڈائمن ڈیول ہمیشہ کے لئے تمھیں اپنا بنا لے گا۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

جینیفر کا فون آیا تھا۔۔اور جو خبر اس نے ویر کو سنائی اسے ہلا کر رکھ گئی تھی۔۔

اس نے کہا کہ نیناں بازار گئی تھی اور ایکسڈینٹ ہو گیا وہ فوراً ہوسپٹل پہنچے۔۔
وہ فوراً باہر نکلا تھا۔۔
تیزی سے گاڑی بھگائی۔۔

پانچ دس منٹ لگے تھے ہوسپیٹل پہنچنے میں،،،
پیشنٹ کا نام وغیرہ بتانے پر روم نمبر پتا چلا تو وہ تیز قدموں سے روم کی جانب بھاگا۔۔

روم میں پہنچا تو سامنے ہی وہ بیڈ پر لیٹی تھی۔۔ سر پر اور پاؤں پر پٹی بندھی تھی اور وہ بے ہوش تھی۔۔
جینیفر فکر مند سی اس کے پاس بیٹھی تھی۔۔

وہ آگے آیا۔۔۔ کیا ہوا؟ ہ سب کیسے ہو گیا؟

نہیں جانتی۔۔ یہ تو آنٹی کی میڈیسنز لینے بازار گئی تھی۔۔ لوگ کہہ رہے تھے ایک ینگ سا لڑکا جو ابھی ڈرائیونگ سیکھ رہا ہو گا،،، کار سے ٹکر مار گیا،،

کوئی پریشانی کی بات،،، ویر نے پہلو بدلہ۔۔

نہیں خاص نہیں،،، مگر سر کے پچھلے حصے پر گہری چوٹ ہے،، ڈاکٹرز نے کہا ہے کہ اسے آرام کی سخت ضرورت ہے نہیں تو درد ہوگا۔ اسی لیئے اسے بے ہوشی کا انجکشن لگایا،،، گیئے رات ڈسچارج کریں گے۔۔۔

جینیفر پریشان سی بولی،،،

اٹس اوکے،،، تم ابھی گھر جاؤ،،، اور آنٹی کی دیکھ بھال کرو،،، میں ہوں نیناں کے پاس،،،

لیکن،،،،

نو آر گیو،،، کوئی پرابلم نہیں ویسے بھی میں ابھی فری ہوں،،، مگر تمھیں تو جاب پہ جانا ہے ناں۔۔

ویر نے کہا تو جینیفر نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔ اور چلی گئی۔۔۔

ویر اس کے سرہانے بیٹھ کر اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا۔۔

چند دن

صرف چند دن لگے تھے اس لڑکی کو خون بن کر اس کی رگوں میں شامل ہوتے۔۔

وہ خود حیران تھا کہ وہ کا ی چیز تھی جو اسے اس چھوٹی سی لڑکی کی جانب بری طرح کھینچتی تھی۔۔

وہ کرنے کیا آیا تھا۔۔۔ مگر اس کی زندگی یوں بدل جائے گی سوچا نا تھا۔۔

یہ سچ تھا کہ انھوں نے اپنے مقصد سے ایک دن ایک سیکنڈ کے لئے بھی نہیں غفلت برتی تھی۔۔
مگر یہ بھی سچ تھا کہ وہ اپنی ڈیوٹی سے ہٹ کر بھی اب اپنے لئے کچھ کرنے لگا تھا۔۔
اور اسی میں سب سے بڑا نقصان تھا۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

اریش کا فون آیا تھا۔۔۔ اسے تیار ہونے کا بولا۔۔۔ وہ ٹال مٹول کرتی رہی مگر اس نے ایک نا سنی۔۔ یوں بھی اس نئے رشتے کہ بعد وہ اس کے سامنے جانے سے جھجھک رہی تھی۔۔

یہ بھی بہانہ رد کر دیا کہ ویر نہیں مانے گا کیونکہ اس سے تو وہ پہلے ہی پرمیشن لے چکا تھا۔۔

پرپل فارک کے نیچے جینز کی ٹائٹس اور پرپل سکارف لئے ہلکا سا پنک گلوز لبوں پر لگایا۔۔
اور گھنے سیاہ لمبے بالوں کی اونچی سی پونی ٹیل کی۔۔
اس تیاری میں بھی وہ غضب کی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔

تبھی اریش کی گاڑی کا ہارن سنائی دیا تو وہ اپنا ہنڈ بیگ اور موبائل لیئے باہر آئی۔۔

اریش نے اسے گہری نظر سے دیکھا اور دل میں اتارا۔۔
مطربہ کو پھولا منہ دیکھ کر وہ مسکرا دیا۔۔

کیا ہوا مسز بیری اریش،،،،اس نے چھیڑا

چپ رہو آپ،،،،،،،یینڈک سے،،،،ہر وقت ٹرٹر کرنا ضروری ہے۔۔۔وہ بھنائی۔۔

تو یینڈک بھی تو ٹرٹر تبھی کرتا ہے جب اپنی مادہ کو خود کی طرف متوجہ کرنا ہو،،،،،وہ اسے لاجواب کر گیا،،اور میں تو تمھارے لیئے ڈانسنگ فراگ بھی بن سکتا ہوں۔۔وہ جو ساون میں ڈانس کرتا ہے اور اپنی مادہ کو متوجہ کرتا ہے،،،

اب کی بار تو مطی کھلکھلا کر ہنس پڑی،،وہ مبہوت سا جیسے نقرئی گھنٹیوں کی آواز سنتا شرہا۔۔۔
یہ جانے بغیر کے آج کے بعد وہ اپنی بیری کی ہنسی کی آواز کم از کم نہیں سن پائے گا۔۔

مطی کو کچھ غیر معمولی لگا تو پوچھ بیٹھی،،،اریش ہم کہاں جا رہے ہیں یہ تو گھر کا رستہ نہیں،،،

ہم میرے فرینڈز سے ملنے جا رہے ہیں سوئیٹ ہارٹ صرف انھوں نے تمھیں دیکھنا ہے،، مل کے فوراً واپس آجائیں گے۔۔

مطی نے اثبات میں سر ہلایا۔۔

گاڑی ایک ریسٹورنٹ کے باہر رکی۔۔۔ وہ دونوں باہر آئے۔۔۔ اریش نے اس کا ہاتھ تھاما اور وہ اندر کی جانب بڑھے۔۔

اندر ایک ٹیبل پر اریش کے فرینڈز تھے۔۔ ان میں تین لڑکے اور دو لڑکیاں تھیں۔۔ وہ ٹیبل تک گیئے۔۔

وہ بڑی گرمجوشی سے انھیں ملے۔۔

تعارف ہوا۔۔ اریش نے جانے کے لیئے اجازت چاہی مگر انھوں نے بس ان کے ساتھ ایک ایک سوفٹ ڈرنک پینے کی فرمائش کی۔۔

اریش نے تو منع کر دیا مگر مطی نے ان کے اصرار پر حامی بھر لی۔۔

تبھی ڈرنک سرو ہوا۔۔ انھوں نے خوش گپیوں کے بیچ ڈرنک ختم کیے۔۔

اریش فوراََ اٹھا۔۔اور مطی کو لیئے باہر آیا۔۔

دونوں گاڑی میں بیٹھے اور گاڑی پھر سے چل پڑی۔۔
ابھی پانچ منٹ بھی نہیں گزرے تھے کہ مطی کا سر زور سے چکرایا اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھام لیا۔۔

کیا ہوا بیری،،، اریش بظاہر پریشان ہوا۔۔یہ سارا کیا دھرا اسی کا تو تھا جس نے اپنے آدمیوں کے زریعے اس کی ڈرنک میں نشہ آور گولی ملائی تھی۔

میرا سر چکرا رہا اریش بری طرح،،،وہ بولی۔۔

میں اسی لیئے ہی نہیں رک رہا تھا وہاں سوئیٹ ہارٹ،،،،جانتا تھا وہ اپنی عادت سے مجبور ہیں،،، ضرور مزاق کریں گے،،،،اور دیکھو انھوں نے تمھیں کوئی نشہ آور چیز دے دی ہے۔۔۔

وہ فکر سے بولا۔۔
واٹ،،، یہ کیا بے ہودہ مزاق ہے،، مطی کی آنکھیں بند ہوئی جا رہی تھیں۔۔
تبھی اچانک گاڑی پر فائرنگ ہوئی۔۔

اریش جلدی سے اسے لئے نیچے جھکا۔۔ مطی گھبرائی۔۔۔اب تو کچھ کر بھی نہیں سکتی تھی۔۔

اریش نے جلدی سے گاڑی بھگائی۔۔
فائرنگ کرنے والے ان کے تعاقب میں تھے۔۔اور مسلسل ان پر فائرنگ کر رہے تھے۔

پتہ نہیں کون ہیں،،،اور کیا چاہتے ہیں،،، پولیس کو میسج کیا ہے جانے کب پہنچے،،،اریش نے ایک اور جھوٹ بولا۔۔

مطی جھجھکتی بولی۔۔اریش میری وجہ سے آپ بھی مصیبت میں پھنس چکے ہو،،،یہ میرا پیچھا کر رہے ہوں گے۔۔

کیا مطلب؟ وہ جان بوجھ کر چونکا،،

وہ اریش میں،،،میں ایک سی آئی ڈی آفیسر ہوں،،،، مطی نے بتایا تو اریش خاموش ہو گیا۔۔

تفصیل بعد میں بتانا بیری،،ابھی مجھے کونسٹریٹ کرنے دو کہ محفوظ مقام تک کیسے پہنچا جائے۔۔

مطی کی آنکھیں بند ہوئی جا رہی تھیں۔۔
اریش ویر کو کال کرو۔۔ وہ ہوش میں رہنا چاہتی تھی۔۔

بیری موقع ملے تو تب ناں وہ مسلسل فائرنگ کر رہے ہیں اور تم اس پوزیشن میں ہو نہیں کے کال کر سکو۔۔۔

اریش بولا۔۔ تبھی وہ گاڑی لئے اپنی پلین کی گئی جگہ پہ لے کر مڑا۔۔
مطی بے ہوش ہو چکی تھی وہ اسے لئے درختوں سے گھرے ایک بہت خوبصورت لکڑی سے بنے کاٹیج میں آیا تھا۔۔
گاڑی باہر پارک کی۔۔ باہر آ کر مطی کی جانب آیا اور اسے بانہوں میں بھرا۔۔
اتنی دیر میں اس کے آدمی آئے اور گاڑی لے کر چلے گئے جس میں ان کے موبائل فونز بھی تھے۔۔

وہ اسے لئے اندر آیا۔۔
روم میں آ کر ڈور پاؤں سے آٹو لاک کیا۔۔

دھیمے قدموں دھڑکتے دل کے ساتھ چلتا وہ بیڈ تک آیا۔۔ اور اپنی بیری کو بیڈ پر نرمی سے لٹایا۔۔
زرا سا پیچھے جھک کر اس کے پاؤں سینڈل سے آزاد کیے۔۔

خود بھی اس کے قریب ہی نیم دراز ہو گیا۔۔ وہ مطی کی جانب بائیں کروٹ لیے اپنا بازو اپنے سر کے نیچے لئے اب بغور اس کا معصوم چہرہ دیکھنے میں مصروف تھا۔۔

پھر وہ اسی سے مخاطب ہوا۔۔
میری بیری،،، تم اتنی انوسنٹ کیوں ہو،،،،، ویسی کیوں نہیں جیسی میری مما مجھے بتاتی ہیں،،،، بہت الجھن ہے،،، کل جب میں تمھارے قریب آیا تو تمھارا ڈرنا،،، گھبرانا،،، اور وہ تمھارا بلش کرنا مجھے پاگل کر گیا۔۔

یقین کرو میرا اگر تم کل میری پیش قدمی ویسے قبول کرتی جیسے میری ماما کہتی ہیں تو میں یہ سب نہیں کرتا،، پلٹ کر دیکھتا بھی نہیں تمھاری طرف،،،،

مگر تم،،، تم نے جانے مجھ پر کیا جادو کیا ہے کہ اب تمھاری طلب اور عشق میری رگوں میں خون بن کر دوڑ رہی ہے۔۔
یہ وحشتِ عشق ہی تو ہے جو مجھے میرے مقصد سے بھٹکاتی ہے۔۔
تمھارے پاپا نے میری ماما کے ساتھ بہت برا کیا۔۔ اسی لئے اسے سزا ملے گی۔۔
مگر تم،،، تمھیں تو میں ساری زندگی اپنی بانہوں میں بسا کر رکھوں گا۔۔

اب اس نے قریب ہو کر ہاتھ کے انگوٹھے سے اس کہ نازک گلابی لب سہلائے تھے۔۔
گردن کے نیچے لے جا کر ہاتھ اس کے آبشار کی طرح خوشبو میں بسی زلفیں پونی سے آزاد کر دیں،،،،

اس وقت مجھے کچھ یاد نہیں میری بیری،،، میں دنیا بھول جانا چاہتا ہوں،،،وہ اس پر جھکا اس کی گردن پر دہکتے لب رکھے۔۔
پھر اوپر ہو کر اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالوں میں بھرا۔

بیری یہ سب،،،، کچھ بھی غلط نہیں ہے سنا تم نے،،، عقیدت سے ماتھے سے ماتھا ٹکایا،،،اس وقت اگر مجھے کچھ یاد ہے تو وہ اتنا کہ میری بانہوں میں میری شرعی اور قانونی بیوی ہے،، یہ رشتہ بلکل جائز ہے۔۔

ہاں میں ناجائز طریقے سے اپنا حق وصول کر رہا ہوں مگر مجبور ہوں میری بیری۔۔
یہ کہہ کر اس نے اس کے نازک گداز لبوں کو اپنے لبوں کی دسترس میں لیا تھا۔۔
کندھوں پر سرسراتے اریش کے ہاتھ مطی کی فراک نیچے کھسکا چکے تھے۔۔

وہ اسے چھو رہا تھا۔۔۔اسے محسوس کر رہا تھا۔۔لمحہ بالمحہ اس کی روح میں سما رہا تھا۔۔

واقعی وہ دنیا بھول گیا تھا۔۔ یاد تھا تو اتنا کہ وہ اب اپنی بیری کے بغیر ایک پل بھی زندہ نہیں رہ پائے گا۔۔

وہ اسے پا چکا تھا۔۔ اس کے وجود کو خود میں سمیٹ چکا تھا۔۔ اس کی خوشبو اپنی روح میں بسا چکا تھا۔۔

اسی لئے اب پر سکون سا ہو کر آنکھیں موند لیں تھیں۔۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

کچھ گھنٹوں کے بعد مطی کی آنکھ کھلی۔۔
خود کو جس حالت میں اور جس کنڈیشن میں اریش کی باہوں میں پایا اس کے پیروں نیچے سے زمین کھسکی تھی آسمان سر پر گرا تھا۔۔

خود کو سنبھال کر واش روم گئی۔۔ فریش ہو کر وہیں فرش پر گھٹنوں میں سر دیئے پھوٹ کر رو دی۔۔
یہ کیا ہوا تھا اس کے ساتھ۔۔

ادھر اریش کی ابھی کچھ دیر پہلے آنکھ لگی تھی۔۔ مگر دبی دبی سسکیاں سن کر وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔۔

بیری۔۔۔ بیری۔۔ وہ آوازیں دیتا تڑپ کر واش روم آیا۔۔۔

ہے یو،، ڈونٹ وری جان کچھ غلط نہیں ہوا ہم دونوں لیگلی ہزبینڈ وائف ہیں یار۔۔ وہ گھٹنوں کے
بل اس کے سامنے جھکا اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالوں میں بھرا
اس کی بھیگی پلکیں لرزتا وجود اریش کو تکلیف دے رہا تھا۔۔

کک کیا ہوا تھا اریش،،، وہ زاروقطار روتی پوچھنے لگی شاید یہ جاننا چاہتی تھی کہ اس میں اس کا کتنا قصور تھا۔۔

ہماری گاڑی پر فائرنگ ہو رہی تھی،،، گاڑی کا ٹائر پھٹا تو وہ بے کار ہو گئی میں بڑی مشکل سے تمھیں وہاں سے لے کر نکلا ہمارے موبائل بھی گاڑی میں رہ گئے،،، یہ میرے قریبی دوست کا کاٹیج ہے جس کی ڈوبلیکیٹ کی ہوتی ہے میرے پاس،،،

وہ لمحہ بھر کو چپ ہوا۔۔ ہم یہاں آئے تو تم نشے میں تھیں اور،،،
اور میں بھی خود پر قابو نہیں پا سکا۔۔۔ وہ شرمندہ سا بولا۔۔

تو وہ مزید پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔

اوکم آن میری جان،،، ہم نے کوئی گناہ تو نہیں کیا۔۔۔ پاکستان جاتے ہی ہم اس نکاح کا اعلان کر دیں گے،،، وہ اس کا سر سینے سے لگائے اس کی پیٹھ سہلاتا اسے تسلی دیتا بولا

پرامس کرتا ہوں بیری سب کچھ ٹھیک کر دوں گا،،، کچھ غلط نہیں ہوا ہے،،بی بریوڈمپل گرل،،،

وہ بولا تو اس کے رونے میں کچھ کمی آئی۔۔اس نے پیچھے ہو کر اریش کی آنکھوں میں جھانکا۔۔
اریش کی آنکھوں میں اپنے لئے محبت،،، عقیدت واحترام کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر دیکھا تو اسے کچھ تسلی ہوئی۔۔۔

اے بے بی گرل سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا ہاں۔۔۔ پریشان نہیں ہونا،، وہ یہ قیمتی آنسو اپنے لبوں سے چنتا بولا
وہ پھر بلش کر گئی۔۔
بھیگی پلکوں سمیت گھبرا کر پیچھے ہٹی۔۔

وہ پر شوق نگاہوں سے اس کا گلابی پڑتا چہرہ دیکھنے لگا،،

کچھ ہی دیر کے بعد وہ کاٹیج سے نکلے،،،
شام ڈھلے اریش اسے لئے اس کے گھر تک آیا تھا۔۔

اے بیری،،، گھبرانے کی یا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں،،، سب کچھ ٹھیک کردوں گا میں ،،،،،ہاں،،،وہ جانے کیوں باربار اس کی رونے کی شدت سے سرخ پڑتی آنکھیں دیکھ کر تسلی دے رہا تھا۔۔

وہ بغیر کچھ کہے اپنے روم میں بھاگ آئی اور خود کو کمرے میں لاک کر کے بال مٹھیوں میں جکڑ کر پھر بے تحاشا رودی۔۔

مطی بری طرح ٹوٹی تھی۔۔۔ بکھر گئی تھی۔۔
اگلے یہ انتظار کے پندرہ دن اس نے اپنے روم میں رہ کر گزارے تھے۔۔
وہ کاٹیج سے باہر نکلی ہی نہیں۔۔ کچھ طبعیت اتنے دن اس کی بہت خراب رہی،،،،

اریش نے اس سے ملنے کی بارہا بہت کوشش کی مگر وہ اس کے سامنے ناچار آئی ضرور،،،،،،، مگر دوبارہ اس کے ساتھ کہیں نہیں گئی۔۔
وہ ہر طرح سے اسے منانے کی کوشش کرتا رہا۔۔
اس کے لئے مختلف گفٹس لاتا،،،،

وہ لاکھ تڑپا جھپٹایا،،، ناراض بھی ہوا،،، مگر مطی تو خود بکھر چکی تھی اسے کیسے سمیٹتی۔۔۔

اگلے پندرہ دن تک ویر نے سر دھڑ کی بازی لگا دی تھی چپ کو ڈھونڈنے کے لیے۔۔۔
بہت اچھا رزلٹ ملا تھا اسے۔
اب بس وقت آنے پر ایکشن کا کا انتظار تھا۔۔

اس دوران وہ نیناں سے بھی ملتا رہا۔۔ یہی ڈیسائیڈ کیا تھا کہ وہ اور آنٹی اس کے ساتھ پاکستان چلیں گیں۔۔

پلاننگ کافی اچھی تھی۔۔
ویر بہت خوش تھا۔۔ آخر اپنی کامیابی اور پہلی محبت کے مل جانے پر کوئی خوش کیوں نا ہوتا۔۔

آخر وہ دن بھی آن پہنچا جب ویر کو خاص سورسز سے پتہ چلا کہ مائکرو چپ ترکی پہنچ چکی ہے،،،

یہ بھی پتہ تھا کب اور کہاں،،، اور اب وہ یہ موقع ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہتا تھا۔۔
وہ ازھا اور نمیرا کاٹیج سے نکلے تھے،،،

مطی کی شدید طبعیت خراب تھی تو ویر نے اسے منع کر دیا تھا ساتھ آنے سے۔۔۔
مگر اسے ڈاکٹر کے پاس جانے کے ضرور بول کر گیا تھا۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

دو ہفتے مزید گزر گئے مگر شاہ زین کی بے چینی بڑھتی چلی گئی۔۔

رات کے دس بجے شاہ زین اپنے کمرے میں سٹڈی ٹیبل پر بیٹھا تھا۔۔
کونسنٹریٹ نہیں کر پا رہا تھا بلکل بھی۔۔
ایک تو اپنا فون توڑ بیٹھا تھا جس میں اس دشمنِ جاں کا نمبر تھا۔۔
اور اب اتنے دنوں سے سہانا نے کوشش ہی نہیں کی تھی اس سے رابطہ کرنے کی۔۔

وہ جھنجھلایا،،، کیا یار میڈم ایس،،، کہاں چھپ گئی ہو جا کر،،
یونی بھی نہیں آئی،، مجھ سے سوری بھی نہیں بولا،، میں بھی سوری بولنے والا تھا۔۔۔
اس نے اپنی کنپٹیاں سہلائیں۔۔

ادھر سہانا گھر سے چھپ کر نکلی تھی پیپر ہاتھ میں تھے۔۔ رکشے میں بیٹھی اور پلان کیے گئے ہوٹل پہنچی۔۔

وہاں مخصوص روم میں جا کر شاہ زین کو کال ملائی۔۔

ادھر شاہ زین نے رات کے دس بجے اپنے فون پر ان سیو نمبر دیکھا تو دل نے ایک بیٹ مس کی۔۔

دھڑکتے دل سے دوسری بیل پر ہی فون اٹھا کر کان کو لگایا۔۔
مگر سامنے سے جو سنا سلطان مینشن کی چھت جیسے اس کے سر پر گری ہو۔۔

ہیلو،،،

ہیلو شاہ زین،،، ہیلپ می،،،، سہانا بے تحاشا رو رہی تھی۔۔ میں بہت بڑی مصیبت میں پھنس گئی ہوں،،،،،

کیا ہوا سہانا مجھے بتاؤ،،؟ کیا ہوا،، وہ فون لے کر کھڑا ہوا۔۔

وہ زین۔۔ مم،، میں اپنی فرینڈ کی برتھ ڈے پارٹی میں گرینڈ سٹی ہوٹل آئی تھی،، مگر انھوں نے مجھے ٹریپ کیا،،، اور ایک روم میں بند کر دیا۔۔ یہ پتہ نہیں میرے ساتھ کیا،،، شاہ زین آپ جلدی آجاؤ، وہ پھر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔

اوکے میں آتا ہوں،،، روم نمبر،، کونسا ہے،، شاہ زین کی آنکھوں سے جیسے لہو ٹپکنے لگا تھا۔۔ رگیں تنی تھی۔۔ غصہ پھر سوا نیزے پر تھا۔۔

روم نمبر 204،،، یہ کہہ کر وہ فون رکھ چکی تھی،، اور جانتی تھی کہ شاہ زین اس کی عزت کی خاطر کسی کو کچھ نہیں بتانے والا۔۔

شاہ زین نے اپنا موبائل،، والٹ اور کیز اٹھائیں اور طوفان بنا سلطان مینشن سے نکلا سامنے سے شاہ زر آتا دکھائی دیا۔۔

ہیے۔۔۔ شیر طوفان بنے کدھر جا رہے ہو،،،؟ شاہ زر اس کی حالت دیکھ کر چونکا۔۔۔

وہ چھوٹے پاپا فرینڈ کا ایکسڈینٹ ہو گیا ہے ادھر ہی جا رہا ہوں۔۔ وہ کہتا کوئی دوسری بات سنے بغیر گاڑی لے کر نکل آیا تھا۔۔

تم تو میری عزت ہو سہانا،،،، شاہ زین سلطان کی عزت،، کوئی آنچ نہیں آنے دوں گا تم پر،،، تمہاری طرف بڑھنے والے ہاتھ کاٹ کر پھینک دوں گا۔۔
Ssshhhhiiittttttttt
اس نے غصے سے چٹختے دماغ سے سٹئرنگ پر ہاتھ مارا۔۔

بہت جلد وہ گاڑی طوفان کی طرح بھگائے ہوٹل پہنچا تھا۔۔ہوٹل پہنچ کر مطلوبہ روم کا پوچھ کر فوراََ قدم فورتھ فلور کی جانب بڑھائے۔۔

لفٹ سے فورتھ فلور آیا،،،اور پاگلوں کی طرح وہ روم ڈھونڈا،،اب اس روم کے باہر کھڑا اس نے غصے سے ڈور دھڑدھڑایا تھا۔۔
مگر روم کا ڈور خود بخود کھلتا چلا گیا۔۔

وہ جلدی سے اندر داخل ہوا۔۔مگر کمرے میں ملگجا سا اندھیرا تھا۔۔

سہانا،،،وہ دھاڑا،،کدھر ہو،،،سامنے آؤ ڈیم اٹ،،،
تبھی دروازے کے پیچھے سے چھپی سہنا باہر آئی تھی اور آ کے اس کے پیچھے کھڑی ہو گئی۔۔

ابھی وہ اس کی آہٹ پا کر پیچھے مڑتا سہانا سیکنڈز میں اس کی گردن میں ایک انجیکشن انجیکٹ کر چکی تھی۔۔

Whatthehe'llis,,,,,,,,,,,,,,
انجیکشن کی ڈوز بہت پاورفل تھی۔۔وہ بے ہوش ہوتا بیڈ پر ڈھے گیا تھا۔۔
تبھی سہانا سامنے آئی۔۔

اپنے لئے آپ کی یہ فکر دیکھ کر بہت اچھا لگا شاہ زین،،، مگر میں محبت کے ہاتھوں مجبور ہوں
۔۔۔ سہانا نے اس کی شرٹ کے بٹن کھولے،،، اور شرٹ اتار دی۔۔
مجھے یہ سب کرنے کے لئے آپ نے مجبور کیا،،، اب وہ اس کے شوز اتار رہی تھی،،، اور اس سے
ایسے مخاطب تھی جیسے وہ سن رہا تھا۔۔
بڑی مشکل سے اس چھ فٹ دو انچ کو بیڈ پر سیدھا کیا،،، بیڈ کی حالت بگاڑ دی۔۔

سائیڈ ڈرار میں سے وہ پیپر نکالے،، اور ان کے آٹھ دس ٹکڑے کر کے فرش پر پھینکے۔۔ مگر اس
بات کا خاص خیال رکھا تھا کہ ان پیپر پر موجود وہ نکلی سائن ضرور نظر آتے ہوں۔۔۔

وہ شاہ زین کے قریب آئی،، اور اس کے چہرے پر جھکی،،
ہیپے ڈمپل بوائے۔۔
Iloveyousomuch,,,,,,
اس کے ڈمپل کہ جگہ دوبارہ نرمی سے اپنے لب رکھے۔۔

گڈ نائٹ ڈمپل بوائے،، ہیو آ سویٹ ڈریمز،،،،، وہ کہتی اس پر کمفرٹر ڈال کر،،،،،، خود بھی کمفرٹر لے
کر صوفے پر گئی۔۔ ارشد کاکا کو کال ملائی۔۔

کال ریسیو کی گئی ،،، ارشد کا کا سب پلین کے مطابق ہو گیا اپ بس صبح پاپا کو اور ان کے گھر والوں کو یہاں لے کر وقت پر پہنچ جانا۔۔ نہیں آئے تو آپ جانتے ہیں میں کیا کروں گی،،،،،

اس نے دھمکی دینا ضروری سمجھا۔۔

جیسا آپ کہیں گی سہانا بے بی ہم ویسا ہی کریں گے،،، ارشد ڈر گئے۔۔

اس نے فون بند کیا اور مزے سے سو گئی۔۔
یہ جانے بغیر کہ اپنے اس عمل کی وجہ سے اپنی زندگی کی اگلی راتیں کبھی چین سے سو نہیں پائے گی۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

صبح دن کے نو بج چکے تھے۔۔ سہانا اٹھ چکی تھی۔۔ وہ کمفرٹر بھی غائب کر دیا جو خود پر اوڑھ رکھا تھا۔۔ اب صوفے پر سوتی بن گئی۔۔

زین کی آنکھ کھلی تو خود کو شرٹ لیس بیڈ پر پایا،، سر بہت بھاری ہو رہا تھا۔۔اس کے باوجود اسے سب یاد آتا گیا۔۔وہ تڑپ کر بیڈ سے اترا۔۔

سہانا،، وہ دھاڑا تو وہ ایک فٹ اوپر اچھلی۔۔
وہ تن فن کرتا اس کے سر پر پہنچ چکا تھا۔۔بازو سے دبوچ کر اسے اپنے روبرو کیا۔

کیا میں پوچھ سکتا ہوں یہ سب کیا ہے،، اس بے ہودہ بکواس مزاق کا مطلب،، وہ پھر سے اسی دن کی طرح سرخ چہرہ لیئے غصے کی انتہا سے دھاڑ رہا تھا جس سے سہانا سہمی تھی۔۔

اور اب اس نے سہانا کی گردن دبوچی تھی بری طرح۔۔۔سہانا کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔۔
وہ مچلی مگر گرفت چٹانی تھی۔۔

وہ بے تحاشا رو دی۔۔۔چھوڑیں مجھے،، شاہ زین،، وہ چلائی

رات مجھے کیوں انجیکشن لگایا تم نے،، کیوں بے ہوش کیا،، یہ تو جانتا ہوں ہمارے بیچ کچھ غلط نہیں ہوا مگر اس گھٹیا حرکت کا مقصد،، بولو جلدی کرو کیا مقصد،،،،،،،،،،،،،،

ابھی وہ کچھ اور کہتا جب دروازہ دھاڑ سے کھلا تھا۔۔
اور اپنے تمام گھر والوں کو اور خود پر اٹھتی ان کی نظروں کو دیکھ کر شاہ زین کے پیروں نیچے سے زمین کھسکی تھی۔۔

ویر،،، شاہ میر،، شاہ زر،، پری،، حرم اور حبہ دم بخود سے یہ منظر دیکھ رہے تھے۔۔ اور ان کے ساتھ دو بوڑھی آنکھیں اور جھکے کندھے جو اپنی بیٹی کے ساتھ غلط ہوتے دیکھ رو پڑے تھے۔۔

وہ جس حالت میں کمرے میں تھا،،، بہت کچھ غلط ہونے کا اشارہ تھا،، اوپر سے اب وہ شرٹ لیس سہانا کی گردن دبوچے کھڑا تھا۔۔
ان کو دیکھ کر اس نے جھٹکے سے سہانا کی گردن چھوڑی اور پیچھے ہٹ کر فوراً اپنی شرٹ پہنی۔۔

سہانا لپک کر اپنے پاپا کے سینے سے لگی تھی اور پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔

شاہ ویر تن فن کرتا اندر آیا اور شاہ زین کو بازو سے دبوچ کر اپنے سامنے کیا۔۔

Whatthehe'llisgoinghere,,,,,,ShahZain

ہو کیا رہا ہے؟ چل کیا رہا ہے ادھر،،، وہ دھاڑا۔۔

وہ بڑے پاپا،،،اس نے خونخوار نظروں سے سہانا کو گھورا اور خاموش ہو گیا۔۔
اب اپنی صفائی میں کچھ بھی کہتا تو سب رائیگاں ہی جانا تھا۔

میں نہیں چاہتا کہ یہاں باہر اس ہوٹل میں دو گھروں کی عزت کا تماشا بنے۔۔اسی لئے اب جو بھی بات ہو گی سلطان مینشن میں جا کر ہو گی۔۔

پر بڑے پاپا،،،

شٹ اپ شاہ زین،،،،منہ بند کرو،،،اور چلو یہاں سے۔۔وہ پھر غرایا اور اسے بازو سے گھسیٹ کر باہر لایا۔۔

گاڑیوں میں وہ ہوٹل سے نکل کر سلطان مینشن پہنچے تھے،،اور اب سلطان مینشن کے لاؤنج میں وہ سب تھے۔۔حرم اور میر خاموشی سے اپنے بیٹے کو دیکھ رہے تھے۔۔پھر اس لڑکی کو جو باپ کے سینے سے لگی تھی جس نے رو رو کر اپنی آنکھیں سجا لیں تھیں،،

ویر سہانا کہ پاس گیا اس کے سر پر ہاتھ رکھا،،،گڑیا بتاؤ مجھے کیا ہوا تھا،،

پر بڑے پاپا،،، شاہ زین نے آخری کوشش کی۔۔آخر کوئی اس کے کیوں نہیں پوچھ رہا تھا کہ کیا ہوا تھا۔۔اسے دلی صدمہ تھا اس بات کا۔۔

شٹ اپ شاہ زین اس کی بات مکمل ہوئے بغیر اب تم بولو گے نہیں اینڈ دس از مائی آرڈر،،،اب کی بار شاہ میر غرایا تھا اور بیٹے کو غصے سے گھورا،،،
بولو بیٹا۔۔

وہ شاہ زین نے مجھ سے نکاح کیا تھا۔۔۔وہ روتے بولی شاہ زین بھونچکا سا اس پاگل لڑکی کو دیکھنے لگا جس نے اسے بے عزت کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی تھی۔۔

پھر وہ مجھے ہوٹل لے کر گئے اور میرے ساتھ،،، وہ پھوٹ پھوٹ کر روئی،،، شاہ زین صدمے سے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگا جو اپنی محبت پر ایک سے بڑھ کر ایک الزام لگانے میں مصروف تھی۔۔

پھر صبح میں نے ان سے کہا کہ میں اپنے نہیں آپ کے گھر جاؤں گی تو مجھ سے جھگڑنے لگے کہتے میں تم جیسی لڑکی کو نہیں اپناؤں گا،،،،، نکاح کے پیپر پھاڑ کر پھینک دئیے اور کہنے لگے کہ اب تمھارے پاس کیا ثبوت ہے کہ تم میری بیوی ہو۔۔

وہ سسکتے لرزتے اپنی کہانی سنا رہی تھی۔۔

سب دم بخود سے کھڑے سن رہے تھے۔۔ شبیر عثمانی صدمے سے نڈھال صوفے پر ڈھے گئے تھے۔۔

سہانا بے بی یہ کیا کہہ رہی ہو،،،، شبیر صدمے سے بولے

سہانا کا اپنے پاپا اور شاہ زین کے دکھ صدمے اور شرمندگی سے سرخ ہوئے چہرے دیکھ کر دل جیسے کسی نے پیروں میں کچلا مگر وہ ڈھیٹ بنی رہی اب منزل کے اتنے قریب آ کر قدم کیسے ڈگمگانے دیتی۔۔

حرم شاہ زین کے پاس آئی۔۔

مما پلیز میری بات،،،،،،

چٹاخ،،، ایک زناٹے دار تھپڑ تھا جو حال میں گونجا تھا،، جو زندگی میں پہلی مرتبہ حرم نے شاہ زین کو مارا تھا۔۔

شاہ زین تو کاٹو تو بدن میں لہو نہیں،،،

اب بس،،،،،،، برداشت کی حد ہو گئی تھی۔۔ اس پاگل لڑکی کی وجہ سے اس پر فخر کرنے والی ماں نے اس پر ہاتھ اٹھایا تھا،،

جس چیز نے اس کے اندر سوئے ضدی،، جنونی،،، غصے سے پاگل،،، اور درندے سلطان کو جگایا تھا۔۔

اسے تھپڑ پڑتے دیکھ سہانا تڑپ کر آگے آئی۔۔ آنٹی پلیز،،،، ہزبینڈ ہیں یہ میرے،، اگر مجھ سے اپنے رویے کی معافی مانگ کر دوبارہ نکاح کریں گے تو میں،،،،،

اس کی بات بیچ میں ہی رہ گئی جب شاہ زین کی آواز حال میں گونجی۔۔

تنی رگیں،،، لہو ٹپکاتی سرخ آنکھیں اور چہرہ،، اس نے زور سے مٹھیاں بھینچ رکھیں تھیں

جی مما میں نے کیا ہے اس سے نکاح،،، بیوی ہے یہ میری،،، اور میں اسے اس کا ہر حق دینے کو تیار ہوں،،، سہانا میرے روم میں آؤ،، اب یہ میرا اور میری وائف کا پرسنل میٹر ہے کوئی بیچ میں انٹرفئیر نا کرے،، میں خود سلجھا لوں گا۔۔

شاہ زین کا سر سراتا لہجہ،،،، رگوں میں لہو منجمد کر دینے والا لہجہ۔۔۔

اب حقیقت میں سہانا گڑبڑائی تھی۔۔ جب چال الٹی پڑتی نظر آئی۔۔
وہ پھر روئی۔۔

مگر آنٹی نکاح کے پیپر تو پھٹ گئے،،، اب کون مانے گا اس نکاح کو،، اسی لئے میں کہہ رہی تھی کی دوبارہ سب کے سامنے نکاح،،،

مجھے کسی کی کوئی پرواہ نہیں،،، کسی کہ ماننے یا نا ماننے سے کیا فرق پڑتا ہے جب میں مانتا ہوں،،، اور ہمارے پاس تو گواہ بھی ہیں ناں ڈارلنگ،،، وہ انتہائی تمسخرانہ بولا
سہانا کے پیروں نیچے سے زمین کھسکی۔۔

مگر،،،

اس سے پہلے وہ کچھ کہتی شاہ زین نے اسے کلائی سے دبوچا تھا،
اور پھر سب کے سامنے وہ اسے لئے اپنے روم کی طرف بڑھا۔۔

وہ اس کے ساتھ گھسیٹتی چلی جا رہی تھی۔۔رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔۔
چال الٹی پڑ گئی تھی،،شاہ زین نے اتنی جلدی مان لیا اور اسے کچھ کرنے کا موقع نہیں دیا،،اور یہ سب تو اس نے سوچا ہی نا تھا۔۔
اور اب اگر وہ کہتی کہ جھوٹ بول رہی ہے تو سب سے زیادہ انسلٹ تو اس کے پاپا کی ہوتی۔۔

وہ اب سچ مچ روتی اس بندے کا جارحانہ روپ دیکھ رہی تھی اور سوچ رہی تھی کہ اس کا شاہ کے ہاتھوں انجام کیا ہونے والا تھا۔۔

یہ سوچ ہی جسم سے روح کھینچنے کے لئے کافی تھی۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

شاہ ویر شبیر کے پاس آیا اور ان کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔

بھائی صاحب۔۔۔

وہ رو دیے

میری تو اچھی دعا سلام تھی تم سے شاہ ویر،،، میں تو خود چاہتا تھا کہ میری بیٹی کا رشتہ اس گھر سے سلطانز سے جڑے مگر ایسا کچھ ہو جائے گا سوچا نا تھا۔۔

شبیر عثمانی آپ ایسا سوچتے تھے یہ ہماری خوش نصیبی ہے۔۔ ہمارے بچے سے غلطی ہوئی،، ہم معزرت خواہ ہیں،، مگر غلطیاں بھی بچوں سے ہی ہوتی ہیں،،، بڑوں کو معاف کرنا پڑتا ہے۔۔

شاہ ویر میری بچی،،،

اب وہ سلطانز کی عزت ہے،، آپ بے فکر ہو جائیں،،، ہم اس کا بہت زیادہ خیال رکھیں گے۔۔ یہ حرم ہے نان اسے ماں کا پیار دے گی آپ اس طرف سے بلکل بے فکر ہو جائیں،،،

مگر اس طرح شادی،،، شاہ ویر لوگ کیا کہیں گے،، وہ پریشان ہوئے،، میڈیا تک بات پہنچتی تو ان کی عزت کا تماشا ہی لگنا تھا۔

اس جانب سے بھی بے فکر ہو جائیں آپ،، ابھی بچے اپنے مسئلے مسائل سلجھالیں تو دھوم دھام سے کریں گے شادی۔

شبیر عثمانی اپنے گھر چلے آئے تھے۔۔ بیٹی پر غصہ تھے کہ اتنی بڑی بات ان سے کیوں چھپائی۔۔
مگر اب تو وہ کر چکی تھی نادانی تو اب جب اس کے سسرال والے اسے قبول کر رہے تھے تو وہ کیسے لے آتے اسے اپنے ساتھ

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

مطی نے اپنی خراب ہوئی حالت کے پیش نظر ڈاکٹر کو بلایا تھا۔۔
ڈاکٹر نے اس کا تفصیلی چیک اپ کیا اور جو نیوز ڈاکٹر نے سنائی اس نے مطی کے سر پر بم پھوڑا تھا۔۔

ابھی بمشکل پندرہ دن ہوئے تھے۔۔ اور اس کی حالت اتنی خراب ہو گئی تھی کہ،،،

گونگریٹس،،، یو آر پریگننٹ۔۔

وہ صدمے سے پھٹی پھٹی آنکھوں سے ڈاکٹر کو دیکھے گئی،،

حیران مت ہوں۔۔مجھے پتہ ہے آپ اس بات پر حیران ہو رہی ہیں کیونکہ آپ کی پریگنینسی کے بہت ارلی ڈیز چل رہے ہیں،،، یعنی شادی کو بمشکل پندرہ سے بیس دن ہوئے ہیں،، مگر کچھ لڑکیاں ہوتی ہیں جن کی طبعیت ارلی ڈیز میں زیادہ خراب ہوتی ہے مگر بعد میں ٹھیک ہو جاتی ہے۔۔

میں کچھ میڈیسنز لکھ کر دے رہی ہوں،، ریگولرلی یوز کریں،، آپ ٹھیک ہو جائیں گی۔۔۔
داکٹر تو چلی گئی مگر اسے نئے سرے سے جی بھر کر رونے کی ایک نئی وجہ دے گئیں۔۔

افففف میں کیا کروں۔۔۔یہ کیا ہو گیا میرے ساتھ،،، اور یہ بے بی،،،
اب کیا کروں۔۔۔

اریش کو فون کیا،،، وہ تو انتظار میں تھا،، ہر کام چھوڑ کر فوراً اپنی بیری کے پاس چلا آیا۔۔
اب وہ روئے جا رہی تھی اور اریش کب سے بغور اسے دیکھے جا رہا تھا۔۔

ہیے کیا ہوا بیری اب بتا بھی دو،، سٹاپ کرائنگ جان،، اریش نے اسے پیار سے پچکارا اور اس کے چہرے سے ہاتھ ہٹائے۔۔

وہ اریش ،،،،،، وہ بے بی ،،، میں کیا کروں ،،، وہ ہچکیوں کے درمیان اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر بولی ،،،

جب سے اریش اس کے قریب آیا تھا تب سے اس نے بیری کو ہنستے نہیں دیکھا تھا ،، اب بھی وہ اس کی بھیگی پلکیں اور سرخ ہوئی ناک دیکھ رہا تھا۔۔

جو اریش کو سمجھ آیا تھا اس نے اریش کے سینے میں خوشی کی کلی سی چٹخائی تھی ،،
اوکم ان بے بی گرل ،،، اگر تم پریگننٹ ہو تو یہ بے بی ہمارا ہے ،،، اس میں ٹینشن والی کونسی بات ہے ،، اریش جھنجھلایا

مطی نے شکایتی نگاہوں سے اسے گھورا ،،،

واٹ ،،،، تم سوچ بھی نہیں سکتی کہ تم اب میرے لئے کیا ہو بیری ،، اور یہ بے بی ،، مجھے زندگی کی اب سے بڑی خوشی ملی ہے ،، میں دنیا کو آگ لگا دوں گا اگر کسی نے میری اس خوشی کو نظر لگانے کی کوشش کی۔

وہ دعوہ کر رہا تھا یہ جانے بغیر کہ اس خوشی کو وہ بذات خود بے جا دُشمنی میں نظر لگا بیٹھے گا۔۔

اریش میں ڈیڈ کو بتا دوں گی یہ سب،، وہ پھر روئی۔۔۔ڈیڈ کے نام پر اریش کے ماتھے پر بے شمار بل ائے

نو،،،،، نیور،،، آئی مین وہ اتنی دور ہیں کیا کریں گے،، الٹا پریشان ہی ہوں گا،، میں ہینڈل کر لوں گا جان،،، اوکے چلو پاکستان چلتے ہیں،،،
اریش نے اسے بہلانا چاہا،،

ہاں ہمارا کام مکمل ہونے والا ہے تو چلیں گے کل پرسوں تک۔۔۔

کیا مطلب کونسا کام،،، اریش نے پوچھنا چاہا۔۔

اریش میری طبعیت ٹھیک نہیں مجھے آرام کرنا ہے،، پلیز،،، وہ روہانسی ہوئی۔۔

اوکے بیری آرام کرو مجھے بھی کچھ کام ہے،،، یہ کہہ کر وہ اس پہ کمفرٹر دیتا اس کے ماتھے پر دہکتے لب رکھے،،

اور جلدی سے باہر نکلا۔۔

بیری کونسے کام کے مکمل ہونے کی بات کر رہی تھی۔۔
مجھے دیکھنا ہو گا۔۔۔ کہیں وہ ویر سلطان چپ تک نہ پہنچ جائے۔۔

وہ طوفان بنا کاٹیج سے نکلا،،

انطالیہ پورٹ پر آج شپمنٹ کے ذریعے چپ لائی گئی تھی۔۔

ویرا اور اس کے ساتھی بھیس بدل کر پورٹ پہ آئے تھے۔۔اس کے خاص آدمی چاروں طرف پھیل گئے تھے۔۔

اس کے ساتھ نمیرا تھی وہ بظاہر ہزبینڈ وائف اور بزنس پارٹنر کے اپنے سامان کی ترسیل کے لئے یہاں آئے تھے۔۔
ان کے ساتھ شہباز ان کے سیکرٹری کے طور پر تھا۔۔

وہ مطلوبہ شپ کی جانب بڑھے تھے۔۔جس کے نیچے بنے بیسمیٹ میں ان کا مطلوبہ ہدف تھا۔۔
مالک ان کے ساتھ ملا ہوا تھا سو انھیں بہت رازداری اور چپکے سے وہاں سے وہ بندہ اڑانا تھا۔۔

وہ اس شپ کے مالک سے ملے اور اندر سے دیکھنے کی گزارش کی،،،

Ourequipmentisdelicatesowe'llwanttoseeitfromwithin.,,,,

مالک نے اجازت دی تو وہ شپ کے اندر چلے گئے۔۔

شپ کو گھوم پھر کر دیکھا۔۔مالک ساتھ تھا۔

کچھ دیر بعد ویر نے کہا۔۔

Ihavetogotothewashroom,,,,

مالک نے ویر کو واش روم دکھایا۔۔
نمیرا نے اسے باتوں میں الجھایا۔۔
ویر واش روم گیا وہاں کے
Bright
سے رکاوٹیں ہٹا کر اس کی بیک سے باہر آیا۔۔جہاں پتلی سی راہ داری میں فالتو سامان تھا۔۔
تھا۔ راہداریوں سے گزرتا بیسمنٹ اترا۔۔۔۔
وہاں حسب توقع بظاہر کوئی نہیں تھا۔۔وہ چپکے سے آگے بڑھا۔۔

وہ بڑے بڑے کاٹنز کے پیچھے چھپا ہوا تھا۔۔ویر کے پاس وقت بلکل نہیں تھا۔۔اس آدمی نے ویر پر حملہ کیا مگر ویر نے تیزی سے بچاؤ کرتے ہوئے اپنی بیلٹ نکال کر اس کی گردن کے گرد لپٹائی اور ہلکا سا جھٹکا دیا۔۔

وہ بے ہوش ہوگیا،، ویر اسے کندھے پر لاد کر اوپر لایا اسی راہداری میں آکر اسے خاموشی سے سمندر میں اتارا

جہاں انڈر واٹر اس کے ماہر تیراک موجود تھے،،، اب انھوں نے اس آدمی کو اپنے ٹھکانے لے جانا تھا۔۔

وہ پھر روشن دان سے واش روم آکر اطمینان سے باہر آیا۔۔

اب ان کا کام ختم ہوچکا تھا سو اطمینان سے باہر آئے،، اور واپسی کی راہ لی۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

وہ دونوں ائیر پورٹ آئے تھے۔۔ وہ جو بہت ہوشیاری سے اپنی گیم کھیل رہے تھے یہاں آکر گیم چینج ہوچکی تھی۔۔
پورا ایرپورٹ چھان مارا مگر نہ چِپ ملی نا آدمی۔۔

نیناں اور اریش سخت تلملائے،، تبھی اریش کا فون بجا۔۔

اور فون پر سننے والے ہر لفظ نے اس کے تاثرات خطرناک حد تک بدلے تھے۔۔
واٹ دا،،،،،،،،،،،،،،،،اس کے منہ سے گالی نکلی۔۔

لینا،،،ویر سلطان کدھر ہے۔۔تمھیں اس پر نظر رکھنی تھی ناں،،،،اریش سخت تلملایا۔۔

نیناں چونکی۔۔کیوں کیا ہوا ڈائمن،،،مجھے بتاؤ،،،

Sssshhhhhiiitttttt,,,,,,

ہوا کیا بتاؤ گے بھی برو،،،

جو بات ہمیں پتہ نہیں چلی وہ اسے کیسے پتہ چلی۔۔کہ چِپ کس زریعے سے ترکی آنے والی ہے،،،،۔۔۔چِپ بائی ائیر نہیں بائی شپ آنے والی تھی،،،ڈیم اٹ،،،وہ لے اڑا اسے،،،لینا پورے ایک منتھ کی محنت بیکار ہو گئی۔۔۔
اریش دانت پیس کر بولا

نہیں اتنی جلدی ہم ہار نہیں مانے گیں،،،چِپ چھینی بھی جا سکتی ہے،،،ابھی وہ رستے میں ہوگا چلو۔۔

وہ وہاں سے طوفان بنے نکلے،،،

کاٹیج سے تین چار کلومیٹر کی دوری پر ہی انھوں نے اسے جا لیا۔۔
زبردست فائرنگ کا تبادلہ ہوا تھا۔۔

ویر نے بہت جلد جان بوجھ کر سرانڈر کر دیا۔۔۔
(تاکہ اس کے آدمیوں کو جانی نقصان نا ہو) اس نے ہاتھ اوپر اٹھائے۔۔۔

تبھی ایک گاڑی سے نکل کر لڑکا اور لڑکی اسے اپنی جانب آتے دکھائی دئیے۔۔۔مکمل سیاہ لباس ۔۔۔بلیک پینٹ کے اوپر بلیک جیکٹس اور منہ پر مکمل ماسک۔۔
Whatyouwant,,,,,,,?

وہ دونوں بغیر بولے اسے کے قریب آئے اور اس کی تلاشی لی۔۔پینٹ کی پچھلی پاکٹ میں اریش کو وہ چپ کا چھوٹا سا باکس مل گیا،،،
اس نے وہ نکال لیا،،،ویر کے چہرے پر سایہ سا لہرایا۔۔

اریش نے وہ باکس کھول کر دیکھا،، چپ موجود تھی۔۔
وہ یونہی بغیر بولے پیچھے ہٹے اور ان کی دونوں گاڑیوں کے ٹائرز پر فائر کرتے وہاں سے نو دو گیارہ ہو گئے۔۔

وہ فتح کے نشے میں چوراب جولی کے سامنے بیسمنٹ میں کھڑے تھے۔۔
اریش نے اپنا موبائل نکالا اور چپ نکال کر موبائل میں موجود نمبرز سے چپ کے نمبر میچ کیے۔۔

تبھی غصے کی انتہا سے اس نے موبائل، چپ باکس سمیت دیوار میں دے ماری تھی۔۔

کیا ہوا برو یہ کیا کر دیا،،

الو بنا گیا وہ ہمیں لینا،،، نقلی چپ ہے یہ،،، اس کی آنکھوں نے لہو ٹپکایا۔۔۔
جولی بھی غصے سے پاگل ہو گئی۔۔

وہ کیسے مگر ہم نے تو اس کی پاکٹ سے نکالی تھی اور اگر یہ نقلی ہے تو اصلی کہاں ہے،،، لینا نے بھی سر پکڑا،،

وہ واقعی گیم چینجر تھا۔۔۔۔

اسی کے پاس ہے،،، ہمیں جلد از جلد اپنے آخری قدم اٹھانے ہیں لینا،،، ورنہ وہ چلے جائیں گے کامیاب ہو کر،،، اریش نے دانت پیسے،،

پھر اگلا پلان،،

الگ الگ کر دو ان سب کو ان کا ایکا ٹوٹا تو سمجھو یہ ٹوٹے،،، پھر تم لوگ آسانی سے قابو کر سکتے ہو انھیں،،، جولی غصے سے پھنکاری۔

ٹھیک ہے مام تو وقت آگیا ہے کہ میں اسے اپنے پاس لے آؤں ہمیشہ کے لیے،،،
وہ جنون کی انتہا سے بولا،،،

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

شاہ زین اسے لئے روم میں آیا تھا،، دھاڑ سے دروازہ لاک کیا۔۔
اور سہانا کو اپنے بیڈ پر پٹخا۔۔

وہ بیڈ پر اوندھے منہ گری تھی۔۔ تڑپ کر سیدھی ہوئی،، سامنے دیکھا تو سلطان مینشن کی چھت جیسے اس کے سر پر گری تھی۔۔۔

وہ بڑی فرصت سے اپنی شرٹ کے بٹن کھولنے میں مصروف تھا۔۔

یہ کیا کر رہے ہیں شاہ زین،،،، وہ چلائی،،،

اپنی بیوی کو اس کا حق دے رہا ہوں،،، وہ پھنکارا،،، میں تو امید کر رہا تھا تمھیں اپنی غلطی کا احساس ہو گا،،، تم سوری بولو گی یونی میں میرا تماشا لگانے کا،،،، تو میں بھی سوری بول دوں گا اپنے رویے کے لیئے۔۔ پھر سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا،،، مگر آج جو تم نے کیا سب ختم ہو گیا سہانا،،،، اور اب آج مجھے حیوان ثابت کرنے والی میرا ڈیول روپ دیکھو پھر،،،
شاہ زین کا سرسراتا لہجہ،،،،

آ،،،، آپ،،، مم،، میرے،، ساتھ،،، ای،،، ایسا نہیں،،، کک،، کر سکتے،، وہ سسکی،،

اور رئیلی،،، میں ایسا ہی کرنے والا ہوں،،، اب اپنی بیوی کو خوش بھی تو رکھنا ہے،،

کیا بیوی بیوی لگا رکھا ہے شاہ زین آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ۔۔

نو،،، میں کچھ نہیں جانتا۔۔ بقول تمھارے اگر یہ نکاح ہوا ہے تو ہوا ہے۔۔ اب اپنا کیا چپ چاپ بھگتو،، وہ شرٹ اتار کر دور اچھال چکا تھا،،
جارحانہ تیور لیۓ اس کی جانب بڑھا۔۔۔

نہیں شاہ زین،،، آپ مجھے اس طرح بے عزت نہیں کر سکتے۔۔ وہ تڑپتی پیچھے کی جانب سر کی

آہاں،،، سہانا بے بی تم اپنے اور میرے خاندان کے سامنے مجھے بے عزت کر سکتی ہو تو میں تو پھر بھی تنہائی اور بند کمرے میں تمھیں بے عزت کروں گا،،

وہ اسے پاؤں سے کھینچ کر اپنے سامنے گھسیٹ چکا تھا،، وہ بے تحاشا روئی۔۔
اب اپنے کیۓ گیۓ عمل کی سنگینی کا احساس ہو چلا تھا کہ شاہ زین کو اتنی انسلٹ کے بعد کیا محسوس ہوا ہو گا۔۔

سلطانز کے غصے اور جنون کو ہوا دینے والے آج تک پچھتائے ہی ہیں سہانا بے بی ،،، تم بھی پچھتاو گی جب حرام زندگی جیو گی ،، شاہ زین نے اس کا دوپٹہ کھینچ کر دور اچھالا ،،

وہ اٹھ کر شاہ زین کے قریب سے بھاگنے لگی جب شاہ زین اس کی کمر کے گرد بازو لپیٹ کر دوبارہ اسے بستر پر پٹخا ،،

کیوں سہانا بے بی اتنے میں ہی جان ہوا ہو گئی ،،، ابھی تو شروعات ہوئی ہے ۔ شاہ زین اس کے اوپر جھکا ،، مزاحمت کے لئے تیزی سے چلتے ہاتھ جکڑ کر اس نے بیڈ سے لگائے تھے ۔۔

تنی رگیں سرخ چہرہ آنکھوں میں وحشت اور جنون ،، اس وقت کون کہتا کہ وہ یونی کا کالم بوائے شاہ زین سلطان ہے ۔۔

شاہ زین چھوڑیں مجھے ،،، ائم سوری ،، وہ پھوٹ پھوٹ کر روئی ۔۔

واؤ ،،،، خوب ،،،، سہانا بے بی ،، معافی لفظ کہنا اور بولنا کتنا آسان ہے ناں تمہارے لئے ،،، ایک پتھر اٹھایا ،، کیچڑ میں پھینک کر میرا دامن داغدار کیا ،، اور بول دیا سوری ،،، میں اپنا پتھر واپس لیتی ہوں ۔۔ وہ دانت پیس کر بولا

شاہ زین کو خود سے اور اپنے بیڈ پر موجود اس نازک وجود سے بے پناہ نفرت،، کراہیت اور گھن محسوس ہوئی۔۔

دوبارہ اسے بیڈ پر پٹخا اور یوں دور ہوا جیسے کوئی اچھوت ہو۔

مرو سہانا تم،،، آئی ہیٹ یو،،،،، لاکھ چاہنے کے باوجود میں تمہارے ساتھ وہ نہیں کر سکتا،،،، جو تم نے میرے ساتھ کیا،،،، میں تو تمہاری جانب قدم بڑھانا چاہتا تھا مگر اب زندگی میں کبھی پلٹ کر تمہاری شکل بھی نہیں دیکھوں گا،،

وہ کہتا اپنی شرٹ اٹھا کر دھاڑ سے دروازہ بند کر کے جا چکا تھا۔۔

پیچھے وہ پچھتاؤں کہ انگاروں پر گھسیٹ لی گئی تھی۔۔ ارشد کا کا نے کتنا سمجھایا مگر اس نے ایک نا سنی۔۔ اور ایک غلط فیصلے غلط حرکت نے اس سے اس کا سب کچھ چھین لیا تھا۔۔

اور وہ جو تھپڑ پڑا تھا شاہ زین کو یقیناً اسی کی وجہ سے زندگی میں پہلی مرتبہ پڑا تھا

پچھتاوا،، شرمندگی،، محبت کو دکھی اور شرمندہ کرنے کا غم سب کو پریشان کیا،،،

اب کیا کروں، ،کیا کروں میں کہ اپنے کیے کا مداوا کروں، اس نے بیڈ پر لیٹے اپنے بال مٹھیوں میں جکڑے، ،

شاہ زین تن فن کرتا سلطان مینشن سے جا چکا تھا، ، سلطان مینشن واپس نا آنے کے لیئے، ، ، ،

حاتم مینشن پہنچا تو روپ اس کا رویا چہرہ دیکھ بہت پریشان ہوئی مگر وہ خود کو، ، وہاں موجود اپنے کمرے میں بند کر چکا تھا۔ ۔

روپ نے بھی کرید نا ضروری نا سمجھا۔ ۔اور پھر کچھ ہی دیر بعد حرم اور میر چلے آئے اس کے پیچھے وہ شاہ زین کے روم کی جانب آئے۔ ۔

دروازہ ناک کیا مگر وہ ٹس سے مس نا ہوا۔ ۔

لاک کھلا تھا۔ ۔وہ اندر آ گئے۔ ۔وہ بیڈ پر اوندھے منہ لیٹا ہوا تھا۔ ۔اپنی مما اور ڈیڈ کو دیکھ کر سیدھا ہوا۔ ۔
حرم خاموشی سے پاس آ کر بیٹھی اور اس کا سر گود میں رکھا۔ ۔
میر بھی پاس آ کر بیٹھا، ،

آنسوؤں نے آنکھوں کی باڑ کو توڑا،،، مما میں نے کچھ نہیں کیا،، وہ جھوٹ بول رہی تھی،،۔

ہمیں معلوم ہے شاہ زین،،، حرم نے اطمینان سے کہا۔۔
ہمیں تم پر پورا بھروسہ ہے شیر،،، اور برو کو بھی،، بلکہ سب گھر والوں کو،،، میر نے بھی اس کے سر پر بم پھوڑ

وہ اٹھ کر بیٹھ گیا اور شاکی نظروں سے اپنی ماں کو دیکھا۔۔
مما آپ نے مجھے تھپڑ مارا،،،،

وہ تمھیں نہیں مارا تھا اس ضدی لڑکی کی ضد،، انا اور محبت کو مارا تھا،، اس کی روح کو جھنجھوڑا تھا،، تاکہ اسے اس کی غلطی کی سنگینی کا احساس ہو۔۔ حرم نے سکون سے کہا۔۔

ڈیڈ اس وقت آپ لوگوں نے مجھ پر بھروسہ نہیں جتایا،، شاہ زین نے پھر شکوہ کیا۔۔

وہ اس لئے کہ وہاں ایک بیٹی کا باپ موجود تھا جس کے پہلے ہی کندھے جھکے ہوئے تھے،، اس وقت اگر ہم کچھ کہتے وہ جیتے جی مر جاتا، اور یہی سمجھتا کہ ہم اپنے بیٹے کو بچا رہے ہیں، وہ بہت نیک اور

نفیس انسان ہے اپنی بیٹی کی غلطی پتا چلتی تو شرمندہ ہوتا،، اس لئے ہم اور خاص کر ویر برو خاموش رہے نہیں تو وہ سب کچھ جھوٹ ثابت کرنا برو کے لئے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا،،، شاہ میر نے اطمینان سے کہا تھا اسے کچھ سکون ہوا،،،،،،

مگر پھر حیرت ہوئی،،، مما میں اسے اپنے روم میں لے گیا،، تو پھر آپ لوگوں نے جانے کیوں دیا،،،؟ وہ حرم کی گود میں منہ دئے شرمندگی سے بولا۔۔

کیونکہ مجھے اپنی تربیت پر پورا بھروسہ ہے،، حرم نے مسکرا کر اس کے بالوں میں ہاتھ دیا۔۔۔

اب ہمیں بتاؤ شروع سے کیا ہوا تھا۔۔ وہ اتنی کیوٹ اور خوبصورت بچی اتنی بڑی غلطی کیوں کر بیٹھی۔۔

اونہہ کیوٹ بچی،،،،، آئی ہیٹ ہر مما،،،، وہ چڑ کر بولا اور ساری بات بتاتا چلا گیا۔۔

حرم اور میر کو بیٹے کی کیوٹ سی لو سٹوری سن کر بہت ہی زیادہ ہنسی آئی مگر صاحبزادے کے بگڑے تیور دیکھ کر عافیت اسی میں جانی کہ ہنسی دبائے رکھی۔۔

اب آگے کیا کرنا ہے شاہ زین،،،؟ حرم نے پوچھا تو اس نے برا سا منہ بنایا۔۔

کیا کرنا ہے مما،، آئی ہیٹ ہر،،،،، میں اس کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا۔۔۔

تو ٹھیک کچھ دن میں اسے اپنے پاس رکھوں گی تم یہیں حاتم مینشن میں رہنا،،، اسے ایک ماں کی تربیت کی ضرورت ہے،، حرم نے کہا تو اس کا پھر منہ کڑوا ہوا۔۔

مما آپ اس کی وجہ سے مجھے خود سے دور کریں گی،،

نہیں تمھاری وجہ سے،، حرم نے معنی خیز سا کہا۔۔

مجھے کوئی پرواہ نہیں اس کی،، وہ لاپروائی سے بولا۔۔

اوکے ٹھیک ہے،، مگر ہمارے کہنے پہ تھوڑا کمپرومائز کرلو،،
میر نے کہا تو وہ خاموش ہو گیا۔۔
میر اور حرم کافی دیر اس کے پاس رہے پھر چلے گئے۔۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

وہ کاٹیج لوٹا تو کامیاب لوٹا تھا
دشمن کو بھی ڈاج دینے میں کامیاب ہوگیا۔۔

جب ویر نے اس آدمی کو سمندر میں پھینکا تھا اصلی چِپ اپنے آدمیوں کو تھما دی تھی۔۔اور نقلی خود رکھ لی۔۔

پتہ تھا دشمن کسی بھی طرف سے حملہ کر سکتا ہے،،اور اب وہ مطی کے پاس آیا تھا۔۔۔

کیسی طبعیت ہے تمھاری،،،؟

ہمم ٹھیک ہوں،،، مطی چونکہ میڈیسنز لے چکی تھی تو اب کچھ بہتر تھی۔۔

سنو مطی،،، کل ہمیں نکلنا ہے یہاں سے،، مگر میں چاہتا ہوں کہ یہ چِپ تم سنبھالو،،، کیونکہ آج ہم سب دشمن کی نظر میں آ چکے ہیں،، مگر تم،، تم سے ناواقف ہیں،، اب جان دے دینا مگر یہ چِپ نہیں دینا کسی کو،،، میں یہ امانت تمھیں سونپتا ہوں۔۔

ویر نے باکس مطی کی جانب بڑھایا۔۔

مطی نے باکس لے کر اس میں سے چِپ نکالی۔۔باکس الماری میں چھپا دیا مگر چپ نکال کر بلکل چھوٹے سے پلاسٹک میں لپیٹ کر اسے اپنی فراک کی پہلو میں موجود سیکرٹ پاکٹ میں رکھ لیا۔۔

اپنا خیال رکھنا،،، ویر کہتا اس کا کندھا تھپتھپا کر اپنے روم میں آگیا۔۔

تبھی نیناں کا میسج آیا۔۔

کدھر ہو؟

کیوں یاد آرہی ہے؟ 😜

جوابی میسج پڑھ کر نیناں گڑبڑائی۔۔۔

اونہہہ مجنوں کی اولاد۔۔پھر جواب دیا۔۔

ویر ہنسا،،جواب دیا،،

رائٹ میرے ڈیڈ ایک بہت بڑے مجنوں ہی ہیں،، پر سوچ رہا ہوں میرے بچے کیا ہوں گے مجنوں یا رانجھے،،،

ویر نے پھر چھیڑا۔۔۔ نیناں کے ہاتھوں میں واضع لرزش تھی۔۔ مگر اپنا مقصد بھی پورا کرنا ضروری تھا۔۔

میں فری ہوں،، کچھ دیر کے لئے آجائیں پھر ڈنر اکٹھا کرتے ہیں۔۔
نیناں نے میسج کیا،، کچھ دیر بعد ہی رپلائی آگیا۔۔

اوکے ابھی آیا۔۔

ویر کہتا اٹھا،، اور گاڑی لے کر نکلا۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

رات کی تاریکی میں چند ہیولے بے تحاشا خاموشی سے کاٹیج میں داخل ہوئے تھے۔۔
بلیک ڈریس اور بلیک ماسک۔۔۔

ان میں سے ایک اطمینان سے چلتا مطی کے روم کی طرف آیا۔۔کھڑکی پھلانگ کر اندر داخل ہوا تو وہ بے خبر میڈیسنز کے زیر اثر سو رہی تھی۔۔

وہ بیڈ کے قریب آیا۔۔
نیند میں بھی کچھ غیر معمولی لگا تو پٹ سے آنکھیں کھولیں تھیں مطی نے۔۔

ملگجے سے اندھیرے میں کوئی ہیولہ کمرے میں نظر آیا تو اس نے چلانے کو منہ کھولا۔۔

جو کہ سامنے والے نے بجلی کی سی تیزی سے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ اس کی آواز کا گلا گھونٹا۔۔
تب مطی کو اپنی گردن میں سوئی سی چبھتی محسوس ہوئی۔۔

یہ جو بھی تھا بلکل ٹھیک نہیں تھا۔۔ویر بھی نہیں تھا نہیں تو وہ تو خطرے کو بھانپ لیتا۔۔
مطی جلد ہی بے ہوش ہو کر اس کی بانہوں میں جھول گئی تب اس نے اپنا ماسک اتارا۔۔

اریش نے مسکرا کر اس دشمنِ جان کو دیکھا۔۔جو نیلی فراک میں اسے نیلی پری لگ رہی تھی۔۔

ہیپے بیری،،، تمھیں دنیا سے چرانے کا وقت آگیا ہے بے بی گرل،، وہ بے خود سا ہو کر اس کے نرم وگداز لبوں پر جھکا۔۔

دل تھا کہ بھرتا نہیں تھا،، روح تھی جو سیراب نہیں ہو پا رہی تھی۔۔

کافی دیر خود کو سیراب کرنے کے بعد وہ پیچھے ہٹا اور اسے بازوؤں میں بھرا۔۔

ابھی بھی اریش کی نظر اس کے چہرے کے ہر نقش کو چوم رہی تھی۔

پاگل کر دو گی مجھے بیری تم،،،،،،،

وہ کہتا اسے باہر لایا۔۔

پھر جتنی خاموشی سے وہ لوگ کاٹیج میں داخل ہوئے تھے۔۔ اپنا مقصد پورا کر کے اتنی ہی خاموشی سے وہاں سے چلے بھی گئے۔۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

ویر واپس لوٹا،، تو ایک قیامت آ کر گزر چکی تھی۔۔

اسے بہت جلد کچھ غلط ہونے کا احساس ہو گیا تھا۔۔
وہ مطی کے کمرے کی جانب آیا چیک کرنے۔۔

مطی۔
،،، مطی، کمرہ خالی تھا،،، واش روم کے پاس گیا۔۔
چھٹکی،،، وہ جھنجھلا کر چلایا۔۔
مگر جواب ندارد۔ ہلکا سا ڈور کو پش کیا کھلتا چلا گیا۔۔ وہ بھی خالی تھا۔۔
چند لمحوں میں کاٹیج سر پر اٹھا لیا تھا اس نے ازھاد اور نمیرا شرمندہ سے کھڑے تھے۔

اور وہ بے حد پریشانی سے بالوں میں ہاتھ پھیر رہا تھا۔۔

Ssssshhhhhiiiittttt

گئی کہاں وہ،،،،؟ زمین کھا گئی کہ آسمان نگل گیا،، وہ دھاڑا۔۔

ان کیمروں کے علاوہ جو باہر لگے ہیں دوسرے خفیہ کیمرے چیک کرواؤ ابھی۔۔

شہباز نے جلدی سے کیمرے کھولے،، ملگجے اندھیرے میں کچھ ہیولے اندر آتے اور مطی کو اٹھا کر باہر جاتے دکھائی دئے تو ویر کے سر پر آسمان گرا۔
یہ جان کر کہ وہ کڈ نیپ ہو چکی ہے۔۔

افففففففف

آدھی رات کو شاہزر،، ویر اور میر سٹڈی میں تھے جب جونئیر کا فون آیا۔۔
یا اللہ خیر،،، ویر نے کہتے کال اٹینڈ کی مگر سامنے سے جو سننے کو ملا وہ اس کے سر پر بم پھوڑنے کو کافی تھا۔۔

جونئیر تم کدھر تھے،،، اسے تمھاری زمہ داری پر بھیجا تھا ہم نے،، اتنی بڑی لاپرواہی کیوں کی،، ویر دانت پیس کر بولا

شاہ زر تڑپا۔۔۔ کیا ہوا بگ بی،،، پلیز بتائیں مجھے۔۔

مطی کی کڈ نیپ کر لیا کسی نے ،، شاہ زر کے پاؤں تلے سے زمین کھسکی۔۔
جونئیر شرمندہ سا چند اور ضروری باتیں بتا کر فون بند کر چکا تھا۔۔
شاہ زر نے سر پکڑا اور کاٹ پر ڈھے گیا۔۔

حوصلہ کرو یار کچھ نہیں ہو گا ہم چلتے ہیں ان کے پیچھے ،، ویر نے کہا۔۔

نہیں بگ بی آپ نہیں میں خود جاؤں گا۔۔

میں جلتا ہوں تمھارے ساتھ۔۔ میر بے چین ہوا۔۔

نہیں اگر اکٹھے گئے تو حبہ کو شک ہو جائے گا ،، میں نہیں چاہتا اسے بھنک بھی لگے اور ایک نیا طوفان کھڑا ہو جائے ،، اسی لئے فی الحال میں جاؤں گا۔۔ لندن بزنس ڈیل کا بہانہ کر کے ،،

او کے جاؤ تیاری کرو۔۔ میں دیکھتا ہوں اگر ابھی کی کوئی فلیٹ ہے چار گھنٹے لگے گے صبح تک تو پہنچ جاؤ گے۔۔

او کے بگ بی ،،، وہ کہتا اپنے روم کی جانب آیا دل جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا تھا

اور چھٹی حس کہتی تھی کچھ برا ہونے والا ہے۔۔۔۔

اس نے اٹھنے کی کوشش کی مگر نقاہت سے جسم چور،، وہ واپس نڈھال سی بیڈ پر ڈھے گئی۔۔

کنپٹیاں سہلائیں اور یاد کرنے کی کوشش کی کہ ہوا کیا تھا۔۔
سب یاد آنے پر اس کے رونگٹے کھڑے ہوئے تھے تڑپ کر اٹھی۔۔اور سب سے پہلے اپنے وجود کو دیکھا۔۔

جو بالکل محفوظ تھا پھر ارد گرد کا جائزہ لیا،، بہت خوبصورت کمرہ جس میں سامان کے نام پر بس ایک بیڈ اور منی فریزر رکھا ہوا تھا۔۔

وہ بوکھلا کر اٹھی۔۔ اور دروازے کی جانب لپکی۔ دروازہ ہر طرح سے کھولنے کی کوشش کی،، سیکھے گئے طریقے بھی ٹرائی کیے مگر ناکام۔۔

کوئی ہے کھولو اسے،، وہ انگلش میں چلائی۔۔۔

یہ میرسن کی ایک بڑی سی کمرشل بلڈنگ کے بیسمنٹ کا ساؤنڈ پروف روم تھا۔۔۔جس بلڈنگ کو یوز کرنے کا اختیار صرف لینا اور ڈائمن کے پاس تھا۔۔۔
اریش اسے یہاں بائی ہیلی لے کر آیا تھا۔۔

اسی بلڈنگ کے ایک اور روم میں اریش اپنے موبائل میں اپنی ڈمپل گرل کی ایک ایک حرکت اس کا جھٹپٹانا گہری مسکان سے دیکھ رہا تھا۔۔

ٹھنڈی آہ بھری۔۔۔ میری بیری اگر تم شاہ زر سلطان کی بیٹی نہیں ہوتیں تو اس وقت میری باہوں میں ہوتیں،،،،

پھر فون اٹھایا۔۔
ڈائل کیا،،، جو کہ دوسری بیل پر رسیو کر لیا گیا۔۔

یس سر،،

صبح کو کسی پبلک بوتھ سے فون کر دینا جیسے میں نے سمجھایا ہے۔۔

یس سر ہو جائے گا،، اور کوئی حکم۔۔ اور سر آپ کے لئے ایک اور نیوز ہے۔۔

کیا،؟ اریش چونکا۔۔

سر شاہ زر سلطان ترکی آیا ہے اپنی بیٹی کو ڈھونڈنے۔۔

اوہہہہ،، بریلینٹ،،، زبردست،، اچھی بات ہے اب وہ ہی آئے گا میرے روبرو،،، دیکھتے ہیں،، ہے کیا چیز،،، جس نے میری مما کو برباد کیا،، میں اسے برباد کر کے خون کے آنسو رلاؤں گا،،،،

اریش کی آنکھوں میں سے درندگی ٹپکی۔۔
سنو پلین چینج اب جیسے بولوں فون کر کے بلکل ویسے بولنا،، اوکے،،،

کہہ کر فون رکھا اور پھر اپنی بیری کی جانب متوجہ ہو گیا۔۔

مطی نے ہر طور کوشش کی مگر وہاں تو اس دروازے کے علاوہ کوئی آنے جانے کی راستہ تھا ہی نہیں۔۔

وہ تھک ہار کر بیڈ پر بیٹھی،، مگر روئی نہیں، مجھے اپنے آخری سانس تک یہاں سے باہر نکلنے کی کوشش جاری رکھنی ہے۔۔

وہ دل میں عزم لیئے خاموشی سے بیڈ پر بیٹھ گئی اور کسی نقل و حرکت کے ہونے کا انتظار کرنے لگی۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

اس ایک رات میں ویر نے پورا انطالیہ چھان مارا تھا۔۔
مگر مطی کا کوئی سراغ نہیں مل پایا۔۔

صبح تک شاہ زر بھی ترکی ویر کے پاس پہنچ چکا تھا جنھیں دیکھ کر ویر پریشان ہوا اور شرمندہ بھی۔۔

سوری چھوٹے پاپا،، میں مطی کا خیال نہیں رکھ سکا،، پتہ نہیں کیسے مجھ سے بھول ہو گئی،، اس کا چہرہ لہو ٹپکا رہا تھا،، بچپن کا ساتھ تھا اور اب اس کی فکر تھی جو چین نہیں لینے دے رہی تھی۔۔۔

نو اٹس اوکے جونئیر،، ڈونٹ وری،، بس اب یہ دیکھو کہ تمھاری چھوٹی ممی کو یہ بات پتا چلنے سے پہلے ہمیں مطی کو ڈھونڈنا کیسے ہے نہیں تو گنجا کر دے گی تمھیں وقت سے پہلے۔۔

شاہ زر نے جونئیر کی لٹکی شکل دیکھ کر اسے چِل کرنا چاہا مگر کلیجہ تو خود کا بھی منہ کو آ رہا تھا اپنی پرنسز کا سوچ کر،،،

کوشش کر رہا ہوں،، آپ بیٹھیں۔۔ میں ابھی آتا ہوں،،، ویر شہباز کے پاس گیا تاکہ کیمروں میں ہر باریک سے باریک چیز دیکھ کر کوئی کلو ڈھونڈ سکے۔۔

مگر کچھ ہاتھ نہیں لگا۔۔
وہ پھر شاہ زر کے پاس چلا آیا،،

ابھی کچھ بولتا کہ فون کی بیل بجی،، ان ناؤں نمبر تھا،، کڈنیپر کا بھی ہو سکتا تھا۔۔ وہ شاہزر کو اشارہ کرتا فوراً شہباز کے پاس آیا اور نمبر دکھا کر ٹریس کرنے کو کہا۔۔

کسی پبلک فون بوتھ کا نمبر تھا۔۔

شاہ زر بھی موجود تھا جب اس نے کال رسیو کر کے کان کو لگائی۔۔

ہیلو۔۔ ویر سلطان سپیکنگ،،،،

نو یو ناٹ،،،، یو آر شاہ زل سلطان سیکرٹ ایجنٹ،،،، اب غور سے سنو کیونکہ وقت نہیں میرے پاس،، مجھے وہ مائیکرو چپ چاہیے جو تمھارے پاس ہے،،،، اپنی کزن زندہ سلامت چاہیئے تو وہ مائیکرو چپ مجھے دے دو،، نہیں تو اس کے ٹکڑے شام تک بھیج دوں گا تمھارے پاس،،،،

وہ اردو میں غرا کر بات کر رہا تھا،،

یو باسٹرڈ،، ویر کو آگ لگی۔۔

شٹ اپ شاہ زل سلطان ،،، تم اس کنڈیشن میں نہیں ہو کہ مجھے کوئی گالی دو یا بات بھی کرو ،، اب سنو مائیکرو چپ اپنے چچا شاہ زر سلطان کو دے کر میر سن بھیج دو ،،، میرے بندوں کی تمہارے قدم قدم پر نظر ہے ،،،، تم انطالیہ سے باہر نکلے تو اسی وقت مطربہ شاہ زر سلطان کا سر دھڑ سے الگ کر دوں گا سمجھے ،،،،

اب اسے چِپ دے کر باہر کھڑی بلو گاڑی میں روانہ کر دو ابھی اور اسی وقت ،، کیونکہ نا تمہارے پاس سوچنے کا وقت ہے نا مطربہ کے پاس زندہ رہنے کے لئے ،،

ویر نے ماتھا سہلایا ۔ ۔ اب اس کے پاس ان کی بات ماننے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا ۔ ۔ مطی کی زندگی کا سوال تھا ۔ اور سپیکر وہ ازھاد اور نمیرا کو سنانے کے لئے کب سے آن کر چکا تھا تو شاہ زر بھی اس کی تمام گفتگو سن چکا تھا ۔ ۔ شاہ زر نے ویر کو تسلی دی ،،

ٹھیک ہے میں بھیج رہا ہوں مگر اسے کچھ ہوا تو پوراترکی جلے گا یاد رکھنا باسٹرڈ بزدل ،،، کہہ کر ویر نے جان بوجھ کر فون رکھ دیا ۔ ۔

چھوٹے پاپا غور سے میری بات سنیں وقت نہیں ،، میں آپ کو باکس دوں گا مگر وہ خالی ہے کیونکہ چِپ مطی کے پاس ہی ہے اور اسے پتہ ہے کہ وقت پڑنے پر اسے سپوئل کر دینا ہے ،، آپ جائیں ،،، میں یہاں سے نہیں نکل سکتا ،، مطی کی زندگی کا سوال ہے ،،، میں میر سن کی پولیس اور ہیڈ

کوارٹرز سے رابطہ کرتا ہوں وہ وقت پر وہاں پہنچ جائیں گے،، آپ کے جوتے میں ٹریکنگ ڈیوائس چھپا رہا ہوں لوکیشن کے لئے،،، وہ کپڑے چیک کریں گے جوتے نہیں،،، آپ سمجھ گئے ناں۔۔

ہاں ویر میں سمجھ گیا ہوں،،،
ویر جلدی سے مطی کے روم میں گیا اور وہ باکس لے آیا،،،،

باکس پاکٹ میں رکھے شاہ زر باہر نکلا،، کچھ دوری کے فاصلے پر ایک بلو کلر گاڑی نظر آئی وہ اس میں بیٹھا تو دو آدمی اس کے دائیں بائیں دیکھے اور چیکنگ مشین سے اس کے کپڑے چیک کیے۔۔

انھوں نے شاہزر کے ہاتھ پیچھے باندھے اور آنکھوں پر پٹی باندھ دی۔۔
اب گاڑی تیزی سے چل رہی تھی۔

تقریباً آدھا گھنٹہ گاڑی چلنے کے بعد انھوں نے شاہ زر کو گاڑی سے نیچے اتارا اور ہیلی میں بٹھایا۔۔

اب ہیلی اپنی منزل کی جانب رواں دواں تھا۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

سہانا بیڈ پر لیٹی پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی جب حرم روم میں داخل ہوئی۔۔

حرم کو سہانا کے لباس نے خائف کیا،، عجیب بے ہودہ لباس گھٹنوں تک ٹی شرٹ،، سلیولیس بازو اور بلکل چست سی ٹائٹس۔۔
گلے میں چھوٹا سا دوپٹہ۔۔۔

سہانا سیدھی ہو کر بیٹھ گئی مگر ہنوز روتی رہی۔۔ حرم آ کر اس کے پاس بیٹھی اور نرمی سے اسے سینے میں بھینچا۔۔

تو وہ اور پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔ حرم نے اسے گود میں لٹا کر اس کے سلکی براؤن بالوں میں ہاتھ پھیرا۔۔

جب وہ جی بھر کر سارا غبار نکال چکی تو حرم نے پوچھا۔۔

کیوں رو رہی ہو بیٹا،، فکر مت کرو وہ ٹھیک ہو جائے گا۔۔

آ،،،،، آنٹی،، ممم،،،، میں،، نے،سسب،، جج،، جھوٹ بولا،، وہ پھر سے سسکی،،

جانتی ہوں۔۔۔ حرم اطمینان سے بولی،، سہانا کی آنکھیں صدمے سے ھھٹی رہ گئیں۔۔

ا،، آپ نے پھر بھی ان پر ہاتھ اٹھایا،،

وہ اسے نہیں تمھاری محبت کو لگایا تھا،، یہ چیک کرنے کے لئے کہ یہ پیاری مگر گندی سی بچی میرے بیٹے سے کتنی محبت کرتی ہے۔۔ حرم نے اس کا گداز گال کھینچا تو وہ سوں سوں کرتی بلش کرگئی۔۔

ائم سوری آنٹی،،، اس کے چہرے سے لگ رہا تھا وہ اپنے کیئے پر دل پر شرمندہ ہے۔۔

کوئی بات نہیں،،، نادانی میں ہو جاتی ہیں غلطیاں،، سہانا نے سر اٹھا کر اس عظیم اور نفیس عورت کے بلند ظرف کو دیکھا۔۔
خوبصورت ہاف وائٹ سے دوپٹے کو حجاب سٹائل لئے وہ بلکل فرشتہ سی لگ رہی تھیں۔۔

کیا دیکھ رہی ہو،،، حرم مسکرائی۔۔

یہی کہ شاہ زین بلکل آپ پر گئے ہیں،،، اس نے نظریں جھکا کر کہا۔۔

مگر تم اپنی مما پر بلکل نہیں،،، حرم نے اس کی ناک کھینچی۔۔

وہ تو جب میں بہت چھوٹی تھی تو گزر گئیں اس لئے میں ان جیسی نہیں بن پائی مگر اب میں آپ جیسی بننا چاہتی ہوں آنٹی۔۔۔
اس نے حسرت بھری آنکھوں سے ایک امید سے حرم کی طرف دیکھا۔۔

میرے بیٹے کا دل جیتنے کے لئے،،، حرم نے دانت تلے لب دبا کر چھیڑا،،،

نہیں آنٹی اپنے لئے،،، وہ پھر رو دی،،، ان سے معافی مانگنے کے لئے،،

تو پھر مجھے آنٹی نہیں مما ہی بولو،،، اس شرط پر،،، حرم مسکرائی،،،

جی،،، مما،،، سہانا کو یہ لفظ ادا کرنا سکون دے گیا،، مما وہ مجھے کبھی معاف نہیں کریں گے،، اسے نئی فکر لاحق ہوئی،،،

ہممم اس مسئلے کا بھی کوئی نا کوئی حل نکال لیں گے،،،

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

ویرا اپنے کاٹیج میں بے چین سا تھا جب موبائل پر نیناں کا میسج آیا۔۔

کسی نے گھر پر حملہ کیا ہے،، جلدی آئیں۔۔
وہ ازھا داور نمیرہ کو اطلاع دے کر فوراً گاڑی لے کر نکلا،، جب نیناں کے گھر پہنچا تو باہر سے کچھ لوگ فائرنگ کر رہے تھے۔۔

اس کی جوابی فائرنگ سے وہ بھاگ چکے تھے۔۔
وہ جارحانہ تیور لئے اندر آیا۔۔اندر بھی کچھ لوگ موجود تھے۔۔

اب وہ اپنی بیلٹ نکال چکا تھا۔۔بہت جلد وہ اس کیلوں والی بیلٹ کی مار سے گھبرا کر بھاگ چکے تھے۔۔

تبھی وہ بیلٹ چھوڑ کر نیناں کی جانب لپکا اور یہی وہ پل تھا جب اس کی بیلٹ ری پلیس کر دی گئی تھی ۔۔ نیناں جو زمین پر زخمی حالت میں پڑی تھی ۔۔ اس کا سر گود میں رکھا ۔۔

نیناں ،،، نیناں ،،، آنکھیں کھولو ڈیم اٹ ،، اس نے آنکھیں کھولیں تو اسے خود پر جھکے پایا ۔۔

کیا ہوا بتاؤ مجھے مگر وہ نفی میں سر ہلاتی اٹھی اور بڑی صفائی سے اس کی گنز بھی نکال چکی تھی ۔۔ آخری داؤ دل پر پہاڑ جتنا پتھر رکھ کر کھیل رہی تھی ۔۔ کیونکہ دل کمبخت فل بغاوت پر اتر بیٹھا تھا ۔۔

اس نے گنز وہیں صوفے کے نیچے سرکا کر فون اٹھایا اور میسج ٹائپ کیا ۔۔

کچھ لوگ تھے ،،، جینیفر کو اٹھا کر لے گئے ،، مگر میں نے پہچان لیا ،،، وہ وہی تھا جو میرے ساتھ زبردستی کرنا چاہتا تھا ،،، میں نے مزاحمت کی تو جینیفر کو لے گئے ،،، میں چھپ گئی تھی ابھی نکلی باہر ،،،،

اوکے چلو پھر ،، وہ لوگ جینیفر کو وہیں لے کر گئے ہوں گے جہاں تمھیں رکھا تھا ۔۔
اس نے اثبات میں سر ہلایا اور ساتھ چل دی ۔۔ ویر نے اپنی بیلٹ اٹھائی اور باہر بھاگا ،،

ویر نے تیزی سے ڈرائیونگ کی ،، کچھ ہی دیر بعد وہ اسی جگہ پر تھے ،، جہاں نیناں کو رکھا گیا تھا ،،

تم گاڑی میں ہی بیٹھی رہنا ، ، اور باہر نکلنے کی کوشش بھی مت کرنا سمجھیں ، ، ، اس نے اثبات میں سر ہلایا ۔ ۔

وہ جارحانہ تیور لئے دھاڑ سے اندر داخل ہوا مگر اندر کوئی نہیں تھا ۔ ۔
پھر اچانک ، ، ، ، ، ، ، بہت سے لوگ اندر داخل ہوئے تھے ۔ ۔ جن میں ایک آدمی بھی تھا ، ،

ویر کے سر پر چاروں طرف سے گن تانیں گئیں تھیں ، ، ، اس نے اپنی سیکرٹ پاکٹ ٹٹول کر دیکھی مگر اس کی گنز وہاں موجود نہیں تھیں ۔ ۔ ۔

اسے حیرت کے ساتھ ساتھ شاک لگا ۔ ۔
مگر اس وقت وہ سب سے زیادہ پریشان ہوا تھا ۔ ۔ ۔ جب بیلٹ نکالی تو وہ اس کی مخصوص بیلٹ نہیں تھی ۔ ۔
بلکہ عام سی لیدر بیلٹ تھی ۔ ۔

کیا ڈھونڈ رہے ہو شاہ ذل سلطان ، ، ، ، زبیر پھنکارا ۔ ۔ تبھی نیناں وہیل چیئر دھکیلتی وہاں آئی ۔ ۔

ویر کے پیروں نیچے سے زمین کھسکی اور آسمان سر پر گرا۔ جب نیناں نے بھی آ کر تمسخرانہ ہنسی کے ساتھ اس کے اوپر گن تان لی۔۔ اسے سمجھنے میں سیکنڈز نا لگے کہ اس ساری گیم پلان کے پیچھے کون تھا،،، کون اس کی ہار کا سبب بن رہا تھا،، کس نے اس کی گنز اور بیلٹ غائب کیں تھیں،،، اس کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑ کر پاؤں میں مسلا تھا۔۔۔

تب جولی ویر کی جانب گھورتی بولی۔۔۔

اب تمھیں یہ الجھن ہو گی کہ میں کون ہوں۔۔۔ چلو مرنے سے پہلے آخری خواہش کہ طور پر میں بتا ہی دیتی ہوں کہ میں سلطانز کی جانی دشمن ہو پہلے تم مرو گے،،، جو کہ شاہ ویر سلطان کو گفٹ ہو گا میری طرف سے،،، پھر وہ تمھاری کزن مرے گی جو کہ شاہ زر سلطان کو گفٹ جائے گا۔۔۔۔
ہاہاہاہاہا۔۔۔ وہ پاگلوں کی طرح ہنس دی۔۔۔

مگر ویر لہو ٹپکاتی آنکھوں سے صرف نیناں کو دیکھ رہا تھا۔۔
زندگی میں پہلی مرتبہ ہارا تھا،،، محبت کے ہاتھوں شکست کھائی تھی،،،

ہار گیا تھا اعتماد کرنے سے،،،، اور یہ ہار اس کی زندگی کی سب سے بڑی ہار تھی۔۔ جس نے اس کی کمر توڑ دی تھی۔۔ جھکا دیا تھا ایک گیمر کو،،، توڑ دیا۔۔۔ اس کے وجود کو جیسے ٹکڑے ٹکڑے کر دئے گئے تھے۔۔۔

کوئی آخری خواہش۔۔۔۔ جولی نے شاہانہ انداز میں پوچھا۔۔

ہاں مجھ پر پہلی گولی یہ چلائے گی،،، ویر نے نیناں کی طرف اشارہ کیا۔۔

نیناں کی روح جھنجھوڑی تھی شاید کسی نے،،، چہرے سے مسکراہٹ غائب ہوئی۔۔

کم آن لینا،،، میری جان،،، دشمن کی خواہش پوری کرو،،، جولی نے کہا۔۔
نیناں کے گن تانے ہاتھ لرز رہے تھے۔۔
پانچ سیکنڈز
دس سیکنڈز

وہ نیناں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ مگر وہ فائر نہیں کر رہی تھی۔۔
تبھی وہ پیچھے ہٹی۔۔ جولی کے کان میں کچھ کہا اور وہاں سے چلی گئی۔۔۔

پیچھے جولی کی گن سے فائر ہوا تھا۔۔۔ایک سنسناتی گولی تھی جو ویر کے پہلو کو چیرتی ہوئی نکلی،،،
وہ جھٹکے سے بھیگی پلکوں سمیت زمین بوس ہوا تھا۔۔

آج وہ ویر مر گیا تھا جو کہ اپنی محبت ہارا تھا۔۔۔ محبت میں ہارا تھا۔۔

لے جاؤ اسے اور پھینک دو بیسمنٹ میں،،، جب شاہ زر کی بیٹی مرے گی تو اکھٹی ہی لاشیں گفٹ کروں گی سلطانز کو۔۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

شاہ زر کو وہ لوگ اسی کمرشل بلڈنگ میں لائے تھے،،، جہاں اریش موجود تھا،،

بڑے سے حال میں اریش نفرت اور تمسخرانہ سا گھورتا شاہ زر کے روبرو آیا۔۔
مگر سامنے دشمن کی جگہ اریش کو دیکھ کر شاہ زر کی صدمے سے آنکھیں پھٹیں

مجھے جانتے ہو،، اریش کا سرسراتا لہجہ،،

ہاں تم اریش زبیر ہو۔۔۔زاہ زر نے کہا۔۔

ماں کا نام پوچھو،،،،،؟لہجے میں حکم تھا،۔۔۔

تم بتاؤ،،،،؟

جولی،،،جولی نام ہے میری ماں کا،،جولی کے نام پر شاہ زر بے تحاشا چونکا،،اور سمجھنے میں ایک سیکنڈ نا لگا کہ اب اس پاگل عورت نے اپنے بچوں کے دماغوں میں کیا کیا گند نہیں بھرا ہوگا جو سامنے کھڑا وہ لڑکا اس سے اس قدر نفرت سے بات کر رہا تھا۔۔

چِپ دو،،،اریش پھنکارا،،

میری بیٹی میرے حوالے کرو پہلے۔۔۔شاہ زر نے اطمینان سے کہا،،اسے آگ لگی،،،

وہ تو تمھیں نہیں ملنے والی اب،،،

تو تمھیں چِپ بھی نہیں ملے گی،، شاہ زر نے بھی چلا کر کہا،،
کیونکہ باہر اب پولیس کی گاڑیوں کے سائرن کی آوازیں آنے لگیں تھیں۔۔

اور انھوں نے حملہ بھی کیا تھا شاید جس سے شارٹ سرکٹ ہونے کے باعث چاروں طرف جیسے آگ پھیل گئ تھی۔۔۔

رئیلی،،، میں چھین لوں گا،،، یہ کہتا وہ تن فن کرتا شاہ زر کے پاس آیا اور اس کی پاکٹ سے چِپ والا باکس نکالا. مگر اسے خالی پا کر وہ غصے سے پاگل ہو گیا اور. کہیں گیا تھا۔۔ نفرت نے اسے اندھا کر دیا تھا۔۔ وہاں موجود ڈیکوریشن پیس کی صورت دیوار پر لگی میان سے اس نے تلوار نکالی تھی۔۔

مطی بیڈ پر بیٹھی تھی جب دروازہ کھلنے کی آواز آئی،، وہ تڑپ کر اٹھی اور کوئی ہتھیار ڈھونڈنے کے لئے نگاہ تیزی سے ادھر ادھر گھمائی۔۔

اتنے میں دروازہ کھول کر اریش اندر داخل ہوا تھا۔۔
وہ اس کی جانب لپکی۔۔

ارہی۔۔۔۔۔اریش نے اس کی بات مکمل نہیں ہونے دی جب اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی دسترس میں لیا۔۔وہ گرپڑتی جب سہارا لینے کے لئے اس نے اریش کی گردن کے گرد ہاتھ لپیٹے۔۔

وہ دور ہوا۔۔۔مگر مطی بری طرح سانس بحال کر رہی تھی۔۔۔

بیری،،،ویرسے کوئی چِپ چھیننے کے لئے تمھیں کڈنیپ کیا گیا تھا۔۔

مگر آپ کو کیسے پتہ چلا،،،وہ چونکی

اس کا ٹائم نہیں ہے چلو میرے ساتھ انھوں نے تمھارے ڈیڈ کو بھی قبضے میں کر لیا ہے۔۔اریش کی آنکھوں میں اس وقت بس بدلے کا جنون اور پاگل پن تھا۔۔

واٹ ڈیڈ یہاں،،،اسے شاک لگا،،اپنے ڈیڈ کا سن کر اس کے پیروں نیچے سے زمین کھسکی تھی۔۔یقیناً اس کی کڈنیپنگ کا سن کر ڈیڈ آئیں ہوں گے،،،افففففف ڈیڈ آپ کیوں آئے،،اسے خود سے زیادہ اپنے ڈیڈ کی فکر ہوئی

وہ اسے ساتھ گھسیٹتے باہر لایا۔۔

سامنے ہی شاہ زر کے سر پر گن تانے ایک آدمی کھڑا تھا۔۔۔

اسے چھوڑو انھیں۔۔۔ وہ دھاڑی۔۔

میرے تین تک گننے تک اس آدمی نے چِپ مجھے نا دی تو اس کا بھیجا اڑا دونگا۔۔۔

شاہ زر نفی میں سر ہلاتا رہا جب مطی پھنکاری۔۔۔
یو بزدل وہ چِپ ان کے نہیں،،،، میرے پاس ہے،،، یہ دیکھو،،، مطی نے اپنی پاکٹ سے چِپ نکالی،،،، چھوڑو میرے ڈیڈ کو،،،،،، نہیں تو آگ میں ھپینک کر سپوئل کر دوں گی۔۔

نہیں اتنی جلدی نہیں بے بی گرل،،، پاس کھڑے اریش نے اس کے ہاتھ سے چِپ چھین لی،،،

مطربہ کے پیروں نیچے سے زمین کھسکی تھی.. آسمان سر پر گرا تھا اور چہرہ صدمے کی انتہا سے لٹھے کی طرح سفید پڑ چکا تھا۔
سر ہلکا سا جھکا کر اپنے پیٹ پر رکھی گئی اس تلوار کی نوک کو دیکھا پھر اس تلوار کو رکھنے والے اس شخص کو

اپنی محبت
اپنے عشق اریش کو۔۔۔۔۔۔جس نے اس سے مائیکرو چِپ چھین کر اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑی ہوئی تھی۔۔اور مطربہ آگے بڑھ کر وہ چِپ چھین نا لے۔۔۔۔۔
اسی لیئے اسے روکنے کو بائیں ہاتھ سے مطی کے پیٹ پر تیز دھار تلوار کی نوک رکھی ہوئی تھی۔۔۔

میں نے تمھاری بیٹی کے ساتھ وہی کیا شاہ زر سلطان جو تم نے میری ماں کے ساتھ کیا،،،،اس کے پیٹ میں پلنے والا بچہ اس بات کا گواہ ہے کہ اس نے میری کتنی راتیں رنگین کی ہوں گی،،،،،اریش نے خباثت سے کہتے آنکھ ونک کی،،،،

اریش،،،،مطربہ دھاڑی،،،،،باپ کے سامنے یہ سب سن کر اس کی آنکھوں اور کانوں سے جیسے لہو ٹپک رہا تھا۔۔۔

اریش نہیں ڈائمن ڈارلنگ،،،،فکر مت کرو۔ڈائمن اپنی چیزوں کو استعمال کر کے چھوڑتا نہیں،،،،میرے پاس ہی رہو گی ہمیشہ،،،،،اور میرا دل بہلاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔

شٹ اپ یو باسٹرڈ،،،،، شی از یور لیگلی ویڈڈ وائف،،،،، انتقام میں اتنے اندھے ہو گئے ہو کہ اپنے بچے کو گالی دے رہے ہو،،،،، شاہ زرد ھاڑا،،،، اور آگے بڑھنے لگا،،،،

یو شٹ اپ،،، اینڈ سٹاپ،،،، اریش نے خونخوار نظروں سے مطربہ کو گھورا جس نے نکاح کی بات اپنے باپ کو بتا کر اس کا سارا مزا کرکرا کر دیا تھا،،،،

یو نو واٹ شاہ زر سلطان تمھیں مجھے روک نہیں پاؤ گے،،،، تمھارے ملک کے بڑے اہم راز ہیں ناں اس مائیکرو چپ میں،،،،، اب یہ چپ Raw (انڈین خفیہ ایجنسی) کے پاس جائے گی،،،، اور تمھاری بیٹی ہمیشہ کے لئے میرے پاس،،،،
دراصل ابھی میرا جی نہیں،،،،

شٹ اپ اریش،،،، مطربہ دھاڑی،،،، اور تمھیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ جو تم کہو گے ویسا ہو گا،،،، آنسوؤں سے تر چہرے سے وہ زخمی سا مسکراتی سرسراتے لہجے میں بولی،،،،

اور پھر اچانک

بہت اچانک مطربہ تلوار کو پکڑے آگے بڑھی۔۔۔تیز دھار تلوار اس کے پیٹ کے آرپار ہوئی تھی۔۔۔مطربہ نے اتنی ہی تیزی سے اریش کے ہاتھ سے وہ چپ چھین کر آس پاس بھڑکتی آگ میں پھینک دی۔۔۔

مطی،،،شاہ زر تڑپا،،،،،اریش پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس چھوٹی سی لڑکی کو دیکھنے لگا جو لڑکھڑا کر زمین بوس ہونے والی تھی،،،
بہت بے اختیار اس کے ہاتھوں نے مطربہ کو تھاما تھا،،،

ڈونٹ ٹچ می باسٹرڈ،،،

مطربہ نے زمین پر گرتے ہوئے بڑی زور سے اریش کو دھکا دیا تھا،،،
جس سے وہ تلوار سمیت بڑی دور لڑکھڑا کر گرا،،،

تلوار مطی کے پیٹ سے نکلی تو ایک دلخراش چیخ تھی جو عمارت میں گونجی تھی،،،،بھل بھل بہتا خون اس کے چاروں اور پھیلا۔۔۔

شاہ زر ماہی بے آب کی طرح تڑپتا اپنی گڑیا تک پہنچا،،،،اس کا سر اپنے سینے میں بھینچا،،،،میری جان،،،،مطی،،،،،آنسوؤں سے چہرہ تر ہوا،،،،تمھارا بہت خون بہہ رہا ہے میری گڑیا،،،،

اریش بے تحاشا تڑپ کر کھڑا ہوا،،،،مطی نے اس کی جانب نفرت اور حقارت سے دیکھا،،،،
پھر اپنے ڈیڈ کو دیکھا۔۔۔ اچھا ہے ڈیڈ، مم میرے،،،،مرنے سے پہلے ایک غدار اور دھوکے باز کا گندا خون،،،،،ممم،،،،میرے جسم سے الگ ہو جائے۔۔۔۔

پولیس کے سائرن چاروں اور گونجے تھے،،،اریش کے آدمیوں نے اس باہر گھسیٹنا چاہا۔۔۔
سر نکلیں یہاں سے پولیس آ گئی ہے،،،،پلیز،،،،
مگر وہ تو پتھر کا بت بنا سامنے زمین پر آخری ہچکیاں لیتی اپنی بیری کو دیکھ رہا تھا،،،

ڈیڈ مم،،،مجھے،،،،،پپ پاکستان مت،،،لے جانا،،،،،یہیں،،،،دفن،،،،
میرے،،ملک،،،کی،،،،مٹی،،،مجھے،،،کبھی،،،معاف،،،نہیں،،،،
مم،،،میں نے،،،،دشمن،،،،پر،،،،بب،،،،بھروسہ،،،،کک،،،،،کیا
توڑ توڑ کر لفظ ادا کرتی وہ بے تحاشا رو رہی تھی۔

نہیں،،، میری گڑیا،،،، پاکستان کی مٹی کو اپنی اس سپاہی پر ناز ہو گا،،، جس نے اپنی جان کی قربانی دے کر اپنے اہم راز دشمن تک نہیں پہنچنے دئیے،،،،،

ڈیڈ مم،،،، میں،،،،، ششش،،،،، شہید،،،، مطربہ کی آنکھوں میں چمک سی تھی،،،، پھر اس کا سر شاہ زر کے بازو پہ لڑھک گیا..

اریش کے پیروں نیچے سے زمین کھسکی،،،،
پھٹی پھٹی آنکھوں سے اپنی بیری کو مرتے دیکھا۔۔۔۔

شاہ زر بے تحاشا رو دیا۔۔ اریش نے اپنے آدمیوں کو اشارہ کیا۔۔ جنھوں نے لپک کر شاہ زر کو پیچھے کھینچا۔۔

تب وہ تڑپ کر آگے بڑھا اور اس بے جان سے وجود کو بازوؤں میں بھرا۔۔ اس کا چہرہ پاگلوں کی طرح تھپتھپایا۔۔ نبض ٹٹولی جو تھم چکی تھی۔۔۔
ہیے یو،،،، بیری،،، آنکھیں کھولو،،، میری طرف دیکھو،،، ڈمپل دکھاؤ،، وہ چلایا،،،

یو باسٹرڈ دور رہو میری بیٹی سے،،، ڈونٹ ٹچ ہر،،، شاہ زر دھاڑا مگر وہ تو جیسے سن ہی نہیں رہا تھا۔۔

اس کے ماتھے سے ماتھا ٹکایا،، یو نو واٹ تم مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتیں،، ناؤ کم آن،، ٹاک ٹو می ڈیم اٹ،، وہ دھاڑا۔۔

تبھی اس کے آدمی اسے گھسیٹتے وہاں سے بیسمیٹ لے جا چکے تھے۔۔۔ کسی خفیہ راستے سے بھاگنے کے لئے۔۔

پیچھے پولیس چاروں جانب پھیل چکی تھی۔۔ شاہ زر کو اور مطی کی باڈی کو ایمبولینس میں ہوسپیٹل لے جایا گیا۔۔

تجھے بن جانے،،،،، بن پہچانے میں نے ردے سے لگایا،،
پر میرے پیار کے بدلے میں تو نے مجھ کو یہ دن دکھلایا،،
جیسے برہا کی رت میں نے کاٹی تڑپ کے آہیں بھر بھر کے
جلے من تیرا بھی کسی کے ملن کو،،،انا میکا تو بھی تڑپے

آگ سے ناتا،،،،،،،،نار سے رشتہ،،،کاہے من سمجھ نا پایا
مجھے کیا ہوا تھا،،اک بے وفا پر ہائے مجھے کیوں پیار آیا
تیر ی بے وفائی پر ہنسے جگ سارا گلی گلی گزریں جدھر سے
جلے من تیرا بھی کسی کے ملن کو،،،،،انا میکا تو بھی تڑپے

ویر نیم غنودگی میں اس بیسمنٹ کے فرش پڑا تھا۔۔آنکھوں سے آنسو تواتر سے بہہ رہے تھے۔۔ہر ممکن کوشش کی تھی اپنے آپ کو ہوش میں رکھنے کی،،جب غنودگی طاری ہونے لگی۔۔

تبھی سیڑھیوں سے قدموں کی چاپ نیچے کی جانب آتی سنائی دی۔۔ویر کی نظر میں ہر منظر دھندلا رہا تھا۔۔

ملگجا سا اندھیرا اب تیز روشنی میں بدلا تھا۔۔
تبھی اپنی شرٹ کے بٹن کھلتے محسوس ہوئے ،،دو نفوس اس کے اوپر جھکے ہوئے تھے۔۔وہ سن سکتا تھا۔۔مگر ہل نہیں پا رہا تھا۔۔

Parker,,,,dosomethingisflowingfast,,,
،،ایک نسوانی انجان سی آواز سنائی دی۔۔

I'vechecked,noworrieswillbesurgery.,,,,,
Thebulletdidnotcauseinternaldamagethroughtheskin.,,,,,
ایک اور.مردانہ آواز آئی،،،،اب اپنا زخم صاف کیا جاتا محسوس ہوا،،،وہ ہاتھ تیزی سے چل رہے تھے۔۔جب غصے کی انتہا سے وہ.جھپٹایا اور وہ ہاتھ جھٹکے کی کوشش کی۔۔

مگر دو نرم ہاتھوں نے اس کی بھاری کلائیاں جکڑی۔۔
اوہہہہ یہ ضدی غصے کے بھرے سلطانز،،،،،مرنے کو ہے پھر بھی چین نہیں،،،ضد دکھانے سے باز نہیں آتے،،

وہ جو کوئی بھی تھی آدھی اردو انگلش لہجے میں افسوس سے بولی۔۔

اب اسے انجیکشن لگائے جا رہے تھے،،،،اس کے زخم کو سٹیچ کیا جا رہا تھا۔۔
پھر وہ مکمل بے ہوشی میں چلا گیا۔۔

نیناں اور پارکر ویر کے پاس سے اٹھے۔۔

Mam,youdisloyaltytoJulie,,,,Whydidit,,,,
پارکر نے پوچھا،،،

Idon'tknow,,,,,,Doyourjob,,,
وہ سنجیدگی سے کہتی اوپر جانے لگی،،
اسے پتہ تھا انجیکشن بہت پاورفل تھے اب جلد وہ ٹھیک ہو جائے گا۔۔
وہ جیسے چپکے سے نیچے آئے تھے ایسے ہی چپکے سے اوپر چڑھے۔۔جولی اور زبیر کو نہیں معلوم تھا کہ لینا ادھر موجود ہے اور کیا کرتی پھر رہی ہے۔۔

اس نے پارکر کو چپکے سے بھگایا۔۔

وہ اس پر گولی نہیں چلا پائی تھی۔۔ دل جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑا تھا۔۔ پھر جولی کو جان بوجھ کر بہانا بنا کر کان میں بول کر گئی تھی کہ آپ ہینڈل کریں میں اس کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی۔۔

جب گولی چلنے کی آواز آئی تو اس کی روح کانپ اٹھی تھی۔۔ تب پتہ چلا وہ اس کے لیئے کیا ہے۔۔ شاید اس کی خود کی بھی زندگی سے بڑھ کر کچھ۔۔۔۔ تبھی جولی سے غداری کرنے کی جرات کر بیٹھی تھی۔۔

مجھے مما کو سمجھانا ہو گا کہ آپ غلط سوچتی ہیں پاکستانیوں کے بارے میں،، ہر کوئی ایک جیسا نہیں ہوتا،، شاہ زل بہت اچھا ہے اب اس کے بڑون نے مما کے ساتھ برا کیا تو اس میں اس کا کیا قصور،،، میں منا سے بات کرتی ہوں،،، وہ دل میں خود سے ہمکلام جولی کے روم کی جانب آئی تھی۔۔
جب اپنی ماں کے شیطانی سے قہقہے پر قدم ٹھٹھک گئے۔۔

چیئرز،،،،،، جولی اور زبیر نے وائن کے گلاس سے گلاس ٹکرائے،، یہ تمھارا سلطانز سے برسوں پرانا بدلہ پورا ہونے کی خوشی میں،، ہاہاہاہاہا

جولی بھی قہقہے لگا کر ہنس رہی تھی۔۔

ویسے سو کمینے مرے ہوں گے تو تم پیدا ہوئیں ہو گی جولی جو اپنا بدلہ پورا کرنے کے لئے اپنے سگے بیٹے کو بھی دھوکہ دے گئی۔۔ لینا تو خیر تمھاری بیٹی ہے ہی نہیں اسے بھی ساری زندگی دھوکے میں رکھا۔۔

وہ بیچارے سلطانز جو پہلے بھی تمھاری مکاری کا نشانہ بنے،، شاہ زر پر جھوٹا الزام لگایا پھر اس کی بیوی کا خون کرنا چاہا تو اس کے بھائی نے تمھاری ٹانگ پر گولی مار دی۔۔ اور اب اپنی معزوری کا بدلہ لینے کے لئے تم نے اپنے بچوں کو ان کے بچوں کے پیچھے لگا دیا۔۔ اور آخر کار انھیں مروا کر ہی سکون لیا،،، اس کے ساتھ ساتھ وومن ٹریفکنگ بھی کرتی رہی اور اپنے بچوں سے اس کے ثبوت تک مٹواتی رہیں،،،،

جے ہو جولی ماتے

جے ہو،،،،

وہ ہندؤں کے طریقے سے اس کی جے جے کار کرنے لگا۔۔

اور جولی فرضی کالر جھاڑتی مکروہ قہقہے لگا رہی تھی۔۔

اور ینناں کو وجود جیسے ریزہ ریزہ ہو کر ہواہیں تحلیل ہو رہا تھا۔۔

وہ لینا،،، جولی حقارت سے بولی،،، اس کے ہاتھ کانپ گئے اس ایجنٹ کو مارتے ہوئے،، ضرور اس کے دل میں کچھ چل رہا ہے،، وہ شطرنج کی بساط کی وہ رانی تھی جو راجہ کو قابو کرنے اور شکست دینے کے لیے تھی۔۔
صرف استعمال کرنے لئے ایک مہرہ،،، اس لئے اب اس کو بھی راستے سے ہٹانے کا وقت آ گیا،،، بلکہ راستے سے ہٹانے کا نہیں کیش کروانے کا وقت،،، ہاہاہاہاہا

نیناں نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا اور اپنی چیخیں دبائیں۔۔۔ اور سننے دیکھنے کی سکت نہیں تھی اسی لئے وہاں سے نکلتی چلی گئی۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

ہوسپیٹل کے سرد سے کوریڈور میں شاہ زر بینچ پر بیٹھا بے آواز آنسو بہا رہا تھا۔۔
اس کے ساتھ ازھاد بھی تھا جسے جونیئر نے بھیجا تھا۔۔ شاہ زر کے پیچھے۔۔

اچانک کندھے پر جانا پہچانا مہربان سا لمس محسوس ہوا،، سر اٹھا کر دیکھا تو سامنے شاہ ویر سلطان کھڑا تھا۔۔
لہو ٹپکاتی آنکھوں سے۔۔

بگ بی،، وہ ویر سے لپٹ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔۔۔۔

ہیے حوصلہ کرو یار،،،، ویر نے اسے زبردستی خود سے الگ کر کے اس کے سرخ چہرے کو دیکھا،،،

وہ بگ بی وہ جو لی،، شاہ زر نے بتقنا چاہا مگر اسے نمیرا اور ازھاد پہلے ہی سب کچھ بتا چکے تھے۔۔اسی لئے وہ پہلی فلائیٹ پکڑ کر ترکی آیا تھا۔۔

اب کی بار اس کی ٹانگ پہ نہیں گندے دماغ پر گولی ماروں گا۔۔ ٹینشن مت لو،،،،

وہ میری پرنسز بگ بی،،،

شاہ زر ادھر میری طرف دیکھو،،، جو جو کہتا ہوں کرتے جاؤ،،، سمجھے۔۔میں ابھی آتا ہوں۔۔ضروری کال کرنی ہے۔۔

کچھ ہی دیر بعد میرسن کے ایک بڑے قبرستان میں مطی کی آخری رسومات ادا کی جا رہیں تھیں۔۔

یہیں اسی قبرستان میں ایک ،،، محبت کو ہارا ہوا شخص بھی وہیں کھڑا تھا۔۔
اور اپنی محبت اور عشق کو منوں مٹی تلے دبتا دیکھ بے بسی،، صدمے اور خون روتی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔۔

مگر اب صرف پچھتاؤں کے ناگوں کے علاوہ کچھ نہیں بچا تھا جو ساری زندگی اسے ڈسنے والے تھے۔۔

تبھی اس کا فون رنگ ہوا۔اس نے اٹھا کر کان کو لگایا تو لینا تھی۔۔
مگر وہ بھیگی آنکھوں سے چونکا کیوں کہ لینا دھاڑیں مار مار کر رو رہی تھی۔۔

ہیے ڈول کیا ہوا،،، لینا بتاؤ مجھے۔۔۔وہ تڑپا

برو میں کچھ نہیں بولوں گی،، بس تمھیں کچھ دکھانا ہے،،، جلدی سے چلے آؤ۔ابھی،،، وہ ہچکیوں کے دوران بولی،،،

پر لینا کچھ تو بتاؤ،، تمھیں کچھ ہوا تو نہیں۔۔وہ جلدی سے قبرستان سے نکلتا بولا
محبت تو کھو ہی چکا تھا اب جو دنیا میں واحد رشتہ تھا،،، بہن کا اسے نہیں کھونا چاہتا تھا۔۔

سو فوراً وہاں سے نکلا۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

شاہ زین حاتم مینشن سے گاڑی لے کر نکلا تو اپنی مما کو فون کیا۔۔۔ حرم نے کال رسیو کی۔۔
یس میرے شیر،،،،

مما مجھے اپنے روم سے کچھ ضروری چیزیں لینی،، ہٹائیں اسے وہاں سے۔۔ شاہ زین کو لگا ابھی بھی وہ اسی کے روم میں ہوگی۔۔

بے فکر ہو کر آجاؤ شاہ زین،،، سہانا تمھارے روم میں نہیں مطی کے روم میں رہ رہی ہے،،، حبہ نے ہی کہا تھا۔۔

اوکے مما،، اس نے فون رکھا۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ مخصوص سٹائل میں الائچی چباتا پینٹ کی پاکٹوں میں ہاتھ ڈالے سلطان مینشن کے لاؤنج میں داخل ہوا تھا۔۔پلوشہ پریشان سی لاؤنج میں ہی بیٹھی تھی۔۔

بڑی مما کیا ہوا آپ کو آپ اتنی سیڈ کیوں ہیں۔۔وہ پلوشہ کے پاس آیا۔۔

پتہ نہیں پہلے شاہ زر بزنس میٹنگ کے سلسلے میں دبئی چلا گیا اب تمہارے بڑے پاپا بھی،،،،،، اچانک کل رات تمہارے بڑے پاپا بھی بغیر کچھ کہے سنے چلے گئے،،،اور کتنی مرتبہ کہا ہے ایسے کہیں نا جایا کریں،،،اب میرا دل گھبرا رہا ہے۔۔۔وہ جھنجھلائی

او تو بڑی مما یہ کہیں ناں کہ بڑے پاپا کو مس کر رہی ہیں،،،اس نے گہری مسکان لئے چھیڑا،،،تو اس کا قاتل ڈمپل کا منظر پھر کسی نے اپنے دل میں اتارا۔۔

چل ہٹ بدمعاش،،،پلوشہ نے اسے ایک دھپ رسید کی،،تم پر بھی جونئیر کا سایہ پڑ گیا ہے کیا،،، پلوشہ ہنسی اصلی بات تو یہ تھی کہ پل پل بیٹے کو مس کر رہی تھی،،،اور اب بیٹے کے ابا جی بھی غائب تھے تو مزید موڈ خراب ہوا۔۔۔

شاہ زین پلوشہ کا منہ چوم کر اٹھا تو وہ مسکرا دی،،

شاہ زین اپنے روم میں آیا،، بیڈ پر نظر پڑی تو خود سے بھی شرمندہ ہو کر نظر چرائی،، واقعی غصے میں انسان اندھا ہو کر کتنا کچھ غلط کر بیٹھتا ہے۔۔
غصہ اپنی جگہ مگر اب وہ اپنی اس قدر بدتمیزی پر پچھتا رہا تھا۔۔

اپنی ضروری چیزیں لیں۔۔ باہر نکلا

مما،،، اس نے حرم کو آواز دی

کچن میں ہوں شاہ زین،،،،،، حرم نے کہا مگر وہاں موجود سہانا کے دل نے ایک سو بیس کی رفتار پکڑی۔۔

کچن سے آواز آئی تو وہ کچن کی طرف گیا۔۔
کچن میں داخل ہوا تو ایک سرسری سی نظر نے اچھا خاصا جھٹکا لگایا اسے۔۔

سہانا بے بی،،، حرم کے ساتھ والی ڈائینگ چئیر پر مطی کے سادہ سے ییلو کلر کے شلوار قمیص میں حجاب سٹائل دوپٹہ اوڑھے سر جھکائے بیٹھی سبزی کاٹنے میں مصروف تھی۔۔ بلکہ یوں کہنا بہتر ہوگا کہ سبزی سے جنم جنم کا بدلہ لیتے ہوئے اس کا کچومر نکال رہی تھی،،۔

اوہہہہہ تو یہ بات ہے۔۔۔ شاہ زین کو دل میں ہنسی آئی مگر سنجیدگی کا لبادہ اوڑھے رکھا۔۔

مما میری نیو شرٹس کدھر ہیں،،،اس نے نارمل سا پوچھا۔۔

وہ میں نے بیگ میں ڈال دیں تھیں میرے روم میں ہے بیگ،،،

اوکے مما،،،وہ جانے لگا۔۔
سہانا تو شرمندہ سی سر مزید جھکا گئی تھی۔۔

شاہ زین کھانا کھا کر چلے جانا،،،،حرم نے کہا،،

رہنے دیں مما،،،ابھی مجھے کچھ عرصہ یونہی دربدر رہنے دیں،،،کچھ لوگوں کو سکون مل جائے شاید،،،،
وہ ٹونٹ کرنے سے خود کو باز نہیں رکھ سکا۔۔

اوئچ،،،،سہانا کی انگلی کٹی تھی۔۔کیونکہ وہ باربار پہلو بدل رہی تھی۔۔

شاہ زین ،،، حرم نے تنبیہی آواز میں اسے پکارا۔۔

اس نے ایک گہری نظر اس کے سرخ چہرے اور بھیگی پلکوں کو دیکھا اور وہاں سے فوراً ہٹا۔۔

اونہہہہ ،،، ابھی کہاں سہانا بے بی ابھی تو باری آئی ہے شاہ زین سلطان کی ،،، دیکھتی جاؤ ،،، آگے ہوتا کیا ہے ،،، کیا کرتا ہوں میں تمھارے ساتھ ۔۔ وہ گہرا مسکرایا

اور سلطان مینشن سے باہر نکلتا چلا گیا۔۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

اریش ہیلی سے انطالیہ پہنچا تھا۔۔
اریش نے نیناں کو کال ملائی جو کہ پہلی بیل پر ریسیو کرلی گئی۔ وہ اب بھی زاروقطار رو رہی تھی۔۔

کدھر ہو لینا میں آگیا ،،، وئیر آر یو ڈیم اٹ ،،، وہ چلایا ،،

میں بیچ والے کاٹیج میں ہوں جینفر ساتھ ہے میرے ،، جلدی پہنچو برو ،،، وہ اب بھی سسکی۔۔

اریش آندھی بنا گاڑی بھگا کر بیچ پر بنے کاٹیج میں پہنچا۔۔

لینا،،، لینا،، وہ دھاڑا،، وہ سامنے ہی چھوٹے سے لاؤنج میں بیٹھی رو رہی تھی۔۔
وہ بھاگ کر اس کے قریب گیا،، گھٹنوں کے بل زمیں پر بیٹھ کر اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیلے میں بھرا،،

ہیے میری ڈول کیا ہوا،،، کس نے رلایا میری بہن کو،،، بتاؤ مجھے،،، میں زندہ گاڑھ دوں گا اسے،،،
وہ غصے سے بولا

نیناں نے اپنا موبائل اٹھایا اور وہ ویڈیو ریکارڈنگ آن کر کے اریش کی آنکھوں کے سامنے کی جو وہ
جولی اور زبیر کی ریکارڈ کر چکی تھی۔۔

ماں کا یہ شیطان صفت روپ دیکھ کر اس کا چہرہ لٹھے کی طرح سفید ہوا تھا۔۔ ابھی ابھی تو بیری کو دفن
ہوتے دیکھ کر آرہا تھا۔۔

کیا ہوتا ہے؟ لینا اور ڈائمن جیسے انسانوں کو جب ان کو پتہ چلے کہ

ان کا ہونا غلط تھا،،

ان کی زندگی کا مقصد غلط تھا،،

وہ ساری زندگی ایک غلط راستے پر چلتے رہے،، غلط لوگوں میں رہے،،

غلط لوگوں پر بھروسہ کیا۔۔

کسی کی ہاتھ کی کٹھ پتلی تھے،،، اور اریش اسے تو اس کی سگی ماں نے ساری زندگی دھوکے میں رکھا،،،

مہرے،،، جو کہ بری طرح اپنی زندگی اور محبت سے پٹ چکے تھے۔۔

اریش نے اپنے بال مٹھیوں میں جکڑے،،، مگر جلد ہی ہوش آیا۔۔

پھر نیناں کو بازوؤں سے تھام کر جھنجھوڑا۔۔ جس کے قطار در قطار آنسو خشک ہونے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔

سنو نیناں،،، میری طرف دیکھو،،، نیناں نے اریش کی آنکھوں میں دیکھا،، کوئی کچھ بھی کہہ لے میری نظر میں تم ہمیشہ میری بہن میری ڈول ہو۔۔ اب غور سے سنو،،

آج سے تم نیناں درانی ہو، ،ویر سلطان کی نیناں، ، ، سمجھیں، ، اپنا نیناں درانی والا آئی ڈی کارڈ یوز کرنا، ، اوراب جاؤ نکالو اسے وہاں سے۔۔ میں اپنی محبت کھو چکا ہوں، ، تم یہ غلطی مت کرنا نیناں، ، بچالو اسے، ، نہیں تو ساری زندگی خود کو معاف نہیں کرپاؤگی، ، ، ،

نیناں نے اریش کی طرف دیکھا، ، ، جیسے سمجھنے کی کوشش کررہی ہو کہ وہ یہ کیا کہہ رہا ہے۔۔ مگر

سنو نیناں میں اور جنیفر جولی کو ڈاج دیں گے، ، ، اس نے مما کہنے کی بجائے نفرت سے جولی کہا جو کہ جولی کی سب سے بڑی ہار تھی۔۔ تم ویر کے بندوں سے رابطہ کر کے اسے لیئے وہاں سے نکلوگی، ، اس کے ساتھ پاکستان چلی جانا، ، جس عورت نے اپنے سگے بیٹے کو نا چھوڑا وہ تمھاری کیا سگی ہوگی، ، نہیں چھوڑے گی تمھیں اسی لیئے اسی کے ساتھ پاکستان چلی جانا۔۔
ابھی اس کو لے کر اپنے اسی ٹھکانے پر جانا فوریسٹ میں جو تمھیں اور صرف مجھے پتا ہے، ، وہاں سے نکلنے میں آسانی ہوگی مجھے پتہ ہے جولی اور زبیر کے کتے پورے ملک میں کتوں کی طرح پھیلے ہوئے ہیں، ، ،

بر وہ بہت ضدی ہے کبھی میری مدد قبول نہیں کرے گا۔۔ نفرت کرے گا مجھ سے، ، شکل تک نہیں دیکھے گا میری، ، ،

پھر اپنے اصلی حلیے میں واپس آ جاؤ،، تمھاری آواز،، آنکھوں کا کلر،، سکن اور بالوں کا کلر،،، وہ نہیں پہچان پائے گا،،، منہ پر نقاب کر لینا۔۔ اب جلدی کرو اس سے پہلے کے وہ دونوں اسے مزید نقصان پہنچائیں،، جینفر تم بلکل لینا والا حلیہ بناؤ،، اور میرے ساتھ آؤ

نیناں تم نکلو،،

نیناں نے سارا میک اپ ریموو کر کے بلیک جیکٹ اور بلیک پینٹ پہنی،،، سکارف سے منہ ڈھانپا اور کاٹیج سے نکلی،،

گاڑی میں بیٹھے بیٹھے نمیرا کو کال ملائی جو اپنے آدمیوں کے ساتھ ویر کو ہر طرف ڈھونڈ رہی تھی۔۔

اس نے کال رسیو کی،،

سنو اگر ویر سلطان کو بچانا چاہتی ہو تو میسج کیے گئے ایڈریس پر پہنچ کر مجھے کال کرنا۔۔۔

تم کون ہو،،،،

ویل وشر،،، کہتے نیناں نے فون رکھا،،،

اریش نے جولی کو کال ملائی،، کال رسیو کی گئی،، جلو چہکی۔۔

ڈائمن مائی سن،،،،

ڈائمن نہیں اریش،،،، مطربہ شاہ زرسلطان کا اریش،،،،، جولی آئی ہیٹ یو،،، ماں کہلانے کے لائق نہیں ہو تم،،، ایک خود غرض عورت ہو،، ماں کے نام پہ دھبہ ہو تم،،، وہ نفرت سے بولا

جولی ہق دق ہوئی مگر سنبھلی،،

یہ کیا کہہ رہا ہو ڈائمن،،، ضرور تمھیں دشمن نے بھٹکایا ہے اپنی ما،،،،،،،

او کم آن،،،، بھٹکا تو تم رہی تھیں اتنے سالوں سے ہمیں،، مگر اب نہیں،، اب میں حقیقت جان چکا ہوں،،، میں اور لینا ویر سلطان کو لے کر جا رہے ہیں،، یہاں سے،،،، اس کے خاندان کے حوالے کرنے،،، روک سکو تو روک لو۔۔

اچھا اتنی جرات ہے تم میں،،، وہ پھنکاری،، چیلینج قبول کیا،،، اب لے جا کر دکھاؤ اسے۔۔

اریش کا دل کیا اس بے حس عورت کے سو ٹکڑے کر دے جواب بھی زرا بھی شرمندہ نہیں تھی۔۔
اسے تو لگا تھا شاید میں گھبرا جائے،، معافی مانگنے لگے،،، گڑگڑانے لگے،،
پر یہاں تو الٹا چیلنج کیا جا رہا تھا،،

لے جا کر دکھاؤ نہیں،، جولی،،، لے جا چکا،، اب روکو کر دکھاؤ،،،
وہ کہتا فون رکھ چکا تھا۔۔۔
جینفر کو لئے،،،،، ساتھ گاڑی لئے نکلا،،،

کوئی نہیں بول سکتا تھا کہ اس کے ساتھ لینا نہیں،،، اب جینفر کا حلیہ لینا جیسا تھا،،

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

نیناں اس بلڈنگ میں پہنچی تو حسبِ توقع وہ تقریباً خالی تھی اور اریش کی چال کامیاب ہوئی تھی۔۔

جولی، زبیر اور ان کے کتے بغیر بیسمنٹ چیک کیے وہاں سے اریش کے تعاقب میں نکل چکلے تھے۔۔

عمارت میں جو چند آدمی تھے بہت جلد ییناں انھیں موت کی نیند سلا چکی تھی۔۔

ویر کو ہوش آچکا تھا،، شرٹ کے بٹن کھلے تھے اور ڈریسنگ کی گئی تھی۔۔اٹھ کر دیوار سے ٹیک لگائی اور نیم دراز ہو گیا۔۔

تبھی سیڑھیوں سے آہٹ سنائی دی۔۔
اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو ایک لڑکی تھی۔۔ مگر چہرے پر نقاب کلرڈ آنکھیں،،،
وہ پہچان نہیں پایا تھا۔۔

جلدی اٹھو ویر سلطان،،، ہمیں نکلنا ہے یہاں سے،،، وہ انگلش ملے لہجے میں اردو میں بولی،،

اور میں تم پر بھروسہ کیوں کروں،،، وہ پھنکارا۔۔

کیونکہ یہ سوچنے کے لئے تمھارے پاس وقت نہیں ہے کہ بھروسہ کروں یا نا کروں۔۔۔وہ بھی تڑخ کر بولی

کون ہو تم،،،،،

ویل وشر سمجھ لو،،، وہ اطمینان سے بولی

وہ تلخیہ اور تمسخرانہ سا ہنسا۔۔

میرا اس شہر عداوت سے تعلق ہے جہاں
لوگ سجدوں میں بھی، لوگوں کو برا سوچتے ہیں

اچھا،،، یہاں کب سے دھوکے بازوں میں ویل وشر زپیدا ہونے لگے،، اس کی تلخ لہجے پر نیناں کے دل نے ایک بیٹ مس کی،،

جس دھوکے باز کہ بات کر رہے ہو اس بیچاری کی تو خود کی پوری زندگی ایک دھوکہ تھی،،، خیر مر گئی ہے وہ
نیناں سکون سے بولی
ویر نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اسے گھورا تبھی نیناں کا فون بجا
جس کا اسے انتظار تھا۔۔
نمیرا کا۔۔۔اس نے کال یس کر کے ویر کو فون دیا۔۔

ویر نے فون کان کو لگایا۔۔
سر یہ سچ کہہ رہی ہے نکلیں وہاں سے وقت نہیں ہمارے پاس۔۔

یہ کہہ کر نمیرا نے فون رکھا،،
نیناں نے اس کے آگے اس کی بیلٹ اور گنز بڑھائیں جو کہ اس نے چپ چاپ تھام لیں،، وہ بمشکل اٹھا،،

اور وہ دونوں آہستہ آہستہ سیڑھیاں چڑھے۔۔
ویر کے آدمی بھی پہنچ چکے تھے۔۔

باہر آکر ویر کے آدمیوں نے سہارا دے کر اسے گاڑی میں بٹھایا۔۔
اور گاڑیاں فوراً وہاں سے نکالیں۔۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

💣💣#Don't copy paste without my permission

گاڑی تیزی سے انطالیہ سے نکلتی آبادی سے دور ہوتی جا رہی تھی۔ اس گاڑی میں ڈرائیونگ سیٹ پر نیناں،،، اس کے ساتھ نمیرا۔۔

پیچھے ویر کے ساتھ شہباز اور وقار تھے۔۔
وقار بڑے ماہرانہ طریقے سے اس کی ڈریسنگ چیک کر کے اسے دوبارہ انجیکشن لگا چکا تھا تاکہ زخم جلدی بھر جائے۔۔

اس نے سیٹ سے سر ٹکا کر آنکھیں موند رکھیں تھیں دو کلرڈ آنکھیں بیک ویو مرر سے اسے وقتاً فوقتاً اپنے اوپر پڑتی محسوس ہو رہی تھیں جنھیں وہ بڑی دیر سے آبزرو کر رہا تھا،،
مگر آنکھیں موندے رکھیں،،،

ہم کہاں جا رہے ہیں،،،، نمیرا نے پوچھا۔۔

بلغراد فوریسٹ،،، وہ سکون سے بولی،،

نمیرا چونکی،،، مگر وہ تو انطالیہ سے بہت دور ہے اور ترکی کے دوسرے کونے پر ہے،،

یس آٹھ گھنٹے لگے گیں،،، بائی ڈرائیو،،،، اس کی آواز میں اب بھی سکون تھا۔۔

مگر وہیں کیوں،،،؟ نمیرا الجھی۔۔

کیونکہ وہی سب سے سیو جگہ ہے.جس کا تم لوگوں کے دشمن جولی اور زبیر کو نہیں پتہ اور تم لوگوں کو وہیں لے کر جانے کے آرڈرز ملے ہیں مجھے،،،

کس نے آرڈر دیا،،، نمیرا اب اسے گھور رہی تھی۔۔

نیناں اور اریش نے،،، اس نے حقیقت بتائی۔۔

واٹ،،،،،، اور تم ہمیں ہمارا ویل وشر بتا رہی ہو،،، گاڑی روکو نہیں تو گولی مار کر بھیجا اڑا دوں گی سمجھیں،،، ہمارے دشمنوں کے آرڈرز پر چل کر پھر ہمیں کہاں پھنسانے لے جا رہی ہو،،،

نمیرا نے چلاتے اس کے سر پر گن تانی۔۔

سکون سے بیٹھو،،، وہ لاپروائی سے بولی،،، میری بات سن لو،، پھر بیشک اڑا دینا بھیجا۔۔

جلدی بولو،،، نمیرا غرائی۔۔

پھر وہ ان کو،،، ان بد نصیب بہن بھائی کی کہانی سناتی چلی گئی۔۔ جنھیں ان کے اپنوں نے ساری زندگی ان کی رگوں میں قطرہ قطرہ میٹھا زہر گھولا تھا۔۔۔ اپنوں نے ہی دھوکے میں رکھا۔۔
کہتے ہیں پیدا کرنے والی سے زیادہ پالنے والی ماں کا درجہ بلند ہوتا ہے۔
مگر جولی وہ عورت تھی جو کہ پیدا کرنے والی کے درجہ کا بھی حق ادا نہیں کر پائی تھی۔۔
وہ سب بات بتا رہی تھی کیونکہ جانتی تھی ایک شخص بند آنکھوں کے پیچھے سے بھی اس کی آواز سن رہا ہے،،،
وہ انھیں ان دونوں کی کہانی سنا چکی تھی۔۔

جولی وہ پاگل عورت اپنے خود کے بیٹے سے چیلنج کر چکی ہے،، اور جولی کو جاننے والے جانتے ہیں کہ وہ اپنا چیلنج پورا کرنے کو کسی بھی حد تک جا سکتی ہے۔۔ اس کے کتے پہلے ہی پورے ترکی میں موجود ہیں اسی لئے وہ جگہ محفوظ ہے اور ایک اور بات

نیناں اور اریش دونوں کوئی کریمنل نہیں تھے،،،، بلکہ آپ لوگوں کی طرح سیکرٹ ایجنٹ تھے،،،،،،

اونہہہہ وہ گھاس چر کر سیکرٹ ایجنٹ بنے تھے جو اتنے بڑے دھوکے کو نہیں جان پائے،، نمیرا نے اپنا غبار نکالا،،،

مگر نیناں بول نا سکی کہ بی بی پھر یہ بتاؤ وہ دونوں اگر گھاس چر کر ایجنٹ بنے تھے تو تمھارے سر نے کیوں دھوکا کھایا۔۔ کیونکہ دھوکہ بندہ وہیں کھاتا ہے جہاں بے پناہ محبت اور بے تحاشا اندھا اعتبار ہو۔۔
محبت میں اندھا شخص سامنے پڑے پتھر تک کو نہیں دیکھ پاتا اور اوندھے منہ گر پڑتا ہے،،
مگر اس سے پہلے ہی ویر دھاڑا تھا (شاید دکھتی رگ پر پاؤں آیا تھا)

شٹ اپ نمیرا اینڈ یو،،، جسٹ شٹ اپ،، مجھے سکون چاہیے،،،
Canyoustopthisnonsense....

ان دونوں کو چپ لگی تھی۔۔

نیناں کا دل دہلا تھا اس کا یہ روپ دیکھ کر،، لال انگارہ آنکھیں تنی رگیں۔۔ سرخ چہرہ،،،

ابھی تک تو اس نے اس کا اتنا سوفٹ اور کیئرنگ روپ دیکھا تھا۔۔
مگر اب
افففففففف توبہ یہ غصیلے سلطانز،،،،،

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

وہ بڑی مشکل سے کنفیوز سی حرم مما کے کہنے پر یونی آئی تھی سادہ سے براؤن قمیض ٹراؤزر اور بڑے سے دوپٹہ میں الجھی اپنی کلاس میں گئی تھی۔۔

سب نے اس کی اس تبدیلی کو معنی خیز نگاہوں سے نوٹ کیا تھا۔۔ مگر سہانا شبیر سے الجھنے کا حوصلہ کسی میں نہیں تھا،، سو عافیت اسی میں جانی کہ اپنے کام سے کام رکھا۔۔

وہ اپنی چھوٹی سی جان اتنا بڑا دوپٹہ کیری کرنے میں ہی ہلکان کیے جا رہی تھی۔۔
اور برے برے منہ بنا رہی تھی۔۔

افففف یہ دوپٹہ ہے کہ ٹینٹ،،،،اس سے تو پورے ایک ہاتھی کی چڈّی بن جائے،،،وہ بڑبڑائی۔۔

یہ جو خود کو میں نے بدلا،
یہی تجھ سے میرا بدلہ ہے،

سارا دن وہ اس دوپٹے سے الجھتی رہی مگر گھبرائی نہیں،،
اب عادت توڈالنی تھی ناں۔۔

اپنی کلاس سے بھی نہیں نکلی تھی کہ شاہ زین سلطان سے سامنا ناہو،،مگر کب تک،،پیٹ میں چوہے دوڑے تو کینٹین گئی۔۔
مگر اس یقین کے ساتھ کے وہ وقت شاہ زین کے کینٹین میں موجودگی کا نہیں تھا۔۔

مگر اس کی یہ غلط فہمی بھی جلدی دور ہوگئی۔۔جب اس کے جانے کے کچھ دیر بعد ہی شاہ زین فارس کے ساتھ کینٹین میں انٹر ہوا۔۔

فارس کی سامنے نظر پڑی تو سہانا کی کایا پلٹ دیکھ کر حیرت کا جھٹکا لگا مگر نیچے منہ جھکا گیا۔۔

تبھی پتا چلا کہ شاہ زین کیوں ،،،،،،،

وہ کینٹین میں آ کر بیٹھے ۔۔

سہانا آرڈر دے چکی تھی ،،، مگر اب بھوک مر چکی تھی ،، سو چپکے سے وہاں سے چلی آئی ۔۔
شاہ زین نے بغور اسے جاتے دیکھا ،،

اب وہ لائبریری آئی تھی ،،، اور ایک کونے میں بیٹھ گئی ،، مگر یہ تو شاہ زین کے لائبریری آنے کا وقت تھا ۔۔
مگر است تسلی تھی ۔۔ کہ وہ اسی کونے میں بیٹھی تھی جہاں سے اسے دیکھتی تھی ۔۔

مگر وہ نہیں دیکھ پاتا تھا ۔۔ وہ مسلسل اسی دشمن جاں کے بارے میں بیٹھی سوچ رہی تھی تبھی وہ سامنے سے جلوہ گر ہوا ۔۔

سادہ سے گرے شلوار قمیص میں وہ ظالم نظر لگ جانے کی حد تک ہینڈسم لگ رہا تھا ۔۔
وہ مبہوت سی بار بار نظر بھر کر دیکھے گئی ۔۔
وہ بڑی دیر سے الائچی چباتا آبزرور کر رہا تھا خود پر وہ جانی پہچانی نظروں کی تپش ،،،

مگر سپاٹ چہرہ کیے رکھا،،

وہ مگن سا نوٹس بنانے میں مصروف تھا،، جب سہانا کے موبائل پر میسج رنگ ہوا۔۔
اس نے اوپن کر کے دیکھا تو۔۔

دل کی یہ آرزو تھی کوئی دلربا ملے
لو کھل گئے نصیب کے تم ہم سے آملے
اب زندگی سے جانے،،،،،،، کیا نیا ملے
اب تک تو جو بھی دوست ملے بے وفا ملے

وہ اچھلی،، ان ناؤن نمبر تھا،،، اب یہ کون تھا۔۔ کانپتے ہاتھوں سے میسج ڈلیٹ کر دیا۔۔۔ ماتھے پر پسینے کے قطرے نمودار ہو گئے،،،،

اس کی پتلی ہوئی حالت دیکھ کر کسی کو وہاں بیٹھے اپنا ڈمپل چھپانا مشکل ترین امر ہو گیا تو جان بوجھ کر پین نیچے گرا کر جھک کر گہرا مسکرایا پھر سنجیدہ سا ہو کر سیدھا ہو گیا۔۔

سیدھا ہوا تو سہانا بے بی گدھے کے سر سے سینگ کی طرح غائب تھی یقیناََ اب گھر جا کر حرم مما کے آنچل میں چھپے گی اب اس نے پیچھے مڑ کر فارس کو دیکھا۔۔جس کے ہاتھ میں اس کا موبائل تھا ،اور شاہ زین کے پاس فارس کا۔۔۔

فارس نے وکٹری کا نشان بنایا تو

وہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔۔کیونکہ اب انجوائے کرنے پٹانے اور شرارتیں کرنے کی باری اس کی تھی۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

اریش نے بہت دور تک انھیں اپنے تعاقب میں بھگایا تھا،،

جتنا ہو سکے اتنا۔۔
مگر کب تک،،، انطالیہ سے مخالف سمت میں بھاگتے جولی نے آگے اور پیچھے سے اس کے آدمیوں نے اریش کو جا لیا۔۔۔

اریش کے آگے پیچھے اب گاڑیوں کا ہجوم تھا،، جولی کے آدمیوں نے اسے گاڑی سے باہر نکلنے کو کہا۔۔

جولی اور زبیر بھی گاڑیوں سے باہر آ گئے۔۔ اور اس کی جانب بڑھے۔
انھیں باہر نکال کر ان ماسک اتارے گئے اور رلینا کی جگہ جینیفر کو دیکھ کر جولی کا میٹر شارٹ ہوا۔۔

پوری گاڑی چھانی گئی۔۔ مگر ویر سلطان نے نہیں ملنا تھا نا ملا۔۔
اب جولی پاگل ہو چکی تھی،،

شرافت سے بتا دو ڈائمن کہ کہاں ہے وہ دونوں نہیں تو اچھا نہیں ہوگا۔۔ جولی کی دم پر پاؤں آیا۔۔

وہ زبیر کی جانب گھوما،، اس جیسی گھٹیا عورت کو مخاطب کرنا میں اپنی توہین سمجھتا ہوں،،، نہیں بتاؤں گا اکھاڑ لو جو اکھاڑا جاتا ہے۔۔۔ اریش نے نفرت سے کہا۔۔

جولی نے اپنے آدمی کو اشارہ کیا۔۔
اکھاڑ تو میں بہت کچھ سکتی ہوں ڈائمن،،، مگر ابھی تم درمیان سے ہٹ جاؤ،، وہ پھنکاری

پیچھے اپنی گردن پر جب سوئی سی چبھتی محسوس ہوئی تو اریش کو بہت کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔۔

یو باسٹرڈز،،،،،، وہ دھاڑا مگر جلد ہی بے ہوش ہو کر زمین بوس ہو گیا۔۔
لے جاؤ اسے لندن اور قید کر دو جا کر،، یہاں اب اس کا کوئی کام نہیں۔۔۔۔۔ جب تک میں سلطانز کو موت کے گھاٹ نا اتار دوں یہ قید سے نکلنا نہیں چاہیے۔۔

اس کے آدمی اریش کو اٹھا کر لے گئے۔۔ تبھی وہ جینفر کی جانب بڑھی۔۔

معاف کر دیں میڈم،،، مجھے تو سر نے گن پوائنٹ پر جو کرنے کے کہا تھا میں کرتی چلی گئی،،، میں تو آپ کی وفادار ہوں۔۔۔
اس نے سکھائے گئے جملے بولے۔۔۔

جولی نے سر ہلایا۔۔جس کا مطلب تھا کہ اسکی گلو خلاصی ہو چکی ہے۔۔۔ تبھی وہ واپسی کے لئے نکلے۔۔

ٹھکانے پہنچ کر رات تک وہ ناگن بنی پھنکارتی رہی پھر رات کو جو کال آئی اسنے اس کو سکون پہنچایا۔۔

میڈم میرے خیال میں وہ بلغراد فوریسٹ کی جانب گئے ہیں دو تین سی سی ٹی وی کیمرے میں دو مشکوک گاڑیاں ہائی وے پر اس طرف جاتی دکھائی گئی ہیں۔۔

فائن ختم کردوان سب کو،،،، مگر لینا مجھے زندہ چاہیئے۔۔ سمجھے،، وہ پھنکاری،،،

جی میم،،،، کہہ کر فون رکھا گیا تو وہ مکروہ قہقہہ لگانے لگی۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

آٹھ گھنٹوں کی مسافت طے کرنے کے بعد وہ فوریسٹ پہنچے تھے۔
نیناں اس راستے سے وہاں آئی تھی جہاں سے انھیں بہت کم فاصلہ طے کر کے بلغاریہ جانا پڑتا۔۔

اور اب تقریباً رات کے گیارہ بج چکے تھے۔۔
یہاں انھیں رات گزارنی تھی،،

اور اگلی صبح فوریسٹ کراس کر کے بلغاریہ اینٹر ہونا تھا۔۔
اب وہ مزید گاڑیاں لے کر آگے نہیں جاسکتے تھے۔۔ سو نیناں نے وہیں گاڑیاں چھپا دیں۔۔

اور انھیں لئے جنگل کے مخصوص راستے پر چلنے لگی ۔ ۔ کچھ ہی دور جا کر ایک بلکل چھوٹا سا کاٹیج تھا ۔ ۔ جو کہ جینیفر کی مہربانی تھی ۔ ۔ کیونکہ اکثر جب وہ اپنے خاص کاموں کے لئے ترکی آتے تو یہیں آکر چھپتے تھے ۔ ۔

جینیفر نے ہی اسے اس جگہ کا بتایا تھا ۔ ۔ جینیفر اور پارکر دونوں میاں بیوی تھے جن پر نیناں اور اریش کے بہت احسانات تھے اور اب وہ دونوں نیناں اور اریش کے بہت وفادار تھے ۔ ۔

گاڑی میں سے نیناں نے ایک بڑا سا بیگ بھی نکالا تھا ، ، جس میں کھانے پینے کا سامان تھا ۔ ۔

وہ گاڑیوں سے نکلے ۔ ۔ شہباز نے ویر کو سہارا دینا چاہا جب از نے منع کر دیا یہ کہہ کر کہ وہ بہتر محسوس کر رہا ہے ۔ ۔

وہ کاٹیج کے اندر آئے اور نیناں نے سب سے پہلے اب کو کھانا کھانے کا کہا ۔ ۔

نمیرا میری بات ازھاد سے کرواؤ سب سے پہلے ۔ ۔

جی سر۔۔ نمیرا نے فون ملا کر ویر کو تھمایا۔۔ وہ بات کرنے کاٹیج سے باہر آگیا۔۔
سامنے سے اسے جو جو سننے کو ملا وہ اس کے سر پر آسمان گرانے کو کافی تھا۔۔

اپنے ڈیڈ اور شاہزر سے بھی بات کر چکا تھا۔۔ اب انھیں آگے پلین کے مطابق چلنا تھا۔۔
اس کے ڈیڈ نے اسے بار بار باور کروایا تھا کہ وہ جیسے جیسے کہے جونئیر کرتا جائے،،،

سرخ بھیگی پلکوں سمیت وہ وہیں کھڑا بڑی دیر مطی کے بارے میں سوچتا رہا۔۔

اس کے ساتھ جو ہوا سو ہوا مطی کے ساتھ۔۔ مطی کے کڈ نیپ ہونے کے بعد اس نے اس کے سارے روم کو چھلنی کی طرح کنگھالا تھا تب اس کے ہاتھ وہ گفٹس کے ساتھ نکاح نامے کے پیپر اور پریگننسی روپوٹ ہاتھ لگی تھی جو جانے اس نے کب کروائی تھی۔

تبھی وہ پیپر اس نے ازھاد کو دیے تھے،،، شاہزر کو تو دینے کی ہمت بھی نہیں ہوئی،،،

مطی کے ساتھ اتنا کچھ ہو گیا اور وہ بے خبر رہا۔۔۔ دشمن نے بہت کاری وار کیے تھے۔۔ جو جسموں پر تو اتنے اثرانداز نہیں ہوئے
مگر ان کی روحوں کو ضرور چھلنی کر گئے تھے۔۔ اور شاید ہی یہ زخم کبھی بھر پاتے۔۔

کیا تھا وہ،، اور آج اس وحشتِ عشق نے کیا بنا دیا تھا اسے۔۔ عشق نے اس کی کمر توڑ کر ایسا جھکایا تھا اسے کہ اب شاید ہی زندگی میں وہ کبھی اٹھ پاتا،، ایسا بھروسہ ٹوٹا تھا کہ اب زندگی میں شاید خود پر بھی بھروسہ نا کر پاتا،،، محبت نے اس کے سینے میں نفرت،،وحشت،،، اذیت بھر دی تھی۔۔
اذیت کی بھٹی میں سلگتا وہ سب کچھ خاکستر کر دینا چاہتا تھا۔

سر پلیز کھانا کھا لیں آکر،، شہباز نے پکارا۔۔

چلو،،، وہ سنجیدگی سے کہتا اندر آیا،، اس نے نوٹ کیا سب موجود تھے سوائے اس کے جو انھیں یہاں لائی تھی۔۔

مگر وہ خاموشی سے بیٹھ گیا اور سب کا ساتھ دینے کے لئے کھانا کھانے لگا۔۔
وہ کھانا کھا چکے تو وہ بھی اپنا پیکٹ تھامے اندر داخل ہوئی۔۔شاید ان سے الگ بیٹھ کر کھانا کھایا تھا۔۔

شہباز نے اپنا لیپ ٹاپ آن کیا،،، کافی دیر وہ اپنے کام کی چیزیں کرتا رہا،، ویر نے اسے ہیڈ کوارٹرز میں ضروری میل بھیجنے کو بولا کہ اور کہا کہ انفارم کر دے کہ چِپ ڈسٹروئے کر دی گئی ہے۔۔اور وہ جلد لوٹنے والے ہیں۔۔

ویر اسے چند ہدایات دیتا پھر باہر چلا گیا۔۔
جب ضروری چیزیں دیکھتے شہباز نے ایک چیز دیکھی۔۔ وہ فورا باہر آیا۔۔

سر ایک ضروری بات بتانی تھی،،،

شہباز تمہارے پاس سگریٹ ہے تو دو،،، سر نے آگے سے انوکھی فرمائش کی۔۔

شہباز نے جھٹکے سے شاکڈ ہو کر اپنے سر کو دیکھا کیونکہ وہ سموکنگ نہیں کرتا تھا۔۔
مگر جھجھکتے سگریٹ نکال کر اسے تھما دی۔۔ وہ چند پلوں میں سگریٹ سلگا کر اب یوں سموکنگ کر رہا تھا جیسے کہ جانے کتنے سالوں سے چین سموکر ہو۔۔

تھوڑے فاصلے پر دو اور آنکھیں چھپ کر اسے ماہی بے آب کی طرح تڑپتے دیکھ کر شاید اس سے بھی زیادہ تڑپ محسوس کر رہی تھیں۔۔

بولو کیا ضروری بات تھی۔۔

سر وہ،،،،،،، وہ،،، شہباز بات کرتا جھجھکا۔۔

کم ٹو دی پوائنٹ،،، ڈیم اٹ،،، ویر نے شاید ہی کبھی اسے ڈانٹا ہو یا اپنے سٹاف میں سے کسی کو کبھی ڈانٹا ہو،،، مگر اب اسے بری طرح جھڑکا تھا۔۔

سر وہ نیناں درانی،،، شہباز منمنایا،،

شٹ اپ شہباز،،، وہ دھاڑا،، گدی میں سے زبان کھینچ لوں گا اگر دوبارہ کسی نے یہ نام لیا میرے سامنے۔۔

اس کی دھاڑ سن کر نمیرا بھی فوراً باہر آئی اور اپنے سر کو پہلی مرتبہ شہباز پر دھاڑتے دیکھا۔

مگر سر،،، سن تو لیں۔۔

شٹ اپ،،، بھاڑ میں جاؤ،،، مجھے سکون چاہیئے،، گیٹ لاسٹ شہباز،،، ویر نے دانت پیس کر کہا تو وہ منہ لٹکا کر اندر چلا گیا۔۔
کانچ آنکھوں سے تواتر سے لہو ٹپکا۔۔

وہ پیچھے ہٹی،،،اتنی نفرت،،اس کے سوچ کر ہی رونگٹے کھڑے ہوئے۔۔۔مگر آنسو صاف کرتی پیچھے ہٹی اور شہباز کے پاس آئی۔۔

وہ نیناں درانی کے بارے میں کیا نیوز تھی مجھے دکھاؤ۔۔
شہباز نے لیپ ٹاپ اس کے سامنے کیا تو دبئی کی کوئی ڈارک ویب تھی۔۔
وہ یہ دیکھ کر اپنے آپ کو تقریباً گھسیٹتی کاٹیج کی دوسری منزل پر بنے ایک کمرے میں آئی۔۔وہ سکارف جس سے نقاب کر رکھا تھا اتار کر سختی سے تھوڑا سا منہ میں ٹھونسا اور کچھ اپنے منہ پہ رکھ لیا ۔۔اپنی چیخوں آہوں اور دھاڑوں کا گلا گھوٹنے کے لئے۔۔

بہت بھاری رات تھی،،،بہت درناک،،اذیتوں میں ڈوبی،،کوئی بھی نا سو پایا،،،
دو جانوں کو تو کانٹوں پر گھسیٹ لیا گیا تھا۔۔آگ کی بھٹی میں جھونک دیا گیا۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

اگلی صبح وہ تھوڑا بہت ناشتہ کر کے وہاں سے نکلے تھے۔۔
کاٹیج سے باہر نکلے۔۔۔

آدھا جنگل کراس کیا تھا۔۔۔اب یہاں آکر ایک ٹوٹی پھوٹی عمارت تھی جہاں انھیں تھوڑی دیر کے لئے آرام کرنا تھا۔۔

ابھی وہ کچھ دور تھے جب ان پر حملہ ہوگیا۔۔

نیناں کو اس کی توقع نہیں تھی مگر جولی جتنی چالاک اور مکار تھی کچھ نا کچھ تو کیا ہوگا جو ان پر حملہ ہوگیا۔۔

انھوں نے منہ توڑ جواب دیا۔۔
ایک آدمی ویر کے ہاتھ لگ گیا۔۔

ویر غصے سے پاگل ہوا اب اس شخص کو اپنی بیلٹ سے ادھیڑ رہا تھا۔۔
اور نمیرا حیرت سے پھٹی آنکھوں سے اپنے سر کا یہ وحشی روپ پہلی مرتبہ دیکھ رہی تھی۔۔
کیونکہ اس کا سر چیخ وپکار سن کر سکون حاصل کر رہا تھا۔۔

جب سامنے ایک درخت کے پیچھے سے ایک آدمی نے اس کے دل کا نشانہ لیا تھا،، وہ غصے میں دیکھ ہی نہیں پایا تھا۔۔

مگر وہ دیکھ چکی تھی،، اور بجلی کی سی تیزی سے ویر کے سامنے آئی،، ایک سر سراتی گولی کندھے سے زرا نیچے کمر میں پیوست ہوئی اور ایک دلخراش چیخ مارتی زمین بوس ہو چکی تھی۔۔

ویر اس کی جانب لپکا۔۔ اور اسے اٹھانا چاہا۔۔

جاؤ بھاگ جاؤ،،، چلے جاؤ اپنی جان بچاؤ،،، نقاب کے پیچھے سے غراہٹ سنائی دی۔۔ کلرڈ آنکھوں میں ویر کے لئے فکر تھی۔۔

کبھی نہیں،،، وہ بھی دھاڑا۔۔ خون تیزی سے بہہ رہا تھا۔۔ وہ غنودگی میں جاتی بھی بولتی رہی۔۔

چلے جاؤ،،، چھوڑ دو مجھے،،

وہ منزل پر پہنچ ہی چکے تھے،، بلغراد جنگل کے بیچ و بیچ وہ چھوٹی سی ٹوٹی پھوٹی عمارت تھی۔۔
نمیرا تعاقب کرنے والے تمام بندوں کو موت کے گھاٹ اتار چکی تھی۔۔

ویر اسے اٹھائے اندر آیا۔۔ جو کہ اب بے ہوش ہو چکی تھی اور ایک میلے سے بستر پر لٹایا۔۔
پھر فائرنگ ہوئی۔۔۔

ویران کو منہ توڑ جواب دینے شدید غصے سے باہر گیا۔۔

نمیرا تجسس کے مارے اس لڑکی کے پاس آئی جو بلیک جیکٹ،، بلیک پینٹ پر منہ پر سکارف یوں لپیٹے کہ بس آنکھیں نظر آتی تھیں۔۔۔پاس آئی۔۔

دیکھوں تو سہی کون ہے جو ہمارا ساتھ دینے یہاں تک چلی آئی اور سر کے لئے گولی بھی کھالی۔۔
نقاب ہٹایا تو نمیرا کے پیروں نیچے سے زمین کھسکی تھی یہ دیکھ کر کہ وہ نیناں ہے۔۔

افففففف،،، آہٹ سنائی دی تو جلدی سے سکارف اس کے اوپر گرایا،،،،

پیچھے مڑ کر دیکھا تو ویر تھا،،
نمیرا نے خاموشی سے نیناں کو کروٹ دلوائی اور اوندھے منہ کر دیا۔۔

اس کی بلٹ میں خود نکالوں گا،،، ویر کی بات پر نمیرا کی سانس اٹکی۔۔

نن،،، نو،،،، سر میں کر لوں گی،، وہ گڑبڑائی،، اگر ویر کو پتہ چل جاتا کہ یہ وجود کس کا ہے تو پتہ نہیں کیا قیامت لاتا۔۔۔

شٹ اپ نمیرا،،، میں نے کہا ناں میں نکالوں گا،، ویر پاکٹ سے اپنی سوئس نائف نکالتا اس کی جانب بڑھا۔۔

نمیرا پیچھے ہٹ گئی
ایک نا ایک دن تو پتہ چل ہی جاتا،،،،۔۔

ویر قریب گیا،، کندھے سے نائف سے جیکٹ چاک کی،،، اور بڑے ماہرانہ انداز میں وہ گولی نکال دی ۔۔ ایک دلخراش چیخ پھر سنائی دی۔۔

اٹس اوکے،،،،،، سب ٹھیک،،،،،، ویر کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے جب غنودگی میں تڑپتی اس لڑکی کے چہرے پر نظر پڑی،،

وہ جھٹپٹا کر پیچھے ہٹا،، جیسے کسی اچھوت کو چھو لیا ہو۔۔

نمیرا چلو یہاں سے،،، وہ دھاڑا۔۔

اسے چھوڑ کر،،،

بھاڑ میں جائے یہ،،، اس کی آنکھوں اور چہرے سے لہو ٹپکا۔۔

سر اس نے اپنے اوپر گولی کھائی ہے آپ کو بچانے کے لئے۔۔ نمیرا نے جتایا

مجھے کوئی پرواہ نہیں،، میں نے نہیں کہا تھا۔۔۔ وہ پھنکارا۔۔

جولی نے دبئی کی ڈارک ویب پر اعلان کیا ہے کہ لینا زبیر کو پکڑ کر لانے والے کو ایک کروڑ انعام دیا جائے گا۔۔ اور بعد میں اسے بے لباس کر کے نیلامی کے لیے پیش کیا جانے والا ہے۔۔
شہباز سے پوچھ لیں۔۔ اب بھی فرق نہیں پڑے گا آپ کو،،، وہ سنجیدگی سے بولی۔۔

یہ سن کرویر کے کانوں سے دھویں نکلے تھے،، دروازے کو زوردار ٹھوکر رسید کر کے تن فن کرتا کچھ بھی کہے بغیر باہر نکل گیا۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

💣💣#Don't copypastewithoutmypermission

#Wehsht_e_IshqSeason2
#By_#Wahiba_Fatima
Episode18...

پھر سے مقتل کو سجاؤ کہ میں زندہ ہوں ابھی

میرے قاتل کو بلاؤ،،،،،،، کہ میں زندہ ہوں ابھی

نفرتیں ساری،،،،،،،،،، میرے واسطے خالص کردو

زہر کا جام پلاؤ،،،،،،،،،،،،، کہ میں زندہ ہوں ابھی

اتنے معمولی سے،،،،،،،،، زخموں سے بنے کیا میرا

زخم کاری سا لگاؤ،،،،،،،، کہ میں زندہ ہوں ابھی

ویر باہر درخت کے تنے پہ بیٹھا بالوں کو مٹھیوں میں جکڑے اندر اٹھتے غم و غصے اور اشتعال کے طوفان کو اپنے اندر دبانے کی کوشش میں ہلکان ہو رہا تھا۔۔

وہ جو اپنے اصل کی جانب لوٹ کر یہاں گزرا ایک ایک پل بھول جانا چاہتا تھا۔۔ وہ پھر چلی آئی تھی۔۔ آرا لے کر اس کے دل کو چیرنے۔۔
اس کے دل و روح پہ نئے گھاؤ لگانے۔۔

سوچ سوچ کے پاگل ہو چکا تھا۔۔ کیا کرے۔ ایک طرف فرض تھا دوسری طرف محبت کی بے وفائی۔۔

فرض کہتا تھا کہ ایک ایسی لڑکی جو بے سہارا ہو چکی تھی۔۔ جسے اس کے اپنے بھیڑیوں کے آگے پھینکنے کو کتوں کی طرح ڈھونڈتے پھر رہے تھے،، اسے بچا لیا جائے۔۔

مگر ادھڑی ریزہ ریزہ ہوئی محبت کہتی تھی اسے یہیں پھینک کر چلا جائے اور زندگی بھر اس کی شکل نا دیکھے۔۔

سوچا نہیں تھا ایک مرتبہ پھر وہ اس طرح سامنے آ جائے گی کہ سانس تک سینے میں الجھا دے گی۔۔

وہ رونا نہیں چاہتا تھا مگر بار بار سرخ آنکھیں بھیگ جاتیں تھیں۔۔

پینٹ کی پاکٹ سے سگریٹ نکالی اور لبوں میں دبا کر سلگائی۔۔اب یہ نیا شغل اپنا لیا تھا اپنی جان کو سگریٹ کے دھویں میں جھونکنے کا۔۔

اندر وہ بھی ہوش میں تھی اور رویر کا ایک ایک لفظ سن چکی تھی۔۔
نمیرا نے اس کی ڈریسنگ کر کے اسے سیدھا کیا۔۔تو آنسوؤں نے گالوں کو بھگو رکھا تھا۔۔
اسے افسوس ہوا۔۔

سنو نمیرا،،،جاؤ تم لوگ،،،دوبارہ حملہ ہو جائے اس سے پہلے نکل جاؤ،،،جاؤ یہاں سے،،،

شٹ اپ نیناں،،،تم نے دیکھا تم نے انھیں کیا سے کیا بنا دیا ہے۔۔سر تو ایسے تھے کہ انھیں اپنے کام میں بس انسانوں کو ٹارچر کرنا ناپسند تھا۔۔چیخوں سے انھیں وحشت ہوتی تھی۔۔مگر رات،،،، رات وہ چیخیں سن کر سکون حاصل کر رہے تھے۔۔درندہ بنا دیا ہے تمھاری چار دن کی سو کالڈ محبت نے انھیں۔۔پر یو نو واٹ دیکھ لینا وہ پھر بھی تمھیں اس جہنم میں چھوڑ کر نہیں جائیں گے۔۔
کیونکہ ایک پاکستانی سپاہی ہر بار اپنی ذات سے پہلے اپنے فرض کو آگے رکھتا ہے۔۔

وہ نفرت بھرے لہجے میں بولی۔۔
نیناں پھر سسک پڑی۔۔

مگر ویر کی یہ حالت دیکھ کر وہ رات کو ہی ایک کڑا فیصلہ کر چکی تھی اب اس پر عمل کرنا تھا۔۔

مگر میں خود تم لوگوں کے ساتھ جانے سے انکار کر رہی ہوں۔۔مجھے نہیں جانا،، میں واپس جا رہی ہوں۔۔اپنی حفاظت کر سکتی ہوں۔۔

تبھی ویر روم میں داخل ہوا تھا اور اس کی بات بھی سن چکا تھا اسے سامنے اور اس حالت میں دیکھ کر ایک مرتبہ نیناں کی بیک بون میں سرسراہٹ ہوئی تھی۔۔اور نمیرا دنگ سی ویر کی دگرگوں حالت دیکھ رہی تھی۔۔

چلو یہاں سے نکلنا ہے ہمیں،،، سب باہر کھڑے ویٹ کر رہے ہیں،، شہباز اور وہ سب دور تک دیکھ کر آئے ہیں کوئی نہیں ہے تعاقب میں۔۔۔اب چلو،،،
ویر کہہ کر مڑا۔۔

نمیرا نے نیناں کی طرف دیکھا۔۔اور نگاہوں نگاہوں میں اسے اٹھنے کو کہا مگر وہ ٹس سے مس نا ہوئی۔۔

سریہ،،، نمیرا جھجھکی۔۔

نمیرا سب چل رہے ہیں اور اگر کسی نے یہاں رہنا ہے تو بولو کس نے۔۔میں خود اسے شوٹ کردوں گا۔۔وہ غرایا اور باہر نکل گیا۔۔
بڑے سیدھے طریقے سے گھما کر دھمکی دی گئی تھی۔۔

چلو،،، نمیرا نے کہا۔۔

مگر،،، نیناں اس سے پہلے کچھ کہتی نمیرا نے اسے بازو سے دبوچ کر کھڑا کیا تھا اور ساتھ لئے باہر نکلی۔۔وہ بے بسی کے احساس سے لب کاٹ کر رہ گئی۔۔

پھر وہ وہاں سے نکلے تھے۔۔نیناں کو چلنے میں تکلیف محسوس ہو رہی تھی اور خون بہہ رہا تھا۔۔مگر نمیرا نے اسے گھسیٹے رکھا۔۔
آخر وہ شام ڈھلے بلغاریہ کے بارڈرز پر تھے۔۔

جہاں پر شاہ زل اپنے ڈیڈ کو دیکھ کر اور خود پر قابو نہیں پا سکا اور گلے سے لپٹ کر بے آواز آنسو بہانے لگا۔۔

شاہ ویر سلطان کے ساتھ کچھ سولجرز تھے جو ان کے ساتھ ان لوگوں کو ریسکیو کرنے آئے تھے

ویر نے میر سن میں شاہ زر کو ازھاد کے ساتھ سہی سلامت پاکستان بھیج کر ترکی پولیس اور فوج سے رابطہ کیا تھا۔
جس سے وہ بہت جلد ایکشن میں آئے اور جولی اور زبیر کو دم دبا کر ترکی سے بھاگنا پڑا۔۔۔
ویر کو غصہ آیا مگر اس سے تو بعد میں نمٹنے کی قسم کھائی پہلے اپنے بیٹے کی فکر لاحق ہوئی۔۔

تب ایک انجان لڑکی نے اس سے رابطہ کیا اور تمام صورتحال بتائی۔۔
پھر اسی نے ویر کو بتایا کہ وہ انھیں فوریسٹ سے بلغاریہ لے کر جا رہی ہے تو وہ سامنے سے پہنچ کر انھیں ریسکیو کریں۔۔

اور اب اس کا بیٹا اس کے سامنے تھا ٹوٹی بکھری حالت میں۔۔اس کے آدمیوں میں اور نمیرا کے علاوہ ایک اور لڑکی تھی جو پیلے زرد چہرے سے خود کو کھڑے رکھنے کی تگ ودو میں ہلکان ہو رہی تھی۔۔

ویر کو سمجھنے میں دیر نا لگی کہ یہ وہی لڑکی ہے جس نے ان کی مدد کی تھی۔۔

وہ بلغاریہ آیا تھا۔۔اور اب وہ سب محفوظ تھے۔۔

ویر نے اس کی پیٹھ تھپتھپائیں۔۔ہیے جونئیر حوصلہ رکھو یار۔۔

جب اچانک نیناں زمین بوس ہوئی تھی۔۔جونیئر نے تو پلٹ کر دیکھا بھی نہیں۔۔نمیرا ہی اس کی جانب لپکی۔۔

وہ سب اب گاڑیوں میں ہوسپیٹل کے لئے نکلے تھے۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

یادوں میں تیری یاد تھی،،،
کیا یاد تھا؟،،، کچھ یاد نہیں
تیری یاد میں سب کچھ بھول گیا
کیا بھول گیا، کچھ یاد نہیں
بس یاد ہو تم،، صرف یاد ہو تم
کیوں یاد ہو تم، کچھ یاد نہیں

بیسمنٹ کے ٹھنڈے فرش پہ بیٹھے اریش کی آنکھوں سے آنسو تواتر سے بہہ رہے تھے۔۔
پاؤں میں لوہے کی زنجیر سے اسے باندھا گیا تھا۔۔ کمر کے گرد بھی زنجیر تھی۔۔
سرخ آنکھیں،،، بکھرا حلیہ،،، بڑھی بئیرڈ،،،،

اور اسے باندھنے والی کوئی اور نہیں اس کی سگی ماں تھی۔۔ کاش وہ پیدا ہوتے ہی مر جاتا تو آج یہ نارسائی کا دکھ،،، پل پل تڑپتے نیم جان ہوتے اپنی کی گئی بے وفائی کا عذاب تو نازل نہیں ہوتا خود پر۔۔

اگر اس کے بس میں ہوتا تو اپنی بے وفائی پر خون کے آنسو بھی بہا چکا ہوتا۔۔ پچھتاوں کے ناگوں نے ڈس ڈس کر رگوں کو زہریلا اور نیم جان کر دیا تھا۔۔

ہاتھ میں اس وقت وہ بریسلٹ تھی جب اس کی بیری نے اسے غصے سے دھتکارتے خود سے دور پھینکا تھا تب بیری کی کلائی سے نکل کر وہ بریسلٹ اریش کے ہاتھ آ گئی تھی۔۔

اے بے بی گرل،،، تم جانتی ہو تمہارا یہ گناہ گار کس قدر اذیت میں ہے۔۔ اگر جانتی تو مجھے بھی اپنے ساتھ لے جاتی۔۔

اے ڈمپل گرل خدا کے لئے میرے سامنے کہیں سے آ جاؤ،، میں تمھارے قدموں کی خاک بن جاؤں گا۔۔
میری بیری،،،، مگر،،، تم تو وہاں چلی گئی ناں،،،، جہاں سے میں تمھیں چاہ کر بھی واپس نہیں لا سکتا۔۔

وہ بریسلٹ دل کے مقام پر رکھ کر پھوٹ پھوٹ کر بچوں کی طرح رویا۔۔

فکر مت کرو بیری،،، تمھارا یہ بد نصیب قاتل بھی روز جیتا ہے روز مرتا ہے۔۔ پل پل ایک نئی اذیت نازل ہوتی ہے اس دل پر کہ میں نے وہ چِپ حاصل کرنے کے لئے تم سے دھوکہ کیا۔۔

مگر قسم لے میری محبت کی،، وہ رشتہ جو تم سے قائم کیا وہ دل سے کیا،،، تمھارے قریب آیا تو محبت کی رضامندی سے،، بغیر کسی مقصد کے۔۔ سنو مجھے معاف کر دو گی ناں۔۔ وہ بریسلٹ سے یوں مخاطب تھا جیسے کہ سامنے اس کی بیری ہو۔۔

تبھی سیڑھیوں سے آہٹ محسوس ہوئی۔۔ مگر اسے پرواہ نہیں تھی۔۔
مگر۔۔

سر۔۔اریش سر،، پارکر کی آواز آئی۔۔ایک ضروری خبر ہے آپ کے لئے،، بہت مشکل سے جولی میم کے بندوں کو ڈاج دے کر یہاں پہنچا ہوں صرف آپ کو یہ بتانے،،، وہ قریب آکر انگلش میں بولا۔۔

مگر وہ جوں کا توں بیٹھا رہا۔۔بھلا اب کیا خبر اس کے لئے اہم ہو سکتی ہے۔۔

سر،،، خبر،،، مطربہ اریش زبیر کے بارے میں ہے،،، اب کی بار پارکر نے اپنی بات پر زور دے کر کہا تو وہ فوراً سیدھا ہوا۔۔پارکر نے مطربہ شاہ زر سلطان کہنے کی بجائے مطربہ اریش زبیر کہا۔۔۔اور سرخ سوالیہ روئی ہوئی نگاہیں پارکر کے چہرے پر گاڑھیں۔۔

جلدی بتاؤ۔۔اریش بے چین ہوا۔۔

سر میں نے اپنی ایک وفادار ساتھی کو ہوسپیٹل بھیجا تھا۔۔جب مطربہ کی آخری رسومات چل رہی تھیں تو وہ ایز آ مسلم میت کا آخری دیدار کرنے کو آگے گئی۔۔مگر سلطانز نے کسی کو بھی اس کا چہرہ نہیں دیکھایا۔۔حتیٰ کے قبرستان میں کافن میں بھی نہیں،، شیشے کے اوپر پرچم ڈال دیا گیا۔۔اٹس مین کے،،،،

پارکر جان بوجھ کر خاموش ہو گیا۔۔ اریش جو بغور اس کی بات سن رہا تھا بولا۔۔

اٹس مین کے سلطانز کچھ چھپا رہے تھے،،، اٹس مین کے آخری رسومات کا وہ ڈرامہ جھوٹا بھی ہو سکتا ہے،، اٹس مین کے میری بیری زندہ بھی ہو سکتی ہے،، اریش کی آنکھوں میں چمک آئی۔۔

اور سر آپ نے یہ کیوں نہیں سوچا ابھی تک کہ اگر وہ شہید ہوتی تو ان کی باڈی پاکستان لے کر جائی جاتی ۔۔جہاں پورے اعزاز کے ساتھ انھیں دفنایا جاتا۔۔یہیں کیوں آخری رسومات ادا کی گئیں۔۔۔
وہ انگلش میں بولتا اس پر سوچوں کے نئے در وا کیئے جا رہا تھا۔۔

جب بے تحاشا جوش سے اس کے ہاتھ تھامے۔۔ تم نہیں جانتے پارکر تم نے مجھے جینے کی نئی وجہ دے دی۔۔ایک مقصد دے دیا،،
پارکر نکالو مجھے یہاں سے مجھے سچ جاننا ہے،، وہ دھاڑا اور پاؤں کی زنجیر کھینچی۔۔

سر پلیز،،،، پیشنس رکھیں،،، ہر قدم سوچ سمجھ کر پلین بنا کر اٹھائیں۔۔اس جولی کا بھروسہ جیتیں کہ آپ کو آپ کی غلطی کا احساس ہو گیا۔۔پھر باہر نکلیں اور اسے اور اس کے نیٹ ورک کو توڑیں ۔۔تب ہی آپ کے گناہوں کا ازالہ ہو پائے گا،،، اس بارے میں آپ سوچیں،،، ابھی مجھے نکلنا ہو گا اس سے پہلے کہ کوئی آ جائے۔۔

یہ کہہ کر پار کر جس خاموشی سے آیا تھا اسی خاموشی سے واپس چلا گیا مگر پیچھے ایک دیوانے کو جینے کا مقصد دے گیا۔۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

سہانا کی جان سولی پر لٹکی تھی۔۔کیونکہ مسلسل اسے میسجز کر کے پریشان کیا جا رہا تھا۔۔

میسجز کرنے والے کو یہ تک پتا ہوتا کہ وہ اس وقت کہاں ہے،،کیا کر رہی ہے،،،کیا پہنا ہے۔۔ اس کے ہاتھ پاؤں پھولے رہتے۔۔

سوچ سوچ کر پاگل ہو گئی کہ یہ کون ہو سکتا ہے۔۔شاہ زین تو بلکل بھی نہیں وہ تو اس قدر ناراض تھا اس سے۔ شکل تک نہیں دیکھتا تھا اس کی۔۔

سلطان مینشن میں سب سے اسے بہت محبت ملی تھی۔۔ان کا ظرف تھا کہ کسی نے بھی اسے اس کی غلطی پر جتایا نہیں تھا۔۔سب ٹھیک تھا۔۔مگر ربیع اس سے کم ہی بات کیا کرتی تھی۔۔

آخراس کالاڈلا بھائی جو ہرٹ ہوا تھا اس کی وجہ سے۔۔
اب بھی وہ ڈرتی جھجھکتی یونی آئی تھی۔۔

اوراسے کیا معلوم اس کی چہرے کی اڑی رنگت اور ڈرا سہما چہرہ کسی کو کتنا اچھا لگتا تھا۔۔
اب بھی وہ کینٹین،، لائبریری سے بچ کر آج آڈیٹوریم چلی آئی تھی اوراب قدرے ملگجے سے اندھیرے میں پر سکون سی چئیر پر بیٹھی تھی۔۔

کچھ بھی تھا۔۔چاہے وہ اکیلی تھی مگر یہاں سکون تو تھا ناں
مگر اسی بات نے کسی کو آگ لگائی تھی۔کہ وہ وہاں اکیلی کیوں تھی۔۔۔۔سو وہ چلا آیا اس سے حساب لینے۔۔
فارس کی شرٹ پہن کر منہ پر دو رومال باندھے۔۔تاکہ الائچی کی خوشبو بھانڈا نا پھوڑ دے۔۔

وہ لاپرواہ سی بیٹھی اپنے خیالوں میں کھوئی تھی۔۔جب پاس والی چئیر سے غراہٹ نما سرگوشی سنائی دی۔۔

کیا کر رہی ہو یہاں اکیلی،،،

وہ اچھلی،،،کک،کون،،،اور اٹھ کر بھاگنے والی تھی جب ساتھ بیٹھے شخص نے بازو سے دبوچ کر واپس چئیر پر کھینچا۔اور اچانک کھڑے ہو کر جھک کر چئیر پر دائیں بائیں بازو رکھ اس کے فرار کا رستہ بند کر دیا۔۔

اس کا چہرہ خوف سے لٹھے کی طرح سفید ہو چکا تھا۔۔شاہ زین نے دلچسپی سے اسے دیکھا۔بلیک شلوار قمیض کے اوپر بلیک دوپٹہ لیئے وہ چاندی کی طرح دمک رہی تھی۔۔۔مگر یہ طے تھا کہ شاہ زین کو اس سے سرگوشی میں بات کرنی ہو گی نہیں تو وہ اس کی آواز پہچان لیتی۔۔

پھوپھی کا گھر ہے جہاں مزے سے اکیلی بیٹھی مراقبے میں گئی ہوئی ہو،،اگر ابھی میں تمہارے ساتھ کچھ کر دوں تو کسی کے باپ کو بھی پتہ نہیں چلنے والا،،وہ پھر سرگوشی میں غرایا،،
سہانا کو اس کی سنگین غلطی کا احساس ہو چکا تھا۔۔

مم میں،،ایسی غلطی دوبارہ نہیں کک،،،،کروں گی،،جانے دو مجھے،،،سہانا کی پلکیں بھیگ گئی۔۔

ہمم گڈ،،،ایسے ہی میری بات مانتی رہی تو،،ہماری فیوچر لائف بہت مزے کی گزرنے والی ہے،،
سرگوشی نما آواز اس کا دل دہلا رہی تھی،،
سامنے والے کے اس شوشے پر اب واقعی سہانا کے رونگٹے کھڑے ہوئے تھے۔۔

کک کیا مطلب ،،،کک ،کون ہیں آپ ،، اندھیرے میں وہ دیکھ نہیں پارہی تھی۔ مگر سامنے والا مزید اس کے کان پر جھکا۔۔

دل کو یہ آرزو تھی کوئی دلربا ملے ،،،،،،

سہانا کی سانس اٹکی۔۔ مگر اب یہ ڈرنے کا وقت تو بلکل بھی نہیں تھا۔۔اسی لیۓ اس سے الجھ بیٹھی ۔۔

یو ایڈیٹ ،،، جو کوئی بھی ہو ،، کان کھول کر سنو ،، پہلی اور آخری مرتبہ بول رہی ہوں ،، دور رہو مجھ سے ،، کسی اور سے محبت کرتی ہوں میں سمجھے ،،، زرا دلچسپی نہیں مجھے تم میں ،،، ایسا غائب کرواؤں ،،،،،،،،
وہ دانت پیس کر بولی ۔۔۔ مگر شاہ زین نے اس کی بات مکمل نہیں ہونے دی۔۔

رئیلی ،،، زرا اس سپر مین کا نام تو پتہ چلے مجھے بھی ،، وہ رومال کے پیچھے گہرا مسکرایا ،،،ٹانگیں توڑ دونگا اس کی ،،،

شاہ زین سلطان نام ہے،،،،اب زرا مرد کے بچے بن کے دکھاؤاور توڑ کے دکھاؤ ٹانگیں،،،اس سے پہلے میں تمھارا منہ توڑ دوں گی۔۔وہ اس پر جھپٹی۔۔

مگر شاہ زین تیزی سے اس کی کلائیاں تھام چکا تھا۔۔

ارے ارے میری جنگلی بلی،،،مرد کا بچہ تو شادی والے دن بنوں گا،،اور اتنی محبت دوں گا کہ اسے بھول جاؤ گی۔۔شاہ زین نے چھیڑا

مگر سامنے تو تلووں پر لگی اور سر پر بجھی۔۔لال ٹماٹر چہرہ لئے وہ پھنکاری
یو،،،،گدھے،،،الو کے پٹھے،،ہاتھ چھوڑو پھر بتاتی ہوں تمھیں میں،،،،

اس سے پہلے شاہ زین کو اس کی مزید قوالی سننے کو ملتی شرارت سے رومال کے پیچھے سے لب اس کے ماتھے پر رکھ کر رفو چکر ہو گیا۔۔

پیچھے وہ اس اجنبی کی جرات اور جسارت پر دنگ منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔۔

یو،،،،،،الو کا پٹھا۔۔وہ اس کی جرات پر اس کا سر پھاڑنے اس کے پیچھے لپکی۔۔

وہ آڈیٹوریم سے باہر نکلی تھی۔ جب بھاگتے کسی کے چوڑے سینے سے ٹکرائی۔۔

Whatthehe'll,,,,,,,

کیا بدتمیزی ہے یہ،، شاہ زین نے بمشکل سنجیدگی طاری کرتے اس سے پوچھا تو،،، فوراً باہر نکل کر شرٹ بدلی تھی اور رومال ہٹائے تھے۔۔

آئم سوری،، مم میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا وہ،،،، وہ شاہ زین اندر،،، اندر مجھے کوئی لڑکا پریشان کر رہا تھا۔۔

اور تم اندر کر کیا رہی تھیں،،، زرا وضاحت دو،، وہ دانت پیس کر بولا تو سہانا لاجواب ہو گئی۔۔

آئندہ اس طرف آئیں تو ٹانگیں توڑ دوں تمہاری،،، وہ غراتا وہاں سے جا چکا تھا،،،
دونوں طرف سے اچھی طرح اس کے زہن میں بٹھا کر کے اب اسے ایسے کہیں اکیلے اور تنہا
،،،،، شتر بے مہار نہیں چل پڑنا ہے منہ اٹھا کر۔۔۔ وہ جا چکا تھا۔۔۔
اففففففف کہاں پھنس گئی۔۔ اس نے ماتھا پیٹا۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

وہ پاکستان لوٹے تھے۔۔ اوراب ائیر پورٹ کے بینچ پر سر جھکائے بیٹھی نیناں بڑی دیر سے کسی غیر مرئی نقطے کو گھور رہی تھی۔۔۔ اور سوچ رہی تھی کہ اسے جانا کہاں ہے۔۔
سکارف اچھی طرح اپنے گرد لپیٹا ہوا تھا۔۔

کیونکہ گولی نکالنے کو پیچھے سے جیکٹ چاک کی گئی تھی۔۔
پھر بلغراد میں جب وہ بے ہوش ہوئی تھی اسے ٹریٹمنٹ دی گئی تھی۔۔

جونیئر کے سب آدمی الوداع بول کر جا چکے تھے۔۔ جب نمیرا اس کے قریب آئی۔۔۔
چلو۔۔۔ نمیرا نے کہا،،،،

کہاں،،، نیناں نے غائب دماغی سے کہا۔۔

مطلب،،، نمیرا کے ماتھے پر بل آئے۔۔

کچھ نہیں ایسا کرو تم لوگ جاؤ اور مجھے یہاں کے کسی اور فلیچ کا ایڈریس دے دو،، نیناں کا چہرہ سپاٹ تھا۔۔

نمیرا جاؤ تمھارے فادر آ گئے تمھیں رسیو کرنے۔۔

تبھی شاہ ویر سلطان وہاں اس کے پاس آیا تھا، نمیرا چلی گئی جو نئیر کو جا کر گاڑی میں بیٹھنے کو بولا۔۔

خود اس کے پاس بیٹھا،،، تم میرے ساتھ چلو گی بیٹا،، شاہ ویر نے سنجیدگی سے کہا۔۔
نیناں اندر تک ہلی۔۔

آپ کو پتا ہے میں نے آپ کے بیٹے کے ساتھ کیا کیا؟ وہ سرد و سپاٹ لہجے میں بولی تاکہ سلطانز اسے اس کے حال پر چھوڑ کر بس چلیں جائیں۔۔

اب بس ہو چلی تھی اتنے بڑے دھوکے کے بعد اب اور ان کے احسانات کا بوجھ نہیں لادنا چاہتی تھی اپنے کندھوں پر۔۔کہ اس بوجھ تلے دب کر مر ہی جاتی۔۔

مجھے پتا ہے،،، شاہ ویر اطمینان سے بولا

پھر بھی آپ مجھے ساتھ چلنے کو بول رہے ہیں۔۔مجھے تو آپ کو شوٹ کر دینا چاہیئے۔۔

شاہ ویر مسکرایا۔۔تو نیناں کو پتہ چلا کے اس دشمنِ جاں نے وہ ڈمپل کہاں سے چرایا ہوگا۔۔

سلطانز اپنا انتقام شوٹ کر کے نہیں لیتے،،،شاہ ویر نے لاپرواٸی سے کہا۔۔

تو کیسے لیتے ہیں،،وہ بھی پوچھ بیٹھی۔۔

اسے چھوڑو،،،وقت آنے پر پتہ چل جائے گا مگر اب تم اس بات پر ایگری کرتی ہوں کہ سب چیزیں تم نے خراب کیں،،تم اس کی زمہ دار ہو،،،شاہ ویر پوچھ بیٹھا۔۔

یس میں قبول کرتی ہوں۔۔۔وہ بے چین سی بولی۔۔

تو پھر تمھیں ہی اس سب کو ٹھیک کرنا ہے رائٹ،،،؟شاہ ویر نے حسبِ عادت سامنے والے کو باتوں میں الجھایا۔۔

یس مگر کیسے،،،،؟اس نے شاہ ویر کو دیکھا۔۔

دیکھو بیٹا،،، نا تمھیں معافی لیے بغیر چین آئے گا نا میرے بیٹے کو معاف کیے بغیر،، تو اچھا نہیں ہے تم لوگ جو باتیں بگڑ چکی ہیں ان کو ٹھیک کرو،،، اس سے معافی مانگ کر پھر چاہے جدھر مرضی ہے چلی جانا۔۔شاہ ویر لاپرواہی سے بولا۔۔

پتہ تھا وہ چلی گئی تو اس کے بیٹے کی زندگی چلی جائے گی۔۔ خود کے ساتھ بھی تو بیت چکی تھی۔۔وقتی غصہ تھا،، اس کے بیٹے کا بلکل اسی کی طرح،،، بعد میں پھر مرے گا تڑپے گا۔۔

اب چلو،،، شاہ ویر کھڑا ہوا

مگر وہ،،، نیناں نے سہم کر کہا،،

کچھ نہیں کہے گا،، ہمارے دو گھر ہے تم دوسرے میں رہنا،، او کے
اب چلو،،، نیناں کھڑی ہو گئی اور مردہ سے قدموں سے شاہ ویر سلطان کے پیچھے چل دی۔۔

گاڑی تک پہنچے تو وہ فرنٹ پر آنکھیں موندے سیٹ سے سر ٹکائے نیم دراز تھا۔۔

شاہ ویر نے نیناں کے لئے دروازہ کھولا، ، بیٹھو بیٹا، ، وہ چپ چاپ بیٹھ گئی مگر وہ ٹس سے مس نا ہوا۔ ۔

سچ تو یہ تھا وہ اسی جن سے ڈر رہی تھی جس کا اتنا غصیلا روپ دیکھ کر پہلی دفعہ اسے زندگی میں کسی چیز سے اتنا ڈر لگا تھا۔

ویسے بھی اتنے اچانک وہ سب ہو جانا، ، بھائی کا ساتھ چھوٹ جانا۔ ۔ماں باپ کا یہ روپ۔ ۔تن تنہا دور دیس آجانا، ، اس کا بری طرح کونفیڈینس بریک ہوا تھا۔ ۔

سلطان مینشن میں بھونچال آیا تھے۔ ۔ ۔وہ سب واپس لوٹے تھے۔ ۔

ایسی حالت میں۔ ۔

سب سے زیادہ طوفان حبہ لائی تھی۔ ۔اور شاہ زر کو اس کو سنبھال پانا مشکل ترین امر ہو گیا تھا۔ ۔

Continue............

عقاب کو تھی غرض،،،،، فاختہ پکڑنے کی
جو گر گئی تو یونہی نیم جان چھوڑ گیا
عقب میں گہرا سمندر،،،، ہے سامنے جنگل

یہ کس انتہا پہ،،،، میرا مہربان چھوڑ گیا

حبہ سوپ کا باؤل لئے سلطان مینشن کے کچن سے نکل کر اب بنگلے کے اوپر کے بنے پورشن میں جا رہی تھی۔۔ جب ہلکے سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔۔

سامنے ہی بیڈ پر وہ نیم جان نیم مردہ سا وجود اس کی زندگی سے بھرپور ہنستی کھلکھلاتی بیٹی کا تھا۔۔ جواب پیلے زرد رنگ کے ساتھ برسوں کی مریضہ دکھائی دے رہی تھی۔۔

وہ بیڈ کے قریب آئی۔۔دل تو کرتا تھا بیٹی کی اس حالت پر دھاڑیں مار مار کر روئے مگر وہ پتھر کی بن چکی تھی۔۔کہا تھا،،،نہیں معاف کرے گی۔۔

کبھی بھی نہیں،،،،،

کسی صورت نہیں،،،،

مطربہ،،،،،اس نے آواز دی۔۔۔مطی نے دھیرے دھیرے آنکھیں کھولیں۔۔

جو پہلا لفظ منہ سے ادا کیا وہ تھا۔۔

ڈیڈ،،،

اتنے میں ہی شاہ زر روم میں داخل ہوا تھا۔۔

یس میری جان،،،مائی لٹل ڈول،،،وہ مسکرایا اور اس کے سرہانے آکر بیٹھا۔کندھوں سے سہارا دے کر اسے تکیوں پر نیم دراز کیا۔۔

بکھرے بال،،،اجڑا حلیہ،،ہلدی کی طرح زرد رنگ،،آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے،،،کون کہہ سکتا تھا وہ مطی تھی،،

حبہ نے سوپ کا باؤل شاہ زر کو خاموشی سے تھمایا،،، بول تو وہ شاہ زر سے بھی نہیں رہی تھی۔۔اور یہی بات شاہ زر کو تکلیف دے رہی تھی۔۔

ہیے پرنسز چلو فٹافٹ منہ کھولو،،، یہ سارا سوپ فنش کرنا ہے بھئی۔۔

وہ چپ چاپ سوپ پینے لگی۔۔نا بحث،،نا ضد،،،نا کوئی شرارت
نہیں تو پہلے تو بیماری میں اسے سوپ پلانا ہی جوئے شیر لانے کے مترادف ہوتا تھا۔۔
تھوڑا سا پی کر،،،

بس ڈیڈ،،،مجھے ریسٹ کرنا ہے۔۔وہ آہستگی سے بولی۔۔

اوکے،،،،شاہ زر نے باؤل سائیڈ پر رکھا۔
ادھر آؤ،تکیہ پر سر رکھ کر اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا،،وہ دوبارہ سرد و سپاٹ آنکھوں سے چھت کو گھورنے لگی۔۔

جب سے ہوش میں آئی تھی۔۔یہی تو کر رہی تھی۔۔بس سرد و سپاٹ چہرے سے چھت کو گھورے جاتی۔۔۔شاہ ویر نے ان تینوں کو ہیلی میں پاکستان بھیج دیا تھا۔۔اس کی سرجری ہو چکی تھی۔۔کوکھ اجڑ چکی تھی۔۔۔۔خون کافی بہہ گیا تھا مگر خوش قسمتی وہ بچ گئی تھی۔۔
باقی علاج پاکستان آکر ہوا۔۔

زخم کافی حد تک مندمل ہو چکے تھے۔۔مگر جو روح پر لگے تھے وہ تو شاید ساری زندگی نا ہو پاتے۔۔
اسے زندہ بچ جانے پر افسوس ہوا تھا۔۔اور اب ماں کی بے رخی اور ناراضگی بھی جھیل رہی تھی۔۔
اب روح پر لگے یہ زخم ساری زندگی ناسور بن کر اسے تکلیف اور اذیت دینے والے تھے۔۔

شاہ ویر،،، جونیئر اور نیناں پہلے سلطان مینشن ہی آئے تھے۔۔شاہ ویر نے نیناں کو روپ کے سپرد کیا تھا۔۔

روپ مما یہ اب ہماری زمہ داری ہے اس کا بہت اچھے سے خیال رکھنا ہے آپ نے۔۔جب حاتم مینشن جائیں گی تو اسے ساتھ لے جانا۔۔

کہہ کر شاہ ویر مطی سے ملنے گیا تھا۔۔جونیئر تو پہلے ہی جا چکا تھا۔۔

روپ نیناں کے صدقے واری گئی۔۔ کتنی پیاری بچی ہو،، کیا نام ہے بیٹا۔۔

نیناں درانی،،، اس کی پلکیں بھیگیں

آؤ میں تمھیں روم دکھا دوں۔۔ فریش ہو جاؤ۔۔ اور آرام کرو۔۔ پھر کھانا بھی کھانا ہے۔۔
نیناں چپ چاپ ان کے ساتھ ایک روم میں آ گئی۔۔

ارے تم فریش ہو جاتیں،،، مگر تمھارے پاس تو کپڑے ہی نہیں ہیں،، میں ایسا کرتی ہوں ابھی فی الحال مطی یا سہانا کا ڈریس تمھیں دے جاتی ہوں بعد میں ڈھیر ساری شاپنگ کریں گے او کے۔۔

اس نے آہستہ سے اثبات میں سر ہلایا۔۔ روپ کے کچھ دیر بعد ہی ایک میڈ اسے آ کر ایک ڈریس دے گئی۔۔

کافی دیر بعد وہ فریش ہوئی تھی تو کافی سکون ملا تھا۔۔ کپڑے کافی ڈھیلے ڈھالے تھے۔۔ بھیگے بالوں سمیت وہ باہر آئی۔۔
اور سکون سے بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔

ادھر شاہ ویر اور جونئیر مطی کے پاس بیٹھے تھے۔۔
تبھی باقی سب بھی روم میں آئے تھے۔۔ پلوشہ اپنے بیٹے کے گلے لگ کر بہت روئی تھی۔۔

سب کی آنکھیں اشکبار تھیں۔۔ سوچا نہیں تھا ایسا ہوگا۔۔
مگر جلد ہی ربیع کی بک بک نے ان کا دھیان بٹایا تھا۔۔۔

شاہ زل نے ویر کو اشارہ کر کے باہر بلایا۔۔
ویر باہر آیا۔۔۔
ڈیڈ مجھے کرنل وسیم سے ملنا ہے۔۔ شام تک آتا ہوں۔۔

اوکے،،، خیال رکھنا اپنا،، ویر نے اس کی سرخ آنکھیں غور سے دیکھیں۔۔

کم آن ڈیڈ بچوں کی طرح تو ٹریٹ نہیں کریں،،، میں رکھ سکتا ہوں اپنا خیال،، وہ جھنجھلایا

وہ جانے لگا جب قدم پھر روکے،، ویر بیٹے کی جانب متوجہ ہوا۔۔

ڈیڈ اسے کہنا اگر حاتم مینشن سے قدم باہر نکالا تو ٹانگیں توڑ کر چیل کووں کو کھلا دوں گا۔۔ شاہ زل کا سرسراتا لہجہ

ویر نے بیٹے کی پشت کو دیکھا اور بِھڑوں کے چھتے میں ہاتھ ڈالا۔

پابند کرنا چاہتے ہو اسے،،، کس حق سے؟

اس نے غصہ ضبط کرنے کو جبڑے بھینچے۔۔۔ کم آن ڈیڈ،، بات دراصل یہ ہے کہ مجھے رتی برابر بھی اس پر بھروسہ نہیں،،، کیا پتہ اب بھی دشمنوں نے بھیجا ہو اسے اور اب بھی کوئی گیم کھیل رہی ہو ہمارے ساتھ،،، ایکٹنگ تو کمال کی کرتی ہے ناں
وہ اس کی ذات کی دھجیاں بکھیرنے میں مصروف تھا جو کہ اس روم میں یہ سب گفتگو سن رہی تھی۔۔

شاہ زل،،، ویر نے تنبیہہ کی،، مگر وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے جا چکا تھا۔۔

تبھی پلوشہ ویر کے پاس آئی تھی۔۔ کیونکہ اپنے بیٹے کی تمام گوہر افشانی سن چکی تھی۔۔

شاہ مجھے بتائیں کیا ہوا اسے،،، پری نے کڑے تیور لیئے ویر سے پوچھا۔۔

پری وہ،،، ویر نے ٹالنا چاہا۔۔

آپ کو پتہ ہے آپ مجھ سے جھوٹ نہیں بول سکتے۔۔ پلیز شاہ مجھے بتائیں۔۔
ویر پلوشہ کو سٹڈی میں لے کر گیا اور ترکی کی ساری کہانی سنا دی۔۔
پلوشہ کے ماتھے پر بل آئے۔۔

شاہ اتنا کچھ ہو گیا،،، آپ مجھے اب بتا رہے ہیں وہ ناراض ہوئی۔۔

مجھ سے ناراض ہونے کی بجائے اپنے بیٹے کو سنبھالو پری،، ٹوٹ گیا ہے وہ۔۔
سنبھل جائے گا انشاءاللہ،، پلوشہ نے پر عظم لہجے میں بولا۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

پلوشہ ہلکا سا ناک کر کے نیناں کے روم میں داخل ہوئی اور اس کے پیچھے شاہ ویر سلطان۔۔

اس کی لال انگارہ آنکھوں سے صاف پتہ چل رہا تھا کہ وہ کتنی شدت سے روئی ہوگی۔۔ اور شاہ زل کی تمام بات سن چکی ہوگی۔۔

وہ بیڈ پر فرش پر ٹانگے لٹکائے سر جھکائے بیٹھی تھی۔۔ مگر ان دونوں ہستیوں کو اپنی طرف آتا دیکھ سیدھی ہو گئی۔۔

پری کو جانے کیوں وہ جانی پہچانی اور اپنی اپنی سی لگی۔۔

وہ کھڑی ہو گئی۔۔ سامنے یقیناً شاہ زل کی مما تھی۔۔ وہ سخت نروس اور شرمندہ ہوئی۔۔

بیٹھو بیٹا،، شاہ ویر نے نرمی سے کہا،، شاہ ویر صوفے پہ بیٹھ گیا جبکہ پلوشہ اس کے قریب بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔

کیسی ہو،،، بھوک تو نہیں لگی،، کچھ چاہیے،، پلوشہ نے نرمی سے پوچھا۔۔ نیناں کو ان کی نرمی پر حیرت کا جھٹکا لگا،، تبھی پلوشہ سے بھی وہی سوال پوچھ بیٹھی جو شاہ ویر سے پوچھا تھا،،

آپ کو پتا ہے میں نے آپ کے بیٹے کے ساتھ کیا کیا،،،؟

پلوشہ خاموش ہو گئی۔۔ مگر

جو بھی ہوا اس میں تمہاری غلطی تھوڑی تھی وہ تو غلط فہمی تھی۔۔ تمھیں بھٹکایا گیا تھا۔۔ غلط بتایا گیا تھا۔۔ مگر اب سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔۔

نیناں نے بے یقینی سے سامنے بیٹھی ہستی کو دیکھا۔۔ پر سسک پڑی،، پری نے مسکرا کر اسے اپنی آغوش میں بھر لیا۔۔ پتا جو تھا اس بے وقوف لڑکی کی سانسیں اس کے پاگل بیٹے کی لائف لائن تھیں۔۔

پری کافی دیر اس کے پاس بیٹھی رہی۔۔ ماں کی آغوش کا سکون کیا ہوتا ہے کیا معنی رکھتا ہے وہ آج جان پائی تھی۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

عجیب بے کل سے دن تھے۔۔ پورے بیس دن گزر چکے تھے۔۔

مطی بلکل صحت یاب ہو چکی تھی۔۔ مگر قسم کھانے کو بھی اپنے روم سے نا نکلی۔۔

جونیئر ویر نے اپنے آپ کو کیسز میں الجھا لیا تھا، ، اب تو جولی کو جہنم واصل کر کے ہی سکھ کا سانس لینا تھا اس نے۔۔

نیناں روپ کے ساتھ حاتم مینشن چلی گئی تھی۔۔

گھر میں بے تحاشا اداسی اور افسردگی تھی۔ تبھی اس افسردہ سے ماحول میں ایک دن ظہان (پریہا اور جلال کا بیٹا) بلکل اچانک ایک خوشگوار جھونکے کی مانند لندن سے چلا آیا۔۔

یہ ان سب کے لیئے بہت بڑا سرپرائز تھا۔۔ اس کی عمر شاہ زین جتنی تھی۔۔
بہت ہنس مکھ اور شرارتی تھا۔۔ آتے ہی گھر پر چھائی بے رونقی کو رونق میں بدل ڈالا۔۔

۔ تبھی اسی اداسی کے اثر کو زائل کرنے کے لیئے حرم اور میر نے پلوشہ اور شاہ ویر کی مکمل رضامندی اور شاہ زر اور حبہ سے مشورہ کر کے ایک فیصلہ کیا تھا۔۔

آج سب سبھی سلطان مینشن کے لاؤنج میں اکٹھے ہوئے تھے۔ روپ اور حاتم بھی تھے۔۔۔ سب بڑے سب بچے۔۔ مطی اور جونئیر بھی۔۔

حرم نے شبیر عثمانی کو بھی بلا رکھا تھا۔۔ سہانا یونی سے آئی تو اپنے پاپا کو سامنے دیکھ کر خوشگوار حیرت ہوئی۔۔

وہ اپنے پاپا کے پاس بیٹھ گئی۔۔

تبھی شاہ ویر نے شبیر عثمانی کو مخاطب کیا۔۔

بھائی صاحب جیسا کہ آپ کو پتہ ہے کہ پہلے جو بھی حالات رہے۔ میں دہرا کر ماحول افسردہ نہیں کرنا چاہتا مگر اب ہم باقاعدہ اور سب بڑوں کی دعاؤں میں آج شاہ زین اور سہانا کا نکاح کرنا چاہتے ہیں۔۔ اگر آپ کی اجازت ہو تو،،، فون پر تو میں بتا ہی چکا تھا۔ مگر اب آپ اپنی رضامندی دے دیں۔۔۔

شبیر کے چہرے پر چمک سی تھی۔۔ میں بہت خوش ہوں شاہ ویر،، سوچا نہیں تھا بات ایسے سنبھل جائے گی۔۔ بہر حال میری مکمل رضامندی ہے۔۔

شاہ زین بظاہر سنجیدہ سا کھڑا تھا۔۔ مگر دل میں طوفان سا اٹھا۔

سہانا نے پہلو بدلا۔۔۔ حرم نے نوٹ کیا۔ اسی لئے بہانے سے اسے کچن میں بلایا۔۔

کیا بات ہے سہانا،،، کوئی پرابلم ہے،، حرم نے نرمی سے پوچھا۔۔

حرم مما ایک مرتبہ ان سے پوچھ،،،،

اگر اسے کوئی اعتراض ہوتا تو اسی وقت بول دیتا ویسے تمھاری تسلی کے لئے ہم پوچھ چکے رات کو،،، تو اس نے کہا جیسے ہماری مرضی،،،، اب بے فکر ہو جاؤ،، اور زہن بناؤ اس نکاح کے لئے،،، تیاریاں مکمل ہیں،، بس تمھیں تیار ہونا ہے،، ویسے یہ سرپرائز تھا،، حرم گہری مسکرائی۔۔

وہ بلش کر گئی۔۔۔ مگر پھر پلکیں بھیگ گئیں
ارے اب کیا ہوا بچی،،، حرم نے اس کے آنسو صاف کیے۔۔

حرم مما میں پاپا کو سب بتا دوں گی۔۔ میں اپنی نئی زندگی کی شروعات ایک جھوٹ کا بوجھ اٹھائے نہیں کر سکتی۔۔

خبردار سہانا،،، اگر ایسا کیا تو میں ناراض ہو جاؤں گی۔۔ ابھی تم نہیں جان پاؤ گی اس بات کی گہرائی کو،، اسی لئے میں ہرگز اجازت نہیں دوں گی تمھیں اس بات کی۔۔

سہانا نے بے دردی سے اپنے لب کاٹے۔۔گلاب کی پنکھڑیوں سے لبوں سے یہ سلوک کھڑکی کے اس پار سے دیکھتے ایک شخص سے برداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔

مگر ابھی صبر کر گیا۔۔

اور مطی کے روم میں چلا آیا جہاں جونئیر اور ربیع بھی تھیں۔۔

اتنے دنوں میں جونیئر پہلی مرتبہ دل سے مسکرایا تھا۔حتیٰ کہ مطی بھی مبہم سا مسکرا رہی تھی۔۔

چھپے رستم،،،کالم بوائے،،،لگتے تو نہیں ایسے،،،شاہ زل نے چھیڑا

شاہ زین مسکرا دیا۔۔

ڈوب مرو دو تین سال چھوٹے ہو اور نمبر لے گئے سب سے پہلے ہاں،،ویر نے پھر شوشا چھوڑا۔۔

ظہان بھی کہاں کم تھا شاہ زین کے ناک میں دم کر رکھا تھا،،اور ربیع اس کا پورا پورا ساتھ دے رہی تھی۔۔

بھائی ، مجھے سہانا آپی بلکل بھی پسند نہیں تھی ، ، ربیع شاہ زین کے گلے میں جھول گئی ۔ ۔ اور منہ بنایا ۔ ۔

مگر وہ تو پہلے کی بات ہے نا اب بتاؤ میری گڑیا ۔ ۔ شاہ زین نے لب دانتوں میں دبایا کہیں دل کی چوری ویر ظہان اور مطی نا پکڑ لیتے ۔ ۔

اب اچھی لگنے لگی ہیں کچھ کچھ ، ، ، اس نے فراغ دلی کا مظاہرہ کیا تو وہ ہنس پڑے ۔ ۔
اور پھر آپس میں باتیں کرنے لگے ۔ ۔ ظہان لندن کی باتیں سنانے لگا ۔ ۔
اور بتایا کہ وہ اصرار کر کے پہلے آگیا ، ، بہت جلد پریہا اور جلال بھی آنے والے ہیں پاکستان ۔ ۔ ۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

پری نے نیناں کو فون کیا تھا کہ فنکشن میں وہ بھی چلی آئے نیناں نے ہر ممکن کوشش کی تھی بہانے بنانے کی ۔ ۔ بچ نکلنے کی ۔ ۔ ابھی کچھ دنوں سے تو زندگی پرسکون ہوئی تھی ۔ ۔ سارا دن اپنے کمرے میں یا روپ کے پاس گزار دیتی ۔ ۔ سلطان مینشن سے کوئی آتا تو خود کو کمرے میں بند کر لیتی ۔ ۔

لیکن پلوشہ اور شاہ ویر باقاعدہ اس سے ملنے آتے رہتے تھے اور وہ بھی گھنٹوں ان کے پاس بیٹھتی۔۔ حتیٰ کے حرم بھی اس سے ملنے آئی جانے کیا کشش تھی اس لڑکی میں کہ سلطان مینشن کے ہر فرد کو وہ عزیز ہو گئی تھی۔۔

اپنی جان میں ٹال بھی دیا تھا پری اور روپ کو۔۔ مگر جب روپ خود گاڑی لئے اسے لینے چلی آئی تو ہل کر رہ گئی پھر اسے ناچار تیار ہونا پڑا۔۔

روپ نے اس کے لئے ڈھیر ساری شاپنگ کی تھی۔۔ انھیں میں سے ایک ڈریس خود ہی سلیکٹ کیا۔۔ وہ بے دل سی تھی۔۔ اسی لئے دھیان نہیں دیا۔۔

مگر جب پہن کر باہر آئی تو رونگٹے کھڑے ہو گئے کیونکہ وہ اتفاقاً بلو کلر کا ڈریس تھا۔۔ یوں بھی جسے دن رات پل پل سوچتی تھی مگر اب اس کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں تھی،، بلکل بھی۔۔ اور اس ڈریس میں،،،

استغفر اللہ،،،،

بلو اور فیروزی کنٹراسٹ کی فراک کے نیچے پاجامہ اور انھیں دو کلر کا دوپٹہ۔۔

وہ آج پھر نیلی جل پری لگ رہی تھی۔۔ روپ تو مبہوت سی دیکھے گئی۔۔ بے تحاشا گوری رنگت،،، کانچ آنکھیں اور براؤن لمبے بال۔۔ میک کے نام پہ لبوں پہ پنک گلوز

وہ واپس مڑنے لگی۔۔

ارے کہاں چل دیں۔۔

وہ یہ ڈریس زیادہ ہیوی ہے دادو۔۔ مجھ سے کیری نہیں ہو گا۔۔ اس نے بہانہ گھڑا۔۔

کہیں نہیں،،،،،، بہت اچھا لگ رہا ہے اب چپ چاپ چلو کیونکہ دوبارہ چینج کرنے کا وقت نہیں ہے۔۔ پری کا فون آرہا ہے نکاح شروع ہونے والا ہے۔۔۔ روپ نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے باہر گھسیٹا۔۔

سارے رستے،،، جل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو،، کا ورد کرتی آئی۔۔ کیونکہ وہ بول چکا تھا حاتم مینشن سے نکلی تو،،،،

گاڑی سلطان مینشن داخل ہوئی تو دل جیسے اچھل کر حلق میں آیا تھا۔۔

مریل قدموں سے باہر نکلی۔۔اور روپ کے پیچھے آہستگی سے چلتی جیسے چھپ جانا چاہتی ہو۔۔

لاؤنج میں داخل ہوئے تو سکون آیا۔۔نکاح شروع ہونے والا تھا۔۔ویر کوئی ضروری کال سننے اپنے روم میں گیا تھا۔۔
وہ سب سے سلام دعا کر کے پری کے پہلو میں بیٹھی۔۔

وہاں بیٹھے ظہان نے اس نیلی جل پری کو بڑی گہری نظر سے سر تا پا دیکھا۔۔اور پھر ربیع کی طرف متوجہ ہو گیا۔۔

نیناں جلد ہی بہانا بنا کر کچن میں آگئی۔۔

سہانا تیار ہوئی دلہن کے روپ میں اپنے پاپا کے ساتھ بیٹھی بے تحاشا خوبصورت لگ رہی تھی۔۔
بلڈ ریڈ میکسی کے اوپر ہلکا میک اپ،،،اس نے خود اصرار کر کے حجاب لیا تھا۔۔وہ بے تحاشا حسین لگ رہی تھی۔۔
اور شبیر کو یہ خوشگوار تبدیلی بہت اچھی لگی تھی۔۔

کم تو شاہ زین بھی نہیں لگ رہا تھا۔۔۔ بلیک تھری پیس سوٹ میں وہ کسی ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا۔۔

جونئیر نے بھی پری کے اصرار کے بعد ٹو پیس پہن لیا تھا۔۔جبکہ مطی کا ڈریس حبہ نے نکالا تھا وہ تو پہلے ہی نہیں بول رہی تھی اب ڈریس نا پہن کر اور ناراض نہیں کر سکتی تھی ماں کو او ہلکے کام والی شاکنگ فراک پہن لی۔۔۔ سوگوار سی وہ بے تحاشا حسین لگ رہی تھی۔۔

نکاح خواں نکاح پڑھانا شروع کر چکے تھے۔۔ویر بھی آکر بیٹھ گیا۔۔نیناں نے چپکے سے کھڑکی سے اس ظالم کو دیکھا جس نے اس کی دل کی دنیا ہلا کر رکھ دی تھی۔۔
وہ مبہم سا مسکرا رہا تھا۔۔

مگر سب سے زیادہ حیرت اسے مطی کو دیکھ کر ہوئی تھی جب اس نے آج دیکھا تھا اور یہ جان کر بے حد بے حد خوش ہوئی کہ وہ زندہ اور سہی سلامت ہے۔۔اسے دیکھ کر اپنا ٹوٹا بکھرا بھائی یاد آیا۔۔

حجاب و قبول کا مرحلہ طے پا چکا تھا۔۔لاونج میں مبارک باد کی صدائیں گونج اٹھی۔۔

اب مٹھائی کھائی جارہی تھی۔۔ کتنا پرفیکٹ منظر تھا۔ ایک ہیپی فیملی کا،، مگر وہ یہاں کیا کر رہی تھی،، نیناں بری طرح ڈسٹرب ہوئی۔۔۔ وہ خود کو یہاں مس فٹ محسوس کر رہی تھی تبھی کچن کے پچھلے دروازے سے پچھلے لان میں چلی آئی۔۔ اور آکر کین کی کرسی پر بیٹھ گئی۔۔ رات کے تقریباً آٹھ بج چکے تھے۔۔ شدید ٹھنڈ کے سن تھے ہو طرف گھپ اندھیرا تھا۔۔

اندر ایک ہنگامہ برپا تھا۔۔ ربیع اور ظہان نے شور مچا رکھا تھا۔ اور ڈھیر ساری تصویریں اور سیلفیاں بنانے کے بعد بھی پکس بنائے جا رہے تھے۔۔

ربیع نے دلہا دلہن کو ایک ساتھ بیٹھانے کی فرمائش کی۔۔
سہانا شرم سے دوہری ہو رہی تھی۔۔ سکون کا سانس آیا۔ اب اسے کوئی تنگ بھی نہیں کر پائے گا۔۔
ادھر بظاہر سنجیدہ بیٹھے دلہے میاں ذہن میں نئی کھچڑی پکا رہے تھے اور سوچ رہے تھے کہ پاس بیٹھی اس خوبصورت بلا کو دوبارہ کیسے پریشان کیا جائے کہ مزا آجائے۔۔

پھر ایک خرافاتی آئیڈیا دماغ میں آ ہی گیا۔۔ آخر۔۔

سرونٹس نے کھانا لگایا۔۔۔

پلوشہ نے ربیع کو آواز دی۔۔۔

ربیع جاؤ دیکھ کر آؤ نیناں آپی کدھر ہے،، کھانے پر بلاؤ اسے،،،

پلوشہ نے کہا تو محفل میں بیٹھا ایک شخص خواہ مخواہ متوجہ ہوا،، نا صرف متوجہ ہوا بلکہ چہرے سے مسکراہٹ بھی غائب ہو گئی۔۔

وہ فوراََ اٹھا اور اپنے روم میں چلا آیا۔۔
جانے کیوں مگر دل نے کہا،،،،
شٹ اپ یو باسٹرڈ،،،
اس نے دل کو زوردار گالی دی۔۔ جو پھر بے اختیار ہو چلا تھا۔۔
مگر وہ اب کبھی دل کی نہیں سننے والا تھا۔۔۔

پر یہ بھی اس کی خام خیالی ہی تھی۔۔ اب بے اختیار قدم پچھلے لان کی جانب کھلنے والی کھڑکی کہی ی جانب بڑھے تھے۔۔

اس کا دم گھٹا تو کھڑکی کھول ہی دی۔۔ سامنے کے منظر نے پھر دل کا خون کیا۔۔۔ رگیں تنیں۔۔ اور جبڑے بھینچ گئے۔۔

اب وہ خود کھڑکی تک آیا تھا اس میں سامنے والی کا تو کوئی قصور نہیں تھا ناں
اس نے تو ہر ممکن کوشش کی تھی۔۔
بچ نکلنے کی،، گریز کی،،، اپنا دامن انگاروں سے نہ بھرنے کی۔۔

نیناں پرسکون کرسی پر بیٹھی تھی۔۔ مگر اب ٹھنڈ بھی محسوس ہو رہی تھی سو دوپٹہ پھیلا کر اوڑھ لیا۔۔ وہ اس بات پر خوش تھی کہ بچ نکلی تھی۔۔۔ مگر

تبھی وہاں ایک شخص آتا دیکھائی دیا۔۔ ظہان ربیع کو منع کرتا خود اسے دیکھنے چلا آیا تھا۔ کچن سے باہر لان میں نظر پڑی تو ادھر چلا آیا۔۔

آپ لگتا ہے پاکستان کی ملتان یا سبی کی پیداوار ہیں،،، ظہان نے آتے ہی شوشا چھوڑا۔۔ وہ بے تحاشا چونکی اور اس کی بے تکی بات کا مطلب سمجھنے کی کوشش کرنے لگی۔۔

Meaning,,,,,,,,

مطلب آپ گرمی سے بہت زیادہ پریشان ہوں گی تبھی یہاں ٹھنڈ میں بڑے شوق سے اپنی قلفی جما رہی ہیں۔۔رائٹ۔۔

اب سمجھ آنے پر وہ مسکرائی تھی۔۔کہہ بھی کیا سکتی تھی کہ کیوں بیٹھی تھی۔۔یہاں
جب کے اس منظر نے ایک دل کو جل بھن کر کباب کیا تھا۔۔

چلیں میں تو گرمی سے پریشان ہوں،،آپ کو کس نے کہا سردی میں باہر آنے کا۔۔

بڑی خالہ نے بلایا ہے آپ کو کھانے پہ،،اب جلدی چلیں کبھی آپ کے چکر میں میں بھی شہید ہو جاؤں،،وہ ٹھٹھرا
نیناں پھر مسکرائی۔۔

مگر اندر جانے کے نام پہ پھر سانس اٹکی،،

Continue.....................

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

"رحمتو!! آؤ کلیجے سے لگا لو مجھ کو
جانے پھر کب کوئی مجھ سا گنہگار ملے"

اللھمّ ﷺ صَلِّ ﷺ وَ سَلِّمْ ﷺ وَبارِک ﷺ
ﷺ نَبِیّنَا ﷺ مُحَمّد ﷺ و آل ﷺ محمد ﷺ

اریش روم میں قرآن پاک اپنے سینے سے لگائے بیٹھا تھا۔۔۔ آنسو تواتر سے گال بھگو رہے تھے۔۔
وہ جانے انجانے کیا کچھ کر چکا تھا اس کا حقیقت کا تدارک روح کو چھلنی کرنے والا تھا۔۔
بے چینی حد سے سوا ہوئی تو قران پاک اٹھایا اور تلاوت کی۔۔ انگلش ترجمہ بھی پڑھا پر جب اس آیت پر نظر گزری تو وہ خون کے آنسو رویا تھا

بِس ◌ْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّح ◌ْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

اَفَمَن ◌ْ يَّم ◌ْشِي ◌ْ مُكِبًّا عَلٰى وَج ◌ْهِهٖ اَه ◌ْدٰى اَمَّن ◌ْ يَّم ◌ْشِي ◌ْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّس ◌ْتَقِي ◌ْمٍ ٢٢

بھلا جو شخص چلتا ہوا منہ کے بل گر پڑتا ہے وہ سیدھے رستے پر ہے یا وہ جو سیدھے رستے پر برابر چل رہا ہو؟ ٢٢

SurahMulk: 22

مگر اب مکافات عمل کا مرحلہ شروع کرنا تھا اسے۔۔ اور یہ پاک اور نیک کام اس کے ہاتھوں ہوگا یہ سوچ دل پہ پڑے گناہوں کے بوجھ کو ہلکا کر گیا۔۔

"درد" کو اُلٹا لکھو یا سیدھا "درد"، "درد" ہی رہتا ہے
درد کا پہلا 'د' نکال دیں تو 'رد' بنتا ہے دوسرا 'د' نکال دیں تو 'در' بنتا ہے اور بس جان لیں کسی کے 'در' سے جب انسان 'رد' کر دیا جاتا ہے تو "درد" ملتا ہے اور یہی "درد" انسان کو اس 'در' (اللہ) سے جوڑ دیتا ہے جہاں سے کوئی بھی 'رد' نہیں ہوتا۔

بس اسے اب اس در کو تھام کر سیدھے رستے پر چلتے ہوئے اپنی فرعون بنی ماں کو شہ مات دینی تھی ظلم و ستم کے پہاڑ جو اس نے توڑ رکھے تھے اس کے ظلم کا گھڑا بھر چکا تھا اس کی ڈھیلی رسی جو کہ اب دراز ہونے والی تھی۔۔

ایک پلین کے تحت اس نے جولی کو شیشہ میں اتارا تھا۔۔ یہ کہہ کر کہ اسے لینا نے بھٹکا دیا تھا۔۔ اب وہ وہی کرے گا جو جولی کہے گی۔۔ تب وہ اسے بیسمنٹ سے نکال کر اس کے کمرے میں لے آئی۔۔ تب بیس دن جولی نے اس پر پل پل نظر رکھوائی تھی۔۔ اسے لگا اریش کو پتہ نہیں چلا ہو گا،، مگر اسے پتہ تھا۔۔ بہت اچھی طرح

بیس دن اس نے جولی کے کہے کے مطابق ہر کام کیا اور اب جولی اریش کی جانب سے پھر بے فکر ہو چکی تھی۔۔

تبھی وہ جولی سے بہانا کر کے کہ دو دن گھومنے پھرنے باہر جا رہا ہے،،،، ترکی چلا آیا۔۔

اب وہ ہوٹل کے روم میں بیٹھا تھا بس رات ہونے کا انتظار تھا آج ایک بہت اہم کرنا تھا اسے۔۔ اس کا انتظار ختم ہوا۔۔

رات کے دو بجے۔۔۔ طوفانی رات۔۔۔ کڑکتی بجلی. گھپ اندھیرے،،،، میں ایک لمبا چوڑا شخص بلیک رین کوٹ پہنے ترکی کے شہر میرسن کے قبرستان میں بہت خاموشی سے داخل ہوا تھا،،،جس کے کندھے پر پھاوڑا رکھا تھا۔۔

اس نے گیٹ کھولا تو گیٹ کی بھیانک چرچراہٹ فضا میں گونجی،،،
وہ خاموشی سے قبروں کی قطاروں کے درمیان چلتا رہا،،پانچ منٹ چلنے کے بعد ایک قبر پر آکر پاؤں منجمد ہو گئے،،،،چہرے پر اس قدر بھیانک تاثرات تھے کہ خدا کی پناہ،،،
قبر کے سنہری کتبے پر بڑے واضح حروف میں،،،

مطربہ شاہ زر سلطان شہید

لکھا ہوا تھا۔۔۔

بیری،،،،،اس شخص کے منہ سے آہ کی صورت لفظ ادا ہوا۔۔
بڑے میکانکی انداز میں وہ پھاوڑے سے وہ قبر کھودنے لگا۔۔۔

رات کے اس پہر اگر کوئی کمزور دل شخص یہ منظر دیکھتا تو یقیناً ہارٹ فیل کروا بیٹھتا۔۔۔ مگر وہ ڈائمن ڈیول تھا۔۔۔

آدھے گھنٹے کی مشقت کے بعد وہ قبر کھود چکا تھا۔۔۔ اور اب وہ براؤن کافن سامنے تھا جس کے شیشے کے پار اگر اس شخص کی بیری کا سکیلٹن ہوتا تو یقیناً وہ اس ارادے سے آیا تھا کہ وہی پھاؤڑا اپنے سر میں مار کر خود بھی اسی کافن میں بیری کے ساتھ دفن ہو جائے گا۔۔۔

مگر وہ گھٹنوں کے بل جھکا۔۔۔ اور غور سے کافن میں دیکھا۔۔
جو کے خالی تھا۔۔۔

.اب اس شخص کے چہرے پر بیک وقت گہری پر اسرار مسکراہٹ اور آنکھیں بھیگی ہوئیں تھیں۔۔۔

اووووہہہہ۔۔ نوٹ بیڈ۔۔۔ تو میری بیری۔۔۔ تمھارے باپ شاہ زر سلطان نے تمھیں مجھ سے چھپانے کے لئے تمھاری موت کا ڈرامہ رچایا۔۔۔
ویسے تو میرے پاس تمھارے بال بھی تھے اگر اس میں کوئی سکیلٹن ہوتا تو میں ڈی این اے کراس چیک کروانے والا تھا پر۔۔

اس نے کافن کھولا۔۔۔ پلاسٹک کا وہ پیکٹ باہر نکالا۔۔۔جس میں کچھ پیپر اور کچھ چیزیں تھیں۔۔۔وہ پھر پراسرار سا مسکرایا۔۔

میری بیری،،،،دنیا کے کسی کونے میں چھپ جاؤ یہ تمھارا اریش تمھیں ڈھونڈ نکالے گا،،،،،اب اس کی آنکھوں سے آنسو تواتر سے بہہ رہے تھے۔۔
مگر لبوں پر وہی پراسرار مسکراہٹ تھی۔۔
کیونکہ ہاتھ میں جو رپوٹ پیپر تھا وہ آنسوؤں کا سبب تھا۔۔

بیری،،، تمھیں میرے بچے کو بیچ میں نہیں لانا چاہیے تھا،،، اور سب سے بڑا گناہ تو تم نے یہ کیا کہ اسے میرے ہاتھوں، اس کے باپ کے ہاتھوں مروا دیا،،،، مگر پھر بھی یہ ڈائمن ڈیول تمھیں اس کی سزا نہیں دے گا،،،، بلکہ اس بار اریش آ رہا ہے،،،

اریش کا عشق

اریش کی محبت،،،

مگر

ڈائمن کا پاگل پن اور جنون ہو تم،،،

تمھارے بغیر یہ دن یہ وقت جانتی ہو میں نے کیسے پل پل مرتے تڑپتے گزارے ،، اس خیال سے کہ تم نہیں رہیں ،،،

مگراب

بہت جلد

تمھیں دنیا سے ،،،،، تمھارے باپ سے چرانے ،،،، ہمیشہ ہمیشہ کیلیئے ،،،، اپنے پاس رکھنے کے لیے ،،، سب سے چھپا کر ،،،، ہر نظر سے بچا کر ،،،

آ رہا ہے یہ پاگل جنونی دیوانہ ،،،،

Justwaitandwatch...........

اس کی آنکھوں اور لہجہ میں اس وقت جنون دیوانگی اور وحشت کی انتہا تھی۔۔۔

یوں جیسے وہ اس کے سامنے نا آئی تو وہ مرجائے گا پاگل ہو جائے گا۔۔

وہ اب پر سکون ہوٹل کے لیئے نکلا تھا ،،، اسی وقت وہاں سے نکل کر ائیر پورٹ پہنچا اور اگلی فلائٹ سے لندن

کچھ اہم کام نمٹا کر اسے اپنی زندگی کے پاس جانا تھا۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

ویر کھڑکی میں کھڑا اس وقت اپنی وحشتیں شمار کر رہا تھا۔۔ جو اسے سامنے کا منظر دیکھ کر ہو رہی تھی۔۔

سگریٹ نکال کر لبوں میں دبائی اور دھواں اڑاتا پھر باہر دیکھنے لگا۔۔
نیچے نیناں کو عجیب سا محسوس ہوا تبھی چئیر سے کھڑے ہوتے ہوئے اس کی نظر اوپر اٹھی تھی۔۔
ویر کے دیکھنے کے انداز نے اس کا چہرہ خوف سے لٹھے کی طرح سفید کیا تھا۔۔
وہ تیز قدموں سے اندر کی جانب بڑھی۔۔۔ ظہان ہکا بکا رہ گیا کہ جو بلانے آیا تھا اس کا بھی ویٹ نہیں کیا اور بھاگ گئی محترمہ،،
ظہان بھی اندر گیا۔۔

ویر بھسم کرنے والے انداز میں وہاں سے ہٹا اور نیچے آیا۔۔
سب کھانے کی ٹیبل پر موجود تھے۔۔
نیناں آ کر پلوشہ کے پہلو میں دبکی بیٹھی تھی۔۔ ہلکی پھلکی گفتگو کے ساتھ کھانا کھایا جا رہا تھا۔۔

دو نازک جانیں تھیں جن کے نوالے حلق میں اٹک رہے تھے۔۔
ایک سہانا،، کیونکہ مسلسل آتے دھمکی بھرے میسجز اسے خوفزدہ کر رہے تھے۔۔

دوسری نیناں جو جلد از جلد شاہ زل سلطان کی بھسم کرتی نظروں سے خائف دور بہت دور بھاگ جانا چاہتی تھی۔۔

مطی بس چپ چاپ کھانا کھا رہی تھی۔۔کھانے کی ٹیبل پر اتنی خاموشی سب کو ہی کھلی تھی۔۔
شاید ڈوریمون اپنے گیجڈ کھو آیا تھا،،،،
اور چھٹکی اپنے لڈو،،،،

تبھی ربیع کی زبان میں کھجلی ہوئی۔۔
وہ نیناں کے پاس بیٹھی تھی۔۔

نیناں آپی آپ کو پتہ ہے آج سب سے زیادہ کیوٹ آپ لگ رہی ہیں جانتی ہیں مجھے آپ کو دیکھ کر کیا فیل ہو رہا ہے،،،افففف یقین کریں زہن میں آ رہا ہے مگر زبان پر نہیں آ رہا،،،وہ زہن پر زور دیتی روہانسی ہوئی۔۔

Amermaidinbluedress...
ظہان نے اس کی بات مکمل کرتے شوشا چھوڑا۔۔

نیناں نے بری طرح پہلو بدلا۔۔شاہ زل کا دل کیا کھانے کا ٹیبل الٹا کر ہر چیز تہس نہس کر دے۔۔
شاہ ویر سلطان اور پلوشہ نے بیٹے کے تنے اعصاب دیکھے۔۔

رائٹ بلکل وہی،،میں بھی یہی،،،،،،

شٹ اپ ربیع،،،چپ چاپ کھانا کھاؤ،،،شاہ زل نے پہلی مرتبہ اسے بری طرح جھڑکا۔۔
اور ٹیبل سے اٹھ کر لمبے ڈگ بھرتا باہر نکل گیا۔۔

نیناں کا سانس اٹک گیا تھا۔۔جب وہ اٹھا تھا۔۔مضبوطی سے پلوشہ کا بازو تھاما تھا۔۔
پلوشہ نے اس کا خوف نوٹ کیا تھا۔۔
پلوشہ نے اس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر اسے تسلی دی تھی۔۔

گلو خلاصی تو تب ہوئی جب روپ اور حاتم واپسی کا کہتے اسے واپس لئے لوٹے۔۔

مگر اسے کیا معلوم تھا ایک بلا آگے اس کی منتظر ہے اپنی ساری وحشت اور تکلیف کا حساب لینے کے لئے۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

شبیر عثمانی طمانیت سے بھرپور احساس لیے واپس چلے گئے۔۔
شاہ ویر سلطان نے کچھ وقت مانگا تھا پھر شاہ زل اور شاہ زین کی اکھٹی اور دھوم دھام سے شادی کرنے کا کہا تھا۔۔

سہانا اپنے روم میں داخل ہوئی تھی۔۔
ففففففففف مر گئی تھکن سے چور ہو گئی۔۔اس نے کندھے دبائے۔۔

دوپٹہ سیفٹی پنز سے آزاد کر کے بیڈ پر رکھا۔۔حجاب اتارا۔۔بس جلدی سے اس ہیوی ڈریس سے آزاد ہونا چاہتی تھی۔۔

اب جیولری میں الجھ رہی تھی۔۔جلدی سے جیولری بھی اتار کر ڈریسنگ سے ڈریس لیا اور فریش ہونے واش روم آئی۔۔
ڈریسنگ ہولڈر سے ڈریس لٹکایا۔۔اور لائٹ جلانے کو ہاتھ بڑھایا۔۔

جب بہت اچانک اس کے بازوؤں کو جکڑ کر اسے دیوار سے لگایا گیا تھا۔۔
سہانا کے رونگٹے کھڑے ہو گئے چلانے کو منہ کھولنا چاہا جب منہ پر ایک آہنی ہاتھ رکھ کر اس کی آواز بھی بند کر دی گئی تھی۔۔

وہ بری طرح مچلی مگر گرفت بہت سخت تھی۔۔ملگجے اندھیرے میں عجیب حلیہ اور چہرے پہ رومال۔۔
ایک سرسراتی سرگوشی سنائی دی۔۔

Howdareyou,,,,,,,,
ہمت کیسے ہوئی تمھاری یہ نکاح کرنے کی۔۔ہاں،، سیدھی طرح جواب دینا چلائی تو سانس بند کر دوں گا۔۔وہ غرایا

اس نے آہستگی سے ہاتھ ہٹایا۔۔وہ مچلی،،، یو پاگل زلیل چھوڑو مجھے،،، یہ تو تم مجھے بتاؤ گے کہ تمھاری جرات کیسے ہوئی مجھے چھونے کی۔۔۔وہ اس کے کان میں چلاتی بپھری شیرنی لگ رہی تھی۔۔

میں اسے مار کر تمھیں بیوہ بنا دوں گا کیونکہ تم صرف میری ہو،،، سامنے والے کا اطمینان قابل دید تھا۔۔

ان سے پہلے میں اپنی جان دے دوں گی زلیل،،،، اور بیوہ ہو گے تم منحوس،،،،
شاہ زین کو اس کی بے سروپا باتوں پر بے تحاشا ہنسی آرہی تھی مگر ہنسی پی گیا۔۔
میں تمھارا منہ توڑدوں گی،،، وہ اس کی گرفت میں پھر مچلی۔۔

مگر سامنے والے کی سرگوشی نے اس کے چاروں طبق روشن کیے۔۔

پہلے اپنا منہ تو بچا لو مجھ سے میری جان،، وہ کہہ کر رومال کے پیچھے سے ہی اس کے لبوں پر جھکنے لگا جب اس خیال سے سہانا کی جان نکلی کے اسے کوئی غیر مرد چھونے لگا ہے۔۔

وہ اتنی ہی تیزی سے جھکی اور شاہ زین کے ہاتھ پہ بری طرح دانتوں سے کاٹا۔۔وہ تڑپا۔۔۔

آؤچ،،،، میری جنگلی کیٹو،،، گرفت ڈھیلی پڑی تو بجلی کی تیزی سے اس کی گرفت سے نکلی اور روم میں بھاگی۔۔

روم سے باہر نکل کر بھاگی۔۔رات کے تقریبا گیارہ بج چکے تھے۔سب اپنے اپنے روم میں تھے اس کا رخ سیدھا شاہ زین کے روم کی طرف تھا آخر وہ ہی تو تھا اب اس کا محافظ،،، اج وہ اسے سب بتا دے گی کیونکہ وہ اجنبی اب اس گھر تک اس کے روم تک رسائی حاصل کرچکا تھا۔۔

شاہ زین نے سہانا کے روم کی کھڑکی سے نکل کر رومال ہٹایا وہی رومال سہانا کا دیا گیا نشان چھپانے کے لئے ہاتھ پہ باندھ لیا۔۔۔ شرٹ کے اوپر پہنی شرٹ اتاری اور کھڑکی سے ہی اپنے روم میں آ کر سٹڈی ٹیبل پر بیٹھ گیا۔۔

جب دھاڑ سے دروازہ کھول کر وہ افتاں خیزاں روم میں داخل ہوئی تھی۔
وہ گہرا مسکرایا۔۔ مگر مسکراہٹ دبا کر اس کی جانب مڑا۔۔ جب وہ بے تحاشا روتی اس کے کشادہ سینے سے آ لگی۔۔

وہ،،،، وہ شاہ زین،،، وہ میرے،،،

کیا ہوا سہانا،، بولو،، وہ سنجیدگی سے بولا۔۔ اب اس کی دگرگوں حالت دیکھ کر اسے پچھتاوا ہو رہا تھا کیونکہ آج کا مزاق کچھ زیادہ سنگین تھا۔۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ سہانا اس کے معاملے میں کتنی حساس ہے۔۔ اور سب سے زیادہ اسے اس خیال نے ہرٹ کیا ہو گا کہ اسے کسی غیر نے چھوا۔۔

وہ شاہ،،، زین وہ،، میرے روم میں کوئی ہے،،، بب،،، بہت دنوں سے مجھے پریشان کر رہا ہے۔۔

چلو میرے ساتھ،،، شاہ زین نے نرمی سے اسے خود سے الگ کر کے اس کا ہاتھ تھاما۔۔
اور اسے لئے اس کے روم میں آیا۔۔
سارا گھوم پھر کر دیکھا۔۔

کوئی نہیں ہے یہاں،،، کسی کی اتنی جرات نہیں سلطان ہاوس میں داخل ہو سکے،، تمھارا وہم ہو گا۔۔
وہ نظریں چرا کر بولا اور جانے لگا۔۔

جب سہانا نے اس کا بازو دبوچا۔۔۔
شاہ،،،، زین،، مم،، مجھے ڈر لگ رہا ہے،،، وہ سسکی۔۔

سہانا چھوڑو مجھے،،، شاہ زین نے دانت پیس کر کہا۔۔ دلہن کے روپ میں بغیر دو پٹے کے وہ اس کی ملکیت اس کی محبت اب اس کا ضبط آزمانے پر تلی ہوئی تھی۔۔

شاہ زین آئم سوری،، وہ پھر سسکی۔۔ اسے لگا وہ اب تک اسے ناراض ہے اسی لئے اس سے بے رخی برت رہا ہے۔۔
مگر شاہ زین کی تو جان پر بنا گئی تھی وہ۔۔

شاہ زین جانے لگا مگر سہانا کی گرفت اتنی سخت تھی کہ جھٹکا لگنے پر وہ لڑکھڑا گئی تھی۔۔
بہت اچانک ہوا تھا یہ جب وہ اس کے اوپر گری اور شاہ زین لڑکھڑا کر بیڈ پر گرا۔۔

نرم و گداز خوشبوؤں میں بھرا نازک وجود اس کے کشادہ سینے پر گرا تھا۔۔ بہت قریب وہ سوں سوں کرتی اس کے جسم و جاں میں بسی تھی۔۔

واٹ سوری،،، نہیں معاف کروں گا میں،،، سزا دوں گا تمھیں،، وہ سنجیدگی سے بولا
مگر نازک کمر کے گرد ہاتھ جیسے خود بخود لپٹائے تھے۔۔

وہ پھر روئی اور آنسو شاہ زین کی گردن میں گرے وہ بڑے غور سے اسے دیکھنے میں مصروف تھا۔۔

میری معافی کتنی امپورٹنٹ ہے تمھارے لئے سہانا بے بی۔۔ وہ پوچھ بیٹھا حالانکہ جانتا تھا اچھی طرح۔۔

بب،،، بہت زیادہ،،، اب اپنی سچویشن اور کنڈیشن کا احساس ہوتے ہی وہ گھبرائی تھی۔۔ اور اٹھنے کی کوشش کی۔۔

تو معافی تو سزا کے بعد ملتی ہے۔۔ وہ لاپرواہ سا بولا۔۔۔

مم،،،، مجھے سزا بھی منظور ہے،،،، وہ ہکلاتی بولی۔۔

تو بھگتو پھر،، شاہ زین نے اس کی گردن کے گرد ہاتھ لپیٹا تھا۔۔اس سے پہلے وہ کچھ سمجھتی۔۔شاہ زین نے اس کے گداز لبوں کو اپنے لبوں کی گرفت میں لیا تھا۔۔
سہانا نے سختی سے آنکھیں بند کیں،،، اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر دور جانے کی کوشش کی۔۔

مگر آج وہ اسے بخشنے کے موڈ میں ہر گز نہیں تھا۔۔
سہانا کی سانس اٹکنے لگی۔۔
کافی دیر خود کو سیراب کرنے کے بعد اسے سہانا کی غیر ہوتی حالت پر رحم آیا تو پیچھے ہٹا۔۔

نرمی سے اسے خود پر سے ہٹایا۔۔اور فوراََ اس کے کمرے سے چلا آیا۔۔۔

سہانا بری طرح سانس ہموار کرتی اس ظالم کے اس نئے روپ سے خائف تھی۔۔

شاہ زین بھی اپنی صورتحال پر شرمندہ ہوا تھا جو بھی ہوا بلکل بے اختیاری عمل تھا۔۔

اففففففف یہ لڑکی پاگل کر دے گی مجھے۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

حاتم مینشن میں گاڑی رکی۔۔روپ اور حاتم گاڑی سے نکل کر اندر آئے۔۔
پیچھے نیناں بھی آہستگی سے چلتی اندر داخل ہوئی تھی۔۔

اگر آپ لوگ تھکاوٹ محسوس کر رہے ہیں تو میں کافی بنا دیتی ہوں آپ لوگوں کو سٹرونگ سی۔۔نیناں نے آفر دی۔

بھئی ہم تو چائے پیئے گیں بچی۔۔اگر اپنے لئے کافی بنانی ہے تو بنا لو۔۔حاتم نے چمک کر کہا
وہ کچن میں آئی ان دنوں میں روپ نے اسے چائے بنانا تو سکھا ہی دی تھی۔۔

چائے رکھ کر وہ کافی پھینٹ رہی تھی جب فون کی بجتی رنگ نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا۔۔
یہ فون اسے روپ نے لے کر دیا تھا جس کا نمبر صرف روپ حاتم اور جینیفر کے پاس تھا۔۔
لندن کے پبلک فون بوتھ کا نمبر دیکھ کر اس نے پریشانی سے فون اٹینڈ کیا۔۔۔

بولو جینفر برو تو ٹھیک ہیں ناں۔۔۔

سر ٹھیک ہیں مگر وہ تمھاری بیغیرت ماں۔۔

شاٹ اپ جینفر ماں نہیں ہے وہ میری۔۔ نیناں دھیمے لہجے میں غرائی۔

اوکے سنو وقت نہیں کل وہ پاکستان سے لڑکیاں سمگل کروانے والی ہے مجھے نہیں پتہ کیسے مگر یہ پتہ ہے کہ کہاں سے اور وہ لڑکیاں نہیں پندرہ سولہ سالہ بچیاں ہیں۔۔ ایڈریس سینڈ کر دوں گی ڈیٹلز بتانے کا وقت نہیں۔۔ ایک بڑا کنٹینر ہو گا جس میں انھیں سامان میں چھپایا گیا ہے۔۔ یہ انفاریشن بھی جولی کے کمرے سے چرائی تھی۔۔ ٹیک کئیر بائے

افففف نیناں نے جھر جھری لی۔۔۔ جولی کا اتنا مکروہ چہرا اس کے سامنے آئے گا سوچا نہیں تھا۔۔ وہ عورت تھی کہ ڈائن۔۔

میسج رنگ بجی تو میسج کھول کر دیکھا۔۔۔ دل اچھل کر حلق میں آ گیا۔۔

ایڈریس تو یہیں اسلام آباد کا تھا۔۔ یعنی یہاں سے کنٹینرز نکلے گا اور کراچی پہنچ کر شپمنٹ کے ذریعے انھیں سمگل کیا جانے والا تھا۔۔ ایسا ہی ہوگا۔۔
اور کوئی زریعہ اسے سمجھ میں نا آیا۔۔

مجھے اس زلیل عورت کو روکنا ہوگا۔۔ ان بچیوں کو بچانا ہوگا اور کتنے گھروں کو اجاڑے گی۔۔ کتنی زندگیوں کو برباد کرے گی مکروہ عورت۔۔۔
وہ دانت پیستی مضبوط ارادے باندھ چکی تھی۔۔

ٹرے میں کپس رکھے باہر آئی۔۔ روپ اور حاتم کو چائے سرو کی۔۔

گھونٹ گھونٹ کافی کی تلخی محسوس کرتی کل کا پلان بنانے لگی۔۔
وقت کل رات کا ہی تھا۔۔
پینٹ اس کے پاس موجود تھی۔۔ کل کو آن لائن بلیک جیکٹ منگوالوں گی۔۔ اور بلیک سکارف۔۔۔ یہ ٹھیک ہے۔۔

وہ گہری سوچ میں تھی۔۔ اتنی کہ روپ اور حاتم کب اسے گڈ نائیٹ وش کرتے اپنے روم میں چلے گئے پتا ہی نا چلا۔

وہ گہری سانس بھرتی اٹھی۔۔ کپس کچن میں رکھے۔۔

اور اپنے روم کی جانب آئی یہ جانے بغیر اسے کسی کی وحشت نفرت اور تکلیف کا حساب دینا ہے

۔۔۔۔

ابھی اور اسی وقت۔۔۔۔۔۔۔

اپنے قاتل کی ذہانت سے پریشان ہوں میں
روز ایک موت،،،،، نئے طرز کی ایجاد کرے

نیناں اس دشمنِ جاں کے بارے میں سوچتی کلج میں اپنا موبائل رکھتی بے دھیانی میں اپنے روم میں داخل ہوئی تھی۔۔

جب ایک آہنی ہاتھ نے اس کی گردن دبوچی تھی،،، اور اسے دیوار میں دے کر مارا تھا۔۔

وہ خود کو چھڑانے کے لئے مزاحمت کرتی ہوئی لڑ سکتی تھی،،، مگر جب سامنے شاہ زل سلطان کی لال انگارا آنکھوں،،، ماتھے کے بلوں اور تنی رگوں کو دیکھا تو مزاحمت خود بخود دم توڑ گئی۔۔

وہ خاموشی سے دونوں ہاتھوں سے اس کی کلائی تھامے گردن پر وقتاً فوقتاً بڑھتا دباؤ محسوس کر رہی تھی۔۔

کہا تھا حاتم مینشن سے قدم بھی باہر مت نکلنا تو تمھاری جرات کیسے ہوئی،،،،،،،، وہ دانت پیس کر بولا۔۔

جرات تو خود شاہ زل سلطان کی خود کی بھی نہیں تھی اپنی ماں اور دادی کے خلاف جا کر اسے روکتا۔۔

یہ غصہ تو کسی اور ہی چیز کا تھا جو وہ یوں تڑپا تھا۔۔ ظہان کا اسے نیلی جل پری کہنے نے اسے انگاروں پر گھسیٹا تھا۔۔ پچھلے سارے زخم ادھیڑ دیئے گئے تھے۔۔

وہ،،،،،، روپ،،،، دادو،،،، نے،،،،، کہا،،،گلے پر دباؤ کی وجہ سے وہ اٹک اٹک کر بول پائی۔۔ اب آنکھوں سے پانی بھی نکلنے لگا تھا۔۔

اب دباؤ سے اس کا دم گھٹ رہا تھا۔۔چہرہ پر جسم کا سارا لہو اکٹھا ہوا جیسے۔۔۔ مگر ڈھیٹ بنی کھڑی رہی۔۔

اب اگر یہاں سے قدم باہر نکالا تو آئی سوئیر نیناں درانی تمھیں شوٹ کر دوں گا۔۔ وہ دھاڑا اور ایک مرتبہ پھر اسے دیوار پر پٹخ کر چھوڑتا دروازے کی جانب بڑھا۔۔

جب پیچھے سے کچھ آواز سنائی دی۔۔ اچانک پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ آج کی پل پل اذیت سے دوچار ہوئی اب گردن پہ اتنا شدید دباؤ برداشت نہیں کر پائی تھی۔۔
اور اس سب کی تاب نہ لاتے ہوئے زمین بوس ہو چکی تھی۔۔

ویر کا جیسے دل کا خون ہوا تھا۔۔ بھاگ کر اس کے قریب آیا اور نبض چیک کی جو کہ بہت دھیمی پڑ چکی تھی۔۔ اس کے اوسان خطا ہوئے۔۔

نیناں،،، چہرہ تھپتھپا کر آواز دی۔۔ ہیے نیناں،،، پھر پکارا۔۔

مجھے وہ لاکھ تڑپائے،،،،،، مگر اس شخص کی خاطر
میرے دل کے اندھیروں میں دعائیں رقص کرتی ہیں

کمر میں ہاتھ ڈال کر اس کا سر بازو پر ٹکایا۔۔ اب نیناں کا دایاں گال اس کے دل کے مقام پر تھا۔۔
بالوں سے اٹھتی بھینی مہک رگ رگ میں سمائی۔۔ ویر کی سرخ آنکھیں بھیگ گئیں۔۔
عجیب ستمگر تھا۔۔ اذیت بھی دیتا تھا اور روتا بھی تھا۔۔

جاؤ جی جاؤ،،، کام کرو اپنا جا کر،،، مجھے گالی دینے والے اب کیا ہوا،، کیوں زندگی گلے میں اٹک گئی،،
چھوڑ کر چلے جاؤ اسے یہیں مرنے دو،،،
دل صاف مزاق اڑاتا سنائی دیا۔۔

دل کی بکواس ان سنی کرتا چپکے سے اسے بازوؤں میں بھرا اور لا کر بیڈ پر لٹا دیا۔۔

وہیں اس کے سرہانے بیٹھ کر اس کی سانس ہموار ہونے کا انتظار کرنے لگا۔۔

سرخ آنکھیں بار بار بھٹک کر ایک نیلے نازک وجود پر ٹھہر رہی تھیں۔۔اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنی کنپٹیاں سہلائیں۔۔

کچھ دیر بعد جب اس کا سانس ہموار ہوا تو اٹھا ایک آخری نظر اس چہرے پر ڈالی۔۔جس نے اس کی نیندیں حرام کر رکھی تھیں۔۔۔زندگی سے سکھ، چین سکون سب برباد کر کے رکھ دیا تھا۔۔
وہ بھیگی پلکیں لیے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔

میں تمھیں بھی کانٹوں پر گھسیٹ لوں گا نیناں درانی۔۔میں مر رہا ہوں تو تمھیں کیوں سکون لینے دوں۔۔۔وہ تلملایا جھنجھایا،،،،
طوفان بنا گاڑی لے کر نکلا تھا وہاں سے۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

مطی حبہ کے آگے بیٹھی تھی۔۔حبہ نے اس کے سر میں تیل کی مساج کی تھی۔۔

اور اب مطی فریش ہونے چلی گئی۔۔

مگر بات حبہ اب تک باپ بیٹی سے کرنے کو تیار نہیں تھی۔۔

شاہ زر نے لاکھ منتیں کیں،،، سمجھایا کہ یہ سب مطی کی قسمت میں ایسا ہی لکھا تھا۔۔ مگر وہ تو پتھر کی بن چکی تھی۔۔

وہ فریش ہو کر باہر آئی تو حبہ کے سامنے آکر بیٹھی۔۔

پلیز آئم سوری مما خدا کے لئے مجھ سے بات کریں۔۔ وہ رو دینے کو تھی۔۔ مما ایسے تو مجھے کچھ نہیں ہوا مگر یہ آپ کی ناراضگی اور بے رخی ضرور میری جان لے لے گی۔۔

حبہ نے لب بھینچے سختی سے اس گھما کر اپنے سامنے.بٹھایا اور گردن سے بال ہٹا کر اس کے کمر سے قمیض کی ڈوریاں باندھنے لگی جو کہ جال کی صورت قمیص پر ڈیزائن بنا ہوا تھا۔۔

شاہ زر ناک کر کے روم میں داخل ہوا تھا۔۔

حبہ نے بہت زور سے ڈوری کھینچی تھی اس تکلیف ہوئی۔۔۔ تبھی ایک سسکی منہ سے نکلی۔۔

پلیز مما،،،

حبہ واٹ از دس،،، شاہ زر نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔ تم اسے ٹارچر کر رہی ہو،، شاہ زر کو اپنی گڑیا کی زرا سی تکلیف سے بھی تکلیف ہوئی۔۔

حبہ شاہ زر کو نظر انداز کرتی اب مطی سے مخاطب ہوئی تھی۔۔
اگر چاہتی ہو کہ میری ناراضگی دور ہو تو میری بات ماننا ہوگی۔۔ حبہ کا سر سراتا لہجہ۔۔

بولیں مما،،، آپ جو کہیں گی میں وہ کرنے کو تیار ہوں آئی پرامس۔۔۔ مطی خوش ہوئی۔۔

تو پھر ٹھیک ہے جونئیر سے نکاح کر لو یا پھر انگیجمنٹ،، آپشن تمھارے پاس ہوں اب بولو۔۔
مطی کے پاؤں تلے سے زمین کھسکی۔۔ تڑپ کر اپنے باپ کو دیکھا تو شاہ زر نے بے اختیار چپ رہنے کا اشارہ کیا کہ شاہ زر نے نکاح والی بات حبہ کو نہیں بتائی تھی۔۔

شاہ زر نے وقت کی طرف اشارہ کیا مطی سمجھ گئی۔۔

مما مجھے سوچنے کے لیئے وقت دیں،، وہ دھیمے لہجے میں بولی۔۔

توٹھیک ہے جب سوچ لواور اگر جواب ہاں میں ہو تو ہی مجھ سے بات کرنا۔۔
حبہ کہتی روم سے جا چکی تھی جونئیر جوکہ مطی سے ملنے اس طرف آیا تھا ساری بات سن چکا تھا۔۔

وہ روم میں آیا،،، شاہ زر بھی وہیں بیٹھا تھا۔۔

تم نے چھوٹی ممی کوانکار کیوں کیا،،، انگیجمنٹ کے لیئے مان جاتیں۔۔۔ ویر نے اطمینان سے کہا تو مطی نے جھٹکے سے خونخوار نگاہوں سے جونئیر کو یوں گھورا جیسے اس کے زہنی توازن پر شک ہوا ہو۔۔۔
شاہ زر بھی حیران تھا۔۔

اس بکواس کا مطلب ویر جب حقیقت جانتے،،،،،

ہاں جانتا ہوں،،، مگر چھوٹی ممی نہیں جانتیں،،، سیریس ہونے کو کون بول رہا ہے۔۔ ڈرامہ بھی تو کیا جا سکتا ہے۔۔ چھوٹی ممی بھی مان جائیں گی اور وہ مسئلہ سورٹ آؤٹ ہونے تک تمھیں سکون بھی مل جائے گا۔۔

اس کا اطمینان اب بھی قابلِ رشک تھا۔۔

مطی نے اسے غور سے دیکھا اور نتیجہ پر پہنچی،،، نیناں کو تڑپانا چاہتے ہو،،،؟

مطی کی اس بات پر شاہ زر چونکا۔۔ حقیقت تو وہ بھی جانتا تھا

یہی سمجھ لو،، ویر سکون سے بولا۔۔

تم پاگل ہو گئے ہو ویر،،، وہ پھنکاری،، وہ اب کسی اور کو مطی بنتے نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔

وہ میری مجرم ہونے کے ساتھ ساتھ تمھارے مجرم کی بہن بھی ہے، اس نے مطی کے سر پر بم پھوڑا،،،

وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے ویر کو دیکھے گئی۔۔

اور تم لوگوں نے اسے حاتم مینشن رکھا ہوا ہے خوب بہت خوب ،،، وہ دانت پیس کر نفرت سے بولی۔۔ یہ جان لیوا حقیقت تو آج اسے پتہ چلی تھی۔۔

مطی،،،،، شاہ زر نے اسے تنبیہی انداز میں پکارا اور پاس بٹھا کر ساری بات اسے بتا دی۔۔ وہ لا تعلق سا بنا بیٹھا رہا۔۔

شاہ زر اٹھ کر جانے لگا،،، جب مطی کی آواز نے قدم پتھر بنائے۔۔ ڈیڈ مما سے بولئے گا میں انگیجمنٹ کے لئے راضی ہوں۔۔۔

مطی تم دونوں،،،،،

ڈیڈ پلیز،،، صرف مما کو منانے کی خاطر ہے اور کچھ نہیں۔۔۔ وہ بیزار سی بولی جو اپنی زندگی سے بیزار ہو چکی تھی اب اسے کسی چیز سے کیا فرق پڑنے والا تھا۔۔

شاہ زر افسوس سے سر ہلاتا وہاں سے چلا گیا۔۔

ڈیوٹی کب جوائن کر رہی ہو مطی۔۔۔ ویر نے سگریٹ سلگاتے اس سے پوچھا جب کہ اسے اسموکنگ کرتے دیکھ مطی کو اچھا خاصا جھٹکا لگا تھا۔۔

کبھی بھی نہیں،،، وہ نظریں چرا کر بولی تو ویر بھی ایک پل کو خاموش ہو گیا۔۔۔

مطی کیا ہم یہ ڈیزرو کرتے تھے جو ہمارے ساتھ،،، ویر نے کہتے اذیت کی انتہا سے دانتوں تلے لبوں کو کاٹا۔۔

مطی خاموش رہی،،، اب تو آنسو بھی خشک ہو چکے تھے،، انھوں نے بھی ساتھ دینا چھوڑ دیا تھا۔۔

ویر خاموشی سے باہر نکل آیا۔۔ تبھی فون رنگ ہوا۔۔ ازھاد کا تھا۔۔

یس بولو ازھاد،،،؟

سر پتہ چل گیا ان بچیوں کا کہ کہاں ہیں،، کیسے اور کدھر لے جایا جا رہا ہے۔۔ آج رات کی پلاننگ ہے۔۔ سب جولی کے بندے کر رہے ہیں،،

ٹھیک ہے فالو کرتے رہو، اس بیچ جولی کی دم پہ تو میں پاؤں رکھوں گا۔۔۔ ویر کی رگیں تنی۔۔۔

آج رات ہی حملہ کرنا ہے۔۔ جب وہ نکلیں گے۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

نیناں ک آنکھ کھلی تو خود کو بیڈ پر پایا۔۔۔ دن کے گیارہ بج چکے تھے۔۔ وہ ہڑبڑا کر اٹھی۔۔
رات والے بلو ڈریس میں وہ بیڈ پر تھی۔۔

پھر دھیرے دھیرے سب یاد آتا چلا گیا۔۔
شاہ زل سلطان کا ستم،،، وہ سہہ نہیں پائی تھی۔۔ مگر بیڈ پر کیسے آئی۔۔

اووو تو میرا ستم گر ہی میرا مہرباں ہے۔۔ وہ مبہم سی مسکرائی۔
بازوؤں میں اٹھایا ہو گا۔۔۔
وہ سرخ ہوئی۔۔۔ جسم یوں دہکا جیسے اب بھی اس ظالم کے ہاتھوں کا لمس محسوس ہوا ہو۔۔

اپنے محبوب کی اتنی سی مہربانی پر ہی وہ کھل اٹھی تھی۔۔

سر پر ہاتھ مارتی جلدی سے اٹھی۔۔ فریش ہوئی۔۔ فریش ہوتے گردن پر پانی سے جلن محسوس ہوئی تو پتہ چلا سرخ نشان بھی ہیں۔۔

اس ستمگر کہ یہ ستمگری بھی مہربانی ٹھہری۔۔ گردن پر ہاتھ سے چھوا اور ایک آہنی ہاتھ کا لمس محسوس کیا۔۔

وہ لاؤنج میں آئی،،، تو شرمندہ سی ہوئی
روپ دادو وہ میری طبعیت ٹھیک نہیں تھی اسی لئے لیٹ اٹھی۔۔ اس نے خواہ مخواہ وضاحت دی۔۔

کوئی بات نہیں۔۔ جاؤ کچن میں بریک فاسٹ کرو پھر میڈیسن لینا۔۔۔ وہ فکر سے بولی اس نے ناشتہ کیا۔۔
دماغ کنٹینر میں ہی اٹکا تھا باہر شاہ زین کی ہیوی بائیک کھڑی تھی۔۔۔ آنکھوں میں چمک آئی۔۔

فوراً باہر آئی۔۔ وہ روپ دادو مجھے ایک چیز چاہیے تھی۔۔ وہ جھجھکی۔۔

بولو بیٹا۔۔روپ نے پیار سے کہا۔۔
دادو مجھے وہ باہر جو شاہ زین کی بائیک ہے اس کی کی چاہیئے۔میں گھر میں رہ رہ کر بور ہو گئی ہوں۔۔اور،،،

لے لو،،،کوئی پرواہ نہیں،،،مگر مجھے فکر ہے تو صرف اس بات کی کہ تم یہاں کے راستے نہیں جانتی ہو۔۔
روپ نے اس کی جانب چابی بڑھاتے کہا۔۔۔

روپ دادو میں کہیں دور تھوڑی جانے والی ہیں یہ جو بچوں کے سکول کے پاس پارک ہے.بس وہیں تک گھوم کے آجاؤں گی۔۔

سہی،،،،روپ نے اسے چابی دے دی۔۔

دوپہر تک وہ جیکٹ بھی منگوا چکی تھی۔۔مگر اصل مسئلہ ہتھیار کا تھا اس کے پاس اس کی گنز نہیں تھیں۔۔
مگر اسے کوئی پرواہ نہیں تھی۔۔روکنا تو ہر حال میں تھا ان کو۔۔
کچن سے دو تین تیز دھار چاقو اٹھا کر چھپائے تھے۔۔

اب بس رات کا انتظار تھا۔۔کیونکہ کنٹینرز نے رات کے چار بجے نکلنا تھا۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

رات کے تین بجے نیناں مخصوص حلیے میں اپنے روم کی کھڑکی سے نکلی۔۔
بڑے سے بلیک دوپٹے سے نقاب کیا،،،اور خود کے وجود کو بھی چھپا لیا۔۔
باہر آئی۔۔پورچ میں سے بائیک بغیر آواز کے گھسیٹ کر پچھلی طرف کے بنے گیٹ تک لائی جہاں اس وقت واچ مین نہیں ہوتا تھا۔۔

چھوٹا دروازہ کھول کر بائیک گھسیٹ کر باہر نکالی اور دروازہ لاک کر دیا۔۔
اب یونہی بائیک گھسیٹ کر کچھ دور لائی۔۔بائیک پر بیٹھ کر اب بائیک یوں اڑائی جیسے ہوا سے باتیں کرتی ہو۔۔

آدھے گھنٹے میں وہ مخصوص جگہ پر پہنچ چکی تھی۔۔ایک پرانی فیکٹری سے بظاہر سامان لوڈ کیا جا رہا تھا۔۔
اس نے بہت دور بائیک جھاڑیوں میں چھپائی اور انتظار کرنے لگی۔۔

یہ جانے بغیر کے اس کنٹینر پر تو دو اور عقابی نظریں جمی ہوئی ہیں۔۔

ویر ازھاد اور اپنے آدمیوں کے ساتھ یہیں موجود تھا۔۔

وہ لوگ سامان لوڈ کر کے اب اندر گئے تھے۔۔۔ جب چپکے سے نیناں کسی کی نظر میں آئے بغیر کنٹینر کے اندر جا چکی تھی۔۔
ویر کو محسوس ہوا تھا ایک ہیولہ اندر داخل ہوتے مگر اپنا وہم سمجھا۔۔

ویر نے ہاتھ کے اشارے سے حملے کا حکم دیا۔۔ انھیں یہ بھی آرڈر تھا کے ان میں سے جتنوں کو ہو سکے زندہ پکڑنا ہے۔۔
اب اس کے آدمی اندر داخل ہوئے تھے۔۔

اندر فیکٹری میں ہلچل ہوئی تھی۔۔
ویر اور ازھاد بھی اندر داخل ہو چکے تھے،، وہ چیختے چنگھاڑتے ان پر بھرپور حملہ کر رہے۔۔

نیناں کنیٹر میں آئی تو کارٹن دیکھے،،، سب سے پیچھے والے کارٹنز میں بچیاں موجود تھیں۔۔ بے دردی سے باندھا گیا تھا انھیں۔۔

نیناں نے پاکٹ سے چاقو نکالا اور انھیں کھولنے لگی وہ چھ تھی اور کوئی بھی چودہ یا پندرہ سال سے زیادہ کی نہیں تھی۔۔

اسے اس جولی کے پاگل ہونے کا یقین ہو چکا تھا۔۔
شیطان عورت کیا اتنی کم عمر بچیوں کو برباد کروائے گی۔۔۔

چھی،،، اسے سوچ کر گھن اور جھرجھری آئی۔۔

اندر ویر سے لڑتے ان کا سرغنہ چنگھاڑا تھا۔۔
اے جاؤ ان لڑکیوں کو ختم کر دو،،، فوراً جاؤ پہچانتی ہیں ہمیں مار ڈالو۔۔

آدمی چیونٹیوں کی طرح نکل کر ان پر حملہ کر رہے تھے۔۔ ویر بیلٹ سے انھیں ادھیڑ رہا تھا مگر وہ موقع نہیں دے رہے تھے۔۔ اور کچھ آدمی باہر کنٹینر کی جانب چاقو لے کر لپکے۔۔
ویر پہلی دفعہ پریشان ہوا۔۔

ازھاد بچاؤ بچیوں کو،،، وہ چلایا۔۔

ازھادنے باہر جانے کی کوشش کی مگر پانچ چھ لوگوں نے انھیں دبوچ لیا۔۔
اب ویر نے اپنی گنز نکالی تھی۔۔اوران کی ٹانگوں کے نشانے لیے۔۔
وہ لڑتے لڑتے باہر آ چکے تھے۔۔

ویر کی سانس اٹکی کیونکہ اسے تھوڑی دیر ہو گئی اور وہ آدمی کنٹینز میں گھس چکے تھے۔۔
وہ کنٹینز کی جانب بھاگا جب بہت اچانک دو آدمی ہوا کی طرح اچھلتے کنٹینز سے باہر گر کر زمین میں پٹخے گئے تھے۔۔

اندر سے ان آدمیوں کی چیخ و پکار اور ہڈیاں چٹخنے کی آوازائی وہ آگے آیا۔۔

نمیرا ہو گی۔۔طبیعت خرابی کی وجہ سے منع کرنے کے باوجود ساتھ آنے سے باز نہیں آئی۔۔
وہ مطمئن ہوتا دوبارد شمن کی طرف متوجہ ہوا۔۔
اور بہت جلد انھیں قابو کر لیا۔۔۔

مگر نیناں ویر سلطان کو دیکھ چکی تھی اس کے پیروں نیچے سے زمین کھسکی تھی ویر سلطان کو یہاں دیکھ کر۔۔اگر وہ یہاں تھا تو اس کا مطلب بچیاں محفوظ تھیں،،،پھر اس کا کیا کام تھا یہاں
اور اگر ویر نے یہاں اسے دیکھ لیا تو۔۔۔

اس سوچ نے نیناں کے حلق میں اس کی جان اٹکائی تھی۔۔

اب اسے بھاگنا تھا یہاں سے۔۔
مگر وہ آدمی اسے موقع نہیں دے رہے تھے۔۔ وہ جان توڑ کوشش کر رہی تھی۔۔
پھر آخر اس نے انھیں دھول چٹا ہی دی۔۔
وہ بھاگنے لگی۔۔

جب بچیاں خوف و دہشت سے اس سے لپٹ گئیں۔۔

اس کی آواز سن چکی تھیں سو۔۔۔ آپی بچا لیں ہمیں،،، گھر جانا ہے،،، وہ دھاڑیں مار مار کر روئیں

ہیے سنو،،، باہر پولیس ہے اور تمھارا بھیا ہے وہ بچا لے گی تمھیں مگر مجھے جانے دو۔۔۔ ہاں انھوں نے اثبات میں سر ہلایا تو نیناں باہر لپکی۔۔ کنٹینر سے اتر کر وہ بائیک کی جانب لپکی۔۔
جب اندر سے آتے ویر اور اس کے ساتھیوں نے اسے دیکھ لیا۔۔

نمیر اسٹاپ،،، دیکھ چکا ہوں میں،،، اب رکو۔۔ ویر نے پکارا

نیناں کے قدم وہیں جم گئے۔۔ مگر پھر بھی وہ ان سنی کرتی جانے لگی تبھی ان کے اوپر فائرنگ ہوئی۔۔
ویراور اس کے ادمی جھکے اور کنٹینرز کی اوٹ میں آئے۔۔

ویر یہ دیکھ کر بھنایا کہ نمیرا ابھی بھی بے وقوفوں کی طرح بھاگ رہی تھی۔۔

سنسناتی گولیاں کبھی بھی اس کے آرپار ہو سکتی تھی۔۔ویر بھسم کر دینے والے انداز میں اٹھا۔۔

سنبھالو انھیں اور مجھے کور کرو،،، یہ بے وقوف لڑکی۔۔۔اس نے دانت پیسے اور اس کے پیچھے لپکا ۔۔۔بجلی کی سی تیزی سے وہ اسے لیئے زمین پر گرا تھا کیونکہ اب فائرنگ کی بوچھاڑ اسی بے وقوف پر ہوئی تھی۔۔

واٹس پرابلم یو،،،وہ کہتے کہتے بے تحاشا چونکا تھا۔ کمر میں ہاتھ ڈال کر جسے چھوا تھا وہ نمیرا نہیں تھی۔۔
اب تو قبر میں وہ اس کی ہڈیوں کو بھی پہچان لیتا اب تو پھر بھی وہ جیتی جاگتی اس کے سامنے تھی۔۔

ویر کے تاثرات سیکنڈوں میں بدلے تھے۔۔ کلائی سے دبوچ کر اسے کنٹینرز کی اوٹ میں گھسیٹا۔۔

وہ بری طرح مچلی،، اور اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کی مگر بے سود،،،
اب تو شیر کے منہ میں ہاتھ دے بیٹھی تھی۔۔

بہت جلد فائرنگ کرنے والوں کو بھی موت کی نیند سلا دیا گیا تھا۔۔بچیاں بازیاب کروالی گئیں۔۔۔پولیس بھی پہنچ چکی تھی۔۔

نیناں وقتاً فوقتاً ایک آہنی گرفت سے اپنی کلائی چھڑانے کی کوشش کرتی رہی مگر وہ تو سرخ چہرے اور آنکھوں کے ساتھ پتھر کا بن چکا تھا۔۔ جیسے نہ کچھ دیکھ رہا تھا نا سن رہا تھا نہ اسے مچلتی کو محسوس کر رہا تھا۔۔۔

صبح کے اجالے چاروں اور پھیلنے لگے تھے۔۔

اب وہاں سے سارا علاقہ کلئیر ہو چکا تھا۔۔ اور وہ کھڑا ازھاد کو ضروری انسٹرکشن دے رہا تھا۔۔
مگر ازھاد کن اکھیوں سے اپنے سر کے ہاتھ میں جکڑی کلائی اور مچلتی اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔۔ سمجھنے میں دیر نا لگی کے وہ کون ہو سکتی ہے۔۔

ازھاد ادھر جھاڑیوں میں شاہ زین کی بائیک ہے وہ بھی لے جاؤ،، اوکے۔۔

ازھاد بھی جاچکا تھا۔۔۔

اب وہ اسے لئے اپنی گاڑی تک آیا تھا اور تقریباً گاڑی میں پچھلی سیٹ پر تقریبا پٹخا تھا۔۔

کیا کر رہی تھیں یہاں۔۔۔وہ دھاڑا۔۔

وہ بچیاں،،،وہ،،،انھیں،،،میں،،،وہ گھگھیا گئی۔۔

شٹ اپ،،،کس کی اجازت سے،،،کس حق سے نیناں درانی،،ابھی کل میں نے کہا تھا حاتم مینشن سے مت نکلنا مگر شاید تمھیں میری ہر بات رد کرنے کا شوق ہے،،،آج میں تمھارا وہ حشر کروں گا کہ دوبارہ میری بات رد کرنے کے قابل نہیں رہو گی۔۔وہ پھنکارا

ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر گاڑی وہاں سے نکالی۔۔ہوا سے باتیں کرتا وہ کچھ ہی دیر میں گاڑی حاتم مینشن کے پورچ میں رکی تھی۔۔

ویر بھسم کرنے والے انداز میں گاڑی سے نکلا۔۔
تنیں رگیں،،،لہو ٹپکاتی آنکھیں۔۔

جھٹکے سے ڈگی کھولی۔۔اس میں سے پٹرول کی گیلن نکالی اور دھاڑ سے ڈگی بند کی۔۔

نیناں خوف سے سیٹ پر اچھلی تھی۔۔یہ سوچ ہی روح کو فنا کرنے کو کافی تھی کہ اب یہ جلاد اس کے ساتھ کیا کرنے والا ہے۔۔

گاڑی کا دروازہ کھول کر اس نے نیناں کا بازو دبوچ کر باہر گھسیٹا۔۔۔

اور اسے لئے آگ بنا اندر چلا۔۔

شاہ زل چھوڑیں مجھے،،،،درد ہو رہا ہے۔۔چھوڑیں مجھے۔۔وہ بلکتی رہی مگر وہ تو پتھر کا بن چکا تھا۔۔

دھاڑ سے حاتم مینشن میں اپنے روم کا دروازہ کھول کر اسے اپنے واش روم لایا۔۔اور لا کر فرش پر پٹخا۔۔
وہ فرش پر اوندھے منہ گری۔۔دوپٹہ سائیڈ پر گر گیا۔۔

تب وہ تیزی سے سیدھی ہو کر دیوار سے لگی۔۔جبکہ وہ جنونی سا بنا اب اس پر پیٹرول چھڑک رہا تھا۔۔

شش،،،شاہ یہ کک کیا کر رہے ہیں آپ۔۔وہ صدمے سے پھٹی بھیگی سرخ آنکھوں سے اس ستمگر کو دیکھ رہی تھی۔۔

نیناں درانی تمھیں زندہ جلا رہا ہوں،،،،دکھائی نہیں دیتا۔۔وہ دھاڑا

اب وہ گیلن ایک طرف پھینک کر پینٹ کی پاکٹ میں ہاتھ ڈال کر لائٹر نکال چکا تھا۔۔
تب اس نے لائٹر جلا کر وہ لائٹر پہلے اس کے دوپٹے پر پھینکا تھا۔۔

نیناں اپنی جانب بڑھتی لحہ بالحہ اس آگ کو دیکھ کر بے تحاشا چیخی اور پیچھے ہٹنے کی کوشش کی۔۔
مگر پیچھے دیوار تھی۔۔

اور اس سے پہلے آگ دوپٹے سے نیناں کو اپنی لپیٹ میں لیتی ویر نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر جھٹکے سے اسے اٹھایا اور پانی سے بھرے باتھ ٹب میں پھینک دیا۔۔

شدید ترین ٹھنڈ میں ٹھنڈے یخ پانی میں اسے غوطا آیا تھا۔۔وہ بلکتی ٹب سے فرش پر گھسٹتی باہر نکلی اور سیکنڈوں میں ٹھنڈ سے نیلی پڑ کر تھر تھر کانپ رہی تھی۔۔

اب ویر اسے بازو سے دبوچ کر کمرے میں لایا اور بیڈ پر پٹخا۔۔وہ نیلی پڑتی نیم بے ہوش ہو چکی تھی۔۔

ویر نے اپنے بال مٹھیوں میں جکڑے۔۔۔اور زور سے آنکھیں اور جبڑے بھینچے۔۔
وہ بھیگ چکی تھی۔۔مر رہی تھی اور یہ بھی بات اسے کہاں گوارا تھی۔۔

یونہی طوفان بنا باہر نکلا۔۔کچھ دیر میں واپس آیا تو اس کے ہاتھوں میں نیناں کے کپڑے تھے۔۔

بیڈ پر جھک کر اسے کندھوں سے جھنجھوڑا۔۔
ہیے یو۔،،،،نیناں اٹھو اور کپڑے چینج کرو۔،،،،،وہ غرایا۔

اس نے نیم جاں سی آنکھیں کھولیں۔۔۔
شاہ،،،ممم،،مجھے مرنے دو،،،،وہ اسے خود پر جھکے دیکھ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔

نو۔۔ نیور۔۔ میرے آخری سانس تک تمھیں یہ میری نفرت اور محبت اپنی جان پر جھیلنا ہے نیناں درانی۔۔۔ اب اٹھو۔۔ اگر سیکنڈز سے پہلے نا اٹھیں تو یہ کام بغیر کسی رشتے کے میں خود کرتے ہوئے میں ایک پل بھی نہیں سوچوں گا۔۔

وہ دھاڑا تو وہ بمشکل اٹھی۔۔ وہ دھاڑ سے دروازہ بند کرتا باہر جا چکا تھا۔۔
اس نے بڑی مشکل سے چینج کیا اور پھر بیڈ پر ڈھے گئی۔۔ اب وہ اندر آیا تو ڈاکٹر اس کے ساتھ تھا۔۔

ڈاکٹر نے اسے انجیکشن لگایا۔۔۔ اور خاموشی سے باہر چلا گیا۔۔

کیوں بچا رہے ہیں مجھے جب مارنا چاہتے ہیں،،، جلانا چاہتے ہیں،،، وہ بے بسی سے چلائی۔۔

وہ پھر بھنایا اس کی جانب لپکا اور گردن سے پکڑ کر اسے اوپر اٹھا کر اپنے روبرو کیا۔۔

آواز نیچی کرو نیناں درانی،،، نہیں تو سچ مچ بند کر دوں گا اسے ہمیشہ کے لئے۔۔ دماغ تو کچھ ایسا ہی کرتا ہے میرا کہ تمھیں تڑپاؤں،،، اور اتنا تڑپاؤں کے گڑگڑاؤ میرے آگے،،، بھیک مانگو مجھ سے رحم کی،،،، اتنی تکلیف دوں کہ تمھاری روح کانپ جائے۔۔
وہ کہتا اسے واپس بیڈ پر پٹخ کر تن فن کرتا جا چکا تھا۔۔

پیچھے وہ سرخ آنکھیں اور چہرہ لیے بھیگی پلکوں سے زخمی سا مسکرائی۔۔
یہ تو بتا کر ہی نہیں گئے شاہ زل سلطان کے تمھارا دل کیا کرنے کو کہتا ہے۔۔

اتنے شور شرابے کی آواز سے روپ اپنے روم سے باہر آئی تھی۔۔
شاہ زل کو اتنے غصے میں حاتم مینشن سے نکلتے دیکھ وہ بھاگ کر نیناں کے روم میں گئی تھی۔۔
مگر وہ وہاں نہیں تھی۔۔

پھر وہ ویر کے کمرے میں آئی تھی۔۔بیڈ پر نیناں کو ایسی حالت میں دیکھ کر روپ کی روح فنا ہوئی۔۔
فورا پلوشہ اور شاہ ویر کو فون کر کے حاتم مینشن بلایا۔۔۔

#By_#Wahiba_Fatima
Episode22.......

ساتھی میرے خلوص کی شدت تو دیکھ تُو
پھر آگیا ہوں ،،،،،،،،، گردشِ دوراں کو ٹال کر

وہ کھڑکی پھلانگ کر اندر داخل ہوا تھا جہاں بیڈ پر اس کی زندگی میٹھی نیند سو رہی تھی۔۔
وہ بیڈ کے قریب آیا۔۔

نیند میں بھی اریش کی کمرے میں موجودگی شاید وہ محسوس کر چکی تھی تبھی بے چین سی ہو کر کمفرٹر ہاتھوں میں دبوچا۔۔

وہ اس کے پاس بیٹھا۔۔۔چہرہ اس کے چہرے کے قریب تر لایا،،،
بہت قریب،،،
پھر گردن پر دہکتا لمس چھوڑا۔اور اس پر حاوی ہوا۔۔ مطی نیند میں مچلی نیند سے جاگ کر خوف سے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اپنے اوپر اس وجود کو دیکھا۔۔

جواب دیوانہ وار جھک کر اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو اپنے پیاسے لبوں سے چھو رہا تھا۔۔
مطی کا پورا جسم جیسے پیرالائز ہوا تھا۔۔ وہ اپنا پورا زور لگا کر بھی ہل نہیں پا رہی تھی۔۔ اسے خود سے پرے جھٹک کر اسے دور نہیں دھکیل پا رہی تھی۔۔

جواب اس کی گردن کے قریب جھک کر کان میں سرسراتے لہجے میں بولا۔۔
میری بیری میں آگیا۔۔۔

مطی کی چیخوں کی آواز سن کر شاہ زر اور حبہ اس کے روم میں آئے تھے۔۔ جو سوتے میں بری طرح چیخنے چلانے میں مصروف تھی۔۔
شاہ زر دوڑ کر اس قریب آیا اور اسے کندھوں سے تھام کر جھنجھوڑا۔۔
مطی،،، میری پرنسز،،، کیا ہوا۔۔

تبھی پسینے میں نہائی مطربہ کی بے تحاشا روتے ہوئے آنکھ کھلی تھی۔۔
ڈیڈ،،، وہ چیخ مارتی شاہ زر سے لپٹی۔۔ اور بے تحاشا رو دی۔۔
یہی تو ہو رہا تھا اس کے ساتھ وہ بے وفا شخص نائٹ مئیر بن چکا تھا اس کے لئے۔۔

روز خواب میں ڈرتی۔۔۔کبھی سلیپ پیرالائز، ہوجاتا۔۔مگر روز اسلامی طریقے کے مطابق خواب کے اثر کو زائل کرنے کے لئے تین بار تعوذ پڑھ کر شیطان کو دھتکار دیتی۔۔۔

مگر آج جبکہ فجر کی اذانوں کا وقت تھا،، مسجدوں سے پاک پکار سنائی دے رہی تھی۔۔۔
آج تو وہ اس قدر ڈری تھی کہ خواب کا اثر زائل کرنے کے لئے دعا بھی پڑھنا بھول گئی تھی۔۔۔

ڈیڈ وہ آگیا ڈیڈ،،،،، یہ،، ونڈو،،، یہ بند کروا دیں ڈیڈ،، مجھے نہیں چاہیے ڈیڈ،، وہ آجائے گا یہاں سے،، میرے پاس آجائے گا ڈیڈ،،، میں مرجاؤں گی،،

شاہ زر یہ کیا بول رہی ہے کون آجائے گا،،، حبہ اس کی حالت دیکھ کر رو پڑی اور جھنجھلا کر پوچھ بیٹھی۔۔

پلیز حبہ تم تو خاموش رہو،،،، وہ خواب میں ڈر گئی ہے،،، جانے کیسا خواب ہوگا۔۔شاہ زر نے حبہ کو خاموش کروایا۔۔

پرنسز کوئی نہیں آئے گا چپ کرو تم،،، کوئی نہیں ہے،،، کسی کی اتنی جرات نہیں یہاں آئے،،،،
Don't cry my child....

شاہ زر نے بہت مشکل سے اپنی گڑیا کو سنبھالا تھا۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

اک بار ہی جی بھر کے سزا کیوں نہیں دیتے
گر حرفِ خطا ہوں، تو مٹا کیوں نہیں دیتے
سایہ ہوں تو پھر ساتھ نا رکھنے کا سبب کیا
پتھر ہوں تو رستے سے ہٹا کیوں نہیں دیتے
رہزن ہو تو پھر،،،، شوق سے لوٹو میری دنیا
رہبر ہو تو پھر گھر کا پتہ کیوں نہیں دیتے

نیناں نڈھال سی بیڈ پر لیٹی تھی اور روپ اس کے سرہانے بیٹھی تھی جب پلوشہ اور شاہ ویر پریشانی کے عالم میں اندر داخل ہوئے۔۔

صبح صبح آئے روپ کے فون نے انھیں ہلا یا تھا۔۔ اور اب نیناں کی یہ حالت دیکھ کر وہ سچ مچ پریشان ہوئے تھے۔۔

گلے پر سرخ نشان،،، پٹرول کی پھیلی بدبو،،، سرخ کلائی پر انگلیوں کے نشان،،،
شاہ ویر اور پری کو اپنے بیٹے سے اس پاگل پن کی توقع نہیں تھی جبکہ روپ تو کچھ اور ہی سمجھ کر دہل رہی تھی۔۔۔

وہ اس کے ہوش میں آنے کا انتظار کرنے لگے کیونکہ وہ غنودگی میں تھی۔۔

کچھ دیر بعد اسے ہوش آیا تھا۔۔ تو وہ سنجیدگی سے اٹھ کر بیٹھی گئی۔۔

بیٹا بلا جھجھک بتاؤ،،، جونیئر نے کیا کیا تمھارے ساتھ یہ سب کیوں اور کیسے ہوا،، تمھاری یہ حالت کیسے ہوئی،،،، پلوشہ نے اس کے پاس بیٹھ کر پوچھا۔۔

اب وہ کیا بتاتی،،، اسے کوئی گلہ نہیں تھا،،، آخر اپنا ہی بویا کاٹ رہی تھی،،، اپنا ہی کیا بھگت رہی تھی۔۔۔
مگر پھر بھی ان سب کی تسلی کے لئے سب کچھ بتاتی چلی گئی۔۔
وہ مم،،،، میری ہی غلطی تھی،، منع کیا تھا تو مجھے نہیں جانا چاہئے تھا باہر،،، وہ نظریں جھکا کر بولی،،

پلوشہ کو اب غصہ آنے لگا تھا شاہ زل پر،، لڑکی کے ساتھ یہ سلوک کرنا تو نہیں سکھایا تھا اس نے اپنے بیٹے کو۔۔
شاہ ویر مگر پری کو مکمل آبزرو کر چکا تھا۔۔

روپ دادو میں آرام کرنا چاہتی ہوں۔۔ وہ کہہ کر سر جھکائے اپنے روم میں جا چکی تھی۔۔

شاہ ویر اور پلوشہ واپسی کے لئے نکلے۔۔
شاہ ویر نے پری کی خاموشی نوٹ کی۔۔

کیا بات ہے پری،،، اتنی خاموش کیوں ہو،،،؟

آپ کو نہیں لگتا شاہ،،، آپ کا بیٹا کچھ زیادہ ری ایکٹ کر رہا ہے،،،

پری کی بات پر شاہ ویر نے ہنسی دبانے کے لئے دانتوں تلے لب دبایا۔۔ وہ میرا بیٹا ہے پری اسی لئے زیادہ ری ایکٹ کر رہا ہے۔۔ شاہ ویر نے میرا پر زور دے کر کہا۔۔

جی جانتی ہوں غصیلے سلطانز،،، جنون تو ورثہ میں ملا ہے اور پاگل پن گھٹی میں،،، پری جل کر بولی

شاہ ویر ہنس پڑا۔ ۔ ۔

مگر گھر پہنچے تو ایک نیا شوشا تیار کر رکھا تھا انھیں کہ سپوت نے۔ ۔
اب وہ ان کے سامنے بیٹھا بڑی لاپروائی سے اپنی اور مطی کی انگیجمنٹ کا ڈرامہ رچانے کو بول رہا تھا اور وہ بھی آج ہی۔ ۔

شاہ زل تم پاگل،،،،

یس مما ہوگیا ہوں پاگل،،، لیکن اگر اس پاگل پن سے مطی اور چھوٹی ممی میں سب کچھ ٹھیک ہو جاتا ہے تو میں یہ پاگل پن کرنے کو تیار ہوں،،، وہ سکون سے بولا۔ ۔
شاہ ویر نے بیٹے کو غور سے دیکھا۔ ۔

اسے چھوڑو اپنی آج کی بدسلوکی کی وضاحت دو ویر جو تم نے آج اس لڑکی،،،،

پلیز مما،،، میں آج اس ٹاپک پر کوئی بات نہیں کرنا چاہتا،، ائم سوری نا میں وضاحت دونگا۔ ۔ وہ نظریں چرا کر بولا۔ ۔

پری غصے میں واک آؤٹ کر گئی۔۔شاہ زل نے بے بسی سے لب بھینچے۔۔

جونئیر یہ سب،،،،،شاہ ویر نے بات ادھوری چھوڑی۔۔

مطی کے لئے ڈیڈ،،،وہ،،،،

اوکم آن جونیئر،،مجھ سے تم یہ تب کہتے اگر میں تمھیں جانتا نہیں۔۔یہ سب اسے ٹارچر کرنے کے لئے کر رہے ہو،،،رائٹ،،،وہ سنجیدگی سے بولا۔۔

شی ڈیزرو،،،،ڈیڈ،،،

جان لو جونئیر،،،آگ کا دریا ہے،،،جتنا اسے ٹارچر کرو گے خود بھی اتنا ہی تڑپو گے اتنی ہی تکلیف اٹھاؤ گے تو اچھا ہو گا اسے تکلیف دینے سے باز رہو۔۔

بعد کی بعد میں دیکھی جائے گی ڈیڈ فی الحال وہی کریں،،جو میں نے کہا ہے۔۔۔وہ کہتا کمرے سے جا چکا۔۔

شاہ ویر نے اپنی کنپٹیاں سہلائیں۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

لندن کے اس کلب میں رات کے اس عجیب بے ہودگی کا علم تھا۔۔
اریش بڑی مشکل سے بیٹھا یہ برداشت کر رہا تھا۔۔

لڑکیاں نیم برہنہ حالت میں سرو کر رہی تھیں۔۔
جولی زبیر اور ان کے وہ شیخ کسٹمرز جشن منا رہے تھے کیونکہ پاکستان سے ان کی کنسائمنٹ جلد ہی آنے والی تھی جس کا کروڑوں کا وداوہ کر چکے تھے۔۔

اریش کا بس چلتا تو ابھی کہ ابھی ان فرعون میاں بیوی کو موت کے گھاٹ اتار دیتا جو سامنے بیٹھے اب شراب پی رہے تھے۔۔

وہ بھی بظاہر انجوائے کر رہا تھا۔۔ جب پارکر اس کے قریب آ کر بیٹھا۔۔۔

پارکر کو اس کی بکھری حالت تکلیف دیتی تھی۔۔

سر آپ میم کے پاس کب جائیں گے،،،؟ پارکر نے دھیمے لہجے میں پوچھا۔۔

اس ناگن کا سر کچل کر،،،،،،جولی کی طرف اشارہ کیا،،،اور اس راون کی لنکا کو جلا کر بھسم کرنے کے بعد،،زبیر کو نفرت سے گھورا۔۔پھر ہی اپنی جان کے پاس جاؤں گا کہ اس کی نازک جان کو پھر ایک آنچ بھی نا پہنچے،،

سر آپ نے پتہ کیا وہ کہاں ہیں،،،،؟

ہھمم جانتا ہوں،،،وہ مبہم سا بولا۔

کدھر ہیں،،،پارکر کو تجسس ہوا۔۔۔

پاکستان میں ہی ہے،،،شاہ زر سلطان کے پاس ہے میری امانت،،ڈیم شیور کے وہ سنبھال کر رکھے اسے،،،

پارکر اپنے سر کا مزاق سمجھ کو مسکرایا۔۔

سر لینا میم کا کوئی اتہ پتہ،،،

ہاں جینیفر سے پوچھا تھا وہ ویر سلطان کی فیملی کے پاس ہی ہے یعنی میری بیری کے پاس،، وہ خواہ مخواہ خوش ہوا۔۔

آپ نے کیوں نہیں کونٹیکٹ کیا؟

اب کی بار ہر چھوٹی سی بات میں ہم ان سے فئیر رہنا چاہتے ہیں پارکر،،، کل کو انھیں یہ نا لگے کہ لینا نے بتایا مجھے بیری کا۔۔ یا وہ کسی بھی چیز میں انوالو رہی ہے۔۔ اریش اس کی الجھن دور کی۔۔

سر آپ میم کے لیئے اتنا تڑپ رہے ہیں اگر وہ آپ سے اتنا ناراض ہوئیں کے ساتھ آنے سے انکار کر دیا تو،،،؟

وہ دھیما سا مسکرایا۔۔۔ اب کی بار اسے میرے پاس آنا ہوگا چاہے اس کی مرضی ہو نا ہو،،، پارکر،، میں نے جو پلین کر رکھا ہے،، اب وہی ہوگا۔۔ بس میں اور وہ،،، اور کوئی نہیں،، اور ناراض تو ہوگی،،، مجھ سے نفرت بھی کرے گی،، مگر میں منا لوں گا،،، اس کی نفرت محبت میں بدل دوں گا،، اس کی سانسوں کو بھی میرا پابند ہونا ہوگا اب۔۔۔ وہ لاپروائی سے بولا۔۔۔

وہ بہت دھیمے لہجے میں بول رہا تھا۔۔ اب تک وہ بہت کچھ ایسا کر چکا تھا جو جولی کو کم از کم پھانسی کے پھندے تک پہنچانے کو کافی تھا۔۔

اب زبیر کی باری تھی اسے اس کی کنڈلی نکلوانی تھی جس کی شروعات انڈیا سے کرنی تھی۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

رات کے آٹھ بجے تھے جب روپ سجی سنوری سی اس کے روم میں آئی تھی۔۔

بیٹا کیسی طبیعت ہے تمھاری ،، انھوں نرمی سے پوچھا۔۔۔

ٹھیک ہوں دادو،،، بہتر ہوں،، آپ کہیں جا رہی ہیں۔۔ نیناں نے پوچھا۔

ہاں سلطان مینشن جا رہی ہوں۔۔ جلدی سے تیار ہو جاؤ تم بھی چل رہی ہو،، روپ اس کے ڈریسنگ کی طرف بڑھی۔۔ نیناں کے دل کی دھڑکن بے ترتیب ہوئی۔۔

مگر دادو،،،،

ویر کی ٹینشن مت لو آج خود اس نے پرمیشن دی ہے تمھیں سلطان مینشن آنے کی،،، آج اتنا بڑا دن جو ہے،، پگلا خوش ہو گا،، آخر بچپن کی دوستی ہے،،،

نیناں نے الجھن اور حیرت بھری نگاہوں سے روپ کو دیکھا۔۔۔ یہ بات ہضم کرنا زرا مشکل تھی کہ اسے ویر نے اجازت سی تھی۔۔

افففف میں بھی کیا بولے جا رہی ہوں،،، تمھیں تھوڑی سمجھ آ رہی ہو گی،،، آج ویر اور مطی کی انگیجمنٹ ہے،، جلدی سے ریڈی ہو جاؤ۔۔

نیناں نے خالی خالی نگاہوں سے روپ کو دیکھا۔۔ حاتم مینشن کی دیواریں اس کے سر پہ گری تھیں۔۔
جیسے مطی کو نہیں معلوم تھا کہ نیناں اریش کی بہن ہے ویسے نیناں کو بھی اریش نے نکاح کے بارے میں بے خبر رکھا تھا۔۔۔۔۔

وہ دادو،،، مم،، میری اتنی بھی طب،،،، طبعیت ٹھیک نہیں،، وہ میں،، گلے میں پھندہ لگ گیا تھا الفاظ گلے میں اٹکے۔۔

لو ابھی تو تم کہہ رہی تھی بہتر ہو،، ویر کے خیال سے منع مت کرو،،، اور پر امس اگر تم کمفرٹیبل نہیں رہی تو میں ڈرائیور کے ساتھ تمھیں اسی وقت واپس بھیج دوں گی۔۔

روپ نے ایک بلیک ڈریس نکال کر اس کے آگے بڑھایا۔۔

اس نے سیاہ لباس کو دیکھا اور اپنے سیاہ پڑتے مقدر کو،،، آج کی نسبت سے یہ سیاہ (ماتم) رنگ خوب ہی حصے میں آیا تھا اس کے۔۔

وہ خود کو گھسیٹتی اٹھی۔۔۔

چینج کر کے باہر آئی۔۔ آئینہ میں خود کو دیکھا۔۔ بلیک فراک بلیک چوڑی دار پاجامہ اور بڑا سا باریک سیاہ دوپٹہ،،

اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں آؤں،، تو میں آؤں گی،، اگر مجھے تڑپا کر آپ کو سکون ملے گا تو یہ تڑپ سر آنکھوں پر،،، اگر مجھے خون روتے دیکھ آپ کے دل کی آگ پر ٹھنڈے چھینٹے پڑے گیں تو سودا مہنگا نہیں شاہ زل سلطان،،،،

وہ دل میں اس ستمگر سے مخاطب تھی۔۔

چلو نیناں درانی اپنا ضبط آزماتے ہیں،،،

ہلکی سی گلوز لگا کر باہر آئی۔۔اور چپ چاپ گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔

خدا نہ کرے کہ آپ کی نبض کِسی کی مُٹھی میں ہو اور اُسے اِس بات سے فرق ہی نہ پڑتا ہو کہ اِس کی رفتار کیا ہے؟
مدھم ہے، چل رہی ہے یا بند ہونے کو ہے،،،،،

تم ہو گاڑی میں سے تکتی ہوئی آنکھیں میرے دوست
میں وہ منظر ہوں،،،،،،،،، جو پیچھے کہیں رہ جاتا ہے

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

سلطان مینشن میں کافی رونق تھی۔۔
حرم سہانا اور ربیع کو تیار ہونے کا بول کر باہر کچن میں گئی تھی۔۔

ربیع اور سہانا کا ایک جیسا ڈریس تھا بس کلر مختلف تھے۔۔ لونگ فراکس تھیں۔۔ ربیع تیار ہوئی۔۔ سہانا نے مدد کی۔۔ مگر جب وہ فریش ہو کر باہر آئی تو ربیع میڈم گدھے کے سر سے سینگ کی طرح غائب تھی۔۔

اس نے ہلکا سا میک تو کر لیا۔۔ مگر

اب مسئلہ پچھلے گلے کی ڈوری کا تھا۔۔جس کے ساتھ وہ کافی گھل چکی تھی مگر اسے باندھ نہیں پائی تھی۔۔
پھر حرم کے انتظار میں وہیں بیٹھ گئی۔۔

اس دن کا اپنے کمرے سے بہت کم نکلی تھی وہ۔۔۔
یہ سوچ شدید تکلیف کا باعث بنی تھی کہ سہانا کے قریب آنا وہ خود کے لئے اور سہانا کے لئے ایک سزا سمجھتا ہے۔۔
کئی مرتبہ اسی خیال سے رو بھی چکی تھی۔۔

باہر لاؤنج میں کافی گہما گہمی تھی۔۔ سب موجود تھے۔۔ حبہ کافی خوش تھی اور شاہزر اور مطی سے بات چیت بھی کر رہی تھی۔۔

مطی نے لائٹ براؤن میکسی پہنی ہوئی تھی اور بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔

جونیئر خاموشی سے صوفے پر بیٹھا موبائل میں مصروف تھا۔ گرے تھری پیس میں بے تحاشا ہینڈسم لگ رہا تھا۔ جب جانی پہچانی آہٹ سی محسوس ہوئی۔۔ اس نے ایک غلط نگاہ اٹھا کر سامنے دیکھا۔۔

لاؤنج کے دروازے سے روپ اور نیناں اندر داخل ہوئے تھے۔۔
بلیک ڈریس میں جانے کیوں پر سب کو وہ سوگوار سی لگی۔۔ آج مطی نے بھی بغور اسے دیکھا تھا۔۔ روپ ان دونوں کے پاس چلی آئی جبکہ وہ پری کے پاس بیٹھ گئی۔۔
ظہان نے حور سے اس بلیک ڈریس والی کو دیکھا۔ اور ان کے پاس چلا آیا۔۔
دوسرے صوفے پر بیٹھ کر پری اور نیناں سے باتیں کرنے لگا۔۔

اب سب موجود تھے۔۔ حرم نے ادھر ادھر دیکھا۔۔

شاہ زین جاؤ سہانا کو بلا لاؤ،، حرم نے کہا تو وہ اثبات میں سر ہلاتا اس کے روم کی جانب آیا۔۔

اس دن سے کم ہی سامنا ہوا تھا سہانا بے بی کا اس سے۔۔ یہ بھی مسئلہ تھا۔۔ اس کی دھڑکنوں کو پور پور جگہ کر میڈم جانے کیوں اب چھپتی پھر رہی تھی۔۔

وہ روم میں داخل ہوا تو بھنا اٹھا۔۔۔

آہٹ پا کر سہانا بیڈ سے اٹھی،،، حرم مما یہ،،،،،، مگر پیچھے مڑ کر دیکھا تو سانس اٹک گئی،، لپک کر دوپٹہ اٹھایا۔۔

یہ کیا بے ہودگی ہے۔۔۔؟ وہ غرایا،،، ڈوری کھلی ہونے کے باعث پچھلا گلا کافی گہرا لگ رہا تھا۔۔
وہ بے اختیار دیوار سے لگی۔۔

وہ،،، یہ،،، حرم مما نے لے کر دیا ہے،، وہ دھیمے سے نگاہیں جھکا کر بولی۔۔ تب اس نے غور کیا کہ ربیع نے بھی ایسا ہی ڈریس پہنا ہے۔۔ وہ سنجیدہ سا قریب آیا۔۔
براؤن ٹو پیس میں ظالم بلا کا ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔ اب وہ سہانا کے بلکل روبرو تھا۔۔
سہانا کا سانس اٹکا۔۔

جب شاہ زین نے اس کی ویسٹ پر ہاتھ رکھ کر خود کے قریب گیا۔۔ سہانا کا چہرہ لال ٹماٹر ہو گیا۔۔ مگر اس نے کمر کے پیچھے سے ہاتھ لے جا کر ڈوری تھامی۔۔
الائچی کی دلفریب مہک سہانا کی سانسوں سے ٹکرائی۔۔ شاہ زین کی انگلیوں نے اسکی کمر کو ٹچ کیا۔۔

مردانہ کلون کی خوشبو حواسوں پر سوار ہوئی۔۔

ادھر وہ بھی تو اسے مبہوت سا دیکھے جا رہا تھا جو ہلکے میک میں نک سک سی تیار ہوئی اس کا دل دھڑکا گئی تھی۔۔
وہ ڈوری باندھ کر فوراََ پیچھے ہٹا۔۔

چلو باہر سب ویٹ کر رہے ہیں،،، وہ اس کے گداز وجود سے نظریں چرا کر باہر جا چکا تھا۔۔
وہ پھر اسے اس کی بے رخی اور ناراضگی ہی سمجھ کر اداس ہو گئی۔۔
اور باہر آئی۔۔

باہر آئی تو سب اسی کا ویٹ کر رہے تھے۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

ایک قیامت خیز سا منظر تھا۔۔شاہ زل نے مطی کو رنگ پہنائی تھی۔۔

نیناں کی نگاہوں کے سامنے سمندر کنارے کا ایک منظر لہرایا۔۔

جب

وہ دونوں سمندر کنارے پتھروں پر بیٹھے تھے۔۔

ہیے تمھیں پتہ ہے آج میں تمھارے لئے کچھ لایا ہوں،،

نیناں نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔۔

تب وہ اپنی پاکٹیں کنگھالنے لگا۔۔

اوہہہہ مجھے لگتا ہے میں نے وہ چیز گم کردی۔۔۔اس نے افسوس سے کہا۔۔ مگر آنکھوں میں شرارت تھی۔۔

نیناں کا منہ لٹک گیا۔۔تب وہ قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔۔

ویسے تم منہ لٹکاتی بلکل سڑی جلیبی لگتی ہوں،، نیناں کی آنکھیں صدمے سے پھٹی۔۔وہ غصے میں اٹھ کر جانے لگی۔

جب بے اختیار ویر نے اٹھ کر اس کا ہاتھ تھاما تو وہ توازن برقرار نا رکھ پائی

اور اس کے کشادہ سینے سے ٹکرائی تھی۔۔

دونوں کے دل کی دھڑکنیں اتھل پتھل ہوئی تھیں وہ بہت قریب تھی جب ویر نے ہاتھ تھام کر اس کی انگلی میں وہ رنگ پہنائی تھی۔۔

اس کے بعد نیناں کے کچن میں بھی اس نے دوبارہ اس کے دوسرے ہاتھ میں رنگ پہنا کر یورپ کی کس والی رسم کا کہہ کر اسے چھیڑا تھا۔۔

حال تالیوں سے گونجا تو وہ فلیش بیک سے نکلی تھی۔۔

آنکھوں میں ایک سمندر اکٹھا ہونے لگا تھا۔۔

ویر نے مطی کو رنگ پہنا کر ایک نظر اس سیاہ لباس والی کو دیکھا

میں دل پہ جبر کروں گا،،،،،تجھے بھلا دوں گا
مروں گا خود بھی تجھے بھی کڑی سزا دوں گا

ایک نظر پاس بیٹھی مطربہ شاہزر سلطان کے سوگوار چہرے کو دیکھا۔۔

وفا کروں گا کسی سوگوار چہرے سے
پرانی قبر پہ کتبہ،،،،،،،، نیا لگا دوں گا

نیناں کو بظاہر اتنے سکون سے بیٹھے دیکھ ویر نے بری طرح پہلو بدلا۔۔ مطی نے ایک نظر نیناں کا خون نچڑا چہرہ دیکھا اور صوفے پر مزید ویر کے قریب کھسک آئی۔۔

وہ تو پہلے سے ہی انگارے چبا رہا تھا،، جھپٹایا۔۔

واٹس پرابلم ودیو چھٹکی،،،،؟ وہ دانت پیس کر مگر دھیمے سے غرایا۔۔

اوووڈریمون بے بی کا یہ رِنگ والا گیجڈ کام نہیں کر رہا،، سوسیڈ،،، اس نے صاف مزاق اڑا کر حساب بے باک کیا۔۔

ادھر نیناں نے پہلو بدلہ،،،
سانسوں میں جلن سینے میں طوفان سا کیوں ہے
اس شہر میں ہر شخص،،،،،،،، پریشان سا کیوں ہے
اندر کی جلن نے پورا جسم پھونک ڈالا تھا،، تبھی بخار نے شدت اختیار کی۔۔ وہ اٹھ کر روپ کے پاس گئی۔۔

رستے میں ظہان نے روک لیا۔۔
میرا خیال آپ کی طبعیت ٹھیک نہیں،، آپ کا چہرہ بہت سرخ ہو رہا ہے،،، ٹمپریچر ہے آپ کو،،،
وہ قریب کھڑا تفکر سے پوچھ رہا تھا اور اس منظر نے کسی کا خون ابالا تھا۔۔

جی،، نیناں نے مختصر جواب دیا اور اگنور کر کے روپ کے پاس چلی گئی وہ بھی پیچھے ہی گیا۔۔۔

روپ دادو میری طبعیت ٹھیک نہیں۔۔۔اس سے کھڑے ہونا مشکل ہو گیا تھا۔۔
روپ پریشان ہوئی۔۔
چلو بیٹا گھر چلتے ہیں مجھے تو خیال ہی نہیں آیا۔۔
تبھی پری قریب آئی۔۔

روپ مما مگر کھانا تو کھا لیں تھوڑا سا،،، نیناں بھی کھا لے گی،، اور جا کر بس میڈیسن لے کر سو جائے گی۔۔

نو،،، مما پلیز،، مجھے نہیں کھانا،،، نیناں نے نڈھال سا کہا۔۔

پگلی ہو بلکل چلو آؤ،،، اسے ڈائننگ ٹیبل پر بٹھا کر روپ بھی اس کے قریب بیٹھ گئی۔۔

ہم بعد میں کھالیں گے۔۔

خالہ مجھے بھی شدید بھوک لگی ہے مجھے بھی ابھی دے دیں کھانا۔۔ ویسے بھی میں روپ دادو کے ساتھ انھیں گھر تک چھوڑنے جانے والا ہوں،، ظہان نے نیناں کو فوکس کرتے بولا۔۔

پری نے اثبات میں سر ہلا کر کھانا سرو کر دیا۔۔ ظہان بار بار روپ اور نیناں کو گے۔۔
اٹھا کر دے رہا تھا۔۔ نیناں نا انکار کر رہی تھی نا اقرار بس اس کے ہاتھ سے ڈش لے کر ٹیبل پر رکھ دیتی۔۔

شاہ ویر سلطان کب سے صوفے پر بیٹھا اپنے بچوں کے تماشے ملاحظہ فرما رہا تھا اب بھی بیٹے کی ڈائننگ ٹیبل کی طرف اٹھتی وقتاً فوقتاً خونخوار نگاہ شاہ ویر سے چھپی ہوئی نہیں تھی۔۔

کہا بھی تو مت کھیلو آگ سے اپنے ہاتھ اور دامن بھی نہیں بچا پاؤ گے۔۔

روپ نے کھانا کھایا،،، نیناں نے تو چند نوالے ہی زہر مار کیے تھے۔۔ آنسوؤں کا پھندہ گلے میں اٹکا ہوا تھا کھانا کیسے نیچے اترتا۔۔

کھانا کھا کر وہ نکلے تھے۔۔ ظہان بھی ان کے ساتھ تھا۔۔

تبھی شاہ زل بھی سب سے نظر بچا کر وہاں سے اپنی ہیوی بائیک پر آگ بنا ان کے پیچھے ہی نکلا تھا۔۔
شاہ ویر کا دل کیا اپنا ماتھا پیٹ لے۔۔

پتا نہیں اب کیا قہر ڈھانے نکلا تھا۔۔

یہ جانتے کہ محبت،، بھی اک دکھاوا ہے 😔

تو دل کہ داغوں سے چہرہ سجا لیا ہوتا 😫

گزرتی تم پہ بھی ایسی جو ہم پہ گزری ہے 😕

تو آسمان کو سر پر اٹھا لیا ہوتا 😡

نیناں گاڑی کی سیٹ سے سر ٹکائے آنکھیں موندے ہوئے تھے۔۔

حاتم مینشن پہنچ کر روپ اسے اندر لے کر آئیں۔۔پھر میڈیسنز دیں۔۔

ظہان اس کے پر حدت سرخ معصوم چہرے کو بغور دیکھے گیا۔۔

دادو میں آرام کروں گی،، وہ دھیما سا بولی۔۔

اٗؤ میں تمھیں تمھارے روم تک چھوڑ آؤ۔۔

نہیں دادو میں چل سکتی ہوں،،، آپ اپنے مہمان کو وقت دیں۔۔
وہ دھیمے قدموں سے چلتی اپنے آپ کو گھسیٹتی اپنے روم میں داخل ہوئی تھی۔۔
اندر آکر اس نے روم لاک کیا تھا۔۔
گلے میں اٹکے آنسوؤں کے پھندے نے سانس لینا دوبھر کر رکھا تھا۔۔

ویر جوان کے پیچھے نکلا تھا ان سے پہلے پہنچ کر پچھلے گیٹ سے بائیک اندر لایا تھا۔۔ واچ مین کو کہا کہ کسی کو نا بتائے کہ وہ آیا ہے۔۔
اور اب اس کے کمرے کی کھڑکی کے پاس اندھیرے میں پینٹ کی پاکٹوں میں ہاتھ ڈالے اطمینان سے کھڑا تھا۔۔

وہ اندر آئی تھی مگر لائٹ آن نہیں کی،، تبھی اپنی گردن سے دوپٹہ نکال کر اس کا گولہ سا بنایا تھا۔۔
وہی گولہ اپنے منہ پر سختی سے رکھا اپنی آہیں اور سسکیاں دبانے کو،،،
پھوٹ پھوٹ کر روتی وہ وہی دروازے کے ساتھ لگی زمین پر بیٹھتی چلی گئی اور اب بے تحاشا رو کر اپنا غم غلط کرنے میں مصروف تھی۔۔

وہ جو باہر غور سے اسے دیکھ رہا تھا ایک زخمی سی مسکان لبوں پر رینگی۔۔ سلطان مینشن میں اس کا سکون سے بیٹھنا یاد آیا۔۔

تم تو ابھی تک کمال کی اداکارہ ہو نیناں درانی،،، دبی دبی سسکیاں کھڑکی سے باہر سنائی دے رہی تھیں۔۔
رات بہت بوجھل تھی۔۔

اسے لگا تھا یہ سسکیوں کی آواز اسے سکون پہنچائیں گی۔۔

مگر
صرف اسے لگا تھا،،،

وہ وہیں دیوار سے ٹیک لگائے ٹھنڈے فرش پر بیٹھتا چلا گیا۔۔
ایک گھٹنا فولڈ کیے دوسری ٹانگ ٹھنڈے فرش پر پھیلائے دیوار سے سر ٹکایا۔۔۔ پینٹ کی پاکٹ سے سگریٹ نکال کر اس سگریٹ کے ساتھ ساتھ خود بھی سلگا۔۔۔

اتنی ٹھنڈ میں بھی وہ پورا کا پورا سلگ رہا تھا۔۔۔ لال انگارا آنکھیں بھیگ چکی تھیں۔۔

اندر وہ قطرہ قطرہ موم بن کر پگھل رہی تھی اور باہر اس نے اپنی جان جلا رکھی تھی۔۔

اسی خیال سے گزری ہے،،،،، شامِ غم اکثر
کہ درد حد سے بڑھے گا تو مسکرا دوں گا

وہ کہتے ہیں کہ شمع جلتی ہے تو پروانے تک تپش پہنچنے میں دیر نہیں لگتی جلتا تو وہ بھی ہے۔۔
کافی دیر کے بعد ہچکیوں کی آوازیں آنا بند ہو گئیں تھیں۔۔ مگر وہ یونہی آنکھیں موندے وہاں بیٹھا رہا۔۔

کافی دیر بعد کسی خیال کے تحت اٹھا اور واپس جانے لگا تب ایک آخری نظر اندر ڈالی تو قدم وہیں جم گئے۔۔

اندر وہ گٹھڑی سی بنی وہیں دروازے کے قریب فرش پر دواؤں کے زیرِ اثر سو چکی تھی۔۔
تب وہ کھڑکی پھلانگ کر اندر داخل ہوا تھا۔۔

آہستگی سے اس کے قریب آیا۔۔ ایک گھٹنے کے بل زمین پر بیٹھ کر اسے دیکھا۔۔بخار کی حدت سے سرخ پڑتا چہرہ۔۔ آنسوؤں کے مٹے مٹے نشان،،، بکھرا وجود،،

اس نے ہاتھ بڑھا کر چہرے پر آتے بال پیچھے کیے۔۔
پھر بے حد نرمی سے اسے بازوؤں میں بھرا۔۔

لا کر بیڈ پر لٹا کر کمفرٹر دیا۔۔ ماتھے پر دو انگلیاں رکھ کر ٹمپریچر چیک کیا۔۔ جو کہ اب نارمل ہو چلا تھا۔۔
نیند میں بھی جیسے وہ بے چین سی تھی بے تحاشا اذیت میں۔۔

اپنے کہے الفاظ کانوں میں گونجے،،،،

آواز نیچی کرو نیناں درانی،،، نہیں تو سچ مچ بند کر دوں گا اسے ہمیشہ کے لئے۔۔ دماغ تو کچھ ایسا ہی کرتا ہے میرا کہ تمھیں تڑپاؤں،،، اور اتنا تڑپاؤں کے گڑگڑاؤ میرے آگے،،، بھیک مانگو مجھ سے رحم کی،،،، اتنی تکلیف دوں کہ تمھاری روح کانپ جائے۔۔

وہ جھکا اور اس کے دائیں بائیں بیڈ پر ہاتھ رکھ کر اسے گہری نظر سے دیکھا۔۔
اور دل میں اسے مخاطب کیا۔۔

اور جانتی ہو میرا دل کیا کرنے کو کہتا ہے۔۔یہ کہ تمھارا یہ بکھرا وجود خود میں سمیٹ لوں،،، تمھیں معاف کردوں،،، اپنا لوں،،، کبھی خود سے دور نا جانے دوں،، زمانے سے چھپا کر اپنے پاس رکھ لوں۔۔تمھارے اتنے قریب آؤں کے تمھیں سانس لینا مشکل لگے۔۔

وہ پیچھے ہٹا اور کھڑکی پھلانگ کر باہر نکلا،،،
مگر میں نے اپنے دل کی اب کبھی نہیں سننے کی قسم کھائی ہے نیناں درانی۔۔۔

وہ اب اسی خاموشی سے حاتم مینشن سے نکلتا چلا گیا تھا۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

وہ کوٹ کندھے پر لٹکائے آدھی رات کے وقت سلطان مینشن داخل ہوا تو پری اور شاہ ویر اس کے انتظار میں جاگ رہے تھے۔۔

کدھر سے آ رہے ہو جونئیر،،،؟ شاہ ویر نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔وہ اب تنگ آ چکا تھا اس کی ٹوٹی بکھری حالت دیکھ کر۔۔
اب بس ہو چکی تھی شاہ ویر سلطان کی بھی۔۔اب کچھ ضروری اقدام اٹھانے والا تھا وہ۔۔

کیونکہ وہ شاہ زل سلطان کا باپ تھا۔۔

کہیں سے نہیں ڈیڈ،،، اپنے فارم ہاؤس گیا تھا،،، کچھ ضروری کام تھا۔۔۔اس نے نظریں چراتے جھوٹ بولا۔۔

پلوشہ رونے لگی۔۔وہ تڑپ کر ماں کے قریب آیا۔۔ہیے مام،،، پلیز واٹ ہیپنڈ یار،،، کیا ہوا آپ کو،،،،، ان کے کندھوں کے گرد بازو حمائل کرتا وہ بولا۔۔

شاہ زل حالت دیکھو تم نے اپنی کیا بنالی ہے،،، پلوشہ بھیگے لہجے میں بولی۔۔

مام میں بلکل ٹھیک ہوں یار،،، آپ کو تو پتہ ہے میری ڈیوٹی،،، اور رونا بند کریں اور مجھے بتائیں کہ کہیں ڈیڈ سے تو جھگڑا نہیں ہوا جس کا بل آپ میرے سر پہ پھاڑ رہی ہیں،،، وہ نارمل ہوتا اب شرارتی لہجے میں بولا تو پلوشہ کی جان میں جان آئی۔۔

بیٹے کے کشادہ سینے پر سر ٹکایا،، شاہ زل واقعی تم ٹھیک ہو نہ،،، اپنی ماں کی پریشانی وہ سمجھ رہا تھا۔۔

کم آن مما میں بلکل ٹھیک ہوں،،، اب جلدی سے کھانا لگا دیں بہت بھوک لگی ہے میں فریش ہو کر آتا ہوں۔۔

پلوشہ مسکراتی اٹھ کر کچن میں چلی گئی۔۔

شاہ ویر غور سے اسے دیکھے گیا۔۔

ڈیڈ گھورنا بند کریں،،، پتہ ہے کہ آپ سے بھی زیادہ ہینڈسم ہوں،،، وہ پھر نارمل سا بولا،،،

مگر سامنے شاہ ویر سلطان تھا یعنی اس کا باپ۔۔۔

جونئیر تم نے سموکنگ کرنا شروع کر دی ہے،،، شاہ ویر نے سنجیدگی سے پوچھا۔ اور اس کے قریب چلا آیا۔۔

تو اسے یکدم چپ لگ گئی۔۔

چٹختے اعصاب،،،،،، اب بس ہو چکی تھی۔۔ تبھی اپنے ڈیڈ سے لپٹ گیا۔۔

شاہ ویر کو اس کی حالت نے پھر تکلیف پہنچائی۔۔

وہ الگ ہوا۔ ۔ ۔ڈیڈ مما کو مت بتائیے گا سموکنگ والی بات ،،،، میں فریش ہو کر آتا ہوں۔ ۔ ۔ وہ کہہ کر جا چکا تھا۔ ۔

شاہ ویر نے کے ارادے اور مضبوط کرتا۔ ۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

صبح نیناں کی آنکھ کھلی تو خود کو بیڈ پر پایا۔ ۔
کافی حیران ہوئی۔ ۔
اپنے جسم پر جانے پہچانے لمس کے احساس نے پھر اسے توڑا۔ ۔
آخر ایک کام کیوں نہیں کرتا۔
یا اتنی شدت کی نفرت نبھائے
یا تو بے تحاشا محبت جتائے

دونوں ایک ساتھ کیسے کر رہا تھا۔ ۔ وہ پھر روئی۔ ۔

کافی دیر سے دروازے پر ہلکی دستک ہو رہی تھی۔ ۔ اسی لئے

آنکھ لھلی تھی۔۔

اس نے بمشکل اٹھ کر دروازہ کھولا۔۔
روپ تھیں،،، تبھی وہ پھر وہیں گر کر بے ہوش ہوئی تھی۔۔
اور پھر تین دن اسے بخار نے توڑا تھا۔۔

پلوشہ حاتم مینشن میں اس کے پاس تھی۔۔ تیسرے دن کہیں جا کر اس کی طبعیت سنبھلی تھی۔۔

تبھی شاہ ویر نے پلوشہ کو اسی دن سٹڈی میں لے جا کر ایک اہم بات کی تھی۔۔

پری میں چاہتا ہوں کہ اب جبکہ پریہا اور جلال بھی آ چکے ہیں اور ظہان کی خواہش پر انھوں نے تم سے بات بھی کی ہے تو جلد از جلد بلکہ آج ہی نیناں کا نکاح ظہان سے کروا کر اسے لندن بھیج دیا جائے۔۔ وہ جب تم یہاں رہے گی جونیئر خود کو اور اسے ٹارچر کرتا رہے گا۔۔ وہ چلی جائے تو شاید وہ اس فیز سے باہر آ پائے۔۔ ہمیں اب اپنے بچوں کی خاطر یہ سٹیپ لینا پڑے گا،،، کیا کہتی ہو۔۔

میں آپ کی بات سے بلکل ایگری کرتی ہوں،،، پلوشہ سے نیناں کی یہ حالت برداشت نہیں ہو رہی تھی۔۔

توجاؤپھر نیناں سے بات کرواوراسے ایگری کرو۔۔

جی،،،وہ کہتی نیناں کے روم میں چلی گئی،،

جونیئر تیاررہو آریا پار کرنے کے لئے،،،،اور مجھے پتا ہے تمھارا ری ایکشن کیا ہوگا،،،پرانا کھلاڑی ہوں یار،،،پتہ ہے کب کہاں سے کس وقت کون سی نبض دبانی ہے،،،،،تمھارے اندر کا سویا ویر سلطان جگانا ضروری ہوگیا ہے۔۔
شاہ ویر معنی خیز سا مسکرایا۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

نیناں پلوشہ کے پاس بیٹھی تھی اور پلوشہ کے سوال پر اب خالی خالی نگاہوں سے پلوشہ کو دیکھ رہی تھی۔۔

میں نے کوئی ایسی پہیلی تو نہیں بجھوائی،،سیدھا سیدھا پوچھا ہے کہ میرے بھانجے ظھان سے نکاح کروں گی،،ان کے ساتھ لندن چلی جاؤ،،،سارے جھنجھٹوں اور تکلیفوں سے دور،،،بہت دور،،مجھ

سے اب تمھاری اور اپنے بیٹے کی یہ حالت نہیں دیکھی جاتی،،، جانتی ہوں وہ تمھیں اور خود کو مسلسل ٹارچر کر رہا ہے۔۔ اسی لیئے مجھے اور اس کے پاپا کو یہی سلیوشن سوجھا،،،،،،

اب تم بتاؤ،،،،؟

جیسا آپ کو بہتر لگے،، وہ پتھر بن گئی۔۔۔ اپنی تو خیر تھی مگر اس شخص کو ان تکلیفوں سے نجات دلانے کے لیئے اس کی نگاہوں سے اوجھل ہونا ہی ٹھیک تھا شاید۔۔

مگر ظہان،،، نیناں کی روح کانپ گئی۔۔

پر وقت سب سے بڑا مرحم ہے شاید ادھڑے دل کے بخیے وقت کے ساتھ ساتھ سل جائیں،، شاید اسے بھی دوبارہ جینا آ جائے۔۔

اس نے خود کو آگ کی بھٹی میں جھونکنے کا فیصلہ کیا۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

آج شام کے وقت ویر ایک ضروری کام نمٹا کر سلطان مینشن داخل ہوا تو غیر معمولی سی گہما گہمی اور رونق محسوس ہوئی۔۔

ابھی دو دن پہلے لندن سے پریہا اور جلال آئے تھے۔۔
مگر آج کچھ خاص ہی ہلچل تھی،، کیونکہ سب تیار ہو رہے تھے۔۔ وہ اپنے ڈیڈ اور مما کے روم میں چلا آیا۔۔

حیرت انگیز، وہ بھی تیار ہو رہے تھے۔۔۔

ڈیڈ کوئی خاص بات سلطان مینشن میں کافی ہلچل سی ہے،، خیرت،،،،؟

ہاں وہ آج ظہان کا نکاح ہے،،، پری نے مصروف سا بتایا۔۔ تم بھی جلدی سے ریڈی ہو جاؤ میں نے کپڑے نکال دیئے تمھارے،،، پری نے کہا۔۔

شاہ زل کے دل نے ایک سو بیس کی رفتار پکڑی،،، کچھ انہونی ہونے کا احساس ہوا۔۔
کس کے ساتھ مما،،،، وہ پوچھ بیٹھا۔۔

نیناں کے ساتھ،، وہ پھر پریہا لوگوں کے ساتھ لندن چلی جائے گی۔۔
پلوشہ نے اس کے سر پر بم پھوڑا۔۔

اب اس کے تاثرات دیکھ کر پلوشہ بھی گڑبڑا گئی تھی۔۔ مگر نظر انداز کر گئی۔۔
بیٹے کے ماتھے پر ڈھیروں بل اور تنی رگیں دیکھ شاہ ویر نے دوسری جانب رخ موڑا تھا۔۔

ڈیڈ کس سے پوچھ کر یہ سب کر رہے ہیں آپ لوگ،، شاہ زل نے حتی الامکان لہجہ دھیما رکھنے کی کوشش کی۔۔
جبڑے بھینچے وہ مٹھیاں سختی سے بند کیے اب اپنا غصہ کنٹرول کرنے کے چکروں میں ہلکان ہو رہا تھا۔۔
اسے لگا جیسے جیتے جاگتے اس پر کسی نے پٹرول ڈال کر آگ لگائی تھی۔۔

تو تم بتا دو جونئیر ہمیں کس سے پوچھنا چاہئے تھا۔۔ کس کا حق ہے اس پر یہاں جس سے اسپیشل سوال کرنے جاتے،، شاہ ویر لاپروائی سے بولا۔۔

مگر وہ اور کوئی سوال جواب کیے بغیر وہاں سے جا چکا تھا۔۔
شاہ ویر نے اس کی پیٹھ کو گھورا۔۔
اور دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔۔

وہ طوفان بنا مطی کے روم میں داخل ہوا تھا جو سکون سے بیڈ پر بیٹھی کوئی کتاب پڑھ رہی تھی مگراب ویر کو اس حالت میں دیکھ کر اپنی جگہ سے اچھلی تھی۔۔

کیا ہوا ویر،، وہ پریشان سی اس کے پاس آئی اور کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔
اس نے لال انگارا آنکھیں اٹھا کر اسے شکایتی نگاہوں سے گھورا۔۔

کیا چاہتے ہو،،،؟ مطی نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔

نہیں جانتا،،،اس نے بے بسی سے اپنے گھنے بال مٹھیوں میں جکڑے۔۔

تو مرو پھر،،، وہ چڑ گئی،، پھر جانتے کیا ہو،،،؟

بس اتنا جانتا ہوں کے اگر اس نے یہ نکاح کرنے کی کوشش بھی کی تو میں اسے گولی ماردوں گا۔۔وہ ماہی بے آب کی طرح تڑپا۔۔

فارم ہاؤس جاؤ،، وہاں نکاح کا بندوبست کرو جا کر،،، میں اسے لے کر آتی ہوں،،، مطی اطمینان سے بولی۔۔

ویر نے ایک نظر اسے دیکھا۔۔

جاؤ،،، مطی نے زور دے کر دانت پیس کر کہا۔۔

وہ اٹھا اور یونہی اندھی بنا سلطان مینشن سے نکلا۔۔

مطی باہر آئی۔۔سب تیار تھے۔۔ساری تیاری مکمل تھی۔۔صرف دلہن نے آنا تھا حاتم مینشن سے۔۔

تبھی شاہ ویر نے شاہ زین سے کہا تھا۔۔
جاؤ شاہ زین نیناں کو لے آؤ حاتم مینشن سے،،، فون کیا ہے وہ ریڈی ہے بلکل۔۔

بڑے پاپا میں جاؤں گی اسے لینے۔۔ مطی نے کہا۔۔اور ان کے ہاتھ سے گاڑی کی چابی لے کر باہر نکلنے لگی۔۔

مگر مطی،،،،،

کم آن مما،،، ٹوکنا مت،،، نیک کام کرنے جا رہی ہوں،،، خود ہی کہا تھا روم سے نکلو، گھر سے نکلو اب نکلنا چاہتی ہوں تو مت ٹوکیں پلیز،،، وہ نارمل سی بولی اور حبہ کو چپ کروا گئی۔۔

شاہ زر نے جانے کا اشارہ کیا۔۔
وہ گاڑی لے کر نکلی۔۔

کچھ ہی دیر میں حاتم مینشن پہنچی۔۔ گاڑی سے نکل کر اندر گئی۔
اندر اس کے کمرے تک گئی۔۔

سجی سنوری وہ آسمان سے اتری کوئی نازک اندام اپسرا لگ رہی تھی۔۔
مگر مطی نے اسے خونخوار نگاہوں سے گھورا۔۔
کتنا آسان ہے ان لوگوں کے لیے دوسروں کو برباد کر کہ خود کو آباد کرنا۔۔
اس نے نخوت سے سوچا۔۔

نیناں کی آئینے میں سے اپنے پیچھے اسے لینے آنے والی پر نظر پڑی تو اس کی سانس اٹکی۔۔

بے اختیار اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔۔

چلو،، مطی نے ایک حرفی لفظ بولا،، نیناں نے اپنا کلچ اور موبائل اٹھایا اور دھیمے قدموں سے اس کے پیچھے چل دی۔۔
بیوٹیشن توکب کی جا چکی تھی۔۔

وہ باہر آئی،، نیناں ابھی خود کو اس پیچ لونگ میکسی میں سنبھال نہیں پا رہی تھی،، مطی ایک طرف کھڑی اسے دیکھ رہی تھی۔۔
جب دانت پیس کر آگے بڑھی اور بازو سے پکڑ کر اسے گاڑی میں دھکیلا،، میکسی اور دوپٹہ اٹھا کر اندر کیا اور دروازہ بند کیا۔۔

فرنٹ سیٹ پر بیٹھ کر گاڑی نکالی۔۔ اب گاڑی تیزی سے سڑکیں ناپ رہی تھی۔۔
وہ بلکل خاموش تھی۔۔ نیناں کا دل کیا کم ازکم اسے تو وضاحت دے دے سو۔۔۔۔۔ دھیمے لہجے میں بولی۔۔

وہ مجھے بلکل نہیں پتا تھا کہ بھائی نے،،،،،،،،،

شٹ اپ،،، جسٹ شٹ اپ،،، مطی غرائی اور اس کا منہ بند کروا دیا۔۔

نیناں چونکی تو اس وقت جب سلطان مینشن کی جانب جانے والی سڑک پیچھے چھوٹ گئی۔۔

وہ یہ غلط رستہ ہے،،، سہی،،،،،

شٹ اپ،،، چپ چاپ بیٹھی رہو،، اپنی بات کرو تمھارا ہر رستہ ہر منزل اب اسی راستے کی جانب جاتی ہے۔۔
وہ پر اسرار سا بولی۔۔
نیناں نے بری طرح پہلو بدلا۔۔

اب اس کے دماغ میں کیا چل رہا تھا،، نیناں الجھی۔ مگر مطی میڈم کے چہرے پر نو لفٹ کا بورڈ دیکھ کر مجبوراً چپ رہی۔۔

ویر نے فارم ہاؤس پہنچ کر ازھاد کو کال ملائی تھی۔۔ اور کچھ ہی دیر میں ازھاد نے نکاح کی ارینجمنٹ کر دی تھی۔۔

گاڑی ایک جھٹکے سے ایک بڑی عمارت کے پورچ میں رکی تھی۔۔
مطی نے فرنٹ سیٹ سے اتر کر اسے بازو سے گھسیٹ کر باہر نکالا تھا۔۔

مطر بہ یہ کدھر لائی ہیں آپ مجھے ،، اب اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

وہ شاہ زل سلطان کا فارم ہاؤس تھا۔۔

مطی کے ہاتھ کی گرفت اس کے بازو پر جان لیوا تھی۔۔
نیناں اس کے ساتھ گھسٹتی بس چلے جا رہی تھی۔ دلہن بنی وہ اس پیچ رنگ لونگ میکسی میں کئی مرتبہ لڑکھڑائی تھی۔۔

تبھی ایک روم کا دروازہ کھول کر مطی اسے لیے اندر داخل ہوئی اور سامنے صوفے پر جو شخص بھسم کرنے والے انداز میں بیٹھا اپنی جان سگریٹ کے دھویں میں جھونک رہا تھا۔۔۔ اسے دیکھ نیناں کے گلے میں گٹھلی سی ابھر کر معدوم ہوئی۔۔ پیروں کے نیچے سے زمین کھسکی۔۔

مطی نے اسے زمین پر پٹخا تھا۔۔ وہ اوندھے منہ شاہ زل سلطان کے قدموں میں گری تھی۔۔
مطی جا چکی تھی روم لاک کر کے۔۔

وہ تڑپ کر سیدھی ہوئی مگر بولنے کی گستاخی نہیں کی تھی۔۔ گھٹنوں کے گرد بازو فولڈ کر کے گھٹنوں میں منہ دے لیا۔۔

ویر نے اس کا یہ دلہن والا روپ خونخوار نگاہوں سے دیکھا۔

تم تو میری گناہ گار ہو نیناں درانی،، ظہان سے نکاح کر کے لندن جانا چاہتی ہو،، بھاگنا چاہتی ہو سزا سے،، مجھ سے،،،
اس کے لہجے صاف ہتک آمیز تھا۔۔

اس نے سر اٹھایا اور مضبوط بھیگے لہجے میں بولی۔۔
مجھے آپ کہ دی ہوئی ہر سزا قبول ہے،،

چلو پھر باہر،،، مجھ سے ابھی اور اسی وقت نکاح کرو یہی سزا ہے تمھاری،،

نیناں کی روح فنا ہوئی بے یقینی سے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھا تب وہ جھٹکے سے اٹھا۔ اور نیناں کی کلائی تھامی اسے لئے باہر آیا۔۔

باہر مطی ،، ازھاد ،، نمیرا کچھ اور لوگ اور مولوی صاحب تھے۔۔
اس نے آخری امید کے طور پر مطی کو دیکھا مگر وہ نفرت سے منہ پھیر گئی۔
ویر اسے لئے صوفے پر بیٹھا۔۔

بہت جلد ایجاب وقبول کا مرحلہ طے پایا تھا۔۔ اور وہ نیناں درانی سے نیناں شاہزل سلطان بن گئی۔۔
مگر ساتھ بیٹھا شخص شاید اپنے سلگتے جسم وجاں کی تپش کی لپیٹ میں نیناں کی جان کو بھی لپیٹنا چاہتا تھا تبھی اس کے دور بھاگنے کا ہر رستہ بند کر چکا تھا۔۔

اس نے اشارے سے سب کو جانے کا بول دیا تھا۔۔ اسے کلائی سے جکڑ کر پھر روم میں آ کر ڈور لاک کر چکا تھا۔۔

شاہ زل کی اگلی بات اور سرسراتے لہجے نے اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ انڈیلا تھا۔۔
Takeoffyourclothes,,,,,,

وہ اطمینان سے کھڑا اپنے حکم کی تعمیل چاہتا تھا۔۔

وہ تڑپ کر قریب آئی۔۔

شش،،، شاہ زل مم،،، مجھے سزا دینی ہے ناں،، اپنی بیلٹ سے ماریں مجھے،، ادھیڑ دیں،، میں اف بھی نہیں کروں گی۔۔ مم۔ مگر میری روح کو مت روندیں،، میں مرجاؤں گی۔۔ پلیز،،، وہ پھوٹ پھوٹ کر روئی۔۔

شاہ زل نے اسے پکڑ کر بیڈ پر پٹخا تھا۔۔

اور تم جو کرنے جا رہی تھیں میرے ساتھ یا کرتی آ رہی ہو نیناں شاہ زل سلطان وہ کیا تھا،، وہ دانت پیس کر بولا

اب شاہ زل اس کے اوپر جھکا تھا۔۔ نیناں نے دونوں ہاتھ اس کے سینے پر رکھ کر اسے دور کرنا چاہا۔۔

مگر وہ اس کے دونوں ہاتھ بیڈ سے لگا چکا تھا۔۔۔

نو شاہ زل چھوڑیں مجھے،،، وہ بے تحاشا روتی مچلی،، مگر گرفت آہنی تھی۔۔

شاہزل نے اس کی گردن پر اپنا لمس چھوڑا تھا۔۔ گردن سے وہ شہہ رگ پر آیا تھا۔۔

تبھی شاہ زل بہت بے اختیار ہو کر ان نرم و گداز لبوں پر جھکا تھا۔۔ جنھوں نے صدیوں سے جیسے اس کے حلق میں کانٹے اگا رکھے تھے۔۔

شاہ زل کے عمل میں بہت شدت اور پاگل پن تھا۔۔ نیناں اذیت سے مچلی کیونکہ اس کے لب پر کٹ آیا تھا،،،

سانس اکھڑنے لگی۔۔۔

وہ پیچھے ہٹا،،،

بڑی تکلیف ہو رہی ہے نیناں سلطان اپنی روح کے روندے جانے پر،، تب خیال نہیں آیا جب یہی شغل خود فرما رہی تھی۔۔ وہ بہت قریب غرایا۔۔

کندھے سے شرٹ نیچے کھسا دی۔۔

وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔

تب وہ اس سے دور ہوا تھا۔۔ شیشے کی ٹیبل اس کے پاؤں کی ضرب سے چکنا چور ہوئی تھی۔۔

نیناں بہت بری ڈری۔۔

مرو نیناں سلطان تم،، اور سزا تمھاری یہ ہے کہ ساری زندگی نا میں تمھیں چھوڑوں گا اور نا اپناؤں گا۔۔۔

مجھے یہ بھی سزا قبول ہے،، وہ ہچکیوں کے درمیان چہرے پر ہاتھ رکھے بولی۔۔

تب وہ اس پر ایک نگاہ غلط ڈالتا باہر نکلا۔۔
پیچھے نیناں نے قدرت کی اس ستم ظریفی پر آنسو بہائے تھے کہ اب تو وہ خود سزا کہ طور پر اس سے دور جانا چاہتی تھی
مگر شاہ زل سلطان نے اسے یہ بھی نہیں کرنے دیا تھا۔۔

Continue,,,,,,,,,,,,,

#Don’tcopypastewithoutmypermission

#Wehsht_e_IshqSeason2
#By_#Wahiba_Fatima
Episode24…

وہ عشق بسایا ہے دل میں
کوئی ریت پہ لکھا نام نہیں
اب موت ہی جدا کر سکتی ہے
انسان کے بس کا کام نہیں

ویر کچھ دیر بعد یونہی پینٹ کی پاکٹوں میں ہاتھ ڈالے باہر بیک یارڈ میں اپنے بھیڑیوں کے پنجرے کے پاس کھڑا تھا۔۔

جو کہ اب خالی تھا۔۔۔ وہ انھیں نہیں رکھ پایا تھا
کیوں۔۔

کیونکہ بھیڑیے کسی کا،،،،، ان کے آگے پھینکا ہوا کھانا کبھی نہیں کھاتے ۔۔ وہ اپنا شکار خود کرتے ہیں۔۔ اسی لیئے ویر کو انھیں وہیں پہنچانا پڑا جہاں سے وہ انھیں لے کر آیا تھا۔۔۔
اب اس پنجرے میں سفید شیروں کی جوڑی تھی۔۔

ویر بہت پر سکون تھا،،، بے حد شانت،، جیسے دودھ میں ابال کے بعد چولہا بند کر دینے پر شانتی چھا جاتی ہے۔۔

نکاح کے دو بول نے جیسے سینے میں جلتے بھانبھڑ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے پھینکے تھے۔۔ اب پتا چلا وہ کیا چاہتا تھا۔۔
رات کے آٹھ بج چکے تھے۔۔ وہ کافی دیر سے وہیں تھے۔۔ اب دھیمے قدموں سے چلتا پھر رخ اسی کمرے کی جانب تھا۔۔

جس میں اب اس کی ملکیت تھی۔۔
وہ دروازہ کھول کر روم میں آیا تو وہ ہنوز گھٹنوں میں سر دئیے سوں سوں کرنے کا شغل فرما رہی تھا۔۔

ویر نے دانتوں تلے لب دبایا۔۔

اونہہہہ دی گریٹ لینا زبیر،،،،

سیکرٹ ایجنٹ،،

سلطانز کے ہتھے چڑھ کر بینڈ بج گئی بیچاری کی۔۔۔

اسے اپنی سوچ پر ہنسی آئی مگر دبا گیا۔۔

وہ جو اس کی کہے کی حقیقت جاننے کے لیۓ اس کی تمام ڈیٹیلز کراس چیک کروا چکا تھا۔۔حیرت زدہ تھا کہ وہ اتنی ٹاپ کی ایجنٹ تھی مگر شاہزل سلطان کی محبت نے اسے دنیا بھلا دی تھی۔۔

مگر ابھی کہاں نیناں شاہ زل سلطان،،،ابھی سزا اور باقی ہے،،،،،،تم چاہے کچھ بھی کرتیں مگر تمھیں اس دل کے ساتھ میرے جزبات کے ساتھ میری محبت کے ساتھ نہیں کھیلنا چاہیے تھا۔۔

رنج ایسا بھی نہیں کے چیخوں اس پر
بات ایسی بھی نہیں کے بھلائی جا سکے

وہ بیڈ کے قریب آیا۔۔دیکھنے کا انداز بدل چکا تھا۔۔

زاویہ نگاہ کسی اور طرف ہی بھٹکا۔۔رشتہ بدل چکا تھا۔۔تو سب کچھ ہی جیسے بدل گیا۔۔

رات کا وقت،، تنہائی،، محبت سراپا قیامت بنی سامنے اتنے قریب،، دسترس کے اندر۔۔
اس سے پہلے کے جزبات کے طوفان کے ریلیے پر بندھ باندھنا ناممکن ہو جاتا اسے یہاں سے نکلنا تھا۔۔

بھاری بوجھل آواز میں پکارا۔۔
اٹھو واپس جانا ہے،،،

گھٹڑی میں حرکت ہوئی۔۔اس نے سر اوپر اٹھایا،، ویر کے دل کی دھڑکن بے ترتیب ہوئی،،، بھیگا چہرہ چھوٹی سی ناک

اب اٹھو گی،،، یا چاہتی ہو گود میں اٹھا کر لے کر جاؤں،،، وہ سنجیدگی سے کہتا چھیڑنے سے باز نہیں آیا۔۔

وہ بوکھلا کر اٹھی۔۔ مگر میکسی میں الجھ رہی تھی۔۔ ریشمی دوپٹہ بھی پنز سے آزاد ہو کر اب کبھی گود میں جھول رہا تھا۔ کبھی گستاخیاں کرتے ہوئے اس کے وجود سے سرک رہا تھا۔۔

کچھ سامنے والے کی نگاہوں کی تپش نے گڑبڑانے پر مجبور کر رکھا تھا۔۔

جو پینٹ کی پاکٹوں میں ہاتھ ڈالے اطمینان سے کھڑا اسے اپنی میکسی اور دوپٹے میں الجھتا دیکھ ایسے جیسے حظ اٹھا رہا تھا اور جیسے زندگی میں اس سے اہم کام تو کوئی ہو ہی نہیں سکتا تھا۔۔

اب وہ دوپٹہ جیسے تیسے اپنے گرد لپیٹے مضبوطی سے اسے ایک ہاتھ سے جکڑے دوسرے ہاتھ سے میکسی اٹھائے بیڈ سے اتری تھی۔۔ مگر اب ہائی ہیل نے دغا دی تھی۔۔
وہ لڑکھڑا کر زمین بوس ہوتی جب ایک آہنی ہاتھ پیٹ کے گرد لپٹتا محسوس ہوا۔۔
ویر کا دل اتھل پتھل ہوا۔۔ مگر ضبط کر گیا۔۔ نیناں بھی اس جان لیوا لمس کی حدت سے پگھلی۔۔

ویر نے ایک جھٹکے سے اسے سیدھا کیا تھا۔۔
واٹس پرابلم ودیو،،، یہیں میرے ساتھ رات گزارنی ہے تو سیدھی طرح بتاؤ،، مجھے کوئی اوبجیکشن نہیں ہوگا،، وہ اطمینان سے کہتا اس کے اوسان خطا کر گیا۔۔

نن،، نہیں وہ یہ،،، مم میں کیری نہیں کر پا رہی،، وہ پھر رونی شکل بنا کر بولی۔۔ اس سے پہلے پھر شروع ہوتی وہ بھنا کر زرا سا جھکا۔۔ اور اسے بازوؤں میں اٹھا لیا۔۔

یہ،،،، یہ،، کک،،، کیا،، کر رہے،، ہیں،، آپ،،، چچ چھوڑیں مجھے،، وہ مچلی۔۔

شٹ اپ،،، اب ہلی بھی تو یہیں سے لے جا کر ٹائیگرز کے پنجرے میں پھینک دوں گا۔۔ وہ اسے اٹھائے باہر لایا۔۔

باہر گارڈز نے ٹائیگرز کو پنجرے سے نکال رکھا تھا،، ویر باہر آیا تو ٹائیگرز اپنے مالک کے قریب تر آئے۔۔

نیناں نے ڈھیلے سے ہاتھوں سے اس کی شرٹ تھام رکھی تھی۔۔ اب اتنے بڑے بڑے ٹائیگرز کو اتنے قریب دیکھ کر اچانک اپنے بازو مضبوطی سے ویر کی گردن کے گرد لپیٹے۔۔

اور چہرہ اس کے سینے میں چھپایا،،،، ایک قاتل ڈمپل کے اتنے دنوں کے بعد درشن ہوئے۔۔

ٹائیگرز نے نیناں کا دوپٹہ دانتوں میں دبا کر کھینچا،،،
تب نیناں کی گرفت اور مظبوط ہوئی تھی،،، شش شاہ پیچھے ہٹائیں انھیں،،،، وہ گھٹی گھٹی آواز میں اتنا ہی کہہ پائی۔۔۔

ایک نرم و گداز وجود کی خوشبو رگوں میں سمائی تو مسکان بھی گہری ہو گئی۔۔۔

ہاں یاد ہے کسی کی وہ پہلی نگاہِ لطف

پھر خوں کو یوں رگوں میں ناں دیکھا رواں کبھی

ویر کا دل تو نہیں چاہ رہا تھا مگر گارڈز کی طرف اشارہ کیا وہ انھیں بیک یارڈ میں لے گئے۔ ویر اسے لئے گاڑی تک آیا۔۔
گاڑی کا دروازہ کھول کر اسے فرنٹ سیٹ پر بٹھایا۔۔

اور خود آ کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا۔۔۔
پھر راستے بھر خاموشی چھائی رہی۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

شاہ ویر جانتا تھا ایسا ہی کچھ ہونے والا ہے۔۔۔اسی لئے وہ تو اطمینان سے بیٹھا رہا۔۔
جب مطی ایسے جلد بازی میں گاڑی لے کر نکلی تھی تو اسے اندازہ ہو چکا تھا کہ ضرور ان کا شہزادہ کچھ کارنامہ کرنے والا ہے۔۔

اور اب جبکہ کافی دیر ہو چکی تھی نیناں مطی کو کوئی اتا پتا نہیں تھا
تو اس نے آہستگی سے سب کو سب کچھ اور اپنا اندازہ بتا دیا تھا۔۔

ظہان کو تو وہ پہلے ہی بتا چکا تھا بلکہ وہ شرمندہ ہوا اور شاہ ویر کو بول دیا تھا کہ اگر پتا ہوتا کہ وہ اس کے بڑے بھائی کی پسند ہے تو وہ ایسی گستاخی کرتا ہی نہیں۔۔

تب شاہ ویر کو اس پر فخر محسوس ہوا۔۔
اب سب کو سانپ سونگھ گیا تھا۔۔

حبہ تو کاٹو تو بسن میں لہو نہیں کی مثال نہیں سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ یہ ہو کیا رہا ہے۔۔۔
جبکہ ظہان اطمینان سے بیٹھا رہا کیونکہ پہلے سے ہی جانتا تھا۔۔

میں چاہتا ہوں کہ چونکہ اتنا مبارک وقت ہے اور مجھے ظہان پر فخر ہے کہ یہ میرے خاندان کا حصہ ہے تو میں نے یہ فیصلہ لیا ہے کہ حرم کی ربیع کا نکاح ظہان سے کر دیا جائے۔۔

ربیع بوکھلائی،، شاہ زین نے حیرت سے بڑے پاپا کو دیکھا،،، مگر ظہان
بہت ہی اچھا اور سلجھا ہوا لڑکا تھا سو بڑے پاپا کے فیصلے پر مطمئن تھا۔۔
سب کی رضامندی سے ربیع کا نکاح ظہان سے کر دیا گیا تھا۔۔
کچھ دیر بعد ہی مطی میڈم خراماں خراماں داخل ہوئی تھی سلطان مینشن

اور ماں سے نظریں چراتے اپنے روم میں بند ہو چکی تھی۔۔۔
شاہ زر نے حبہ کا ہاتھ دبایا کہ سکون کرو ابھی کیونکہ پریہا اور جلال بہت کوش تھے۔۔

ظہان نے آس پاس دیکھا ربیع میڈم بھی گدھے کے سر سے سینگ کی طرح غائب تھی۔۔

شاہ زین نے ٹھنڈی سانس بھری کیونکہ سہانا بے بی بھی وہاں سے کھسک چکی تھی۔۔۔

رات ڈنر کا وقت تھا۔۔ سب لاؤنج میں بیٹھے تھے جب نو بجے ویر کی گاڑی کی آواز سنائی دی۔۔
کچھ دیر بعد ہی وہ بڑے حق سے نیناں کا ہاتھ تھامے لاؤنج میں داخل ہوا تھا۔۔

سب اٹھ کر کھڑے ہوئے وہ اب سے پہلے اسے لئے پلوشہ کے قریب آیا تھا۔۔۔ نیناں پلوشہ سے لپٹ کر رونے لگی۔۔

چٹاخ،،،،، زناٹے دار تھپڑ پڑا تھا جو نئیر کو جو پورے لاؤنج میں گونجا۔۔ مگر وہ اطمینان سے کھڑا رہا۔۔

پری،،،،،،،،،،،شاہ ویر آگے بڑھا۔۔ مگر پری نے ہاتھ اٹھا کر انھیں روک دیا۔۔

اس بدسلوکی کی وجہ بتاؤ ایک مرتبہ مجھے شاہ زل جو تم نے اس لڑکی کے ساتھ کر رکھی ہے،،، میں نے ایسی تربیت تو نہیں کی تمھاری،،،، پلوشہ بھیگی پلکوں سے اس سے سوال کر رہی تھی جواب اطمینان سے کھڑا زمین پہ جانے کیا تلاش کر رکھا تھا۔۔

تبھی اس کے فون کی بیل بجی۔۔ضروری کال تھی۔۔اس کی گلو خلاصی خدا کی طرف سے ہی ہو گئی جب وہ کال سنتا سلطان مینشن سے نکلتا چلا گیا۔۔

پیچھے پری اسے لئے اپنے روم میں چلی گئی تھی۔۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

بڑی باریک بینی سے اریش نے جولی اور زبیر کے خلاف ان کی ایک ایک کالے دھندے کے خلاف ثبوت اکٹھے کیے تھے۔۔

اور بڑی چپکے سے اس نے وہ تمام ثبوت لندن ہیڈ کوارٹرز تک پہنچا دیئے تھے نا صرف لندن بلکہ ایک ایک کاپی ترکی،،، دبئی انڈیا اور پاکستان بھی پہنچ چکی تھی۔۔

اریش نے اپنی ماں کے کالے کاروبار کا سارا اکٹھا چٹھہ کھول کر رکھ دیا تھا جو اگر وہ سمجھتی تو اس کی سب سے بڑی ہار تھی۔۔

اب دونوں جیل کی ہوا کھانے جیل یاترا پر پہنچ چکے تھے۔۔قانون کا شکنجہ بہت سخت تھا ان پر۔۔

اریش نے مگر بظاہر ہاتھ پاؤں مارے تھے مگر ان کو یہ پتہ ہی نہیں چلنے دیا کہ وہ سب اس نے کیا۔۔۔

ان سب جھنجھٹوں سے جان چھڑا کر اب وہ آزاد تھا،،،خوش تھا۔۔
پھر پہلی فرصت وہ لندن سے نکلا تھا

پاکستان کی پاک سر زمین پر پہلی مرتبہ پاؤن رکھ کر کافی اچھا لگ رہا تھا یا بیری کے پاس جانے کی خوشی تھی یا کچھ بھی۔۔
مگر وہ بے حد خوش تھا۔۔

بیری میں آگیا۔۔۔دھیمے سے دل میں اس دشمنِ جاں کو پکارا۔۔

ہاتھوں میں چند ضروری پیپرز کی فائل تھی۔۔
سب سے پہلے پاکستان ہیڈ کوارٹرز گیا تھا کچھ ضروری کام کرنے۔۔

آخر اپنی بیری کو حاصل کرنے کے لئے سلطانز سے ٹکر لینی تھی کوئی معمولی بات تو نہیں تھی۔۔ نا وہ اسے معمولی سمجھ رہا تھا۔

سب سے پہلے تو اسے شاہ ویر سلطان اور اس کے بیٹے کا سامنا کرنا تھا۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

مطربہ اپنے روم میں تھی۔۔
عجیب سی بے چینی ہو رہی تھی۔۔

حبہ نے اس سے بہت سوال پوچھے تھے۔۔ اس پر بہت چلائی تھی کہ اس نے اپنے منگیتر کا نکاح کسی اور سے کروا دیا،،، کیا اس سے بھی زیادہ پاگل تھا کوئی اس دنیا پہ۔۔

مگر وہ چپ چاپ سنے گئی۔۔بس کہا تو اتنا کہ ویر مجھ سے نہیں نیناں سے محبت کرتا ہے۔۔ تو میں اس سے شادی کیسے کر سکتی تھی۔۔

حبہ تو جانے مطمئن ہوئی نہیں ہوئی۔۔۔

مگر آج خود اس کی کیفیت عجیب سی تھی ایک انجانا سا خوف تھا دل میں،،،،

جس سے بچنے کے لئے سامنے کچھ بکس پھیلا رکھی تھیں۔۔۔

تبھی موبائل رنگ ہوا۔۔۔

اسلام آباد کا کوئی لوکل نمبر تھا۔۔

پہلے اس نے توجہ نہیں دی۔۔ مگر مسلسل چنگھاڑتے فون سے عاجز آ کر اس نے فون رسیو کر کے کان کو لگایا۔۔

ہیلو،،،،یس،،،،وہ کتاب ہاتھ میں لئے مصروف سی بولی۔۔

مگر سامنے والے نے شاید گونگے کا گڑ کھا کر فون کیا تھا جو خاموشی سے جانے کیا سننا چاہتا تھا۔۔

ادھر سے صرف بھاری سانسوں کی آواز سنائی دی تو،،،،
مطی نے کان سے ہٹا کر فون کو گھورا۔ پھر اکتا کر فون کان سے لگایا۔۔۔

یس،،،،،،،، اس نے دانت پیس کر کہا۔۔۔

میری بیری،،،،،،،،،،،،،،،، سرسراتے دھیمے لہجے میں کہا گیا۔۔۔

الفاظ تھا کہ بم پھوٹا تھا مطی کے سر پر،،، خوف سے لٹھے کی طرح سفید پڑتے اس نے فون ایسے خود سے دور پھینکا جیسے کہ وہ کوئی موذی چیز ہو۔۔

ڈیڈ،،،، وہ حلق کے بل چلائی۔۔ مما،،، وہ چلاتی کمرے سے بھاگ چکی تھی۔۔

دوسری جانب اریش نے مسکراتے فون رکھا،،، اور ایک ٹھنڈی آہ بھری۔۔
کچھ نہیں ہو سکتا اریش بیٹا تمھارا۔۔ وہ ڈیڈ کی پرنسز ڈیڈ کی فنگر چھوڑے کی تو تمھاری باری آئے گی۔۔
اس نے سر پکڑا۔۔

جبکہ ادھر مطی نے رو رو کر سلطان مینشن سر پر اٹھا لیا تھا۔۔ شاہ زر کو ہچکیوں کے درمیان بتایا تھا کہ فون پہ اس نے کیا سنا۔۔

شاہ زل کو پتہ چلا تو کچھ دیر میں ہی اس فون بوتھ کی اس وقت کی فوٹیج اس کے ہاتھ میں تھی۔۔
جو کہ مطی کو دکھائی گئی

وہاں کوئی بھی ایسا غیر مطلقہ شخص نظر ہی نہیں آیا۔۔
تو مطی نے سکون کا سانس لیا کہ اس کا وہم ہو گا۔۔

ادھر اریش نے فوٹیج بدلوا دی تھی۔۔ کیونکہ پتا تھا شاہ زل سلطان بڑی جلدی اس فوٹیج تک پہنچنے والا ہے۔۔

وہ جانتا تھا بہت ہی بڑے صدمے سے گزری ہے اس کی بیری۔۔ بہت اچانک اور یکدم اس کے سامنے جانا اس کے لیئے بلکل ٹھیک نہیں ہو گا۔۔
وہ دیوانہ تو اس کی میڈیکل رپورٹس تک جا پہنچا تھا۔۔
جس میں صاف لکھا تھا وہ مینٹلی ڈسٹرب ہے اور اس ٹروما میں بہت بری طرح الجھی ہے۔۔

سو آہستگی سے اس کے قریب جانا تھا۔۔

اور بھی احترام ہے اس کا،،
اس سے اب میری دوستی نہیں ہے
اس کے غصے سے لگ رہا ہے وصی
وہ جدا ہونا چاہتی نہیں ہے۔۔

Episode25.....

تم اپنے آپ کو میرا سکون رہنے دے،،
دکھوں کے واسطے سارا جہان باقی ہے،،

پورے دس دن ہو چلے تھے نکاح کو۔۔ مگر جس وجود نے اسے سکون پہنچانا تھا۔۔۔ پتہ نہیں کہاں جا چھپی تھی۔۔

سلطان مینشن کے کس کونے کھدرے میں،،، کس پردے کے پیچھے۔
کہ ویر سلطان کی آنکھیں تشنہ ہی رہیں ایک من پسند منظر دیکھنے کے لئے،،،

اس دن کے بعد تین دن تک تو وہ اپنے کسی کیس میں ایسا الجھا کہ سلطان مینشن آیا ہی نہیں۔۔ پھر جب چوتھے دن وہ تھکا ہارا واپس آیا تو کسی کو دیکھنے کی طلب نے اس قدر بے چین کیا کہ بے قراری حد سے سوا ہو گئی مگر اس نے سامنے نہیں آنا تھا نا آئی۔۔

بہانے سے پورا سلطان مینشن بھی گھوم پھر کر دیکھا تھا۔۔ ربیع سے پوچھا تو وہ بولی کہ بھابھی تو روپ دادو کے ساتھ گئیں ہیں،،،،، بڑی ماں نے بھیجا ہے وہاں،،،،

پھر اگلے دن وہ بہانے سے حاتم مینشن گیا۔۔ مگر میڈم وہاں سے سلطان مینشن پہنچ چکی تھی۔۔۔وہ بھنایا۔۔۔

مگر سلطان مینشن آکر بھی پتہ چلا کہ اپنے روم میں ہے۔۔۔

مزید دن گزر گئے۔۔
اور آج بس ہو چکی تھی برداشت کی،،،

شام کے وقت وہ تنے اعصاب لیے سلطان مینشن داخل ہوا تھا۔۔
لاؤنج میں صوفے پر بیٹھا۔۔پلوشہ کچن میں کام میں مصروف تھی۔۔
وہ کچن میں آیا۔۔

مما نیناں کہاں ہے،،،اب جبکہ وہ اس گھر کی بہو ہے تو آپ ہر وقت کام کرتی رہتی ہیں اور میڈم سارا دن بستر توڑتی ہیں،،،وہ کیوں نہیں کرواتی آپ کے ساتھ کام،،،وہ دانت پیس کر اونچی آواز میں بولا۔۔
اس کی گوہر افشانی کسی نے اپنے روم میں بہت اچھی طرح سنی تھی۔۔

شاہ زل بی ہیو،،، تمھیں گھر کے معاملات کا کیا پتہ،،، سب کام کرواتی ہے وہ اور اس وقت اپنے حصے کا ہر کام کر کے فری ہوتی ہے،،، یہ تمہارے سوال کا جواب تھا اور دوسری بات گھر کے معاملے میں جانوں یا میری بہو،،، تم دور رہو ان معاملات سے،،
پری اطمینان سے بولی۔۔

اسے چپ لگی،،،،، مگر آگ بھی لگی،،،

سہی،،،، ٹھیک ہو گیا،،،، اور اس کی زمہ داری بس گھر تک ہی محدود ہے ناں،،، شوہر جائے بھاڑ میں،،،

تم چاہتے کیا ہو شاہ زل،،، پلوشہ نے سنجیدگی سے پوچھا

اپنی چہیتی بہو کو کہیں میرے روم میں آئے اور میری شرٹ آئرن کر کے دے۔۔
اس کے شوشے پر اپنے روم کے دروازے پر کھڑی نیناں کی سانس اٹکی۔۔

تمھاری ساری شرٹس آئرن کر کے وارڈروب میں رکھیں ہیں نیناں نے،،، پلوشہ اس کا یہ مسئلہ بھی خاطر میں نا لائی۔۔

مجھے ان میں سے کوئی بھی نہیں چاہیے جو نکالی ہے وہ آئرن کروانی ہے،،، وہ بھی ویر سلطان تھا،،، اپنی ہٹ کا پکا۔۔ کہہ کر اپنے روم میں جا چکا تھا۔۔ اور اپنے بیڈ پر بیٹھ کر بے چینی سے پاؤں جھلاتا اس کا ویٹ کرنے لگا۔۔

وہ جو جان بوجھ کر اپنا ہر کام اس کے آنے سے پہلے مکمل کر کے اپنے روم میں بند ہو جاتی تھی آج اپنا ہر حربہ ناکام ہوتا دکھائی دیا تو دل اچھل کر حلق میں آ گیا۔۔
پری نے تو اس پر کوئی زمہ داری ڈالی ہی نہیں تھا۔۔ وہ خود ہی ہر کام میں ہاتھ بٹا دیا کرتا تھا۔۔

پلوشہ نے آواز دی تو اس کا دل کیا کہیں چھپ جائے۔۔ مگر ناچار باہر آئی

جی مما،،،؟

جاؤ بیٹا دیکھو شاہ زل نے کوئی شرٹ پریس کروانی ہے،،، کر آؤ جا کر میں گئی تو پھر ٹونٹ کرے گا،،
پلوشہ نے نرمی سے کہا۔۔

وہ دھیمے قدموں سے ویر کے روم کی جانب گئی۔۔ ایک گہرا سا سانس بھرا اور چہرے پر سکون سا طاری کرتی اندر داخل ہو گئی۔۔

سامنے وہ بیڈ پر بیٹھا الائچی چباتا موبائل میں مصروف تھا۔۔

نیناں بنا کچھ کہے آئرن سٹینڈ تک گئی،،، اور شرٹ آئرن کرنے لگی۔۔
وہ بیڈ پر بیٹھا بظاہر موبائل کی طرف متوجہ تھا۔۔ مگر وقتاً فوقتاً اس پر ایک گہری نظر ڈال رہا تھا یلو فراک ٹراؤزر میں دوپٹہ کندھوں پر گرائے اس کی کمر ویر کی جانب تھی۔۔
کمر کا گہرا گلا اور گلے پر بندھی ڈوری،،، ویسٹ سے نیچے تک جھولتی بالوں کی ڈھیلی چوٹی۔۔

دل بھی بے ایمان ہوا اور محبت بھی۔۔

کوئی رات میرے ہمنوا مجھے یوں بھی تو اک نصیب ہو،،
ویر کے دل نے صدا دی۔۔

وہ گڑبڑائی۔۔ جی آپ نے کچھ کہا،،،؟ نیناں پوچھ بیٹھی۔۔

نہیں تم نے کچھ سنا،،، ویر لاپرواہ سا بولا۔۔

وہ پھر اپنے کام میں مصروف ہوئی۔۔ مگر
ادھر گہری نگاہوں کی حدت نے نیناں کا ماتھا بار بار پسینے سے بھگویا تھا۔۔ کمر جیسے جل رہی تھی۔۔ وہ بار بار ماتھے پر آتا پسینہ ہاتھ کی پشت سے صاف کرتی سخت نروس ہو رہی تھی۔۔

اس شرٹ آئرن کر کے سٹینڈ پر رکھی جب ویر فوراً بیڈ سے اتر کر نیچے آیا،،، اپنی شرٹ اتاری اور وہ شرٹ اٹھا کر پہننے لگا۔۔
نیناں کی روح فنا ہوئی۔۔

فوراً مڑ کر باہر جانے لگی،،، جب اتنی ہی تیزی سے ویر نے بچکانہ سی حرکت کرتے ہوئے اپنی شرٹ کا بٹن توڑا تھا۔۔

سنو،،، ویر نے پکارا۔۔

جی،،، وہ پھر ٹھٹھکی۔۔۔

یہ بٹن ٹوٹ گیا ہے،،، مما کے روم سے سوئی دھاگہ لاکر اسے لگاؤ۔۔
ایک اور آرڈر دیا گیا۔۔

وہ خاموشی سے گئی۔۔اور سوئی دھاگہ لے آئی۔۔اب مصیبت تو یہ تھی کہ اسے کہاں یہ کام آتا تھا۔۔ مگر سامنے والے کی دہکتی نگاہوں سے بچ نکلنے کا یہی طریقہ تھا کہ وہ جلدی سے یہ بھی کر گزرتی اور یہاں سے کھسک جاتی۔۔

شرٹ دیں،، وہ جھجھکی۔۔

ایسے ہی لگا دو،، وہ پھر لاپرواہ بنا،، دشمنِ جاں کا قریب بہت قریب سے دیدار کرنے کی خواہش دل میں انگڑائی لے کر بیدار ہوئی۔۔
وہ جھجھکتی قریب چلی آئی۔۔ شرٹ پکڑی۔۔ ویر نے وہ ملیحہ چہرہ غور سے دیکھا،،
جان بوجھ کر اسے ستانے کو پینٹ کی پاکٹ سے سگریٹ نکال کر سلگائی۔۔ جانتا تھا

فلیش بیک میں گیا۔۔

نیناں اس کے قریب کھڑی تھی وہ مسلسل کچن میں اس کا دماغ کھا رہا تھا۔۔
تب شرارت میں کچن میں موجود جینفر کی سگریٹ کی ڈبیی میں سے اس نے سگریٹ نکال کر سلگائی۔۔ سیکنڈوں میں نیناں کا چہرہ سرخ ہوا تھا کیونکہ اسے سگریٹ کے دھوئیں سے سخت نفرت اور الرجی تھی۔۔
نیناں نے لپک کر شدید طیش میں ویر کے لبوں سے سگریٹ نکال کر دور اچھالی تھی۔۔ اور اس کے سینے پر مکے برسائے۔۔
وہ قہقہے لگا کر ہنس پڑا تھا۔۔

اب بھی سگریٹ کے دھوئیں نے نیناں کا چہرہ لال ٹماٹر کیا۔۔ مگر وہ ضبط کیے کھڑی رہی،،

ویر کا دل چاہا اب بھی وہ اس کے لبوں سے سگریٹ کھینچ کر دور اچھال دے مگر۔۔۔

وہ آج مجھ سے نظر تک نہیں ملا پایا
بے وفائی نے،،،،،،، بزدل بنا دیا اس کو

وہ ہلکے سے کھانسنے لگی تو ویر نے خود ہی سگریٹ بجھا دی۔۔

اب وہ جیسے تیسے بٹن لگا کر پھر سے جانے کو پر تولنے لگی۔۔
اور دروازے کی جانب بڑھی۔۔

ویر کی برداشت نے اپنی آخری حدوں کو چھوا تھا۔۔
چار قدم کا فاصلہ اس نے دو قدم میں طے کر کے وہ اس تک پہنچا تھا جب بازو سے تھام کر اسے اپنی جانب گھما کر اتنی ہی اچانک دیوار سے پن کیا تھا۔۔

اس اچانک افتاد پر وہ بوکھلائی۔۔
شاہ،،،،،،،،،،،،،
ویر کے ہونٹوں نے اس کی بات پوری نہیں ہونے دی تھی۔۔اس کے نرم گداز، ہونٹوں کو شدت سے اپنی دسترس میں لیا تھا۔۔ایک ہاتھ اس کی کمر کے گرد حائل کیے ایک گردن پر لپٹائے وہ اپنی اتنے دنوں کی وحشتیں اور بے قراریاں شمار کر رہا تھا۔۔

نیناں نے کندھوں سے اس کی شرٹ مٹھیوں میں دبوچی تھی۔۔
ویر کے شدت بھرے لمس نے اس کی جان نکالی تھی۔۔
وہ مکمل مدہوش اور بے خود سا اس پر جھکا ہوا تھا۔۔کندھے پر ایک جھٹکا سا محسوس ہونے پر ویر نے اسے آزادی بخشی تھی۔۔

وہ ویر کی گرفت سے نکل کر اپنے کمرے میں بھاگ گئ تھی۔۔

ویر ساکن سا وہیں کھڑا تھا جیسے وہ اسے چھو کر پتھر کا بنا گئ تھی۔۔

ہاتھ کے انگوٹھے سے اپنے لبوں کو چھوا جیسے ابھی بھی وہ لمس اس کے ہونٹوں پر موجود تھا۔۔

نیچے قدموں میں اس کا دوپٹہ پڑا تھا جھک کر اٹھایا۔۔۔

فولڈ کر کے اپنی الماری میں رکھ لیا۔۔

نیناں نے اپنے روم میں آکر ہی دوسرا سانس لیا تھا۔۔ پورا جسم پسینے میں نہایا تھا۔۔ بیڈ پر بیٹھ کر اپنی اکھڑتی سانس بحال کی۔۔

اور تو اور دوپٹہ بھی وہیں گر گیا تھا۔۔۔

وہ نڈھال سی بیڈ پر گری اور کمفرٹر میں دبک گئ۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

کافی دن سے سہانا یونی نہیں جا رہی تھی۔۔ سمسٹر کے بعد یونی سے فری تھی۔۔

مگر آج کافی دن کے بعد یونی جانا تھا۔۔

تبھی تیار ہو کر باہر نکلی تو ربیع نے پیچھے سے آواز دی۔۔

سہانا بے بی،،،اس نے شرارت سے پکارا۔۔

سہانا نے پلٹ کر اسے گھورا،،،ربیع بری بات،،،
ربیع قہقہہ لگا کر ہنس پڑی۔۔

کیا بات ہے ربیع،،،

وہ حرم مما نے کہا ہے آج کے بعد آپ یونی زین بھائی کے ساتھ جایا کریں گی۔۔

تبھی شاہ زین اندر سے نکل کر باہر آیا تھا۔۔جینز کی پینٹ کے اوپر لائٹ گرے شرٹ میں حسبِ معمول والائچی چباتا وہ بے حد ہینڈسم اور ڈیشنگ لگ رہا تھا۔۔جب ربیع کی اگلی بات نے ہنسی دبانے کے چکر میں اس کا چہرہ سرخ کیا تھا۔

وہ دراصل مما ڈرتی ہیں کہ کہیں سہانا بے بی گھر کا رستہ نا بھول جائے،،یا گم نا ہو جائے،،ہاہاہاہاہاوہ قہقہہ لگا کر ہنسی

ربیع،،، پتہ نہیں پاپا نے مجھے کیوں تم لوگوں کے سامنے بے بی بول دیا،،، سہانا نے دانت پیسے اور اس وقت کو کوسا۔۔

ارے ناں کریں بھابھی،،، میں نے تو بھابھی بولا آپ کو بے بی سنائی دیا۔۔ ربیع نے معصومیت کا ریکارڈ توڑا

سہانا دانت پیستی گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔

وہ بڑی مشکل سے سنجیدگی طاری کرتا گاڑی میں بیٹھا۔۔

اس کا تپا تپا سا پھولا منہ اسے مزا دے گیا ابھی تو یونی جا کر اس کی درگت بنانی تھی اور اتنے دنوں کا حساب لینا تھا۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

ربیع سہانا کو چھیڑ کر اب لان میں آکر جھولے پر بیٹھ کر جھولا جھولنے لگی تھی۔۔
کالج سے پیپر دے کر فری تھی سو مزے ہی مزے تھے۔۔

جب پیچھے کسی کی آہٹ سنائی دی۔۔
مڑ کر دیکھا تو ظہان تھا۔۔
وہ پھر سیدھی ہو گئی

وہ گھوم کر آ کر جھولے پر اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔۔

آپ کب آئے ظہان بھا،،،،،

اسے بھائی مت کہنا،،، ظہان تڑپ ہی تو گیا تھا۔۔

کیوں،،،؟ وہ آنکھیں پٹپٹا کر بولی۔۔

نکاح مکروہ کرو گی کیا،،، وہ دانت پیس کر بولا۔۔

تو پھر کیا کہوں،،، معصومیت سوا نیزے پر تھی۔۔

کچھ بھی نا کہو چپ ہی رہو،،، ظہان نے عافیت اسی میں جانی۔۔

پھر وہ شرافت سے واقعی خاموش ہوگئی۔۔

اچھا تمھاری فرینڈز تمھیں پیار سے رانی کہتی ہیں ناں،،،
ظہان نے ایک اور کوشش کی

ہاں تو،،، وہ بچوں کی طرح پاؤں جھلاتی بولی،،،

تو میں راجہ تم رانی،،،،

ہاں ایک تھا راجہ،،،، ایک تھی رانی،،، دونوں مر گئے ختم کہانی،،، ہاہاہاہاہا،،، ربیع نے اس کی بات بیچ میں ہی اچکی اور قہقہہ لگا کر ہنس پڑی۔۔۔

ظہان نے رونی سی شکل بنا کر اس چھوٹی سی آفت کو دیکھا،،، اور اپنا سر پکڑا۔۔

ظہان کچھ نہیں ہو سکتا تمھارا ابھی لمبا انتظار کرو،،،،،
وہ اسے بچوں جیسی حرکتیں کرتا دیکھ ماتھا پیٹ کر رہ گیا۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

دس دنوں سے مطی کی جان سولی پر لٹکی تھی۔۔۔۔

انجانے نمبرز سے ،، اسلام آباد کے مختلف فون بوتھ سے کال آتی۔۔
نا اٹھاتی تو کال کرنے والا جان جو آجاتا۔۔

اٹھاتی تو وہی بھیانک لفظ سننے کو ملتا۔۔ بڑی محبت سے پکارا جاتا۔۔

میری بیری،،،،
ایک دو دفعہ وہ وہمی ثابت ہو چکی تھی۔۔ اب تو اس نے شور مچانا اور بتانا چھوڑ دیا تھا۔۔

مگر اندر ہی اندر گھٹ رہی تھی۔۔
وہ جانتی تھی کوئی تو تھا جو لوٹ کر آیا تھا۔۔ اور جو اس نام سے اسے پکارتا تھا اسے سوچ کر ہی نفرت رگ رگ میں دوڑتی تھی۔۔

مگر آج

آج مطی کو پتا نہیں تھا کہ اس کا ڈر سراپا وجود بن کر اس کے سامنے آ جائے گا۔۔

وہ شاور لے کر واش روم سے باہر آئی تھی۔۔
دوپٹہ بیڈ پر رکھا تھا۔۔ بلیک فراک پاجامے میں گیلیے بال کمر پر بکھرے تھے۔۔ وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑی تھی۔۔

جب کھڑکی سے کوئی آہٹ سنائی دی۔۔
پیچھے مڑ کر دیکھا تو چہرہ لٹھے کی طرح سفید پڑا۔۔ بے یقینی سی بے یقینی تھی۔۔
مگر اریش کے اپنی جانب بڑھتے قدموں نے اسے بے جان کیا تھا۔۔

تجھے نہیں ہے میری شدتوں کا اندازہ
کسی بھی سمت سے مجھ کو کبھی پکار کے دیکھ

میری بیری، لب واہوئے،،، صدیوں کی تڑپ تھی۔۔

ڈیڈ،،، وہ حلق کے بل چلائی اور دروازے کی جانب بھاگنے لگی۔۔جب اریش نے بڑی شدت سے بھاگ کر اس کے گرد بازو لپیٹ کر اسے خود میں بھینچنے کی کوشش کی۔۔

وہ بری طرح تڑپی۔۔ مما،،،،،، ڈیڈ،، بچائیں۔مجھے،،،، وہ چلا رہی تھی۔۔
اریش کو اندازہ نہیں تھا کہ اس کی بیری کا ردِ عمل اس قدر شدید ہو گا۔۔

باہر مطی کے روم سے چلانے کی آوازیں آ رہی تھیں اور آج اتفاقاً سب ہی اس وقت گھر پر تھے۔۔
سب مطی کے روم کی جانب لپکے۔۔

بیری کالم ڈاؤن جان،،، وہ اسے قابو کرنے کی کوشش میں تھا۔ مگر وہ مسلسل ہتھے سے اکھڑ رہی تھی۔۔بے تحاشا رو رہی تھی۔۔

تم مجھے موقع تو دو،،، اعتبار بنانے کا عدم
تھک جاؤ گے میری وفا کے ساتھ چلتے چلتے

ہیے بے بی گرل بات تو سنو یار۔۔۔

چھوڑو مجھے،،، دور ہٹو،،، وہ نفرت سے چلائی۔۔ تبھی دھاڑ سے دروازہ کھول کر سب سے پہلے شاہ زر اور جونئیر روم میں داخل ہوئے تھے۔۔

شاکڈ تو وہ بھی تھے۔۔ اس زلیل شخص کو مطی کے روم میں اس کے بازو جکڑے دیکھ۔۔

مطی کی حالت چیخنا چلانا دیکھ شاہ زل کے غصے نے اپنی آخری حدوں کو چھوا تھا۔۔
پینٹ سے اپنی بیلٹ نکال کر بٹن پش کیا۔۔

مطی بھاگ کر شاہ زر کے سینے میں چھپی تھی،، ڈیڈ یہ میں نے کہا تھا ناں،، یہ،،، یہ،،، ڈیڈ، بچائیں مجھے،،، وہ اب بھی بری طرح چلا کر پینک ہو رہی تھی۔۔
شاہ ویر بھی سکتے میں تھا سوچا نہیں تھا وہ یہاں تک پہنچ جائے گا۔۔

حبہ حرم اور پری دم بخود سی یہ تماشا دیکھ رہیں تھیں،،،
نیناں روپ کے بلانے پر حاتم مینشن میں تھی۔۔

تبھی شاہ زل دانت پیستا اس کی جانب لپکا تھا۔۔

ویر سلطان میری بات سن لو،،،

مگر شاہ زل نے اس کی نہیں سننی تھی۔۔اب شاہ زل نے اسے بیلٹ سے دھنکا تھا۔۔
اسے مارتے پیٹتے وہ لاؤنج میں آئے تھے۔۔

اریش نے نا شاہ زل کو مارنے کی زرا سی بھی کوشش نہیں کی تھی۔۔نا اپنا دفاع کرنے کی کوشش کی بس چپ چاہ مار کھا رہا تھا۔۔

اس کا سارا جسم ادھڑ چکا تھا اور کپڑے خون سے رنگے تھے۔۔۔
شاہ زل کے مگر ہاتھ نہیں رک رہے تھے۔۔

مطی پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے مار کھاتا دیکھ رہی تھی۔۔
جب شاہ زل نے اپنی گن نکالی اور اریش کے دل کا نشانہ لیا تھا۔۔

Continue,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

#Don’tcopypastewithoutmypermission

#Wehsht_e_IshqSeason2
#By_#Wahiba_Fatima
Episode26,,,,,,

اک یہی آس ہی کافی ہے میرے جینے میں
دل نہیں آپ دھڑکتے ہیں میرے سینے میں
تجھ سے جو گھاؤ ملے دل سے لگا لیتے ہیں
کتنی لذت ہے تیری ذات کے غم پینے میں

اریش زخموں سے چور،، مگر اب بھی تڑپتی بے قرار نگاہیں اس دشمنِ جاں کے معصوم چہرے کا طواف کر رہیں تھیں
وہ بمشکل اب لاونج کے پلر سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔۔

ویر نے اپنی گن نکال کر اریش پر تانی تھی۔۔
وہ غصہ میں پاگل ہو چکا تھا۔۔

بیری میری بات سنو،، آئی لو یو،،، تم صرف میری ہو،،بس ایک مرتبہ مجھے معاف کر دو،،،
میں تمھارے ہر دکھ کا مداوا کروں گا۔۔
ہر غم کو خوشی میں بدل دوں گا۔۔

وہ ایک ایک بیلٹ کھانے کے بعد بس اپنی بیری سے مخاطب تھا اور مطی کی یہ خون خرابہ دیکھ جان ہر بن آئی تھی۔۔

تبھی وہ مطی کے قریب چلا آیا تھا۔۔
مطر بی پیچھے بھاگی اور پیچھے پڑی ٹیبل سے فروٹ باسکٹ سے چاقو اٹھا لیا۔۔

خبر دار میرے قریب آئے میں جان لے لوں گی اپنی،،، وہ جنونی سی چلا کر بولی۔۔

تو بیری کو شش بھی مت کرنا پھر سے خود کو ہارم پہنچانے کی،،، وہ اس دوران پہلی مرتبہ غصے سے دھاڑا۔۔
مطی او تھی۔۔
زدہ ہو گئی۔۔۔

شاہ زر نے لپک کر مطی کو پکڑ کر اسے اپنے پیچھے چھپایا۔۔

شاہ زل پھر دانت پیس کر اس کی جانب لپکا۔۔

ہاؤ ڈئیر یو باسٹرڈ،،،،،

وہ اب بھی ڈھیٹ بنا ادھڑے جسم کے ساتھ مطی کے پاس جانے کی اسے مخاطب کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

اس سے پہلے ویر اس پر گولی چلاتا مطی کے منہ سے ایک دلخراش چیخ سنائی دی تھی۔۔پھر شاہ ویر نے جونئیر کا ہاتھ روکا تھا۔۔

ڈیڈ مت روکیں مجھے،،، شوٹ کرنے دیں اسے،،،، وہ بپھرا

جونئیر پاگل ہو گئے ہو چھوڑو اسے، ،مجھے سننا ہے وہ جو کچھ کہنا چاہتا ہے۔۔ اتنی مار کھا رہا ہے کس لئے،، سٹاپ دس،،، شاہ ویر نے جونئیر کو روکا۔۔

ڈیڈ پر،،،شاہ زل نے دانت پیسے،، باقی سب بھی دنگ خود سے کھڑے شاہ زل کا یہ جنونی روپ دیکھ رہے تھے۔۔

تبھی سلطان مینشن میں گاڑیوں کی آوازیں آئیں تھیں۔۔

کچھ دیر بعد ہی کرنل وسیم اور فورس کے کچھ جوان اندر آتے دکھائی دیئے۔۔

شاہ زل کو حیرت ہوئی۔۔ مگر وہ سیدھا ہو کر الرٹ ہو گیا۔۔

شاہ ویر نے آگے بڑھ کر کرنل وسیم کا استقبال کیا اور ان سے ہاتھ ملایا۔۔

نوجوان اریش کی جانب لپکے۔۔ اور سہارا دے کر اسے کھڑا کیا۔۔

یہ آپ کیا کر رہے ہیں مسٹر شاہ زل سلطان،،، کرنل وسیم نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔

سر،،،، وہ الجھا،،، مگر بولا کچھ نہیں۔۔

مجھے نہیں پتہ کہ آپ لوگوں کو کیا پرسنل پرابلمز ہیں مگر اتنا پتہ کہ مسٹر اریش زبیر ایک بہت ہی قابل آفیسر ہیں،،، جس نے اپنے سگے ماں باپ کو جرم کرنے کی پاداش میں جیل کی سلاخوں کے پیچھے پہنچا

دیا۔۔ اور پاکستان کا بھی بہت ساتھ دیا اس چل رہے وومن ٹریفکنگ کے بڑے نیٹ ورک کو توڑنے میں،،

جی سر،، شاہ زل نے ایک نگاہ اریش زبیر کو دیکھا جو ابھی بھی صرف مطی کی جانب ہی دیکھے جا رہا تھا،،، مگر وہ شاہ زر کے پیچھے تقریباً چھپی کھڑی تھی۔۔

مسٹر اریش مجھے تمام سچائی پتا چکے ہیں کہ اس مائیکرو چِپ کو لے کر اور بہت سی چیزوں کو لے کر انھیں بھٹکایا گیا تھا۔۔ مگر یہ اب اپنی غلطی سدھارتے ہوئے سب کچھ ٹھیک کر چکے ہیں،، یہاں اپنی بیوی کے لیئے آئے ہیں،، اب آپ لوگ بھی اپنی پرسنل پرابلمز سلجھا کر ایسے مار پیٹ کی بجائے مل بیٹھ کر اس مسئلے کا حل نکالیں۔۔۔
مجھے یہی کہنا تھا کہ میں ہر طرف سے تسلی کر کے ایک سپاہی کا ساتھ دینے یہاں چلا آیا جس نے پاکستان کی اتنی مدد کی مجھے اس پر بھروسہ ہے امید ہے آپ لوگ بھی کریں گے۔۔
اسے ہوسپیٹل لے کر چلیں،،،

کرنل وسیم کہتے اٹھے تھے اور اب بے ہوش ہوئے اریش کو لے کر وہاں سے چلے گئے تھے۔۔

شاہ زل نے بال مٹھیوں میں جکڑے،،،

اوراس ظالم لڑکی کو دل میں مخاطب کیا جو ہر مرتبہ اس کے اعتبار کو ٹھیس پہنچاتی تھی۔۔
نیناں سلطان اگراس میں تمھارا زرا سا بھی ہاتھ ہوا تو آئی سوئیر میں اب کی بار تمھیں چھوڑوں گا نہیں۔۔

وہ اپنے روم میں جا چکا تھا۔۔
مگر حبہ نے پورا سلطان مینشن اپنے سر پر اٹھا لیا تھا حقیقت پتا چلنے پر۔۔
اوراب دونوں ماں بیٹی رو رو کر ہلکان ہو رہیں تھیں۔۔

کرنل وسیم کی باتوں نے شاہ ویر،،، میر اور شاہ زر پر بہت گہرا اثر چھوڑا تھا کہ وہ سوچنے پر مجبور ہو گئے تھے کہ آیا اریش کو ایک اور چانس دینا چاہیۓ بھی کہ نہیں۔۔

شاہ زر نے یہ بات کرنا چاہی مگر حبہ نے طوفان مچا دیا تھا۔۔

خبردار شاہ زر نام بھی لیا اس شخص کا اس گھر میں کسی نے،،، میں اپنی بیٹی کنوئیں میں پھینک دوں گی اپنے ہاتھوں سے،،،،،، مگر اس درندے کے حوالے کبھی نہیں کروں گی جس نے میری معصوم بچی کے ساتھ وہ سب کیا۔۔ اسے زہنی مریضہ بنا دیا۔۔
اچھا ہوا وہ آگیا اب جلد از جلد اس سے طلاق دلوائیں مطی کو،،،،،،
حبہ نے اپنا آخری فیصلہ سنایا۔۔ لہجہ اٹل تھا۔۔

ادھر شاہ زین کو پتہ چلا تو اس نے جو سہانا کے لئے پلین کر رکھا تھا وہ دھرے کا دھرا رہ گیا۔۔۔
اس کو کسی اور دن پر ٹال کر وہ جو سہانا کو لئے گھر واپس آگیا تھا۔۔
اب اتنی ٹینشن والی صورتحال میں وہ خود کے لئے کیسے سوچ سکتا تھا۔۔
گھر پہنچے تو ماحول میں ایک عجیب ہی تناؤ اور کھنچاؤ سا تھا۔

مطی پھر زہنی طور پر بے حد ڈسٹرب ہوئی تھی۔۔ مگر اسے کیا پتہ تھا کہ ابھی اریش زبیر نے واپس آنا ہے
اس کے لئے پھر سے ڈائمن ڈیول بن کر،،،

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

تین دن گزر چکے تھے،،، گھر میں عجیب سا تناؤ تھا۔۔

شاہ زل نے سلطان مینشن کی سکیورٹی بڑھا دی تھی۔۔۔ اور ایک مرتبہ پھر نیناں پر اعتبار نا کرتے ہوئے اس کی کال ڈیٹیلز اور سلطان اور حاتم مینشن سے آنا جانا چیک کر چکا تھا مگر نیناں کے اس میں انوالو ہونے کا کوئی کلو نہیں ملا تھا۔۔

وہ تو پھر بھی اعتبار نہیں کر رہا تھا اور اسی انتظار میں تھا کہ کوئی کلو ہاتھ آئے تو نیناں سے باز پرس کرے۔۔

آدھی رات کے وقت جبکہ سب اپنے اپنے روم میں تھے۔۔
نیناں روپ کے بیمار ہونے کی وجہ سے حاتم مینشن میں ہی تھی۔۔

سب اپنے اپنے کمروں میں سو رہے تھے اور شاہ زل ڈیوٹی پر تھا،، ایک ہیولہ سلطان مینشن کی دیوار پھلانگ کر اندر داخل ہوا تھا۔۔

وہ ڈائمن ڈیول تھا جو اپنی بے بی گرل کو لے جانے آیا تھا،،، اسے سب سے پہلے بیری کا پھر سے اعتبار جیتنا تھا باقی کسی کی بھی اس کو کوئی پرواہ نہیں تھی۔۔

کتے بے ہوشی کے بسکٹ کھا کر پہلے ہی ہوش کھو چکے تھے،، پچھلی سائیڈ کے گارڈز کو بھی وہ وقتی طور پر بے ہوش اور سکیورٹی کیمرے ہیک کر چکا تھا۔۔
تاکہ اس کا کام مکمل ہونے تک شاہ زل سلطان تک کوئی اپ ڈیٹ نا پہنچے۔۔

وہ اندر آیا اور اب دعا کر رہا تھا کہ بیری اپنے روم میں ہی ہو بس اپنے ڈیڈ اور مما کے پاس نا دبکی بیٹھی ہو۔۔

بیری کی کھڑکی تک آیا تو وہ مضبوطی سے بند تھی وہ مسکرایا۔۔

اب دنیا کی کوئی ایسی کھڑکی یا دروازہ نہیں تھا جو اسے اس کی بیری تک پہنچنے سے روک دیتا۔۔

اس نے بڑی مہارت سے کھڑکی کھولی تھی۔۔

اندر آکر گہرے سکون کا سانس لیا کیونکہ اس کی بیری سامنے بستر پر موجود تھی۔۔

وقت نہیں تھا اسے جلد از جلد نکلنا تھا وہ بیری کے قریب آیا۔۔ اور اس پر حاوی ہوا۔۔

وہ اٹھی اور پھٹی پھٹی نگاہوں سے اپنے اتنے قریب منہ پر ہاتھ رکھے اسے دیکھا

وہ مچلی مگر منہ پر رکھے گئے رومال کی وجہ سے جلد بے ہوش ہو چکی تھی۔۔ اریش نے اسے اپنی بانہوں میں بھرا

اور اتنی ہی خاموشی سے وہاں سے نکلا جتنی خاموشی سے وہاں پر آیا تھا۔۔

شاہ زر کے لئے ایک نوٹ ضرور چھوڑ کر گیا تھا۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

جونیئر نے طوفان مچا رکھا تھا پورے سلطان مینشن میں۔۔
گارڈز کی بھی سختی آئی تھی۔۔

اپنے طور ہر ممکن جگہ پر ڈھونڈ چکا تھا مگر مطی کا کہیں کوئی اتا پتا نہیں ملا تھا۔۔

مطی کی کڈنیپنگ کی وجہ سے سارا سلطان مینشن ہل چکا تھا۔۔

حبہ نے رو رو کر اپنی حالت بری کر لی تھی۔۔ شاہ زر مگر حبہ کو تسلیاں دیتا قدرے پر سکون سا تھا۔۔
نوٹ اس کی پاکٹ میں تھا جس میں اریش نے لکھا تھا۔۔

سر،،،،،
ہوپ سو آپ مجھے سمجھیں گے۔۔ میں مطربہ سے اس قدر شدید محبت کرتا ہوں کہ آپ اندازہ نہیں لگا سکتے،، چاہے آپ کو غصہ آئے مگر آپ سے بھی کہیں زیادہ محبت ہے مجھ اس سے،،، اس کے بغیر اب ایک پل بھی نہیں رہ سکتا۔ اسی لئے اپنی امانت لیے جا رہا ہوں،۔۔مجھے پتہ ہے اس کی مینٹلی کنڈیشن بھی،،، سو وعدہ کرتا ہوں اس کا اتنا خیال رکھوں گا جتنا آپ بھی نہیں رکھ پائے ہوں گے،،

وعدہ کرتا ہوں کبھی اس سے بدسلوکی نہیں کروں گا،، وعدہ کرتا ہوں آپ کی بیٹی کو کانٹوں سے تو کیا پھولوں تک سے آنچ بھی نہیں آنے دوں گا۔۔۔۔
وعدہ کرتا ہوں بہت جلد وہ اپنی ہر پریشانی میں ڈیڈ کی جگہ اریش اریش پکارے گی،، تب اسے لئے واپس لوٹ آؤں گا۔۔ امید ہیں آپ مجھے معاف کردیں گے۔۔
آپ کا گناہگار اریش۔۔۔

اسی لیے شاہ زر نے زیادہ ری ایکٹ نہیں کیا تھا۔۔ کہ اسے کچھ تسلی تھی۔۔ اسی لئے اس نوٹ کے بارے میں اس نے جونیئر کو بھی نہیں بتایا تھا۔۔

شاہ زل تن فن کرتا پہلے کرنل وسیم کے پاس گیا تھا اور انھیں ساری صورتحال بتائی۔۔

ناممکن شاہ زل ضرور آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے،، اسے تو میرے جوان کل ہی ائیرپورٹ پر سی آف کرکے آئے۔۔ مگر پھر بھی تم ایک ایجنٹ ہو تسلی کرلو کہ وہ کل فلائیٹ میں گیا بھی ہے کہ نہیں۔۔

کرنل وسیم اطمینان سے بولے
وہ انھیں قدموں وہاں سے نکلا۔۔

پھر ائیر پورٹ پر فلائیٹس کی انکوائری کروائی تو پتہ چلا کہ واقعی وہ کل جا چکا ہے۔۔
مگر اسے پتہ تھا کہ ڈائمن ڈیول بھی منجھا ہوا کھلاڑی ہے ضرور کوئی گیم کھیل رہا تھا۔۔

اسی لئے شاہ زل نے یہ ماننے کی بے وقوفی ہرگز نہیں کی تھی کہ اریش زبیر لندن واپس جا چکا ہے۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

مطربہ نے دھیرے دھیرے اپنی آنکھیں کھولیں۔۔
صدمے سے بے حال ہوتے اس نے اٹھنا چاہا تب یہ دیکھ کر اس کے رونگٹے کھڑے ہوئے تھے۔۔

کہ اس کہ دونوں ہاتھ اس انجان بے تحاشا خوبصورت کمرے کے خوبصورت بیڈ کے کراؤن کے ساتھ باندھے گئے تھے۔۔

ذرا سا اوپر ہو کر دیکھا تو پاؤں بھی بندھے ہوئے تھے۔۔ خوف سے رونگٹے کھڑے ہوئے تھے جب اپنے بلکل قریب کسی اور وجود کی موجودگی محسوس ہوئی۔۔۔

اپنے بائیں جانب دیکھا تو بری طرح مچلی کیونکہ بالکل قریب نیم دراز اریش لبوں پر مسکان لیے دائیں گال کے نیچے دونوں ہاتھ رکھے دلچسپی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔ جیسے سامنے جانے کتنا خوش کن منظر تھا۔۔

یوں جیسے صدیوں کا پیاسا کوئی کنوئیں کو دیکھتا ہے۔۔
وہ بری طرح جھٹپٹائی۔۔

کھولو مجھے،،،چھوڑو،، وہ چلائی اور شدید پینک ہوئی۔۔

ہیے بیری،،، کالم ڈاؤن،،، جان،،، اریش نے اس کو چھونا چاہا۔۔

دور رہو مجھ سے،،وہ چلائی،،، ڈیڈ،،، وئیر آر یو،،،

دور ہی ہوں بیری،،، کب چھوا تمھیں،،، وہ نرمی سے بولا

تو باندھا کیوں ہے مجھے کھولو،،، وہ پھر چلائی۔۔۔ چلا چلا کر اس کا چہرہ سرخ پڑ چکا تھا۔۔

صرف اس لیئے کہ اس دن کی طرح تم مجھے ہارم پہنچانے کے لیئے خود کو نا نقصان پہنچاؤ بے بی گرل،،،
وہ زرا قریب آیا۔۔

کیا چاہتے ہو اب مجھ سے،،،وہ غرائی۔۔

زیادہ کچھ نہیں،،، مائی ڈمپل گرل بس مجھے اپنا بے بی واپس چاہیے تم سے،،، وہ یوں اطمینان سے بولا جیسے چھوٹا بچا ہو اور مطی سے جھنجھنے کی فرمائش کر رہا ہو۔۔

مطی نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس پاگل آدمی کو دیکھا،، جواب اس کے تھوڑا اور قریب کھسک آیا تھا۔۔

یو باسٹرڈ،،، چیپ،، دور رہو مجھ سے،، چھوڑو مجھے،، وہ پھر چلائی،،، اب تو چلا چلا کر اس کا گلا بھی بیٹھ چلا تھا۔۔آواز بھاری ہو گئی۔۔ وہ رونے لگی۔۔

اریش اس پر حاوی ہوا،، بہت نرمی سے اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالوں میں بھرا۔۔۔

ہیبے یو،،،سٹاپ کرائنگ رائٹ ناؤ،،کچھ نہیں کہوں گا،،اب کی بار بلکل تمھاری مرضی سے اور مکمل ہوش میں تمھارے قریب آؤں گا بیری۔۔ کالم ڈاؤن بے بی،،وہ رونا بھول کر اس کی جانب دیکھنے لگی۔۔

جو لمحہ بہ لمحہ اس کے قریب تر آتا جا رہا تھا۔۔
احساس ہونے پر مطی پھر بری طرح مچلی،،،دور رہو مجھ،،،،،

اریش نے اس کے لبوں پر ہاتھ رکھا ہیبے سٹاپ اٹ،،،جسٹ سٹاپ،،اب کی بار وہ زرا غصے میں بولا تھا۔۔ کیونکہ وہ اپنا گلا خراب کر رہی تھی۔۔

سٹاپ بیری،،،بہت ہو گیا،،یو نو واٹ بس تمھیں زرا سا چھو کر فیل کرنا چاہتا ہوں کہ تم میرے پاس ہو بہت قریب ہو،،
مزاحمت مت کرنا،،،
ڈائمن بن گیا تو سب کچھ کروں گا،،،
اریش کو بس زرا سا چھونے دو،،،

وہ بکواس کر رہا تھا حالانکہ ایسا کوئی ارادہ نہیں رکھتا تھا۔۔

اب وہ بے حد خوفزدہ ہوئی تھی اور سچ مچ مچلنا بند کر دیا۔۔تب اریش نے زرا سا جھک کر عقیدت سے اس کو ہونٹوں کو اپنے لبوں کی دسترس میں لیا۔۔
اور فوراً نرمی سے پیچھے ہٹا۔۔

اس نے بہت سختی سے اپنی آنکھیں بند کر لیں تھیں۔۔اریش گہرا مسکرایا پیچھے ہٹا اور جا کر کھڑکی میں کھڑا ہو گیا۔۔

اریش کی اس گستاخی سے وہ اب تک خوف سے آنکھیں بند کیے لیٹی تھر تھر کانپ رہی تھی۔۔

باہر شدید برف باری ہو رہی تھی۔۔
اس نے اپنا ہوم ورک مکمل کیا تھا۔۔جانتا تھا سلطانز چپ نہیں بیٹھے گے اور انھیں ڈھونڈنے کی کوشش کریں گے۔۔

یہ بھی اندازہ تھا کہ وہ یہی سمجھیں گے کہ وہ مطی کو لندن لے کر گیا مگر وہ تو یہیں تھا پاکستان میں سوات سے نوے کلومیٹر دور کالام سے آگے ایک چھوٹے اسے غیر معروف عکاقے کے لڑکی سے بنے کاٹیج میں۔۔۔

شدید برف ہو رہی تھی۔۔
اس کے گارڈز اور پار کر آس پاس کے کاٹیج میں تھے۔۔اب بس وہ تھا اور اس کی بیری۔۔

وہ پھر اس کے قریب آیا اور نرمی سے اس کے بندھے ہاتھ اور پاؤں کھول دئیے۔۔
وہ تڑپ کر اٹھی اور دروازے کی جانب لپکی۔۔
اب وہ ہر طرح سے وہ دروازہ کھولنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔
اور آج وہ اس دروازے کو کھولتے ہوئے بے تحاشا رو رہی تھی۔۔

اریش پینٹ کی پاکٹوں میں ہاتھ ڈالے اس کے قریب آیا۔۔

بیری،،، نرمی سے اسے پکارا،،

وہ خوفزدہ سی پیچھے مڑی تھی۔۔

آئی ہیٹ یو،،، وہ پھنکاری۔۔

جانتا ہوں،،، وہ ایک قدم قریب آیا۔۔

مجھے تمھاری شکل سے تمھارے نام سے نفرت ہے،،، مطی نے پھر غصہ نکالا۔۔

جانتا ہوں۔۔۔ وہ پھر اطمینان سے بولا

کھولو یہ ڈور،،، جانے دو مجھے،،، ورنہ ویر اس بار تمھیں نہیں چھوڑے گا،،، وہ دانت کچکچا کر بولی۔۔۔

وہ قریب آیا۔۔۔ مطی دروازے سے لگی۔۔ اس نے ہاتھ دائیں بائیں رکھے۔۔

تمھارے لئے میں مرنے کو بھی تیار ہوں بے بی گرل،،،، وہ سہمے سے اس کے کان میں بولا۔۔

مجھ پر اب ان جھوٹی اور فریبی باتوں کا زرا برابر بھی اثر نہیں ہونے والا۔۔۔ وہ اس کی آنکھوں میں دیکھنے سے گریز کر رہی تھی۔۔

میری آنکھوں میں دیکھ کر بولو ڈمپل گرل،،،، محبت سے چور لہجہ تھا۔۔

مطی نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔۔

آئی ہیٹ یو،،، وہ اپنے مجرم کی آنکھوں میں دیکھ کر ایک مرتبہ پھر غرائی۔۔۔ آنسوؤں نے گال بھگوئے

تمھیں معلوم ہے جاناں،،
کہ تم تو ایک قاتل ہو،،
میرے اندر کا ہنسا ہوا انسان،،
تم نے مار ڈالا ہے،،،

مگر اریش اس کے مزید قریب ہوا،، اب ان کے درمیان فاصلہ نا ہونے کے برابر تھا۔۔
اریش کی سانسوں کی مہک اسے اپنے ماتھے پر محسوس ہوئی۔۔

ہییے بے بی گرل مانتا ہوں تمھارا مجرم ہوں،،، جو چاہے سزا دو،، اپنے ہاتھوں سے جان لے لو،،، میں اپنے ہر جرم ہر گناہ کا مداوا کرنا چاہتا۔۔ مگر ایک کام کرنا۔۔۔مجھے خود سے دور مت کرنا،، بہت تڑپا تھا،،، بہت رویا تھا تمھاری موت کے ڈرامے کو دیکھ کر،، مگر اب ایک پل بھی اپنی نگاہوں سے اوجھل نہیں ہونے دے سکتا۔۔۔

نو،،،، نیور

ایورر،،،،

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا۔۔
مطی نے منہ پھیر لیا تھا اس سے۔۔۔اس کی محبت سے۔۔اس کی باتوں سے،،،،

قسم جو کھائی تھی اب کبھی کسی پر اعتبار نا کرنے کی۔۔

ویر نے ہر ممکن کوشش کی تھی مطی کو ڈھونڈنے کی مگر ناکام ہوا تھا۔۔

سب کیمرے چیک کیے۔۔

پورے شہر میں ڈھونڈا۔۔۔

فلائیٹس چیک کیں مگر ناکام ہوا۔۔

اب غصے کی انتہا سے آگ کا گولہ بنا سلطان مینشن آیا تھا۔۔ سامنے ہی لاؤنج میں وہ ظالم ابھی ابھی روپ کے ساتھ حاتم مینشن سے آ کر بیٹھی تھی۔۔

پلوشہ،، حرم اور حبہ بھی وہیں بیٹھی تھیں۔۔ نیناں کو ابھی پتہ چلا تھا کہ اریش آیا تھا اور مطی کو لے گیا۔۔
وہ بھی پریشان ہوئی۔۔
ویر نے لاؤنج میں داخل ہو کر بہت اچانک اسے بازو سے دبوچا تھا۔۔

پلوشہ ارے ارے کرتی رہ گئی مگر وہ اسے لئے اپنے روم میں آیا تھا۔۔ نیناں حیرت زدہ سی تھی کہ اب اس سے کون سی غلطی ہو گئی تھی۔۔
روم میں آ کر اس نے دروازہ لاک کیا تھا۔۔ اور جھٹکے سے اسے دیوار سے پن کیا۔۔

تم نے اسے بتایا مطی کا،،، وہ سرخ آنکھوں سے نیناں کی جانب دیکھ کر غرایا۔۔

ستم گر کیا ستم سہنے بھی دو گے
ابھی زندہ مجھے رہنے بھی دو گے
الفاظ تھے کے کوڑے جو ایک مرتبہ پھر وہ اس کی روح پر مارنے آیا تھا۔۔

نو،،، نیناں نے بنا ڈرے ویر سلطان کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا تھا۔۔

مطی کہاں ہے نیناں سلطان بتاؤ مجھے،،،؟ وہ دانت پیس کر بولا

آئی ڈونٹ نو،،، نیناں نے ایک مرتبہ پھر اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا۔۔

تو کسے معلوم ہے نیناں سلطان،،،، مگر وہ چیک کرنے کے باوجود اس کی ذات کی دھجیاں اڑانے میں مصروف تھا۔۔

چھوڑیں مجھے شاہ زل تکلیف ہو رہی ہے،،،، وہ غصے سے مچلی تھی،،، کیونکہ ویر سلطان کی ہاتھوں کی انگلیاں جیسے لوہے کی طرح بازوؤں میں پیوست ہو رہیں تھیں۔۔

وہ مچلی مگر ویر نے پھر ایک جھٹکے سے اسے دیوار سے لگایا۔
نہیں پہلے بتاؤ مجھے نیناں ورنہ،،،،،

نو،، وہ اب غصے کی انتہا سے ویر کی آنکھوں میں دیکھ کر غرائی تھی،، کیونکہ اب بس ہو چکی تھی نیناں سلطان کی بھی،، اندر سے کہیں چپ بیٹھی لینا نے بغاوت کی تھی۔۔

No,,,,,,ifIsaidno,,,,,thenit'smeansno

میں نے کسی کو کچھ نہیں بتایا۔۔ نا میں اس چیز میں انوالو ہوں،،،،،،، بلکہ آپ تو چیک بھی کروا چکے ہوں گے،،، پھر بھی یقین نہیں تو کراس چیک کر لیں،،، وہ بپھری شیرنی کی طرح غرائی اور بڑی مہارت سے اس کی گرفت سے نکلی۔۔

کیونکہ وہ ایسا کر سکتی تھی،،، مگر جان بوجھ کر نہیں کرتی تھی۔۔
ویر نے اس بپھری شیرنی کو دیکھا،، آنکھوں میں آنسو ماتھے پر ڈھیروں بل،،،

وہ دروازے کی جانب بڑھی تھی۔۔ جب ویر نے کلائی سے پکڑ کر پھر اسے اپنی جانب کھینچا،،

نیناں ابھی مجھے بتا دو،،، بعد میں اگر مجھے پتہ چلا کہ تم زرا سا بھی اس سب میں انوالو تھیں تو،، چھوڑوں گا نہیں تمھیں میں،،، وہ بھی اب غرایا۔۔

کیا کریں گے آپ،، وہ ویر سلطان کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی،، مار ڈالیں گے،، مار دیں مجھے،،،، تاکہ آپ کی جان چھوٹ جائے،، وہ روتی بلکی اور اونچی آواز میں بولی۔۔

ویر نے اسے جبڑے سے دبوچا،،، آواز نیچی کرو نیناں سلطان،،، اب تم مجھے غصہ دلا رہی ہو،، میں تم پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہتا،،، مگر تم اکسا رہی ہو مجھے،، وہ بھی غصے میں چلایا۔۔

چھوڑیں مجھے،، وہ مچل کر شدید غصے میں پورے زور سے اس کی گرفت اور بازوؤں سے نکلی تھی۔۔ مگر اپنا ہی توازن برقرار نہیں رکھ پائی۔۔

ایک جھٹکے سے کمر کے بل پیچھے پڑے ٹیبل کے پاس گری تھی۔ ٹیبل کا شیشے والا کونا اس کی کمر میں پیوست ہوا تھا ایک چیخ اس کے منہ سے نکلی۔۔

بہت اچانک ہوا تھا یہ سب،، ویر شاکڈ سٹیٹ سے نکل کر اس کی چیخ پر اس کی جانب لپکا۔۔ اسے فرش سے اٹھانے کے لئے اس کی جانب ہاتھ بڑھائے،،، جو کہ اس نے بے تحاشا روتے ہوئے بری طرح جھٹکے،،

ڈونٹ یو ڈئیر ٹو ٹچ می،،،، وہ پھر چلائی۔۔

ویر کو آگ لگی۔۔ یہ جرات کرنے کا تو پرمانننٹ ایگریمنٹ ہے میرے پاس ڈئیر وائفی،،،،،،، ویر نے جارحانہ تیور لئے اسے بازوؤں میں اٹھایا تھا۔۔ اور بیڈ پر اتارا تھا۔۔

اتنے ہی غصے سے اسے کمر سے پکڑ کر بیڈ پر اوندھا کیا تھا،، ہاف وائٹ فراک خون کے دھبے سے رنگ چکی تھی۔۔ ویر نے بیڈ پر گھٹنے کے بل جھک کر اس کی کمر کی زپ کھولنا چاہی،،،

جب وہ پھر مچل کر اس کی گرفت سے نکلی تھی۔۔ اور سیدھی ہو کر کھسک کر بیڈ کراؤن سے جا لگی۔۔

میں آپ کے دیئے گئے زخموں پر خود ہی مرحم لگا لوں گی شاہ زل سلطان،، آپ زحمت مت کریں،،، وہ منہ پھیر کر بولی۔۔

نیناں اپنی جگہ پر واپس آؤ ابھی کہ ابھی،،، نہیں تو باندھ دوں گا تمھیں آئی سوئیر،،، وہ ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتا اب ٹائی گلے سے نکالتا اس کے پیروں کی جانب بڑھا تھا۔۔ غصے کی انتہاء نے اس کا دماغ گھمایا تھا۔۔

جیسے سچ مچ اسے باندھنے کا ارادہ ہو،،،

پری مما،،، وہ بے بسی سے چلائی۔۔

پلوشہ حرم اور حبہ جو کہ کب سے ان کے روم سے آوازیں سن رہیں تھیں۔۔۔ اب پلوشہ کی برداشت نے جواب دیا تھا۔۔

پلوشہ حبہ اور حرم اس کے روم تک آئیں تھیں اور دروازہ کھٹکھٹایا۔۔

جونیئر فوراً دروازہ کھولو،،، حرم نے آواز دی۔۔ تو ویر نے آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا۔۔
وہ اندر داخل ہوئیں تھیں۔۔۔
پلوشہ غصے کہ انتہا سے سرخ ہوئی تھی۔۔ نیناں کو سہمے ہوئے بیڈ کراؤن سے لگا دیکھ۔۔

مما میری بات سنیں،،،، ویر نے کہنا چاہا کہ اس نے نیناں کو چوٹ نہیں پہنچائی تھی۔۔

ویر مجھ سے ایک اور تھپڑ نہیں کھانا تو دفع ہو جاؤ یہاں سے،،، پلوشہ نے اپنا غصہ ویر پر نکالا تو وہ لب کچلتا سرخ چہرہ لیے اپنی ماں سے اس عزت افزائی پر وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔

نیناں گھٹنوں میں منہ دئیے بے تحاشا رو رہی تھی۔۔ جب حرم اور حبہ اس کے قریب آئی حرم نے اسے سینے میں بھینچا تھا۔۔
جب اس کی کمر پر کچھ گیلا سا محسوس ہوا۔۔

ہاتھ آگے کر کے دیکھا تو حرم کو صدمہ لگا۔۔ پری آپی اسے چوٹ لگی ہے۔۔

یہ ویر نے کیا،، پلوشہ بے چینی سے اس کے قریب آئی۔۔ تو اس نے زور سے نفی میں سر ہلایا۔۔

اچھا ادھر لیٹو،،، حبہ نے اسے تکیہ پر لٹایا،، اور جونئیر کی الماری سے فرسٹ ایڈ باکس لے آئی۔۔
حرم نے اس کی زپ کھولی،،، پری نے اسے ٹیوب تھمائی۔۔

نیناں نے اسی ظالم کے تکیے میں دوبارہ اپنے آنسو چھپانے کے لئے اپنا منہ دیا۔۔ پلوشہ،، حرم اور حبہ اس کے اوپر جھکی ہوئی تھیں

جب تینوں کے پیروں نیچے سے زمین کھسکی تھی۔۔

سلطان مینشن کی دیواریں ان کے سر پر گری تھیں۔۔حیرت سے پھٹی پھٹی آنکھوں سے انھوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا۔۔
حرم پوری کی پوری لرزاٹھی تھی۔۔

کیونکہ نیناں کی کمر پر کندھے کے نیچے جو انھیں برتھ مارک نظر آیا تھا۔۔وہ تو حرم کی مرچکی بیٹی ربیع کا تھا۔۔
پری نے جیسے تیسے اس کے زخم پر آئنٹمنٹ لگایا تھا۔۔۔
حرم تو لٹھے کی طرح سفید چہرہ لئے بس اس نازک لڑکی کو دیکھ رہی تھی۔۔جو بے آواز آنسو بہانے میں مصروف تھی۔۔

نیناں،،، پری نے تڑپ کر اسے پکارا اور سیدھا کیا۔۔۔نیناں کو حیرت ہوئی۔۔
حرم نے اسے بازوؤں سے پکڑ کر سیدھا کر کے جھنجھوڑا۔۔

نیناں تم جولی کی بیٹی نہیں ہو تو کس کی بیٹی ہو،،، کہہ کر اسے سینے میں بھینچا تھا حرم نے،،،
نیناں کے پاس اس سوال کا جواب نہیں تھا۔۔

پلوشہ نے شاہ ویر کو فون کیا تھا اور انھیں فوراً گھر واپس آنے کو کہا تھا۔۔۔

شاہ ویر پوچھتا رہ گیا کہ کیا بات ہے مگر اس نے فون رکھ دیا تھا کیونکہ حرم کی طبعیت خراب ہونے لگی تھی۔۔
نیناں حیران پریشان سی ان تینوں کو روتا دیکھ رہی تھی۔۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

جب تک شاہ ویر میر اور شاہ زر گھر پہنچے تھے۔۔۔ حرم دکھ صدمے کی کیفیت سے دوچار اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھی تھی۔۔

وہ بہت بری طرح گھبرائے تھے۔۔۔ میر کو تو ہاتھ پاؤں پڑ گئے تھے۔۔
ڈاکٹر کو فوراً بلایا گیا تھا۔۔

کچھ دیر بعد حرم کی طبعیت کچھ سنبھلی تھی۔۔ وہ بے تحاشا روتی ہوئی بمشکل اٹھی تھی۔۔ اور میر کو گریبان سے پکڑ کر جھنجھوڑا تھا۔۔

میر میری ربیع کہاں ہے،،،؟ اس سوال پر میر نے حیرت سے حرم کو دیکھا تھا۔۔

تمھارے پاس ہے حرم یہ کیسی باتیں،،،،

بس کریں میر،،،،جھوٹ بولنا بند کریں مجھ سے،،،اور حقیقت بتائیں مجھے۔۔ حرم نے پھر میر کو جھنجھوڑا۔۔

شاہ میر پلوشہ کی جانب بڑھا۔۔ پری تم مجھے بتاؤ آخر بات کیا ہے،،، ہوا کیا ہے،،،؟ وہ سنجیدگی سے بولا،،
تو پری نے ساری بات شاہ ویر کو بتادی۔۔

اب تینوں بھائیوں کو سانپ سونگھ گیا تھا۔۔ ایسے جیسے کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔۔
جبکہ شاہ ویر سوچ رہا تھا کہ یہ بات اس نے پہلے کیوں نہیں سوچی کہ اگر نیناں جولی کی بیٹی نہیں ہے تو ان کا خون،،،
میر کی ربیع ہو سکتی ہے کیونکہ

وہ فلیش بیک میں گیا۔۔اوران سب کو حقیقت بتاتا چلا گیا۔۔

بائیس سال پہلے اتفاقاً مطی اور ربیع دونوں شدید بیمار ہوئیں تھیں۔۔۔
حرم پھر سے پریگننٹ تھی اوراس کی طبعیت خراب تھی۔۔پری اور حبہ اس کے پاس تھیں۔۔

میر،،،،شاہ زراورشاہ ویر بچیوں کو ہوسپیٹل لے کر گئے تھے۔۔

تبھی ایک سازش کے تحت ہوسپٹل پر حملہ ہوا تھا،،،آگ لگا کر فائرنگ کی گئی تھی۔۔

ٹارگٹ تو شاہ زراوراس کی بیٹی تھی مگر اس حادثے میں کئی معصوموں کی جان گئی تھی۔۔

انھوں نے وہاں سے نکلنا چاہا۔۔جب کئی آدمیوں نے ان کے سر پر گن تانی تھیں۔۔۔

تبھی جولی وہاں آن دھمکی تھی۔۔
مکروہ قہقہے لگاتی وہ پاگل عورت ایک مرتبہ پھر ان پر کاری وار کرنے آئی تھی۔۔

اس وقت اتفاقا شاہ ویر کی گود میں مطی اور شاہ زر کی گود میں ربیع تھی۔۔جب جولی کے بندوں نے شاہ زر کی گود میں سے ربیع کو چھینا تھا۔۔

شاہ زر نے تڑپ کر کچھ بولنا چاہا جب میر نے اسے مضبوطی سے دبوچ لیا تھا۔۔
جولی نے انہیں جانی و مالی نقصان نہیں پہنچایا تھا۔بلکہ ان کے دلوں کو کچلا تھا۔۔
وہ اپنے مکروہ عزائم بتانے لگی۔۔

ساری زندگی اپنی اولاد کے لئے ترسو گے شاہ زر،،، تڑپو گے اور میں اسے ہی تم لوگوں کے خلاف ایک ایسا زہر میں بجھا ہتھیار بنا دوں گی جو تمھاری جڑیں کھوکھلی کر دیں گی۔۔۔تباہ برباد کر دے گی سلطانز کو،،،ہاہاہا،ہاہاہا

وہ دھول اڑاتی میر کے جگر کا ٹکڑا لیے وہاں سے جا چکی تھی۔۔شاہ زر بہت مچلا تھا مگر میر نے اسے بولنے نہیں دیا تھا۔۔
وہ تبھی گھٹنوں کے بل زمین پر گر کر پھوٹ پھوٹ کر رویا تھا۔۔

شاہ ویر بھی یہاں آ کر بے بس تھا کیونکہ گن پوائنٹ پر وہ خود ہوتا تو موت سے بھی بھڑ جاتا مگر سامنے اس کے بھائی اور اس کی گود میں شاہ زر کی ننھی سی جان اس کی گڑیا تھی۔۔۔

میر بھی شاہ زر کے گلے لگ کر بہت رویا تھا۔۔

تبھی ہوسپیٹل سے ایک لاوارث جلی ہوئی بچی وہ گھر لے کر گئے تھے۔۔جسے ربیع کا نام دے کر سپرد خاک کر دیا گیا تھا۔۔نہیں تو حرم نے مرجانا تھا اس نازک حالت میں،،،مرے ہوؤں کو بہت جلد صبر آ جاتا ہے مگر جو کھو جائیں ان کا صبر ساری زندگی نہیں آتا۔۔
مگر حرم کو جانے کیوں یقین نہیں آیا تھا کہ اس کی بچی مر چکی ہے،،،نا صبر آیا تھا۔۔

ایک کہرام ایک قیامت برپا ہوئی تھی سلطان مینشن میں۔۔

شاہ ویر سلطان نے زمین آسمان ایک کر دیا تھا،،مگر جولی کو جانے زمین کھا گئی تھی کہ آسمان،،،
شاہ ویر نے لندن بھی سارا چھان مارا تھا مگر نہیں جانتا تھا وہ مکار عورت ربیع کو لے کر انڈیا بھاگ چکی ہے۔۔اور زبیر کے پاس ہے۔۔

وقت گزرتا گیا،،،سب کو صبر آ گیا تھا سوائے میر کو،،،وہ رات کے اندھیروں میں چھپ کر اپنی پری کے لئے بہت رویا تھا۔۔

میر بھی اب روتے ہوئے سر جھکائے حرم کے سامنے مجرموں کی طرح کھڑا تھا،،، نیناں حیرت سے پھٹی آنکھوں سے وہ سب سن رہی تھی،،
اور بے حد شاکی اور پر شکوہ نگاہوں سے اپنے پاپا کو دیکھ رہی تھی جنھوں نے بھائی کی بیٹی کو بچانے کے لئے اپنی بیٹی کو بلی چڑھا دیا تھا۔۔

حرم ایک مرتبہ پھر سن کر زمین پر ڈھے سی گئی تھی جب نیناں بے تحاشہ روتی پھر اپنی ماں کی آغوش میں چھپی تھی۔۔

حبہ اور شاہ زر بھی رو دئے تھے۔۔
شاہ ویر حیرت زدہ سا نیناں کو دیکھ رہا تھا۔۔
پلوشہ نے سجدہ شکر ادا کیا تھا۔۔

میر تڑپ کر روتے ہوئے اپنی گڑیا کی جانب بڑھا تھا،،،
میری گڑیا،،،، میری بچی،،،، میر نے اسے پکڑ کر اپنے سینے میں بھینچ کر اپنی کھوئی پری کو محسوس کرنا چاہا کہ وہ زندہ ہے سہی سلامت اپنوں میں لوٹ آئی ہے۔۔

مگر نیناں نے حرم کے سینے میں منہ دے کر اپنے پاپا سے ناراضگی سے منہ موڑا تھا۔۔

کاش کہہ سکتی کہ اب کیوں تڑپے ہیں،، اس وقت کیوں نا بچا پائے

میر نے اپنی بچی کی ناراضگی دل کی گہرائیوں تک محسوس کی تھی۔۔
مگر گیا وقت سوکھی ریت کی طرح مٹھی سے پھسل چکا تھا۔۔جو لوٹ کر نہیں آنے والا تھا۔۔
مگر قدرت نے یہ ایک مہربانی کی تھی کہ سلطان مینشن کی بیٹی کسی طرح بھی سہی ان میں سہی سلامت لوٹ آئی تھی۔۔

رات کا وقت تھا نیناں حرم کی گود میں ہی منہ دئے لیٹی رہی۔۔
سب رو رو کر سنبھل چکے تھے۔۔مگر ان ماں بیٹی کا غم غلط ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا۔۔اب تو شاہ زین اور ربیع بھی نیناں اور حرم کے ساتھ لگے بیٹھے تھے۔۔
حرم اور نیناں دونوں شاہ میر سے ناراض ہوئیں تھیں۔۔وہ بہت بے چین تھا۔۔
مگر ابھی غم تازہ تھا اس لیے اس نے ماں بیٹی کو چھیڑنا مناسب نا سمجھا۔۔

مگر شاہ ویر سلطان نے ایک بہت اہم کام ضرور کیا تھا۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

رات کا وقت تھا وہ کھڑکی سے لگی کھڑی تھی۔۔

سارا دن اریش اس کے آگے پیچھے پھرتا رہا مگر دوبارہ مطی نے اس سے بات ہی نہیں کی تھی۔۔

تبھی وہ پھر روم میں ایک بڑی سی ٹرے لئے آیا۔۔

آؤ بیری کھانا کھا لو،،،، وہ سنجیدگی سے بولا،، مگر وہ اپنی جگہ سے ٹس سے مس نا ہوئی۔۔

وہ ٹرے ٹیبل پر رکھ کر اس کی جانب آیا۔ ہیے بے بی گرل چلو یار بھوک لگی ہے،، وہ نرمی سے بولا۔۔

مطی نے پھر اگنور کیا،، مگر اب کی بار اریش نے اس کی ویسٹ پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

جس سے وہ اپنی جگہ سے اچھلی۔۔
کیا تکلیف ہے دور رہو مجھ سے،،، وہ غرائی،، نہیں کھانا مجھے کچھ بھی،، بھوک لگی ہے تو خود کھا لو،،،
انداز ایسا تھا جیسے کہنا چاہتی ہو،، بھوک لگی ہے تو خود ٹھونس لو۔۔

نو بیری،،، جب تک تم نہیں کھاؤ گی میرے حلق سے بھی نوالہ نیچے نہیں اترے گا۔۔ اور ویسے بھی تم نے میڈیسنز بھی لینی ہے کھانا کھا کر۔۔۔

اب کی بار قریب آ کر اس نے مطی کی کمر کے گرد بازو حمائل کرنے کی کوشش کی تھی۔۔

وہ پھر بدکی۔۔ کیا بد تمیزی ہے،، دور ہٹو،، وہ چلائی

بے بی گرل،،، جب تک کھانا نہیں کھاؤ گی میں تمھیں ایسے ہی پریشان کرتا رہوں گا،، اسی لئے جلدی سے کھانا کھا کر میڈیسن لے کر سکون سے لیٹ جاؤ اگر مزید پریشان نہیں ہونا،، اریش نے اس کی نرم و گداز گال سہلاتے اطمینان سے بولا۔۔۔

مطی نے اس کا ہاتھ جھٹکا اور اس فضول آدمی سے اپنی جان چھڑانے کو ٹیبل کی طرف بڑھی۔۔

بھوک تو لگی تھی،، اسی لئے اسپیشل فش پلاؤ سکون سے بیٹھ کر کھائی۔۔

وہ بھی سامنے بیٹھ گیا۔۔

مگر مطی اگنور کر کے کھانے میں مشغول رہی،، چھوٹے چھوٹے نوالے لیتی وہ اریش کے دل میں اتر رہی تھی۔۔

مگراس کی ناراضگی اور نفرت نے اریش کے رگوں میں جابجا کانٹے کھبوڈالے تھے۔۔اس کا سکون چھین رکھا تھا۔۔

وہ کھانا کھا چکی تھی۔۔
اسی لیئے جاکر بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔
اریش ٹرے واپس لے کر گیا تھا۔۔ مطی نے اٹھ کر الماری چیک کی،، بہت سارے کپڑے تھے،،
شاید مطی کے لیئے ہی تھے،،اس نے ایک بلو کلر کا ڈریس نکالا جو قدر سادہ سا تھا۔۔
سب فراکس تھیں۔۔

وہ ڈریس لیئے واش روم گئی،،،شاور کھولا ٹھنڈا برف پانی تھا،،وہ ڈھیٹ بن گئی،،اب تو خود کی بھی پرواہ نہیں تھی،،دوپٹہ اتار کر اور اپنا ڈریس ہینگ سٹینڈ پر لٹکایا،۔۔

تبھی کلک کی آواز سے واش روم کا دروازہ کھلا تھا،،اور اریش گھبرایا سا اندر داخل ہوا۔۔
وہ اچھلی۔۔

یو چیپ،،،گھٹیا انسان یہ کیا کر رہے ہو،،،وہ چلائی،،

بیری کالم ڈاؤن ،،، آئم سوری ،،، میں ڈر گیا تھا کہ تم شاور سے باتھ نا لے لو،، یہ بہت ٹھنڈا پانی ہے،، صبر کرو،، وہ نظریں چراتا بولا

اور باتھ ٹب میں مخصوص نل سے گرم پانی بھر دیا۔۔
وہ یونہی نظریں چرائے باہر نکل کر ڈور لاک کر چکا تھا۔۔

وہ جھنجھلائی۔۔
اونہہ،، مجھے کوئی پرواہ نہیں،،، جو مرضی کرلے،،

وہ باتھ لے کر باہر نکلی،، مگر ہمیشہ کی طرح اپنی پیچھے گلے کی ڈوری میں الجھی جو کہ ہمیشہ سے حبہ باندھتی تھی۔۔

اریش روم میں داخل ہوا تھا۔۔ جب اسے یوں الجھے دیکھا،، وہ قریب آیا،،
MayI,,,,,,,,
حسرت سے پوچھا گیا۔۔

No,,,,,,,

نفرت سے جواب دیا گیا۔۔۔
مگر اریش نے اسے گھما کر دیوار کے ساتھ لگا دیا۔۔۔

یو،،،،

اشششششش،،، خاموش رہو بیری،،، وہ سنجیدگی سے بولا،، اب اس کے ہاتھ اس کی کمر کے پیچھے اس کی ڈوری میں الجھے تھے،،، اریش نے نرمی سے انھیں باندھ دیا۔۔

وہ اس کے بہت قریب تھا،، سانسیں سانسوں سے ٹکرائیں۔۔
مطی کا دل اچھل کر حلق میں آیا،،
مگر وہ نرمی سے پیچھے ہٹ چکا تھا۔۔

وہ اس کے لئے دودھ کا گلاس لایا تھا ہاتھ پر میڈیسن تھی۔۔
مطی نے بغیر بحث کیے میڈیسن لے لی تھی۔۔

مطربہ تھک چکی تھی،، صبح سے رو رو کر آنکھیں بھی جل رہی تھیں اور اب میڈیسنز نے زیر اثر نیند بھی آ رہی تھی۔۔

مگر بیڈ پر اب وہ براجمان تھا۔۔

وہ کاؤچ کی جانب بڑھی۔۔جب اریش اٹھ کر بیٹھا تھا۔۔

بیری بیڈ پر آؤ۔۔وہ سنجیدگی سے بولا۔۔

نو،،،ایک لفظی جواب تھا۔۔

میں پھر سے بیڈ سے باندھ دوں گا،،ادھر بھی اطمینان تھا۔۔

مطی نے اسے بری طرح گھورا،،،تم چیپ انسان میرے ساتھ ایسے زبردستی نہیں کرسکتے،،،

یہاں پاکستان میں تمہاری لینگویج میں اسے زبردستی کہتے ہیں،،،جبکہ میری ڈکشنری میں تو اس کا کچھ اور مطلب ہے،،وہ پھر سکون سے بولا۔۔مگر بیڈ سے اتر کر اس کی جانب بڑھا۔۔

مطی کا چہرہ خفت سے سرخ ہوا،،،اس سے گریز کرتے وہ بیڈ تک آئی تھی بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔
وہ پھر آکر اپنی سائیڈ بیٹھ گیا۔۔پھر نیم دراز بھی ہوگیا۔۔

اب لیٹ جاؤ بیری کہ بیٹھ کر رات گزارنی ہے۔۔وہ شرارت سے بولا۔۔

چپ چاپ سوجاؤ،،جب لیٹنا ہو گا لیٹ جاؤں گی،،وہ دانت پیس کر بولی۔۔
کافی دیر وہ اس کے سونے کا انتظار کرتی رہی۔۔
اریش نے کروٹ دوسری جانب لی تو وہ مجبوراً لیٹ گئ۔۔
اب بس ہو چکی تھی۔۔
لیٹتے ہی کچھ دیر بعد ہی وہ گہری نیند میں چلی گئ تھی۔۔

اریش نے مڑ کر دیکھا،،،وہ بلکل بیڈ کے کنارے پر اٹکی تھی،،،زرا سی بھی کروٹ لیتی تو نیچے جا پڑتی۔۔
اریش کھسک کر اس کے پاس آیا۔۔

بہت نرمی سے کمر میں ہاتھ ڈال کر اپنے سینے پر گرایا تھا،،،اب سکون آیا تھا،،۔
اس کے وجود کی مہک،،،،
اففففففففففففففف،،
اس نے لمبی سی سانس بھر کر یہ خوشبو روح تک کھینچی تھی۔۔

پھر بہت جلد وہ بھی نیند کی وادی میں کھویا تھا۔۔

اس کی بیٹی اس کے پاس تھی اب اسے دنیا میں کسی چیز کی طلب نہیں تھی۔۔

Continue,,,,,,,,,,,,,,,,

تجھے مڑ کر دیکھنا

ایسا ہی ہے

جیسا کوئی اندھا ہونے کے بعد

پھر سے آنکھیں پا لے

سہانا دو تین دنوں بعد اپنے پاپا کے گھر سے واپس سلطان مینشن آئی تھی۔۔
شاہ زین نے اپنے روم کی کھڑکی سے اسے آتا دیکھا تھا۔۔

پھر، ربیع نے اسے گھر میں چل رہی ساری پرابلمز بتائی تھیں۔۔

اب وہ کچن میں حرم کے لئے سوپ بنا رہی تھی۔۔
جب شاہ زین کچن میں داخل ہوا۔۔ کسی اور کو کچن میں نا پا کر وہ واپس جانے کے لئے مڑا۔۔
جب ایک مہربان سی کھنک کانوں میں سنائی دی۔۔

کچھ چاہیے آپ کو،،، سہانا نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔۔

ادھر مسکان گہری ہوئی۔۔ ڈمپل ابھرا جس کے درشن کرنے کے لئے سہانا بے قرار تھی مگر وہ ظالم بنا فوراً چھپا گیا۔
واپس مڑا،، سر میں درد تھا چائے پینی تھی۔۔ مگر یہاں تو کسی کو خیال ہی نہیں،،، خیر چھوڑو،،،

میں بنا دیتی ہوں،،، وہ منمنائی۔۔

گڈ،،، میرے روم میں دے جانا،،، وہ کہتا اپنے روم میں چلا گیا،، سہانا کی روح فنا ہوئی۔۔
مگر سوپ تو ریڈی تھا۔۔ وہ سوپ باؤلز میں ڈال کر حرم اور نیناں کو دے آئی۔۔ نیناں تو اسے شروع دن سے بہت سوئیٹ اور پیاری لگتی تھی۔۔ اب تو اور بھی انسیت سی ہو گئی تھی۔۔

فوراً آ کر چائے بنائی۔۔ کپ میں ڈال کر اب اس کے روم تک جانا موت نظر آ رہی تھی۔۔
مگر جی کڑا کر کے اس کے روم تک آ ہی گئی۔۔ ڈور ہلکا سا ناک کیا۔۔

یس کم ان،،، وہ جو منتظر ہی بیٹھا تھا۔۔ فوراََ سیدھا ہو کر بیٹھو۔۔
ان دنوں اس نے سہانا کو شاعری اور اوٹ پٹانگ میسجز سینڈ کر کے خوب ناک میں دم کیا تھا۔۔
وہ ڈری سہمی رہنے لگی تھی۔۔

اب بھی روم میں آ کر ٹیبل پر کپ رکھا اور واپس مڑنے لگی۔۔ تبھی کچھ خیال آنے پر واپس مڑی۔۔ اور بری طرح انگلیاں چٹخانے لگی۔۔

شاہ زین نے بغور اسے دیکھا ریڈ کرتی شلوار میں دوپٹہ اوڑھے وہ نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔۔

کچھ کہنا ہے،،،؟

جی۔۔وہ میں نے آپ کو بتایا تھا کہ کوئی مجھے پریشان کرتا،،،آپ نے کہا میرا وہم ہے،،یہ وہم نہیں ہے یہ دیکھیں یہ میسجز،،
سہانا نے اپنا فون اس کے آگے کیا۔۔

جو کہ اس نے تھام کر سائیڈ پر رکھ دیا سہانا کو حیرت ہوئی۔۔

اس چھوڑو میں تمھارے منہ سے سننا چاہتا ہوں،،کیا کہتا ہے وہ۔۔شاہ زین لاپروائی سے بولا۔۔اور اب اس کے مقابل پینٹ کی پاکٹوں میں ہاتھ ڈالے بے نیاز سا کھڑا تھا۔۔

عجیب اوٹ پٹانگ سے میسجز ہوتے ہیں اور شاعری،،وہ نگاہیں جھکا کر بولی۔۔

کیا،،،،؟سناؤ؟شاہ اطمینان سے بولا۔۔
اس کی فرمائش پر سہانا نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اسے حیرت سے دیکھا۔۔

شاہ زین کے قدم آگے بڑھ رہے تھے اور سہانا کے لاشعوری طور پر پیچھے۔۔ پھر جب پیچھے دیوار آئی تو اسے رکنا پڑا۔۔

شاہ زین نے اس کے دائیں بائیں دیوار پر ہاتھ رکھے۔۔

میں نے پوچھا کیا شاعری بھیجتا ہے مجھے سناؤ،،، وہ پھر اطمینان سے بولا

مجھے نہیں سنانی،،، جانے دیں مجھے،،، وہ جھنجھلا کر بولی،، وہ کیا مسئلہ سنا رہی تھی اور مسٹر اکڑو کی انوکھی فرمائشوں کا پروگرام جاری ہو گیا تھا۔۔

پہلے تو سنا دیا کرتی تھیں،،،،، وہ لاپروائی سے بولا

تو خفت سے اس کا چہرہ سرخ ہوا۔۔

مگر شاہ زین نے اچانک جھک کر اس کے کان کے قریب اسی مخصوص سرگوشی میں مخصوص فقرہ دہرایا۔۔

دل کو یہ آرزو تھی کوئی دلربا ملے،،،

سہانا کا وجود زلزلوں کی زد میں آیا تھا،، پھٹی پھٹی آنکھوں سے سامنے کھڑے شخص کو دیکھا۔۔جواب شرارت سے گہرا سا مسکرا رہا تھا۔۔
اب نظر ہاتھ پر پڑی تو اپنے دانتوں کا نشان بھی نظر آیا تھا۔۔
سیکنڈوں میں اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری تھیں۔۔

آپ،،، شاہ زین وہ آپ تھے،، تو آپ نے اس طرح بدلہ لیا مجھ سے،، میرا کانفیڈینس بریک کر کے،،، میری عزتِ نفس کو مجروح کر کے،،
سہانا نے شکوہ کیا۔۔

شاہ زین کا ڈمپل غائب ہوا۔۔۔نو سہانا،،، ایسا،،،،،

مگر وہ اس کا ہاتھ جھٹک کر غصے سے وہاں سے جا چکی تھی۔۔

لو جی نواں کٹا کھل گیا ہے،،،،

شاہ زین نے ماتھا پیٹا،،، بے وقوف،،، پاگل لڑکی،،، بلکہ واقعی سہانا بے بی ہے۔۔سارے رومینٹک موڈ کی بینڈ بجا دی،،

شاہ زین نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے سرد آہ بھری۔۔
چھوڑوں گا نہیں تمھیں تو میں سہانا بے بی،، اس نے دانت کچکچائے۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

پریہا اور جلال واپس جا چکے تھے،، مگر ظہان نے کچھ دن اور رکنے کا بولا تھا۔۔

شام کا وقت تھا۔۔وہ اپنے والدین کو ائیر پورٹ پر چھوڑ کر آیا تھا۔۔
اب خیال آیا کیوں نا ربیع کے ساتھ لونگ ڈرائیو پر جایا جائے اور باہر کھانا کھایا جائے۔۔

ہمم خیال تو اچھا ہے ظہان جلال جعفری،،، وہ حرم سے پوچھ کر ربیع کے روم تک آیا۔۔
دروازہ ناک کر کے اندر داخل ہوا تو وہ سامنے ہی بیڈ پر بیٹھی انہماک سے کارٹون دیکھنے میں مگن تھی۔۔۔
ظہان نے ٹھنڈی سانس بھری۔۔

ارے آئیے ظہان بھا،،،،،، میرا طلب ہے بیٹھیں،،،

نہیں بیٹھنا نہیں،، چلو ڈرائیو پر چلتے ہیں،، باہر ڈنر بھی کریں گے۔۔

مگر میں تو صرف ڈیڈ اور زین بھائی کے ساتھ باہر جاتی ہوں،،، وہ اطمینان سے بولی،،

مگر اب میرے ساتھ بھی جا سکتی ہو ناں،،، ظہان جھنجھلا کر بولا۔۔

صرف ایک شرط پر،،، اب اس نے ظہان کے دماغ کا بینڈ بجانے کا فل پروف پروگرام بنایا تھا۔۔

وہ کیا،؟ وہ حیرت سے بولا۔۔

میرے کچھ سوالوں کے سہی جواب دیں تو میں آپ کے ساتھ چلوں گی۔۔

اچھا پوچھو،،، ظہان نے اعتماد سے کہا۔۔ مگر

اچھاااااا،، تو یہ بتائیں وہ کونسا ڈریس ہے جو ہم پہنتے نہیں،،،

ظہان کے طوطے اڑے،، بتہیرا سوچا مگر

نہیں پتا،، ہار گیا،،

ایڈریس،،،، ہاہاہاہاہا،،، وہ کھلکھلائی ظہان نے اسے گھورا۔

اوکے دوسرا سوال اگر درخت ہم انسانوں جیسے ہوتے تو ان کا کیا نام ہوتا؟

افففف کہاں پھنس گیا،،، ظہان جھنجھلا گیا،، نہیں پتا،، تم بتاؤ۔۔

People
کے پیڑ،،،،، ہاہاہاہاہا،، وہ پھر ہنستی چلی گئی،، ظہان کا دل کیا ماتھا پیٹ لے،، اس چھوٹے پیکٹ بڑے دھماکے کو دیکھا جو پیٹ پکڑ کر ہنس رہی تھی۔۔

اچھا ایک اور۔۔ وہ شہادت کی انگلی اٹھا کر منت بھرے انداز میں بولی۔۔

نو۔۔۔ ظہان تڑخ کر بولا،،،

صرف ایک،،، بتائیں ایک چڑیا بھوکی ہے سامنے کھیر کا پیالہ ہے وہ کیوں نہیں کھا رہی کھیر،،، ربیع سنجیدہ سی ہوئی

کیونکہ کھیر خراب ہوگی،،، زہریلی ہوگی یا ایسا کچھ۔۔۔ ظہان نے تکا لگایا

نہیں بلکل ٹھیک ہے،، ربیع نے جواب ریجیکٹ کیا۔۔

مجھے نہیں پتا تم بتاؤ،،

کیونکہ چڑیا کو شوگر ہے،،، ہاہاہاہاہا وہ ایک مرتبہ پھر ہنسی۔۔

یہ دیکھو میری ماں،،، میرے جڑے ہاتھ،، کہیں نہیں لے جا رہا تمھیں،،، یہیں بیٹھو تم۔۔
وہ کہتا وہاں سے گدھے کے سر سے سینگ کی طرح غائب ہوا تھا۔۔

ربیع بے تحاشا ہنستی اپنی سینڈل پہن کر اس کے پیچھے لپکی،،
اب آخر اتنا تنگ کر کے اب جیب بھی تو ڈھیلی کروانی تھی۔۔ آئسکریم کھا کر۔۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

ہفتے بعد ویرا اپنے ایک مشن سے واپس لوٹا تھا۔۔
جاتے وقت جو اس کے ڈیڈ نے اسے فون کر کے اپنے آفس بلا کر کام کہا تھا وہ کام پورا کیے اب وہ دھیرے قدموں سے چلتا فائل ہاتھ میں تھامے اپنے ڈیڈ کے آفس داخل ہوا تھا۔۔

شاہ ویر فری ہی بیٹھا تھا،،، بیٹے کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔
وہ سامنے صوفے پر بیٹھ گیا۔۔

ڈیڈ، مجھے سمجھ نہیں آئی،،، اتنی جلدی ڈی این اے کی رپورٹ نہیں آتی مگر آپ کے اصرار پر میں نے یہ کام بہت جلد کروایا۔۔ یہ لیں اپنی رپورٹ،، اور بتائیں مسئلہ کیا تھا۔ وہ بہت الجھا ہوا تھا کہ اس کے ڈیڈ کو آخر یہ کیا سوجھی تھی کہ کسی کا ڈی این اے کسی سے میچ کروایا تھا۔۔

ویر نے وہ فائل ہاتھ میں لی۔۔۔ مسئلہ یہ تھا جونیئر کے نیناں شاہ زل سلطان،،،، تمھارے چھوٹے پاپا شاہ میر سلطان کی بیٹی ہے،، جسے جولی نے بچپن میں کڈنیپ کر لیا تھا،،، شاہ ویر نے سکون سے بولتے اپنے بیٹے کے سر پر بم پھوڑا،،

واٹ،،،،،، یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ ڈیڈ،،،

سچ بول رہاہوں،،، اور پھر شاہ ویر نے ساری حقیقت جونئیر کو بتا دی۔۔ وہ حیرت سے سنے گیا۔۔

توڈیڈ اگر آپ کو سچائی پتہ چل ہی گئی تھی،، اور اس کی باڈی پر برتھ مارک بھی موجود ہے تو آپ نے یہ ڈی این اے ٹیسٹ کیوں کروایا۔۔ وہ لاپروائی سے باپ سے نظرے چراتا ونڈو کے باہر دیکھتا بولا۔۔

یہ میں نے اپنے لئے نہیں،،،،،، تمہارے ہاتھوں سے،،، تمہارے لئے کروایا ہے،،، ایجنٹ ہو ناں،،،،،، ثبوت سے کم پہ مانتے نہیں،،، میرے سامنے کھول کر دیکھو اسے۔۔۔

ڈیڈ پلیز،،، وہ خفت و شرمندگی سے سرخ چہرہ لیے شاہ ویر کو دیکھنے لگا۔۔

اچھا اسے میری خواہش ہی سمجھ لو،،، رپورٹ کھول کر دیکھو،، شاہ ویر کے چہرے پر سکون تھا،،، شاہ زل نے اپنے ڈیڈ کی خواہش کے احترام رپورٹ کھول کر پڑھی تھی۔۔۔
جس میں صاف صاف لکھا تھا کہ
شاہ میر سلطان اور زینناں سلطان کے ڈی این اے ہنڈرڈ پرسنٹ میچ کرتے تھے۔۔۔

شاہ زل کے رگ و پے میں سکون کی لہر دوڑی۔۔۔

ڈیڈ بس بھی کریں،،، اس نے رپورٹ شاہ ویر کے سامنے رکھی اور جھنجھلایا سا بولا۔۔

بس تو تم کرو شاہ زل سلطان،،، شاہ ویر سنجیدگی سے بولا،،
میری بات غور سے سننا،،، اور سمجھنا،،، جونئیر،،،،، اب تمھارا ییناں سلطان کے بارے میں کیا گیا ہر شک وشبہ،، ہر بد اعتمادی رد کی جاتی ہے۔۔۔۔ اپنا لو اسے،، فائدے میں رہو گے،، تم نہیں جانتے حرم اور میران دنوں،، ییناں کو لے کر کتنے ٹچی ہو رہے ہیں،،، اس بچی کے ساتھ تمھاری زرا سی بھی بد سلوکی اب سلطان مینشن میں برداشت نہیں کی جائے گی،،، تو بہتر یہی ہے کہ اگر اپنی بیوی سے ہاتھ دھونا نہیں چاہتے،، اسے اپنی زندگی میں ایک مقام دو،،
نہیں تو حرم اور میر کوئی سخت قدم لینے میں ایک پل بھی نہیں سوچے گے۔۔

سوچ ہے ڈیڈ آپ کی،،، شاہ زل کا سر سراتا لہجہ،،، شاہ ویر چونکا مگر خاموشی سے بیٹے کو دیکھے گیا۔۔
یہ صرف سوچ ہی ہو سکتی ہے،،،، کسی کی ڈیڈ کہ اسے کوئی مجھ سے الگ کر سکتا ہے یا چھین سکتا ہے،، وہ شاہ زل سلطان کی ہے اور مرتے دم تک میری ہی رہے گی،، میں تو اس کی سانسیں بھی اپنی دسترس میں چاہتا ہوں اور مجھے اس سے الگ کیے جانے کی بات کی جا رہی ہے۔۔ سٹرینج،،،،،

وہ استہزیہ بولا۔۔

اس کے لہجے میں الگ طرح کا ہی جنون اور دیوانگی تھی۔۔

شاہ ویر نے غور سے بیٹے کو دیکھا،،،، تو پھر بار بار کیوں چوٹ پہنچا رہے ہو اسے جونئیر،،،

وہ اٹھ کر کھڑا ہوا۔۔۔ مرحم بھی تو لگاتا ہوں ڈیڈ۔۔

کدھر جا رہے ہو،،،

گھر جا رہا ہوں،،، وہ لاپروائی سے بولا،، اور فوراً وہاں سے نکلا۔ شاہ ویر کو ہنسی آئی۔۔
گدھا،،،،،

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

وہ سلطان مینشن کے لاؤنج میں پہنچا تھا،،، سب وہیں موجود تھے۔۔
ویر نے بلند آواز میں سلام کیا اور اپنے روم میں آیا۔۔

ایک بے چینی ایک بے قراری سی تھی اور وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ چین اور قرار کدھر ہے۔۔

روم میں آیا تو ڈریسنگ کے پیچھے کچھ کھٹ پٹ سنائی دی۔۔
دل کی مرادیوں پوری ہو جائے گی سوچا نہیں تھا۔۔ دل کی دھڑکن بے ترتیب ہوئی تھی سامنے نیناں کو دیکھ کر جو ڈریسنگ میں دھلی ہوئی آئرن شدہ شرٹس ترتیب سے رکھنے میں مصروف تھی۔۔

اس نے پیچھے مڑ کر ڈور لاک کیا اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اس تک آیا۔۔

قدموں کی آہٹ سن کر پیچھے مڑ کر دیکھا تو سٹپٹائی۔۔

ویر نے غور سے اس کا ہوائیاں اڑا چہرہ دیکھا۔۔۔ یہ کانچ کلرڈ آنکھیں ہمیشہ کہیں دیکھی دیکھی لگتی تھیں۔۔

ہٹیں سامنے سے مجھے جانا ہے،،، وہ الماری بند کرتی اس کی طرف مڑتی،،،،، کڑوا سا منہ بنا کر بولی۔۔

تمہارا زخم ٹھیک ہے،،،؟ وہ پوچھ بیٹھا۔۔

آپ سے مطلب،،، ہٹیں سامنے سے،،،
آج اس کے لہجے میں کانفیڈینس تھا۔۔اور اکڑ بھی،،،
جو کہ ویر سلطان کے سامنے زرا پانی ہی بھرنے والی تھی۔۔

مجھے ہی تو مطلب ہے نیناں شاہ زل سلطان تم سے،،، وہ کیا؟ ابھی بتاتا ہوں،،
بڑی تیزی سے ویر نے اسے ڈریسنگ کی طرف گھما کر اسے ڈریسنگ ساتھ لگا کی کمر سے زپ کھولی تھی،، کندھے سے شرٹ نیچے کھسکا کر زخم کے نشان پر دہکتے لب رکھے۔۔

نیناں کی روح فنا ہوئی،، بری طرح جھٹپٹائی۔۔چھوڑیں مجھے،،، یہ کیا بدتمیزی ہے،،، وہ غرائی

اب ویر نے اس کے پیٹ پر ہاتھ لپٹا کر اسے بری طرح اپنے سینے میں بھینچا تھا۔۔ایک ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھ کر ڈریسنگ کے ساتھ لگایا ہوا تھا۔۔

جب پچھلی گردن جا بجا پر حدت ہونٹوں کو لمس محسوس ہوا،،
وہ دن میں ہی نیناں کو چاند تارے دکھا گیا تھا۔۔
ششش،،،،،، شاہ زل چھوڑیں مجھے،،،

ناچھوڑا تو،،،، ویر اطمینان سے بولتا اسے اپنی جانب گھما کر ڈریسنگ سے لگا یا۔۔اس کے بے حد قریب وہ نیناں کی اتھل پتھل ہوتی دل کی دھڑکنیں تک سن سکتا تھا،،

تو میں مما کو بلا لوں گی،،، نیناں نے شاہ زل کو اس دن والی دھمکی دی۔۔

رئیلی،،، اور بلا کر انھیں لائیو شو دکھاؤں گی،،، بائی داوے کہو گی کیا ؟ کہ آئیں دیکھیں اتنے دنوں بعد میرا شوہر گھر لوٹ کر مجھ سے سکون حاصل کر رہا ہے ؟ آپ بھی دیکھ لیں۔۔

وہ بظاہر سنجیدگی سے کہتا اس کا مذاق اڑاتا بولا مگر آنکھوں میں بے تحاشا شرارت تھی۔۔

شاہ زل پیچھے،،،،،،، اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی شاہ زل نے اس کے گداز ہونٹوں سے اپنے ہونٹ الجھائے تھے۔۔
نیناں نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے دور کرنے کی کوشش کی مگر ناکام۔۔
ویر کے عمل میں شدت اور لمس پر حدت پگھلاتا ہوا تھا۔۔
نیناں کی بیک بون میں سرسراہٹ ہوئی،، ویر کے اتنی شدت بھرے لمس نے اس کی سانس اٹکائی۔۔

وہ اس کے بری طرح مچلنے کے باوجود خود کو سیراب کرنے میں مصروف تھا جب دروازے پر ہلکی دستک ہوئی۔۔

وہ نرمی سے پیچھے ہٹا۔۔ مگر ایک خونخوار نگاہ ڈور پر ڈالی تھی۔۔
نیناں کو دیکھا تو وہ بری طرح اپنا سانس ہموار کرنے میں مصروف تھی۔۔

تبھی اس نے آگے بڑھ کر ہاتھ اس کی کمر کے پیچھے لے جا کر خود کی کی گئی گستاخ کا ازالہ کرتے ہوئے ادھ کھلی زپ بند کی تھی۔۔

اس کا دوپٹہ نے پھر ویر کی قدم بوسی کی۔۔
وہ بھاگنے لگی جب ایک مرتبہ پھر اس کی کلائی ویر کی دہکتی گرفت میں آئی تھی۔۔
جھٹکا سے پھر اپنی جانب کھینچا۔۔

دماغ ٹھکانے پہ رکھا کرو نیناں سلطان،،، ہر بار دوپٹہ بھول جاتی ہو میرے روم میں،،، دوپٹے کا کیا فائدہ،،، کسی دن خود کو بھی بھولو تو فائدہ بھی ہو،،،،

وہ کہتا اپنا ڈریس لے کر واش روم جا چکا تھا،، نیناں نے فوراً دوپٹہ اٹھایا،،،

اونہہہہہ ڈریمون نہیں یہ تو سر پھرے غصیلے جیان ہیں،،،

بھاگ کر دروازہ کھولا۔۔

ربیع تھی۔۔

آپو آپ،،، میں تو بڑی مما کے کہنے پر بھائی کو بلانے آئی تھی۔۔

وہ فریش ہو رہے ہیں چلو،،،، وہ ربیع کو لیئے،،،،، اس مونسٹر کی دسترس سے دور گدھے کے سر سے سینگ کی طرح غائب ہوئی تھی۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

ایک ہفتہ ہو چلا تھا مطی کو اس کمرے میں رہتے۔۔۔
اریش نے دن رات ایک کر دیا تھا اس کا خیال رکھنے میں۔۔

اب تبدیلی یہ ہوئی تھی کہ مطی نے اس بے حس شخص کے آگے ،،، ،مجھے جانے دو مجھے جانے دو کی گردان لگانا چھوڑ دی تھی۔۔

اریش کہیں گیا ہوا تھا۔۔
موقع مناسب تھا۔۔اس پنجرے سے نکل کر فرار ہونے کا۔۔
اس نے سر سے پن نکال کر دروازہ کھولنے کی کوشش کی جو کہ تھوڑی دیر بعد کامیاب بھی ہو گئی۔۔

دروازہ کھول کر دبے قدموں باہر آئی۔۔ بہت ہی خوابناک سا کاٹیج تھا۔۔
وہ کاٹیج سے نکلی۔۔بیرونی دروازے کے پاس گارڈ بیٹھا تھا۔۔
اس نے تھوڑا آگے ہو کر ایک پتھر اٹھایا اور دوسری جانب اچھال دیا۔۔

گارڈ الرٹ ہوا اور دوسری جانب دیکھنے گیا کہ کون ہے۔۔ برف باری مسلسل ہو رہی تھی۔۔
گارڈ وہاں سے ہٹا تو وہ بیرونی دروازہ پار کر گئی۔۔

سبز فراک،،چوڑی دار پاجامہ،،، پاؤں میں سینڈل اور کندھوں پر صرف ایک گرم شال اور وہ بے وقوفوں کی طرح اس برف باری میں نکل آئی تھی۔۔

مگر کچھ ہی دور جا کر ایک جانے پہچانے آہنی سینے سے پھر ٹکرائی۔۔ گھبرا کر سامنے زرا اوپر دیکھا تو اریش کے چہرے اس قدر خطرناک تاثرات تھے کہ ایک مرتبہ تو مطی کی بیک بقن میں بھی سر سراہٹ ہو گئی۔۔

بہت جلد وہ اس بازو سے نرمی سے تھامے واپس لانے لگا مگر وہ مزاحمت کرنے لگی۔۔
چھوڑو مجھے،،، اریش چھوڑ دو،،، وہ جھنجھلائی۔۔

مگر اریش ایک جھٹکے سے اسے کھینچ کر اپنے بازوؤں میں اٹھا چکا تھا۔۔

چھوڑو مجھے،، اس نے غراتے ہاتھ پیر چلائے

اسے واپس لاتے اریش کے چہرے پر اس قدر بھیانک سنجیدگی تھی کہ وہ اندر ہی اندر کانپ کر رہ گئی

وہ کاٹیج واپس آیا تھا،،، اریش کی بانہوں میں میڈم کو دیکھ کر اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑی تھیں۔۔
اریش نے مطی کو نیچے اتارا اور اس تھر تھر کانپتے اس کے جسم پر اپنی گرم جیکٹ پہنائی تھی۔۔

پھر وہ بیلٹ نکلے گارڈ کی جانب لپکا تھا،،، اور اپنی بیلٹ سے اسے دھنکا تھا۔۔

مطی خوف سے پھٹی آنکھوں سے اریش کا یہ جنونی روپ دیکھ رہی تھی۔۔

سر معاف کر دیں غلطی ہو گئی مجھ سے۔۔۔

یو باسٹرڈ،،، تمھاری اس لاپرواہی کا کیا نتیجہ نکل سکتا تھا جانتے ہو،، اسے ٹھنڈ لگ سکتی تھی،،، اریش اسے ادھیڑتے مسلسل بول رہا تھا۔۔ وہ راستہ بھٹک سکتی تھی،،، مجھ سے پھر دور ہو جاتی،،، کوئی حادثہ ہو جاتا،،، کون زمہ دار،،،،

سٹاپ،،، مطی چلائی،،، چھوڑو اسے پاگل انسان،، وہ اریش کے سامنے آئی۔۔
اریش کا ہاتھ رکا۔۔

بیری ہٹو سامنے سے،،، وہ سرخ آنکھیں لئے بولو۔۔۔

مطی نے پیچھے مڑ کر اس مسکین کو دیکھا،،، ہیے یو جاؤ تم،، اپنا کام کرو،،، گارڈ سر جھکائے کھڑا تھا۔۔
میں نے کہا جاؤ،،،

گارڈ باہر چلا گیا۔۔ اینڈیو،، وہ اریش کی جانب مڑی،،، بھاگی تو میں تھی،،، غلطی میں نے کی،،، سزا بھی مجھے دو،،،، تو مارو مجھے،،، کم آن،،،
وہ اس کے سامنے آئی تھی۔۔۔

رات کے وقت وہ سب ڈنر کے لئے ڈائیننگ ٹیبل پر موجود ہے۔۔ نیناں حبہ اور حرم کے بیچ میں بیٹھی تھی اور سہانا حرم کے بائیں سائیڈ پر۔۔

حبہ کو اب ہفتے بعد کہیں جا کر سکون آیا تھا جب شاہ زر نے وہ چٹ اسے بھی پڑھائی تھی۔۔اور سب گھر والوں کو بھی،،

مگر جونیئر ویر سکون سے ہر گز نہیں بیٹھا تھا۔۔

شاہ زل نے کن اکھیوں سے سامنے کا منظر دیکھا جہاں دونوں چھوٹی ممیاں پاس بیٹھی نیناں سلطان کے ناز نخرے اٹھانے میں مصروف تھیں۔۔

اس نے سرد سی آہ بھری۔۔

شاہ زین اس کے ساتھ والی چئیر پر بیٹھا تھا۔۔

حرم بار بار سہانا بے بی کو بھی فل پروٹوکول دے رہی تھی۔۔ادھر ظہان نے دیکھا بڑی مما نے ربیع کو سر پر بٹھانے کی کسر چھوڑی تھی بس۔۔

اور ہمیں تو سڑکوں سے پکڑ کر لائیں ہیں ہماری مائیں،،، شاہ زل کو تپ چڑھی۔۔بڑبڑاہٹ قدرے بلند ہی تھی۔۔

بھیا،،، کچھ جلنے کی سمیل آ رہی ہے،،، ربیع نے ویر کو چھیڑا۔۔

تم تو کچھ بول ہی نہیں سکتیں ربیع،،، کیونکہ تم بھی جونئیر کے عہدے پر فائز ہو گئی ہو۔۔ کسی نے تمھاری جگہ لے لی ہے جونئیر ربیع،،،

شاہ زل نے ایک گہری نگاہ اس دشمنِ جاں پر ڈالتے ہوئے ربیع کو چھیڑا اور جونئیر پر زور دیتے ہوئے اپنا حساب بے باک کیا۔۔

ربیع نے سچ مچ رونی سی شکل بنائی تو پری نے بیٹے کو گھورا،،، کیوں آگ لگا رہو ہو شاہ زل،،، چپ چاپ کھانا کھاؤ

اونہہہہ ان کا بس چلے تو منہ سے نکلنے والے شعلوں سے ہی سامنے والے کو جلا دیں۔۔۔ ڈوریمون۔۔۔ یہ نیناں کا فرمان تھا جو کہ وہ بس دل میں ہی بڑبڑا پائی۔۔

ادھر سہانا اپنی جگہ سے اچھلی تھی،،،
کیا ہوا سہانا،،، حرم نے کہا،،

کچھ نہیں مما،، گرم نوالہ کھا لیا،،، ٹیبل کے نیچے سے اپنے پاؤں پر رینگتا کچھ محسوس ہوا تو سہانا نے اپنے پاؤں پیچھے کرتے ہوئے کہا۔۔

مگر سامنے بیٹھے شخص کو بری طرح اگنور کیا۔۔

مما میرا پیٹ بھر گیا،، حرم نے نیناں کی پلیٹ میں اور چاول ڈالنے چاہے تو وہ روہانسی ہوئی۔۔

تھوڑے سے اور کھالو،،،، کھایا ہی کتنا ہے،، حرم نے کہا مگر نیناں نے برا سا منہ بنایا۔۔

سڑی بھنڈی،،،، شاہ زل کو پھر وہ برا سا منہ بناتی دیکھ،،،،، کچھ یاد آیا۔۔

چھوڑو بھئی،،، میرا بھی ہو گیا،، اب میں اور میری بیٹی لاؤنج میں بیٹھ کر باتیں کریں گے،،، شاہ میر بھی اپنی جگہ سے اٹھا اور نیناں کی جانب بڑھا۔۔

مگر،،،
نہیں انکل مجھے آرام کرنا ہے،،، وہ کہتی اپنے روم میں جا چکی تھی۔۔

میر کے چہرے پر سایہ سا لہرایا۔۔ایک ہفتہ ہو چلا تھا ماں بیٹی کی ناراضگی کو طول پکڑے،،، نیناں کا اپنے پاپا کو انکل کہنے پر اس کی آنکھیں نم ہوئیں تھیں۔۔جو کہ اس نے سب سے چھپانے کی کوشش کی۔۔

مگر شاہ زل سلطان کی نگاہوں نے وہ نمی دیکھتے ہوئے اپنے اندر تک اترتی محسوس کی تھی۔۔
دل تو کیا ابھی جائے اور ظالم لڑکی کا مزاج درست کر دے۔۔
جب سب اپنے اپنے روم میں چلے گئے تو جونیئر اٹھ کر شاہ ویر کے پاس آیا تھا۔۔ماتھے پر ڈھیروں بل تھے۔۔

یہ چل کیا رہا ہے ڈیڈ،،،،چھوٹے پاپا سے اس کا رویہ،،،

ناراض ہے اپنے باپ سے،،،جس نے اپنی بھائی کی بیٹی کو بچانے کے لئے اسے خود سے دور کرتے ایک جہنم میں جھونک دیا۔۔ نہیں تو آج اس کی جگہ مطی ہوتی۔۔اس حادثے سے وہ پورے تیئس سال اپنے سگے ماں باپ سے دور ایک مصنوعی اور دھوکے والی زندگی گزار رہی تھی۔۔۔یہ کتنا اذیت ناک ہوگا۔۔۔
شاہ ویر نے سرد سی آہ بھری۔۔

مگر اسے اب چھوٹے پاپا کے ساتھ اس طرح نہیں کرنا چاہیے،،،،شاہ زل کو میر کی آنکھوں کی نمی چین نہیں لینے دے رہی تھی۔۔

میں ابھی مزاج درست کرتا ہوں میڈم کے،،، اس نے دانت پیس کر کہا۔۔

کوشش بھی مت کرنا جونئیر،،، نہیں تو حرم نہیں چھوڑے گی تمھیں،، یہ نا ہو ایک باپ کی سفارش کرتے ایک شوہر ہاتھ ملتا رہ جائے،،،،

شاہ ویر نے چھیڑا تو وہ بھی مسکرا دیا اور اپنی جگہ سے اٹھا،،، یہ تو زرا نا ممکن ہے ڈیڈ،، آپ کی بہو کے کسے بل نکالنے میں مجھے بڑا مزہ آئے گا،،،
اس نے ایک آنکھ دبائی۔۔۔

تو شاہ ویر ہنس پڑا،،
آج شاہ زل کو رات کے وقت کچھ کام تھا تو وہ اپنے ڈیڈ سے بولتا سلطان مینشن سے باہر نکلا تھا۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

نیناں اپنے روم میں تھی۔۔۔ بیڈ پر نیم دراز اس نے آنکھیں موند رکھیں تھیں،،،
جب ایک من پسند ڈمپل والا منظر آنکھوں کے پردے پر لہرایا،،
تبھی فون رنگ ہوا۔۔۔

بیرونِ ملک کا نمبر تھا۔۔۔اسے حیرت ہوئی،،، مگر جینفر کا سوچ کر اٹھا لیا۔۔۔

یس،،، مگر سامنے سے جو مکروہ آواز سنائی دی تھی اس نے نیناں کے رونگٹے کھڑے کیے تھے۔۔

بھول گئیں کہ یاد کرواؤں کی میں کون بول رہی ہوں لینا زبیر،،،،،، جولی نے مکروہ لہجے میں کیا۔۔

یاد ہے مجھے،،، مگر بھول جانا چاہتی ہوں تمہارے مکروہ اور فریبی چہرے کو،،، اپنے پیرنٹس کے بیچ رہ کر،،، اب فون رکھو اور خبر دار مجھے کال کی آئندہ،،، نیناں غرائی۔۔۔

ہاہاہا،،، پھر بھی بھول نہیں پاؤگی لینا،،، کیونکہ مطربہ شاہ زرسلطان میرے پاس ہے،،، لے کر آیا تھا تمھارا بھائی اسے یہاں،،، مگر افسوس اس کی حفاظت نہیں کرپایا،،، اب پڑا ہے ٹوٹی ٹانگوں کے ساتھ میرے بیسمنٹ میں۔۔۔

واٹ،،،، کیا بکواس کر رہی ہو تم،،، جھوٹ بول رہی ہو،،، کوئی نئی چال نیا حربہ،،، میں جانتی ہوں،،، وہ چلائی۔۔

نہیں یقین آ تا تو اس اپنی وفادار کتیا جینیفر سے پوچھ لو،، ، جولی نے جینیفر کو فون دیا،،،،

ہاں نیناں یہ سچ کہہ رہی ہے،،، جینیفر کے الفاظ نہیں ہتھوڑا تھے جو نیناں کی سماعتوں پر بجے تھے۔۔۔

اب غور سے سنو لینا،، مجھے مطربہ سلطان سے زرا بھی دلچسپی نہیں،، مجھے تم چاہیے ہو،،، جتنی دیر لگاؤ گی،،، اتنا ہی مطربہ سلطان کی جان و عزت کے لئے خطرہ بڑھے گا،،،، میں جانتی یوں تم پکی کھلاڑی یو اپنا ویزہ پاسپورٹ ہر پیپر لے کر نکلی تھی یہاں سے،،، اب چپ چاپ ابھی اور اسی وقت وہاں سے نکلو اور لندن کے جہاز میں بیٹھ جاؤ،، ائیر پورٹ پر موجود میرا آدمی تمھیں ٹکٹ دے دے گا،،،
سمجھیں
میرے بندوں کی نظر رہے گی تم پر،،،، ویر سلطان یا کسی کو بھی بتانے کی گستاخی کی تو مطربہ سلطان کے ٹکڑے ٹکڑے کردوں گی۔۔

جولی نے فون رکھا۔۔۔
نیناں تڑپ گئی اور بال مٹھیوں میں بری طرح جکڑے تھے،،،

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

کلی دل کی اچانک کھل گئی ہے

کوئی کھوئی ہوئی شے مل گئی ہے
یہ کس انداز سے دیکھا ہے تو نے
زمین پیروں تلے سل ہل گئی ہے

مطی اب اس کے روبرو کھڑی اس کی آنکھوں میں دیکھنے میں مصروف تھی۔۔
جو سنجیدگی سے کھڑا مطی کو غور سے دیکھ رہا تھا۔۔

میں نے کہا مارو مجھے،،، ڈائمن ڈیول،،، بلکہ ایسا کرو بیلٹ رکھو اور کوئی تلوار لاؤ،،، جس سے،،،،،،،

بیری،،،،،، وہ دھاڑا،، اور اس کا بازو پکڑ کر اندر روم میں لے آیا۔۔ دونوں بازوؤں سے تھام کر اسے دیوار سے لگایا۔۔
گرفت میں نرمی تھی۔۔ مگر آنکھوں میں جنون۔۔

بے بی گرل بھول جاؤ اس روح تک کو تکلیف پہنچانے والے وقت کو،،، اس حادثے کو،،، اس زخم کو،،، جس نے ہمارا سب کچھ چھین لیا ہم سے،، ریکویسٹ ہے ڈمپل گرل پلیز،، میں ڈائمن نہیں اریش ہوں صرف تمہارا اریش۔۔

اریش کی آنکھوں سے آنسو بہے،، چہرہ ہاتھوں کے پیالوں میں بھر کر ماتھے سے ماتھا ٹکایا۔۔

وہ جو اس واقعے کا ذکر تک نہیں کرتی تھی،،، اب نارمل ہونے پر خود ہی ذکر کر بیٹھی تھی۔۔
کیونکہ ایک مرتبہ تو بھڑاس نکالنی ہی تھی۔۔

نو ڈائمن،، تم صرف ایک بے رحم اور سفاک ڈائمن ڈیول ہو،،، کبھی نہیں بھولوں گی،، نا تمھیں بھولنے دوں گی،،
وہ اب اس کے ہاتھ جھٹکتی اس کا گریبان جھنجھوڑ کر بولی تھی۔۔۔ کیونکہ اس حادثے نہیں تمھارے اس وار نے میری روح،، میری محبت میرے اعتماد اور بھروسے کا خون کیا تھا،، سب کچھ چھین لیا تھا مجھ سے،، میری کوکھ اجاڑی تھی۔۔ نفرت ہے مجھے تم سے ڈائمن ڈیول،،، نہیں رہنا میں نے تمھارے ساتھ،،، دم گھٹتا ہے میرا،،، مجھے جب بھی موقع ملا میں یہاں سے بھاگ جاؤں گی۔۔ نہیں رہوں گی تمھارے پاس،، آئی ہیٹ یو،،

وہ پھوٹ پھوٹ کر روتی اب زمین پر بیٹھتی چلی گئی تھی۔۔ اریش بھی اس کے سامنے گھٹنوں کے بل جھکا تھا۔۔

مجھے معاف کردو بیری ،،، اپنے اس گنہگار کو معاف کردو ،،، میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا ،،، ہمیں بھٹکایا گیا تھا ،، میں نے اپنی محبت کے ساتھ دھوکہ کیا تو قدرت سے سزا کے طور پر مجھے میرے ہی خون سے دھوکہ ملا ،، میرے تو سگے پیرنٹس نے مجھے دھوکہ دیا ،،، بیری میں کتنی تکلیف میں ہوں تم نہیں جانتی ،،، سب کچھ کھو چکا ہوں میں اب تمھیں نہیں کھونا چاہتا ،، مجھے معاف کردو۔۔

وہ بھی آج بہت ٹوٹی بکھری حالت میں تھا۔۔

جب بازو کی آستین سے چہرے صاف کرتا باہر نکلا تھا۔۔

باہر وہ اتنی زیادہ ٹھنڈ میں بھی جل رہا تھا ،، جب فون رنگ ہوا۔۔

وہ اگنور کر گیا مگر مسلسل چنگھاڑتے فون نے اپنی جانب متوجہ کر ہی لیا۔۔

نمبر دیکھا تو پارکر کا تھا ،، جو کہ اس کہ یہاں آنے کے دو دن بعد ہی لندن واپس چکا گیا تھا ،،، اریش نے یس کر کے کان کو لگایا۔۔

بولو پارکر ،،،

سر بہت بری خبر ہے ،،، پارکر کا لہجہ بھیگا ہوا تھا یوں جیسے کہ پتہ نہیں کتنا رویا ہو۔۔۔

بولو پارکر کیا ہوا،، تم روئے یو، جلدی بتاؤ مجھے،، اریش پریشان ہوا۔۔

سر وہ زلیل عورت جولی،،، جیل سے بیماری کا ناٹک کر کے ہوسپیٹل گئی،، وہاں سے اس کے بندوں نے اسے فرار کروالیا،،، اسے پتہ چل گیا کہ جینیفر میم لینا کی اور آپ کی وفادار ہے،، اس نے جینیفر سے سب کچھ اگلوالیا،، آپ کے بارے میں بھی اور لینا میم کے بارے میں بھی۔۔

واٹ،،،، آگے بتاؤ پارکر،،، پیشنس نہیں رکھ پا رہا میں،،،

سر اس نے کوئی ایسا جال بچھایا ہے کہ لینا میم خود ہی لندن چلی آئیں،،، شاید یہ پتہ پھینکا ہے مطربہ سلطان اس کے پاس ہے،،،،، آپ کچھ کریں روکیں انھیں،،، کسی بھی طرح

میں کچھ نا کچھ کرلوں گا تم مجھے اور انفاریشن دو،،،

سر لینا میم سلطانز کی ہی بیٹی ہیں،،، پارکر اسے سب بتاتا گیا،، وہ حیرت سے سنے گیا،،،
اور اب زلیل عورت جولی کو سب سے بڑی تکلیف اور ہاریہی لگ رہی ہے کہ لینا میم اپنے اصل پیرنٹس کے پاس کیوں پہنچ گئی ہے۔۔ اسی لئے وہ لینا میم کو مارنے کی سازش کر رہی ہے۔۔

تم بتاو پارکر تم رو کیوں رہے ہو،، تم اور جینیفر تو ٹھیک ہو ناں۔۔

سر اس نے جینیفر کو بہت ٹارچر کیا،،، وہ اپنا منہ نہیں کھول رہی تھی۔۔ مگر اس عورت نے اسے اتنی تکلیف پہنچائی کہ جینیفر کو وہ کرنا پڑا جو وہ چاہتی تھی۔۔۔ پھر جولی نے میری جینیفر کو مار ڈالا۔۔۔ وہ ایک مرتبہ پھر رویا۔۔۔ میں وہاں سے بہت مشکل سے بھاگا اور اب یہ انفاریشن بہت مشکل سے نکلوائی ہے آپ کے لیئے۔۔

اریش کی سینے میں نفرت کا ایک طوفان برپا ہوا تھا جیسے،،،،
پارکر تمہارا یہ احسان میں زندگی بھر نہیں بھولوں گا۔۔۔
ٹھیک ہے میں جلد تم سے دوبارہ کونٹیکٹ کرتا ہوں،،،

اریش نے فون رکھا اور جلدی سے اندر کی جانب لپکا،،،
مطی اب بیڈ پر نیم دراز تھی۔۔

بیری،، وہ مطی کے قریب آیا،،، بہت بڑی گڑبڑ ہو گئی ہے،،

اسے اس قدر پریشان اور گھبرایا دیکھ کر مطی سیدھی ہوئی اور سوالیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔۔

بیری نیناں کی جان و عزت خطرے میں ہے،،،، پھر اریش اسے سب بتاتا چلا گیا۔۔

وہ خالی خالی نگاہوں سے حیرت سے اسے دیکھتی رہ گئی۔۔
تم ویر سلطان کو کال کرو،،میں نے کہا تو،، میری بات کا اعتبار نہیں کرے گا،،،،، میں چلا جاتا مگر
اتنی جلدی یہاں سے نکل نہیں پاؤں گا،، باہر برف باری ہے اور رستے بند ہیں۔۔۔
اریش کی بے چینی قابل دید تھی۔۔

اس نے کال ملا کر فون مطی کو تھمایا،،

ادھر ڈرائیونگ کرتے ہوئے ویر کا فون رنگ ہوا،،یس کر کے ہینڈ فری کان کو لگائی،،،

یس،،،

ویر،،،،،،، مطی نے پکارا

ویر کو گاڑی کی بریک لگانا پڑی،،،

مطی از دیٹ یو،،،،،؟ کدھر ہو تم جلدی بولو، پاکستان میں ہی ہو ناں،،، یہ پاکستان کا نمبر ہے رائٹ،، جلدی بولو میں،،،، میں تمھیں لینے آؤں،،

ویر کالم ڈاؤن،،، میں جہاں بھی ہوں بلکل سیف اور ٹھیک ہوں،،، میری فکر مت کرو،،،
مطی نے ایک اچٹتی نگاہ سے سامنے کھڑے شخص کو دیکھا۔۔۔
پر اب جو بول رہی ہوں وہ غور سے سنو،،، نیناں کی جان خطرے میں ہے۔۔

پھر مطی نے ویر کو ساری ڈیٹیلز سنائیں۔۔۔۔ جو کہ اس نے سنتے سنتے اپنی گاڑی سلطان مینشن کی جانب موڑی۔۔۔

اریش کا ایک وفادار آدمی ہے پارکر،،،، اگر نیناں،،،،، سلطان مینشن موجود نا ہوئی تو نمبر سینڈ کرتی ہوں تم اس سے کونٹیکٹ کرنا،،

اوکے میں دیکھ لوں گا،،، وہ سکون سے بولا مگر اندر کیسے کیسے طوفان اٹھ رہے تھے یہ تو شاہ ذل سلطان ہی جانتا تھا۔۔
مطی تم ٹھیک ہو ناں،،،

ہاں میں ٹھیک ہوں،،، سلطان مینشن دیکھ کر دوبارہ کال کرنا۔۔

مطی نے فون رکھا،، اور اریش کی جانب بڑھایا۔۔
اریش نے فون تھام کر ایک مرتبہ پھر پارکر کو کال ملائی۔۔
اس کے ایک ایک عمل میں بے چینی دیکھ مطی بھی فکرمند ہوئی تھی۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

وہ طوفان بنا سلطان مینشن داخل ہوا تھا۔۔

دماغ جھنجھنا اٹھا تھا،،،، اور اب دعا کر رہا تھا کہ نیناں سلطان نے اپنے قدم سلطان مینشن سے باہر نا نکالیں ہوں۔۔
اس کے ہر عمل بے بے چینی اور تڑپ تھی۔۔

دھاڑ سے دھڑک دھڑک کر پاگل ہوتے دل کے ساتھ نیناں کے روم کا دروازہ کھولا۔۔

سانس حلق میں اٹکی۔۔

نیناں،،،، نیناں،،، واش روم کے باہر سے آواز دی،،،، شاید وہاں کہیں سے نکل کر سامنے کھڑی ہو جائے

ہر وہم اور وسوسہ رد ہو جائے،،،

مگر وہ تو ظالم تھی،،، ہر مرتبہ،،، ہر بار اس کا ضبط آزماتی تھی۔۔

پورا سلطان مینشن دیکھ لیا،، حاتم مینشن سے بھی خبر لے لی۔۔

مگر وہ کہیں نہیں تھی۔۔

اپنے ڈیڈ کے روم تک آیا،، ہلکی دستک دی،،

یس،،، کم ان،، شاہ ویر کی آواز آئی،،

اندر آیا،،، پلوشہ تلاوت کر رہی تھی۔۔ شاہ ویر بک لئے بیڈ پر نیم دراز تھا۔۔

ڈیڈ میرے میرے ساتھ میرے روم میں آئیں زرا،،، بات کرنی ہے آپ سے۔۔ لہجہ خطرناک حد تک سنجیدہ تھا،،

شاہ ویر فوراََ اٹھا۔۔

پلوشہ چونکی،،،شاہ ذل کیا بات ہے۔۔اتنے پریشان کیوں ہو،،

کچھ نہیں مما،،، صبح بات ہوگی۔۔وہ نگاہیں چراتا وہاں سے نکلا۔۔

اپنے روم میں آیا،،،اب اس کے ہاتھ تیزی سے چل رہے تھے۔۔
شاہ ویر اس کے پیچھے کھڑا اب اسے اپنے چھوٹے سے سفری بیگ میں دو ڈریس اپنے اور دو نیناں کے رکھتے دیکھ رہا تھا۔۔۔

کیا بات ہے جونئیر،،،

آپ کی پاگل بہو ڈیڈ،،،جس نے میرا جینا حرام کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہوئی،،میرا چین سکون سب برباد کر کے رکھ دیا ہے،،،ہر بار،،،بار بار مجھے ایسی تکلیف دیتی ہے جس سے میری روح تک کے بخیے ادھڑ جاتے ہیں۔۔۔
اس کی رگیں تنی ہوئی تھیں مگر لہجہ بھیگا ہوا تھا۔۔

اب کیا ہوا؟ کیا کیا اس نے۔۔؟

کدھر ہے وہ کچھ خبر ہے آپ لوگوں کو،،، اس نے جبڑے بھینچ کر کہا۔۔

شاہ ویر چونکا واقعی اس نے کافی دیر سے نیناں کو نہیں دیکھا تھا۔۔

جولی لندن میں جیل سے فرار ہو گئی ہے اور آپ کی بہو کو فون کیا کہ مطی اس کے پاس ہے تو وہ منہ اٹھائے،،،،،، بغیر مجھے بتائے،،،،،،،،،، بغیر تصدیق کیے،، بے وقوفوں کی طرح منہ اٹھائے چل پڑی ہے مدر ٹریسا بنی اسے بچانے۔۔۔ جبکہ مطی لندن میں نہیں یہیں پاکستان میں ہے۔۔

جونئیر نے شاہ ویر کے پیروں نیچے سے زمین کھینچی۔۔ دروازے کے پاس کھڑی پلوشہ کے ہاتھ سے کافی کا کپ زمین پر گر کر چکنا چور ہوا تھا۔۔

پھٹی پھٹی نگاہوں سے شاہ ذل کو دیکھا۔۔
وہ دونوں پلوشہ کی جانب متوجہ ہوئے
شاہ ویر اس کی جانب آیا۔۔ اور اس کے کندھوں کے گرد بازو حمائل کیے۔۔

مما تسلی رکھیں،،، کچھ نہیں ہونے دوں گا اسے،،، سہی سلامت واپس لاؤں گا،،، آپ بس حرم مما سے یہ بات چھپانا،،، کہنا ویر لے کر گیا ہے اسے،، کہاں ہمیں بھی نہیں پتہ،،،،،

وہ کہتا وہاں سے نکلنے لگا۔۔

جونئیر میں بھی چلتا ہوں،،، شاہ ویر پریشانی سے بولا،،

رہنے دیں ڈیڈ،،، آپ اپنی بیوی کو دیکھیں،،، میں اپنے والی کو دیکھ لوں گا۔۔

اس نے پلوشہ کی موجودگی میں بوجھل ہوتے ماحول کو زرا ہلکا کرنے کی کوشش کی مگر ناکام،،،

پلوشہ بے آواز رو دی تھی۔۔
مما بس دعا کریں،،، سب ٹھیک کر دوں گا میں،،، اور یہ دشمنی اب ہمیشہ کے لئے ختم کر کے لوٹوں گا،،، آئی پرامس،،،

ویر لب کچلتا وہاں سے نکلا تھا۔۔
گاڑی تک پہنچا بیگ بیک سیٹ پر اچھالا،،، ائیر پوڈ کان میں لگایا۔۔

اور گاڑی لے کر فورا نکلا۔۔

مطی نے جو نمبر ایس ایم ایس کیا تھا وہ ڈائل کیا۔۔۔
فورا رسیو کیا گیا۔۔

یس سر میں پارکر بول رہا ہوں آپ ویر سلطان ہیں،،،

یس میں ویر سلطان ہوں،،

جی سر بولیں میں آپ کے لیے کیا کر سکتا ہوں،،،

بس جو بولوں کرتے جاؤ،،، ویر نے اسے چند ہدایات دے کر فون بند کیا اور کرنل وسیم کو کال کی۔۔
جو کہ رسیو کر لی گئی۔۔۔

ویر نے انھیں ساری صورتحال بتائی۔۔

اوکے ٹھیک ہے آپ کو جو پروٹوکول چاہیئے مل جائے گا،،، مگر پاکستان کی بیٹی اور ہماری بہو کو کچھ نہیں ہونا چاہیئے،،، اور ایک بات اور اس عورت کا سر کچل کر آنا شاہ ذل سلطان،، اسے میرا آرڈر ہی سمجھ لو،، اس کی پرمیشن میں تمہیں دیتا ہوں،،، مگر اب کی بار وہ بچنی نہیں چاہیئے،، کرنل وسیم نے اسے کھلی اجازت دی۔۔

یس سر،،، کہہ کر وہ فون رکھ چکا تھا۔۔

نیناں سلطان،،، اب کی بار تو خود ہی اپنے ہاتھوں سے تمہارا گلا دبا دوں گا تاکہ ایک ہی بار رو لوں تمھیں،،،
اس نے غصے کی انتہا سے سٹیئرنگ پر مکا مار کر اپنا ہاتھ زخمی کیا تھا۔۔

#By_Wahiba_Fatima
Episode30

تیری جدائی بھی جو اک عذاب ہوتی ہے
عزاب جیسی کوئی چیز اور بھی تو نہیں
تجھے میں چھوڑ کے جاؤں کہاں زمانے میں
جناب جیسی کوئی چیز اور بھی تو نہیں

پوری رات کے سفر کے بعد قریباً آٹھ گھنٹوں بعد اس نے لندن کی سر زمین پر دوبارہ قدم رکھا تھا۔۔

اب اپنے خاندان کے لیئے وہ کچھ بھی کر سکتی تھی۔۔
تیئس سال پہلے اس کے باپ نے قربانی دی تھی تو وہ بھی توانھیں کا خون تھی،،، کیوں پیچھے ہٹتی۔۔۔

مگر فرق اتنا تھا یہاں سے گئی لینا زبیر تھی۔۔ مگر جو لوٹ کر آئی تھی وہ نیناں شاہ زل سلطان تھی۔۔۔

شاہ زل سلطان کی بیوی،،، سلطانز کی بیٹی۔۔۔

ائیر پورٹ سے باہر نکلی تو سامنے ہی ایک ریڈ کلر کی گاڑی تھی جس میں اسے بیٹھنے کو بولا گیا تھا۔۔

وہ چپ چاپ گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔
گاڑی اپنی منزل کی جانب رواں دوان تھی۔۔

رستہ جانا پہچانا تھا،، یہ جولی کا وہ بہت پرانا فارم ہاؤس تھا جہاں وہ بچپن میں کبھی جاتے تھے۔۔
یعنی وہ زلیل عورت اس پرانے ٹھکانے پر رکی تھی۔۔

فارم ہاوس میں گاڑی داخل ہوئی تو اس کے سر پر گن تان کر اسے گاڑی سے باہر نکالا گیا۔۔
پھر اس کی چیکنگ کی گئی۔۔

اور اسے اندر لے کر جایا گیا۔۔

اندر فارم ہاؤس میں کوئی نہیں تھا۔۔اسے کرسی سے بہت بری طرح رسیوں سے جکڑ کر باندھا گیا تھا۔۔
ہیے یو بلاؤ اس بچ کو،،، کہاں ہے مطربہ،،، چھوڑو مجھے،،، وہ بری طرح چلائی۔۔

مگر وہ اسے وہاں باندھ کر بند کر کے جا چکے تھے۔۔گھپ اندھیرا،،،اکیلی نیناں اس نے دل کی گہرائیوں سے اللہ تعالیٰ کے بعد اپنے محافظ کو پکارا۔۔
کیونکہ وہ بہت بری طرح ٹریپ ہو چکی تھی۔۔۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

رات کو سہانا ربیع کے پاس سے اٹھ کر کافی لیٹ روم آئی تھی۔۔
مڑ کر ڈور لاک کیا۔۔

کافی تھک چکی تھی۔۔کمرے میں ملگجا اندھیرا تھا،،صرف زیرو پاور کی لائٹ کمرے میں پھیلی تھی۔۔،
وہ آکر بیڈ پر ڈھے گئی،،
دوپٹہ گلے سے نکال کر سائیڈ پر رکھا۔۔

جب بیڈ پر کسی اور وجود کی موجودگی کا احساس ہوا تو رونگٹے کھڑے ہوئے تھے۔۔
بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر لیمپ جلانا چاہا مگر اس سے بھی زیادہ تیزی سے کسی نے اس پر حاوی ہو کر اس کا چیخنے کو کھلتا منہ بند کیا تھا۔۔

کوشش بھی مت کرنا سہانا بے بی،، جانی پہچانی سانسوں کی خوشبو سانسوں سے ٹکرائی تو وہ بری طرح چونکی۔۔

شاہ زین نے اس کے منہ سے ہاتھ ہٹایا،، اس نے برا سا منہ بنایا۔۔
اور چہرے دائیں طرف موڑلیا،،،
ناراضگی کے اظہار کے طور پر۔۔

آپ کیوں آئے میرے روم میں،، اور میرے بیڈ پر بھی لیٹ گئے،، کیوں،، یہ میرا روم اور میرا بیڈ ہے،، وہ منہ پھلا کر بولی۔

شاہ زین نے دلچسپی سے اسے دیکھا۔۔ تو تمھیں یہ شکایت ہے چلو جلد ہی کچھ ایسا انتظام کردوں گا کہ یہ ہمارا روم اور ہمارا بیڈ بن جائے،،، وہ شرارت سے بولا،، ڈمپل گہرا ہوا۔۔

سہانا نے چور نگاہوں سے اس ڈمپل کو دیکھا۔۔
مگر شاہ زین نے اس کی یہ چوری پکڑلی۔۔ قریب جو تھا۔۔

ویسے میں یہ ڈمپل دیکھنے کا کوئی ٹکٹ نہیں لیتا،،، تم ڈائریکٹ بھی دیکھ سکتی ہو اسے،،،

وہ ایک کہنی اس کے تکیے پر ٹکائے سر کو اس ہاتھ سے سہارا دئیے دوسرا ہاتھ اس کی کمر پر رکھے دلچسپی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

اونہہہ،،، یہ ڈمپل ہی ڈھنگ کی چیز ہے آپ کے پاس جس کی نمائش کرتے رہتے ہیں آپ،،، اتنا بھی پسند نہیں مجھے،،، وہ لاپروائی سے بولی۔۔

آں،،،، ہاں،،، حالانکہ کسی نے مجھے کہا تھا دنیا میں اس ڈمپل سے زیادہ میجیکل سین اس نے کہیں نہیں دیکھا،،، وہ بھی کہاں بخشنے والا تھا۔۔

آپ پرانی باتیں بھول کیوں نہیں جاتے،، وہ خفت کے مارے جھنجھلائی۔۔

تو مجھے کوئی نئی باتیں سناؤ گی تو پرانی بھولوں گا نا سہانا بے بی۔۔

خبردار جو مجھے بے بی کہا آپ نے،، وہ بھنا کر بولی۔۔

کہوں گا،،، بلکہ میں تو اپنے بچوں کو بھی بتاؤں گا کہ سہانا میری بے بی ہے،،، وہ بے حد شرارت سے بولا۔۔

ہیں،،،،کدھر ہیں آپ کے بچے،،،وہ معصومیت سے آنکھیں پٹپٹا کر ادھر ادھر دیکھتی بولی۔۔

آجائیں گے جلد ہی،،، پہلے ان کا ڈیڈ ان کی ممی کو منا تو لے،،شاہ زین نے اپنے دہکتے لب سہانا کی شہہ رگ پر رکھے تھے۔۔

میں مان گئی ہوں اب آپ جائیں مہربانی فرما کر،،سہانا نے اپنی پاگل ہوتی دھڑکنوں پہ قابو پاتے بمشکل بولا۔۔
مگر شاہ زین نے اس کے نرم وگداز لبوں پر جھک کر محبت کو خراج بخشا تھا۔۔
لمس میں نرمی اور محبت تھی۔۔

سہانا نے اس کی گردن کے گرد بازو، لپٹائے۔۔۔خود سپردگی کا عالم تھا اور لمحے فسوں خیز۔۔

وہ نرمی سے پیچھے ہٹا،،،اور اس کا سرخ ٹماٹر چہرہ دیکھا۔۔
جائیں شاہ زین آپ،،اس نے ہاتھوں سے چہرے چھپایا اس کی پر تپش نگاہوں سے بچنے کے لیئے۔۔

وہ اس ادا پر فدا ہوا۔۔ زرا مشکل ہے وائفی،،،،سو جاؤ،،،

واٹ یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ،،،،

شاہ زین مسکراتا سیدھا ہوا،،اور اس کا سر اپنے کشادہ سینے پر رکھا۔۔

سو جاؤ،،،

مگر،،،

سو جاؤ سہانا ہے بی کچھ نہیں کہوں گا،،،وہ شرارت سے بولا،،تو واقعی وہ دبک گئی۔۔

کچھ دیر بعد ہی نیند کی دیوی مہربان ہوئی تھی دونوں پر،،

دونوں کے چہروں پر بے حد سکون تھا،،

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

جولی پولیس سے چھپتے چھپاتے سارا دن گزار کر شام ڈھلنے کے بعد اس مقام تک پہنچی تھی،،،جہاں نیناں کو چھپایا گیا تھا۔۔

وہ وئیل چئیر گھسیٹتی اندر داخل ہوئی،،، مکروہ چہرے پر خباثت اور شیطانیت تھی۔۔

اس کے آدمی نیناں کے دائیں بائیں پھیل گئے۔۔جولی کے ساتھ چار شخص بھی تھے جو کہ بہت گندی نگاہوں سے نیناں کو دیکھ رہے تھے۔۔

یو،،، بچ،، کدھر ہے مطربہ چھوڑو اسے،،، تم دھوکے باز مکار عورت،،، تم نے دھوکہ کیا میرے ساتھ،،، نیناں چلائی۔۔۔ مگر میں یہ کیسے بھول گئی کہ جو مکار اور غلیظ عورت اپنے سگے بیٹے کو دھوکہ دے سکتی ہے وہ کچھ بھی کر سکتی ہے۔۔

اوہو لینا بے بی کیسے پھڑپھڑا رہی ہے،،،ہاں میں نے دھوکہ کیا،،، مطربہ میرے پاس نہیں مگر کوئی بات نہیں۔۔ تم تو ہو،،، مجھے یہ بات کیسے ہضم ہو جاتی کہ جب میں نے اتنے سال سلطانز کے پاس نا جانے دیا اب اسے سکون سے ان کا ہونے دوں گی۔۔ کبھی نہیں۔۔۔۔

تم ایک انتہائی گھٹیا اور زلیل عورت ہو جولی،،، عورت اور ماں کے نام پہ ایک دھبہ ہو،،، نیناں نے نفرت سے اسے گھورا۔۔

شٹ اپ،،،، چلو تمھیں ایک گڈ نیوز سناتی ہوں،،، یہ شیخ آج یہاں تمھاری عزت کا تماشہ لگائیں گے جس کی لائیو ویڈیو سلطانز کو دکھائی جائے گی۔۔۔ کیسا ہے آئیڈیا،،، جولی نے حقارت سے کہا۔۔

نیناں کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی۔۔۔
اپنی طرف بڑھتے ان شیطانوں کو دیکھ وہ زور زور سے چلائی۔۔

وہ شیطان اس کی جانب بڑھ رہے تھے جب فضا میں فائرنگ کی آواز گونجی تھی۔۔ اور کئی شیطان اور نیناں کی جانب بڑھنے والے درندے جہنم رسید ہو کر زمین پر گرے،،

جولی نے پھٹی پھٹی نگاہوں سے چاروں اور دیکھا،،، حرام خوروں جوابی فائرنگ کرو،،، وہ چلائی۔۔

نیناں نے نگاہ گھما پیچھے دیکھا تھا،،، جب شاہ زل سلطان موت کے فرشتے جیسے تیور لیئے،،،، موت کا فرشتہ بنا ان سب شیطانوں کو موت کے گھاٹ اتار رہا تھا۔۔

اسے دیکھ جہاں نیناں کو روح تک میں سکون اترا،،، وہیں نئی فکریں بھی لاحق ہو گئیں۔۔۔

چاروں اور سے پولیس اور اسپیشل فورسز نے اندر داخل ہو کر مزاحمت کرنے والوں کو موت کی نیند سلایا تھا۔۔

مگر جو جنون سب شاہ زل سلطان کی نگاہوں اور عمل میں دیکھ رہے تھے۔۔وہ دیکھ سب کے رونگٹے کھڑے ہوئے تھے۔۔
بہت اذیت ناک موت دے رہا تھا وہ ان درندوں کو۔۔۔

وہ نیناں کے قریب آیا۔۔اور اسے رسیوں سے کھولا۔۔۔

اے کون ہو تم،،،جولی کے کام میں مداخلت کرنے کی کس کی جرات ہوئی ہے،،،وہ غصے سے پاگل ہوتی پھنکاری۔۔جب نیناں کھل کر بے قراری سے اس کے سینے سے لپٹی تھی۔۔۔جس کی شکل اس کے سب سے بڑے دشمن سے ملتی جلتی تھی۔۔

پولیس اور فورسز کے اہلکاروں نے اس پاگل عورت کو حیرت سے دیکھا جو سامنے شکست ہوتی نظر آنے پر زخمی ناگن کی طرح پھنکار رہی تھی۔۔

ویر سلطان ہوں میں،،، جانتی تو ہو گی تم مجھے،،،،،اور یہ میری باہوں میں نیناں ویر سلطان ہے،،،
ویر نے سلطان پر زور دے کر حقارت سے کہا۔۔

اچھا اب آ گئے تو اسے زندہ واپس نہیں لے جا پاؤ گے،،، جولی نے اپنی گن نکال کر نیناں پر نشانہ لیا۔۔
مگر اس سے پہلے ویر سلطان کی گن سے نکلنے والے فائر نے اس کے غلیظ ماتھے میں سوراخ کیا تھا۔۔

نیناں نے ویر کے سینے میں منہ دیا،، کئی آنسو ٹوٹ کر ویر کے گریبان میں گرے۔۔
مگر ویر سلطان کا ہاتھ رکا نہیں تھا اس نے اپنی گن اس شیطان صفت عورت کے دماغ میں خالی کی تھی۔۔۔

شاہ زل نے کرنل وسیم سے بول کر لندن ہیڈ کوارٹرز سے رابطہ کیا تھا۔۔
جس سے انھیں وہاں کی سکیورٹی فورسز سے پروٹوکول ملا تھا۔۔

پارکر کو اس نے پولیس کو انفارم کرنے کو بولا تھا۔۔۔
جب نیناں ائیر پورٹ سے نکلی تو فورسز کے جوان اور پولیس اس کے ساتھ ساتھ تھی۔۔

کیونکہ نیناں کی تمام ڈیٹیلز فورسز اور پولیس کے پاس موجود تھیں۔۔
جب نیناں کو باندھا گیا تھا تب وہ پولیس اور فورسز کی نگرانی میں ہی تھی۔۔

انھیں انتظار تھا تو جولی اور اس کے کتوں کے آنے کا۔۔ نیناں کے تو چاروں اور وہ چھپ کر دشمن کے انتظار میں بیٹھے تھے۔۔

جب تک وہ آئے شاہ زل بھی لندن پہنچ کر پارکر کے ساتھ اس جگہ پر پہنچ چکا تھا۔۔

شاہ زل کا جو روپ نیناں نے دیکھا تھا اس سے وہ بہت خوفزدہ ہو چکی تھی۔۔ مگر پاگل نہیں جانتی تھی،، ویر تو اس کی خود کی فکر میں وحشی اور پاگل ہو چکا تھا۔۔

سارا علاقہ کلئیر کر دیا گیا تھا۔۔ وہ وہاں سے ہیڈکوارٹرز گئے تھے۔۔ شاہ زل نے چند ضروری کاغذی کارروائی نمٹائی۔۔

پھر بہت جلد وہ فری ہو کر نیناں کا ہاتھ تھامے باہر آیا تھا۔۔ پارکر باہر موجود تھا گاڑی لے کر۔۔

سر یہ گاڑی آپ لے جا سکتے ہیں اس میں آپ کا بیگ بھی ہے۔۔

اوکے فائن،،، تھینکس،،، اور اپنے سر اریش کو بھی تھینکس بول دینا،،، ویر نے سنجیدگی سے کہا،،،

اور نیناں کے لئے فرنٹ ڈور کھولا،، وہ چپ چاپ بیٹھ گئی،،
خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر گاڑی وہاں سے نکالی۔۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

یہ لندن کا ایک غیر معروف سا ہوٹل تھا جس میں وہ اسے لئے آیا تھا۔۔
ویر نے ہوٹل میں ایک روم بک کروایا تھا۔۔
یہاں رات کے دس بج چکے تھے۔۔

اندر آ کر سب سے پہلے اس نے کھانا آرڈر کیا تھا۔۔
ایک فیملی کیبن میں بیٹھ کر انھوں نے کھانا کھایا،،، نیناں کے نوالے تو حلق میں اٹک رہے تھے،، ویر کے ماتھے کے بل دیکھ دیکھ کر۔۔۔

کھانا کھا کر وہ اس کا ہاتھ تھامے اب روم کی طرف جا رہا تھا۔۔

نیناں دھیمے قدموں،،، دھڑکتے دل کے ساتھ اس کے پیچھے چل رہی جس نے اسی غصے سے بھرے چہرے سے اس کا ہاتھ تھاما ہوا تھا جس سے نیناں کی جان جاتی تھی۔۔

تنی رگیں،،، سرخ آنکھیں اور چہرہ اور مضبوطی سے تھاما اس کا ہاتھ۔۔
اوپر سے اس ہوٹل میں روم بھی ایک ہی بک کروایا تھا۔۔
اب ویر سلطان کونسا قہر ڈھانے والا تھا اس پر
وہ جانتی تھی سنگین غلطی کر بیٹھی ہے،،

اب کونسی سزا دے گا وہ،،، سوچ سوچ کے ہی اس کا ماتھا بار بار پسینے میں بھیگ رہا تھا اور رونگٹے کھڑے ہوئے تھے۔۔

وہ روم میں داخل ہوا اور ڈور لاک کیا۔۔
روم میں آ کر نیناں کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا۔۔۔
خاموشی سے بیڈ تک گیا ہاتھ میں جو چھوٹا سا سفری بیگ تھا اس میں سے اپنا ڈریس نکال کر واش روم چلا گیا۔۔

نیناں کو اپنی عافیت اسی میں نظر آئی کہ وہ جلدی سے کہیں دبک جاتی۔۔ سو فوراََ ادھر ادھر دیکھا ۔۔ الماری تک گئی اور ایک قدرے بڑا اور گرم سا کمفرٹر نکالا،، صوفے کی جانب لپکی اور سر سے پاؤں تک کمفرٹر تان کر لیٹ گئی۔۔

ویر ٹاول سے بال رگڑتا شرٹ لیس باہر آیا تھا،، ایک نگاہ اس گھڑی پر ڈالی۔۔
ٹاول ڈریسنگ پر رکھا۔۔

اور بیڈ پر آ کر نیم دراز ہو کر سکون سے آنکھیں موندیں۔۔

دل میں اسے مخاطب کیا۔۔
نیناں سلطان اچھا نہیں کیا تم نے مجھے،،،،،،، شاہ زل سلطان کو ڈرا کر،،، آج میں بہت ڈر گیا تھا،،
تمھیں کھونے کے ڈر سے،، تم میرا عشق ہو،،، جنون،،، میری دیوانگی،،، میرا سب کچھ۔۔
اب تو تمھاری طلب نے میرے سینے میں میری سانسیں تک الجھا رکھی ہیں۔۔

اسی لیئے آج،،،،

آج،،، یہ میرا عشق،،، جنون اور پاگل پن تمھیں اپنے اس وجود پر جھیلنا ہے۔۔ جو غلطیاں کر چکی ہو،،، سزا تو یہی ہے کہ منہ سے کبھی نہیں بولوں گا۔۔۔ کبھی نہیں۔۔ محسوس کر سکتی ہو تو آج میرے لمس میں میری پاگل قربت میں اپنے لئے اس عشق کی شدت کا اندازہ لگا لینا جو مجھے تم سے ہے۔۔

نیناں بیڈ پر آؤ،،، بوجھل آواز میں اسے پکارا،،
نیناں کی روح فنا ہوئی۔۔ زور سے آنکھیں بند کر کے سوتی بن گئی۔۔
وہ بیڈ سے اٹھا اور اس تک آیا۔۔

نرمی سے کمفرٹر اس پر سے ہٹایا،، وہ ہڑبڑا کر اٹھی،،، مگر ویر اسے بانہوں میں بھر چکا تھا۔۔
نیناں کا چہرہ خوف سے سفید ہوا۔۔
ویر نے لا کر اسے بیڈ پر لٹایا،،، اور خود اس پر جھکا۔۔

ششش،، شاہ زل یہ کیا کر رہے ہیں آپ،،، وہ بوکھلائی۔۔

چھوٹی بچی ہو کیا،،، پانی کو مم مم بولتی ہو جو پتہ نہیں کہ کیا کرنے لگا ہوں،،،، ویر نے سنجیدگی سے کہا،،،
اور اس کی شہہ رگ پر اپنے پر تپش لب رکھے۔۔
نو،،، شاہ زل،،،،،، نیناں بری طرح مچلی،،

مزاحمت بند کرو نیناں،،،، نہیں تو یہ رات تمہارے لئے اذیتوں کے نئے باب لکھ دے گی۔۔ وہ سنجیدگی سے بولا پر نگاہوں میں جزبوں کا ایک سمندر موجزن تھا۔۔
ویر اس کی گردن پر جھکا،،

جھوٹ بول رہا تھا وہ،، بکواس کر رہا تھا،، بھلا وہ اسے اذیت پہنچا سکتا تھا،،،، اب اسے ایسے چھو رہا تھا جیسے وہ موم کی بنی ہو،،،
اپنے وجود پر سفر کرتے ویر کے دہکتے لبوں نے اس کی روح کو چھوا تھا۔۔

اپنے وجود سے شرٹ کھسکتی محسوس ہوئی تو نیناں کی سٹی گم ہوئی۔۔
وہ ایک مرتبہ پھر مچلی،،، شاہ ذل چھوڑیں مجھے،،، وہ اٹھ کر شاہ زل سے دور ہونے لگی تھی،،، جب شاہ زل نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے خود میں بھینچا تھا۔۔

سٹاپ اٹ،،، وہ غرایا،، اب آواز سنائی دی تو باندھ دوں گا نیناں سلطان،،،

مم،،،، مگر،،،،،،،،،،،،،
ویر نے اس کی بات پوری نہیں ہونے دی تھی کیونکہ وہ آج اس کی سننے کے موڈ میں ہرگز نہیں تھا۔۔

وہ اس کے لبوں پر جھکا خود کو سیراب کر رہا تھا مگر تشنگی تھی جو بڑھتی جا رہی تھی۔۔
اسی لیے لمحہ بالمحہ اس کی شدتوں میں اضافہ ہوا تھا۔۔

اور اس کی بڑھتی شدتوں اور پاگل پن سے گھبراتی نیناں اپنے آپ میں سمٹ رہی تھی۔۔

وہ مکمل مدہوش اور بے خود سا ہو چکا تھا،، اور نیناں اپنی روح میں اترتی اس کی خوشبو میں پور پور ڈوب رہی تھی۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

رات بہت گہری تھی اور اریش کی بے چینی سوا نیزے پر۔۔۔
وہ کھڑکی میں کھڑا اندھیرے میں باہر جانے کیا تلاش کر رہا تھا۔۔

مطی بھی نوٹ کر رہی تھی اس نے کچھ کھایا تھا نا کچھ پیا تھا۔۔
ہاں مگر مطی کو زورزبردستی کھانا کھلا کر میڈیسن دے چکا تھا۔۔
آج تو میڈیسن لینے کے باوجود نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔

پھر کچھ ہی دیر بعد پارکر کا فون آیا۔۔
پارکر نے اریش کو تمام ڈیٹیلز بتا دیں۔۔

نیناں اور ویر سلطام بلکل محفوظ ہیں،،،، اور اب اس وقت ایک محفوظ مقام پر ہیں۔۔
جولی کی دردناک موت کا بھی بتایا۔۔

اریش نے فون رکھا،،
جیسی بھی تھی،،، کسی طرح کی بھی آخر تھی تو پیدا کرنے والی۔۔
ضبط غم نے پھر اعصاب چٹخائے تھے،،، وہ اس بات پر رویا کہ کاش اس کی ماں ایسی نا ہوتی،،، تو اس کی بھی لائف نارمل رہتی۔۔۔

مطی اسے دیکھ کر ٹھٹھکی تھی۔۔ مگر دھیرے سے قدم اٹھاتی اس کے پاس آئی تھی۔۔

کیا ہوا۔۔۔ نیناں اور ویر ٹھیک ہیں ناں،،، رو کیوں رہے ہو،،، مطی پوچھ بیٹھی۔۔

وہ دونوں بلکل ٹھیک اور محفوظ ہیں،،،، کہہ کر وہ خاموش ہوا۔

تو پھر،،،، مطی نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔۔

جولی کو دردناک موت دی ہے.ویر سلطان نے،،،،،،،،وہ نظریں چرا کر بولا،،، مگر وہ ڈیزرو کرتی تھی،،،، جو اپنے سگے بیٹے کے ساتھ مخلص نہیں رہی وہ یہی ڈیزرو کرتی تھی۔۔

صبح سے وہ اس شوخ و شنگ شخص کو اسی حالت میں بھیگی آنکھوں کے ساتھ دیکھ رہی تھی۔۔۔ جانے کیوں مگر مطی کو اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔
مطی نے اسے تسلی دینے کو لرزتا ہاتھ اس کے کندھے پر رکھا۔۔ اریش نے بے تحاشا چونک کر اس کی جانب دیکھا۔۔ ان نگاہوں میں اپنے لئے فکر اور نرمی دیکھ اریش کی روح میں سکون اترا تھا۔۔

تبھی اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے سینے سے لگایا اور اس کی بالوں میں منہ چھپایا تھا۔۔

مطی کو اپنی گردن پر نمی محسوس ہوئی،، یعنی وہ اب بھی رو رہا تھا،،، وہ جو اسے دھتکار کر پیچھے جھٹکنا چاہتی تھی،،،
اب جھجکتے گھبراتے اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھے تھے۔۔

کچھ دیر بعد ہی نرمی سے وہ خود ہی پیچھے ہٹا۔۔ اریش اسے کندھوں سے تھام کر بیڈ تک لایا تھا۔۔
اسے بیڈ پر بٹھایا۔۔

سو جاؤ بیری،،، نرمی سے کہا وہ نیم دراز ہوئی تو اریش نے اس پر کمفرٹر دیا۔۔
خود بھی دوسری سائیڈ آ کر نیم دراز ہوا۔۔ کچھ پلوں کے بعد ہی اریش نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے سینے پر گرایا تھا۔۔

وہ بوکھلائی۔۔۔ مگر،،، سو جاؤ بیری،،،، اریش کی بوجھل گھمبیر آواز پر وہ اسے گھورے گئی۔۔

تب اریش نے کروٹ لے کر اس کی جانب رخ کیا،،، تمھیں اب بھی لگتا ہے بیری کہ اب بھی میں تمھاری مرضی کے خلاف کچھ کروں گا۔۔

اس کے بے ہودہ سوال سے بچنے کے لئے مطی نے جھنجھلا کر اسی کے سینے میں چہرے چھپا کر آنکھیں موند لیں تھیں۔۔
یہ دن کی پہلی مسکراہٹ تھی جو اس کے لبوں پر رینگی تھی۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

وہ جو ویر سلطان نے زبان سے اظہار نہیں کیا تھا نہیں جانتا تھا کہ زندگی سی سب سے بڑی غلطی کر بیٹھا ہے۔۔

اور وہ جو اس کا عشق تھی اس کی محبت جنون دیوانگی،،،، ویر جانتا بھی تھا کافی سر پھری اور پاگل ہے۔۔

اب بھی وہ یہ سوچ سوچ کر رو رو کر پاگل ہو رہی تھی کہ ویر نے صرف اسے سزا دینے کو اس سے نیا رشتہ قائم کیا۔۔ یہ ویر سلطان کی نیناں کے لئے اس کی محبت نہیں سزا تھی۔۔۔

تو گویا محبت صرف ایک سزا ٹھہری۔۔۔

اس کی زندگی کی نئی شروعات اتنی بھیانک سوچ سے ہوگی نیناں نے سوچا نہیں تھا۔۔

دبی دبی سسکیوں کی آواز سے ویر کی آنکھ کھلی تھی۔۔
اس نے کروٹ بدل کر نیناں کی جانب دیکھ جو دوسری جانب رخ کیے کمفرٹر سر تک تانے رونے کا شغل فرما رہی تھی۔۔

ویر نے سرد سی آہ بھری۔۔اور ایک مرتبہ پھر اس کی کمر میں ہاتھ ڈال اسے اپنے اوپر گرایا۔۔

وہ ایسی حالت میں پھر اس کے قریب آنے پر بوکھلائی۔۔
بھیگی پلکیں اور سرخ چھوٹی سی ناک۔۔
جزبات کا ایک طوفان پھر ویر کے سینے میں اٹھا۔۔

کیوں رو رہی ہو،،،،زبردستی کی میں نے تمھارے ساتھ،،بوجھل گھمبیر لہجے میں وہ پوچھ بیٹھا۔۔
ہاتھ سے چہرے پر آتی شرارتی لٹیں پیچھے ہٹائیں۔۔

نن نہیں،،،بالوں کو سہلاتا ویر کا ہاتھ،،،گستاخ نگاہیں،،،کمر پر لپٹا بازو،،،اور اس کے کشادہ سینے پر گری،،،
وہ پھر پانی پانی ہوئی۔۔۔

تو پھر ان آنسوؤں کی وجہ،،،؟ویر کی بے قرار نگاہوں نے پھر اس کے وجود کو نہارا،،،،

وہ،،،ممم،،میں،،چھوڑیں،،،واپس نہیں جانا،،،وہ اسے رات والے جنونی روپ میں واپس آتا دیکھ گھبرائی۔۔

ویر نے کروٹ لی اور اس پر حاوی ہوا۔۔

یہ میرے سوال کا جواب تو نہیں،،، ہونٹوں نے پھر چن سے شہہ رگ تک کا فاصلہ طے کیا۔۔

وہ میں،،،،،

رہنے دو،،، مت بولو،،،، ویر نے پھر اس کی گردن میں منہ چھپایا۔۔
نیناں نے اس کی شدت سے گھبرا کر آنکھیں سختی سے بند کیں تھیں۔۔۔
ویر اس کی قربت میں دنیا بھلا بیٹھا تھا۔۔ نیناں کو پھر اس کا پاگل پن جھیلنا پڑا۔۔۔

نیناں فریش ہو کر واش روم سے باہر آئی تو ویر بریک فاسٹ پر اس کا ویٹ کر رہا تھا۔۔
وہ جھجھکتی قریب آئی اور اس کے پاس صوفے پر بیٹھ گئی۔۔

دونوں نے خاموشی سے کھانا شروع کیا۔۔۔
واپسی کے لئے کب نکلنا ہے،،، وہ دھیمے سے بولی۔۔۔

Continue,,,,,,,,,,,,,

رات دس بجے کے قریب انھوں نے سلطان مینشن میں قدم رکھے تھے۔۔

گاڑی سے نکل کرویر نے اس کا ہاتھ تھاما تھا۔۔ گاڑی سے شال نکال کر اس کے کندھوں پر اوڑھائی۔۔

ایک ہاتھ سے کوٹ کندھے پر گرائے دوسرے سے نیناں کا ہاتھ تھامے وہ سلطان مینشن کے لاؤنج میں داخل ہوا تھا۔۔

سب موجود تھے۔۔انھیں آتا دیکھ سب کے چہرے کھلے تھے۔۔حرم نیناں کی جانب لپکی۔۔اور اسے خود میں بھینچا۔۔

شاہ ویر نے اٹھ کر بیٹے کو سینے میں لگایا۔۔

ہیے پراوؤ آف یو جونئیر،،،شاہ ویر نے بیٹے کے کان میں کہا تو وہ گہرا سا مسکرا دیا۔۔
پلوشہ نے بھی بیٹے اور بہو کی بلائیں لیں۔۔

میر سر جھکائے نم آنکھیں لیے کھڑا تھا۔۔جب نیناں میر کے قریب آئی۔۔۔اب اسے سمجھ آگئی تھی کہ اس کے ڈیڈ نے چوبیس سال پہلے وہ سب کیوں کیا تھا۔۔

ڈیڈ،،،نیناں نے قریب جا کر پکارا،،میر نے حیرت سے دیکھا اور بیٹی کو سینے میں بھینچ لیا۔۔
سب کو خوشگوار حیرت ہوئی۔۔

شاہ زر نے جونئیر کی طرف اشارہ کیا۔۔جیسے پوچھنا چاہتا ہو کہ یہ کایا پلٹ کس طرح ہو گئی۔۔
جونئیر نے فرضی کالر جھاڑے جیسے کہنا چاہتا ہو دیکھا چھوٹے پاپا میرا کمال۔۔۔

نیناں کافی دیر اپنے ڈیڈ کے گلے لگ کر روتی رہی پھر میر نے ہی زبردستی اسے خود سے الگ کر اس کے آنسو صاف کیے۔۔

اب بس بھی کریں ناں آپی،، کتنا دریا بہائیں گی،، سلطان مینشن میں باڑھ آجائے گی۔۔
ربیع کے شوشے پر سب ہنس دئے۔۔۔
وہ نیناں کے گلے میں جھول گئی۔۔

اے جونیئر چپکو ربیع پیچھے ہٹو،،، شاہ زین نے ربیع کو مصنوعی ڈانٹا اور پیار سے نیناں کو گلے لگایا۔۔۔

اب میں آپ کو کبھی روتا ہوا نا دیکھوں،،، سمجھیں آپ،،، شاہ زین نے نیناں کو پیار بھری دھمکی دی،،
سہانا بھی آگے بڑھ کر نیناں کے گلے لگی۔۔

تبھی باہر سے ایک اور گاڑی کا ہارن سنائی دیا تو ان کو حیرت ہوئی۔۔۔

کہ اس وقت کون ہے۔۔ مگر کچھ دیر بعد ہی مطی کو اریش کے ساتھ اندر آتا دیکھ سب بہت بے حد خوش ہوئے تھے۔۔۔

مطی بھاگ کر آ کر حبہ اور شاہ زر کے گلے لگی تھی۔۔ وہ خود تو مسکرائے گئی،، شاہ زر بھی خوش تھا مگر حبہ بری طرح رو دی تھی۔۔

اریش پیچھے ہی کمر پر بازو باندھے اطمینان سے کھڑا رہا۔۔
شاہ زل اس کی جانب بڑھا تھا۔۔ اور روبرو آ کر اس کی جانب دیکھا۔۔
تبھی اریش نے سکون سے ہاتھ آگے بڑھایا تھا،، جو کہ شاہ ذل نے تھام لیا۔۔

تھینکس،،، شاہ ذل کے منہ سے بے اختیار ادا ہوا،، مگر وہ اب بھی سامنے کھڑے شخص کو آزمانا چاہتا تھا،،، تمھیں زرا افسوس نہیں اپنی ماں کی ڈیتھ کا،،، میں نے اسی ہاتھ سے تمھاری مدر کو شوٹ،،،،،،،،

شی ڈیزرو،،،،،،، اگر جولی کی بات کر رہے یو تو وہ صرف ایک پیشہ ور کریمنل تھی،،، جو جانے کتنے گھر کتنی زندگیاں برباد کر چکی تھی۔۔ جس نے اپنی سگی اولاد کو بھی نہیں بخشا۔۔ اگر وہ صرف جویریہ زبیر ہوتی تب اس کے مرنے کا افسوس ہوتا مجھے،،،

وہ شاہ زل کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بے جھجک بولا تھا۔۔۔اس کا لہجہ مضبوط اور آنکھوں میں سچائی تھی۔۔

ان کے قریب کھڑے شاہ ویر سلطان نے ان کی تمام گفتگو سنی تھی۔۔

تم،،، تمھاری جرات کیسے ہوئی،، سلطان مینشن میں قدم رکھنے کی،،، میری بیٹی کو کڈ نیپ کرنے کی،،، میں منہ توڑ دوں گی تمھارا۔۔۔حبہ مطی کو پرے کرتی اریش کی جانب لپکی۔۔

تبھی مطی حبہ کے سامنے آئی تھی۔۔۔

پلیز مما کالم ڈاؤن،،،

چھوٹی مما،،، پیشنس رکھیں،،، شاہ ذل نے نرمی سے کہا،،

تبھی شاہ زر نے آگے بڑھ کر حبہ کا بازو تھاما تھا۔۔
یہ ہماری بیٹی کا ہزبینڈ ہے حبہ،،،، اور اس حقیقت کو تم جتنی جلدی تسلیم کرو گی اتنا ہی مطی کے لئے اور ہم سب کے لئے بہتر ہو گا۔۔

نیناں اریش کی جانب لپکی تھی۔۔

بھائی۔۔۔

اریش نے اس کے کندھے کے گرد بازو حمائل کر کے اسے خود سے لگایا۔۔

ہیے نیناں کیسی ہے میری گڑیا،،،

میں ٹھیک ہوں برو آپ کیسے ہیں،،،،

میں بھی ٹھیک،، وہ مسکرائی،،، پاس کھڑے ایک شخص نے یہ مسکان دل کی گہرائیوں میں اترتی محسوس کی۔۔۔

وہ تو نظر آ ہی رہا ہے ڈول،،،، اریش نے اس پر چڑھے کسی کے عشق کے رنگوں پر ٹونٹ کی۔۔۔ تو وہ نگاہیں جھکائے شرمادی۔۔۔

اریش کو سکون آیا۔۔ شاہ زل نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا تو وہ سکون سے لاؤنج کے صوفے پر بیٹھ گیا۔۔

وہ بڑے غور سے اپنی بیری کو دیکھنے میں مصروف تھا۔۔ کسی کا لحاظ کیے بغیر جو کہ اب اپنی فیملی سے پہلے کی طرح ہنسنے مسکراتے باتیں کرنے میں مصروف تھی۔۔

سب اریش کی یہ بے اختیاری اور محویت نوٹ کر رہے تھے۔۔

حبہ بھی مطمئن میں آنے والی یہ خوشگوار تبدیلی نوٹ کیے خاموش ہو گئی۔۔

سلطانز اسے اپنی فیملی میں ایکسیپٹ کر چکے تھے لہذا اب اسے بھی پروٹوکول دیا جا رہا تھا۔۔

اب سب نے ڈنر ایک ساتھ کیا۔۔ شاہ زل اریش کے ساتھ بیٹھا تھا،، اور نارمل اس سے گفتگو کرتا رہا۔۔

ڈنر کے بعد اریش نے جانے کی اجازت چاہی۔ وہ اپنا مدعا بیان کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس کر تھا۔۔ جو کہ شاہ ویر اچھی طرح سمجھ رہا تھا۔۔
آخر شاہ ویر نے ہی اس کی مشکل حل کی۔۔

ہم جانتے ہیں اب مطربہ تمھاری امانت ہے ہمارے پاس۔۔ ہم آپس میں مشورہ کر کے تمھیں بتا دیں گے۔۔ ہم بہت جلد دھوم دھام سے شاہ زل،،، زین اور مطی کی شادی کریں گے تم بھی تیاری کر لو۔۔

بہت شکریہ انکل،،، اریش کو سکون آیا،،، حبہ نے پہلو بدلہ۔۔

اریش نے اب حبہ کو مخاطب کیا تھا،، آنٹی آپ بلکل فکر مت کریں میں کبھی آپ کی بیٹی کو آپ سے دور نہیں کروں گا اور اپنی نئی زندگی کی شروعات لندن میں تو ہرگز نہیں کروں گا۔۔۔ اب وہاں میرا کچھ نہیں رکھا سوائے تلخ ترین یادوں کے۔۔ اسی لیے میں جلد ہی ادھر اپنا گھر لوں گا۔۔ اور پاکستان ہی شفٹ ہو جاؤں گا۔۔۔ تاکہ کم از کم بیری مطلب مطربہ کم از کم اپنی فیملی سے الگ نا ہو۔۔۔۔۔ اسی فیلڈ میں پاکستان کے لئے کام کروں گا۔۔
اریش نے انھیں اپنا ارادہ بتایا۔۔
جسے سن حبہ کو سکون آیا۔۔

چند ضروری باتیں کر کے اریش رخصت ہوا۔۔ ویر اسے باہر تک چھوڑ کر آیا۔۔

وہ جاتے جاتے محسوس کر سکتا تھا کہ وہ کھڑکی میں کھڑی اسے جاتے دیکھ رہی ہے

اریش کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔۔

مطربہ اریش زبیر میری محبت تمھیں پور پور میرے لئے بے قرار کردے گی،،، تڑپو گی اب میری باہنوں میں آنے کو۔۔

وہ مسکراتا ویر سے ہاتھ ملاتا سلطان مینشن سے گاڑی نکالتا چلا گیا۔۔۔

ویر اندر آیا،،،، سب خوش گپیوں میں مصروف تھے۔۔اس نے سب کے سر پہ بم پھوڑا۔۔

مما نیناں کا ضروری سامان میرے روم میں شفٹ کروادیں،،،، نیناں روم میں آکر ابھی میری بات سنو،،،، وہ لاپرواہی اور نہایت اطمینان سے کہتا اپنے روم میں جا چکا تھا۔۔

نیناں شرم اور خفت سے کانوں تک سرخ ہوئی تھی۔۔ دل میں دانت کچکچائے۔۔۔
یہ بولڈنیس اور بد تمیزی تو گھٹی میں ملی ہے شاید،،، بے شرم کہیں کے۔۔۔
یقیناََ سب بڑوں کو اندازہ ہو گیا ہوگا،،،، اففففففففففففففف

نیناں نے پہلو بدل۔۔۔

مگر پری آپی،،، حرم بے چین ہوئی۔۔۔۔ وہ تو دھوم دھام سے شادی کرنے کی بات کر رہے تھے اب یہ جونئیر کا شوشا سمجھ میں نہیں آیا۔۔

شاہ ویر سلطان نے بڑی مشکل سے دانتوں تلے لب دبا کر لبوں پر آتی ہنسی کنٹرول کی۔۔

گدھا،،،،،،،، باپ پر ہی چلا گیا ہے۔۔۔۔

پلوشہ نے شاہ کو گھورا،،،

حرم تم فکر مت کرو،،، سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ نیناں تم جاو بات سنو اس کی میں سامان بھجواتی ہوں تمھارا۔۔۔

پلوشہ نے کہا۔۔۔

نیناں بمشکل اٹھی،،، شرم وحیا سے بھاری ہوتے قدم بڑی مشکل سے اٹھے تھے۔۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

وہ روم میں داخل ہوئی جب بہت اچانک اسے بازوؤں سے پکڑ دیوار سے پن کیا گیا تھا۔۔

اتنی دیر لگانے کی وجہ پوچھ سکتا ہوں نیناں سلطان،، جب کے بول کہ آیا تھا فورا روم میں آؤ،،،
جانے ویر کا کیوں دل کر رہا تھا پنگے لینے کو۔۔

آپ کو یہ سب کرنے کی کیا ضرورت تھی،، سب کو اندازہ ہو گیا ہو گا کہ۔۔۔ نیناں نے غصے سے
کہتے اپنے لب کاٹے۔۔

کیا،،، کیا اندازہ ہوا ہو گا،، وہ اطمینان سے پوچھ بیٹھا۔۔۔

آپ کو شاید کچھ کام تھا۔۔ نیناں نے نگاہیں ترچھی کر کے پوچھا۔۔

وہ تو کچھ دیر بعد بتا ہی دوں گا،، اتنی بھی کیا جلدی ہے،، وہ اطمینان سے بولا۔۔

نیناں کانوں تک سرخ ہوئی۔۔

چھوڑ دیں مجھے۔۔۔ جانے دیں،، مجھے حرم مما سے کام ہے۔۔۔ وہ مچلی۔۔۔

نیناں میری ایک بات غور سے سنو اور اپنے زہن میں بٹھا لو،، ، میری پرمیشن کے بغیر تم اس روم سے باہر نہیں نکلو گی۔۔۔
ویر تو حق جتا رہا تھا،، ، کیونکہ نیناں کے زرا سے بھی دور ہونے سے اس کی سانس اٹکنے لگ جاتی تھی۔۔

مگر ادھر وہ سمجھی تھی کہ ویر سلطان اب بھی اسے اعتبار کے قابل نہیں سمجھ رہا تھا۔۔

سچ ہے بعض باتیں،، رویے،، ، جزبات الفاظ اور اظہار کے محتاج ہوتے ہیں۔۔۔

الفاظ کا سہارا لیے بغیر اظہار نا کیا ہو تو بہت بڑی بڑی غلطی فہمیاں پیدا ہوتی ہیں۔۔
شک و شبے دلوں میں گھر کرتے ہیں۔۔۔

اور رشتوں کی بنیادوں کو ہلا دیتے ہیں۔۔ انھیں کمزور کر دیتے ہیں۔۔
جیسے اب نیناں شاکی نظروں سے ویر سلطان کو دیکھ رہی تھی۔۔

آپ،، ، آپ ایسے مجھے پابند نہیں کر سکتے،، وہ سسکی۔۔

ویر کو آگ لگی۔۔۔کمر میں ہاتھ ڈال کر سختی سے اسے خود میں بھینچا۔۔

میں ایسا کر سکتا ہوں نیناں،،، میرا حق ہے،،، اور تم میرے خلاف جانے کی جرات نہیں کرو گی،،، نہیں تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔
وہ دانت پیس کر بولا۔۔

آپ سے برا کوئی ہے بھی نہیں شاہ ذل چھوڑیں مجھے۔۔

آ،،، ہاں،،، چلو تمھیں اپنی برائی کا ایک نمونہ دکھاؤں۔۔
وہ اسے بانہوں میں اٹھائے بیڈ تک لایا تھا۔۔

نیناں بوکھلائی،،، شاہ زل،،،،

اششششششش،،،، خاموش ہو جاؤ،،، وہ اسے بیڈ پر لٹائے اس پر جھکا۔۔
نیناں نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے خود سے دور کرنا چاہا جو کہ ویر نے تھام کر نرمی سے بیڈ سے لگائے۔۔۔

اوران نرم گداز لبوں کو اپنی دسترس میں لیا،، جنھوں نے اس کی نیندیں اڑا دی تھی۔۔

شاہ زل اپنی بے قراریاں شمار کرنے لگا جبکہ نیناں اس کی پاگل قربت میں اب گھٹن محسوس کر رہی تھی۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

پورا ایک ماہ گزر چکا تھا۔۔۔

سلطان مینشن میں سب کی زندگی نارمل روٹین کی طرف آ چکی تھی۔۔
شاہ زین اور سہانا کے لاسٹ سمسٹر چل رہے تھے،، جس کے فورا بعد بچوں کی شادی کے فنکشنز کیے جانے تھے۔۔

مطی بھی اپنی نارمل لائف میں لوٹ آئی تھی۔۔ اریش نے جا کر اس سے رابطہ کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔
وہ چاہتا تھا اب کی بار بیری اس سے خود رابطہ کرے۔۔

شاہ زین اور سہانا بری طرح سٹڈی میں بزی تھے سوایک دوسرے سے دور ہی تھے۔۔

شاہ زین نے بھی اسے چھیڑنا مناسب نہیں سمجھا تھا۔۔

ظہان لندن واپس جا چکا تھا،،، ربیع کا بھی ایف ایس سی کے لیئے کالج سٹارٹ ہو چکا تھا۔۔۔

نیناں اپنی اسی گھٹن زدہ محبت میں قید تھی۔۔جب وہ دشمن جاں گھر موجود ہوتا اسے ہر حال میں ہر قیمت میں اپنے آس پاس نیناں چاہیے تھی۔۔

نیناں اسے اس کی بے اعتباری ہی سمجھتی خود کو مسلسل مینٹلی ٹارچر کرتی رہتی تھی۔۔

آج بھی دن معمول کے مطابق طلوع ہوا تھا کون جانتا تھا اپنے اندر اتنے بڑا طوفان سمائے آیا ہے۔۔

شاہ زین اور سہانا یونی میں تھے آج ربیع کی طبعیت کچھ ٹھیک نہیں تھی سو وہ کالج نہیں گئی تھی۔۔

نیناں کی طبعیت بھی بوجھل سی تھی۔۔

سو ربیع اس کے سر پر سوار تھی۔۔

نیناں آپو پلیز،،، پچھلے لان میں آئیں ناں،،، بہت بوریت ہو رہی ہے،، چلیں لڈو کھیلتے ہیں،،،

ربیع کے مسلسل اصرار پر نیناں اس کے ساتھ پچھلے لان میں چلی آئی۔۔۔۔
واقعی کھلی فضا میں آکر وہ دونوں بہت ہلکا پھلکا اور فریش فیل کرنے لگیں،، تو کافی دیر وہیں بیٹھی رہیں۔۔

شام کے چار بجے کا وقت تھا۔۔
شاہ ذل گھر لوٹا تھا۔۔
اپنے روم میں آیا،،، نیناں کو وہاں موجود نا پا کر اس کے ماتھے پر کافی بل آئے تھے۔۔

پھر سلطان مینشن میں ہر طرف اسے دیکھا۔۔ کہیں نہیں تھی۔۔
ویر کے سینے میں بھانبھڑ جلا۔۔

مما،،، مما،،،، پلوشہ کو آواز دی۔۔

کیا آفت آگئی ویر کیوں شور مچا رہے ہو۔۔۔ پلوشہ اپنے روم سے نکلی۔۔

مما نیناں کہاں ہے،،، خطرناک حد تک سنجیدگی سے پوچھا۔۔

پچھلے لان میں ہے ربیع کے ساتھ،، کوئی کام ہے تو مجھے بتاؤ،، پلوشہ نے پوچھا۔۔

مگر وہ تن فن کرتا پھر پچھلے لان کی جانب گیا تھا۔۔

حرم اس کی اونچی آواز سن کر روم سے باہر نکلی تھی۔۔ جونئیر کا یہ تحمکانہ لہجہ اسے بلکل پسند نہیں آیا تھا۔۔
تبھی لاؤنج میں شاہ ویر،،، میر اور شاہ زر داخل ہوئے تھے۔۔

نیناں ریلیکس سی کین کی کرسی پر بیٹھی ربیع کے تماشے ملاحظہ کر کے مسکرا رہی تھی۔۔
تبھی ویر اس کے سر پر آکر سوار ہوا تھا۔۔

بازو سے دبوچ کر اسے چئیر سے اٹھایا تھا۔۔۔
نیناں کتنی بار سمجھاؤں کے روم سے مت نکلا کرو،، تمھیں میری اتنی سی بات سمجھ میں نہیں آتی،،،،
وہ دانت پیس کر بولا۔۔

شاہ ذل چھوڑیں مجھے،،، ویر نے جو اس کا بازو شدت سے دبوچ رکھا تھا،، اس سے نیناں کو تکلیف ہوئی

مگر وہ اسے اپنے ساتھ گھسیٹے روم میں لانے لگا۔۔ نیناں کی بس ہو چکی تھی۔۔ آنکھوں سے آنسو رواں ہوئے۔۔
بری طرح مزاحمت کر کے اپنا بازو اس وحشی گرفت سے چھڑانے کی کوشش کرنے لگی۔۔

وہ لاونج تک آیا تو حرم اور میر کو جونئیر کے اس رویے نے شدید طیش میں بتلا کیا تھا۔۔

شاہ ویر کا دل کیا اپنا ماتھا پیٹ لے۔۔
وہ اسی طرح دیدہ دلیری اسے گھسیٹے اپنے روم میں لے جا رہا تھا
جب میر کا غصہ سوا نیزے پر پہنچا تھا۔۔

جونئیر چھوڑو اسے۔۔۔ میر غرایا۔۔ آگے بڑھ کر اس کی گرفت سے نیناں کا بازو چھڑوایا۔۔

ڈیڈ،،،،،، وہ سسکتی بے تحاشا روتی میر سے لپٹی۔۔۔

یہ کیا بے ہودگی اور بدسلوکی ہے جونئیر،،،
شاہ ذل خاموش رہا۔۔

حرم نیناں کو اپنے روم میں لے کر جاؤ۔۔

مگر چھوٹے پاپا۔۔۔شاہ ذل نے بولنا چاہا۔۔

شٹ اپ جونئیر،،،شاہ ویر غصے سے غرایا۔۔

بس بہت ہو چکا تماشا جونئیر،،،، بہت بد سلوکی کر چکے تم اور بہت سہہ لیا ہم نے اب بس،،،،
حرم روتی بلکتی نیناں کو اپنے روم میں لے جا چکی تھی۔۔

ایک ماہ ہو گیا تمھاری بد سلوکی ہم اس وجہ سے برداشت کر رہے تھے،،، کہ کبھی نیناں نے اپنے منہ سے ایک لفظ تک نہیں نکالا،،، مگر آج اس کے آنسوؤں نے تمھارا ہر بد سلوکی اور ستم کا پول کھول دیا ہے۔۔۔
پری نے اگلا پچھلا حساب بے باک کیا۔۔

مما میں نے کیا کیا ہے،،، وہ جھنجھلایا،،،

شٹ اپ ویر،،، اب بھی ہو چھ رہے ہو کہ تم نے کیا کیا ہے،،، نیناں کے ان آنسوں کا حساب دو،،،، جو اس کی آنکھوں سے گر رہے تھے۔۔
تم نے دیا کیا ہے اسے صرف ایک گھٹن زدہ بوجھ بنے رشتے کے،،
پری چلائی۔۔

مما پلیز،،، ویر نے کڑوا سا منہ بنایا۔۔

جونئیر،،، ہمیں پتہ ہے تم اب تک اس پر اعتبار نہیں کر پائے اب بھی کہیں ناں کہیں تمھارے دل میں اس کے لیئے خفگی ہے،،، تو اس کھوکھلے رشتے کو آگے بڑھانے سے بہتر ہے اسے یہیں ختم کر دو،،، طلاق دے دو نیناں کو،،،
میر سرخ چہرہ اور تنی رگیں لیے ویر سے مخاطب ہوا،،،

ویر کے پیروں نیچے زمین کھسکی،،

چھوٹے پاپا،،،،

اب اس کا میٹر شارٹ ہوا تھا،،،چہرے پر غصے کی انتہا سے سرخی چھائی۔۔

او کے رائٹ،،،،چھوٹے پاپا،،،،،،،اگر میں آپ سے کہوں کہ حرم مما کو چھوڑ دیں تو ایسا کرنا تو دور کی بات ہے آپ کے منہ سے ہاں بھی نکلی تو میں ابھی نیناں کو چھوڑنے کو تیار ہوں۔۔۔

میر کو چپ لگ گئی۔۔۔

کیا بکواس کر رہے ہو جونئیر ہوش میں تو ہو،، شاہ ویر کو میر کا دھواں دھواں چہرہ دیکھ کر شدید طیش آیا۔۔

میں تو حرم سے محبت کرتا ہوں جونئیر جبکہ تم،،،،،

میں بھی نیناں سے محبت کرتا ہوں چھوٹے پاپا،، اس سے الگ ہونے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔۔

مگر میں حرم کے آنسوؤں کا سبب نہیں بنتا جونئیر۔۔۔ میر نے جتایا۔۔

یہ میرا اور میری وائف کا پرسنل میٹر ہے جسے میں سورٹ آؤٹ کرلوں گا،،،
ڈیڈ،،،، رات تک میرے آنے سے پہلے نیناں میرے روم میں نہیں ہوئی تو میں اسے اٹھا کر اپنے فارم ہاؤس لے جاؤں گا۔۔

وہ کہتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے جا چکا تھا۔۔۔

دیکھا شاہ آپ نے،،، آپ کے بیٹے کی دھونس اور دھمکیاں،،، پلوشہ آگ بگولا ہوئی۔۔

پلیز پری،،،،میر،،،،،،وہ تو ہے ہی سر پھرا،بدماغ،،،یار تم لوگ تو بڑے ہو کر زرا سمجھداری سے کام کو،،،یہ مسئلہ اس طرح غصے سے حل نہیں ہوگا۔۔

پلیز برو،،،لاسٹ چانس دے رہاہوں میں جونئیر کو،،،صرف آپ کی وجہ سے،،سمجھائیں اسے،،،
میرا اپنے روم میں گیا تھا۔۔

شاہ ویر غصے سے بھری اپنی پری کو ہاتھ تھام کرا اپنے روم میں لایا تھا تاکہ وہ کچھ ریلیکس ہوجائے۔۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

مطی بے چینی سے روم میں ادھر ادھر چکراتی پھر رہی تھی۔۔چھوٹی سی جان جیسے کانٹوں پر گھسیٹ لی گئی تھی۔۔
شدید غصے میں دانت بھی کچکچا رہی تھی۔۔

مینڈک،،،بندر،،،
بلکہ نہیں پچھوا کہیں کا سست نکما ایڈیٹ،،،وہ اپنی ہی حالت سے سخت جھنجھلائی بیزار سی اریش کو کوسے جا رہی تھی۔۔

کیا کروں،،، بھول گیا،،،، بھاڑ میں جائے،،، خود کا عادی بنا کر اب کہاں دفعان ہو گیا۔۔

جانے کیسے کیسے خیال دل و دماغ کو ستا رہے تھے۔۔
کیا کروں؟ سو بار کو دہرایا سوال دل میں پھر دہرایا۔۔

پھر تنگ آ کر فون اٹھایا،،، اور اس کا نمبر ڈائل کیا جو کہ پہلی ہی بیل پر رسیو کر لیا گیا تھا۔۔
مطی کو چپ لگی۔۔۔

ہیے بیری،،، اب بولو،،، جان،،،، تمھیں تو تمھاری سانسوں کی کھنک سے پہچان لوں میں،،، جانتا ہوں اٹس یو،،،، مس کر رہی ہو بے بی گرل،،،؟
خمار آلود لہجے میں پوچھا گیا سوال،،،

مطی کے ہتھیلیاں پسینے میں بھیگیں۔۔ مگر ازلی غصہ عود کر آیا۔۔

یو ایڈیٹ،،، ینڈک بندر کہیں کے،،، کال کیوں نہیں کی مجھے،،،، کہ چار دن کا تھا عشق کا بھوت،،،،، جو جاتے ہی کسی میم کو دیکھ کر بھک سے کہیں اڑ گیا۔۔ وہ غرائی

اریش کا قہقہہ بے ساختہ تھا،،، ایک مرتبہ ہاتھ تو لگ جاؤ ڈمپلی کوئین،،، پھر بتاؤں گا بہت اچھے سے کہ بھوت چار دن کا ہے یا چار سو سالوں کا۔۔۔ اور کتنا پاگل ہے۔۔۔

لہجہ ذو معنی تھا۔۔۔

مطی گڑبڑائی۔۔۔

مرو تم بینڈک کہیں کے،،، دانت پیس کر بولی۔۔

مرتا تو ہوں اپنی بینڈکی پر،، اور کتنا مروں،،؟ وہ پوچھ بیٹھا۔۔

لگتا تو نہیں،،، مطی نے بات ہوا میں اڑائی۔۔

ثبوت چاہئے بے بی گرل کو میری محبت کا،،، انداز میں چیلنج تھا۔۔۔

یقینا،، کیونکہ میں بھول گئی ہوں اریش نامی شخص کو،،، اطمینان قابلِ دید تھا مطی کا۔۔

اوکے رائٹ،، آٹھ گھنٹے بے بی گرل،،، صرف آٹھ گھنٹے دو،،، پھر آکر دیتا ہوں ثبوت،،،، اس بار تمہارے وجود پر اپنی محبت کا ایسا رنگ چڑھاؤں گا کہ پھر نہیں بھول پاؤ گی اریش نامی شخص کو۔۔۔

مطی کے ارے ارے کہنے کے باوجود وہ فون رکھ چکا تھا۔۔ وہ کانوں تک سرخ ہوئی،
یقینا اس نے جانے انجانے بھڑ کے چھتے میں ہاتھ مارا تھا۔۔۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

وہ گئے رات سڑکیں چھانتا پھرتا رہا۔۔

اپنا ضروری کام کیے تقریبا گیارہ بجے واپس آیا تھا۔۔
ایک بڑی مچھلی پر ہاتھ ڈالا تھا۔۔ جو کہ ڈرگز ڈیلنگ میں ملوث تھی۔۔
اسی دوران آج اسے گہری چوٹ بھی لگی تھی۔۔ سینے پر دائیں طرف۔۔

سارا غصہ ساری کڑواہٹ،، سارا اشتعال ٹارچر سیل میں نکال آیا تھا۔۔

رات کی خاموشی میں سلطان مینشن داخل ہوا تو اتنی تکلیف کے باوجود یہ سوچ زیادہ بے چین کر رہی تھی کہ اس کا سکون اس کے ہر درد کی دوا جانے روم میں موجود ہوگی کہ نہیں۔۔

نہیں ہوئی تو اٹھا لاؤں گا،، جبڑے بھینچ گئے۔۔

کلک کی آواز سے ڈوران لاک ہوا۔۔ روم میں داخل ہوا تو ملگجا سا اندھیرا تھا۔۔

روح تک میں سرشاری اور سرور کی سی کیفیت دوڑ گئی۔۔ کیونکہ وہ وجود بیڈ پر موجود تھا،،، جس کی موجودگی ہی اس کے جینے کا سبب بن چکی تھی۔۔

پیچھے مڑ کر ڈور لاک کیا۔۔ اور قدم قدم چلتا بیڈ تک آیا۔۔۔

شرٹ اتاری اور بیڈ پر نیم دراز ہو گیا۔۔ اپنے بائیں طرف دیکھا۔۔ وہ نیند میں بھی بے چین سی تھی۔۔

جیسے نظروں کی تپش سے پگھلی ہو۔۔

جانے کیوں مگر ویر کو وہ زرد چہرہ لیے تھوڑی کمزور سی لگی۔۔

کمر میں ہاتھ ڈال کر نرمی سے اپنی جانب کھینچا۔۔۔

وہ کچی نیند میں ہی تھی شاید ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔۔

آپ،،،،

قریب تو تھی ہی۔۔۔ویر نے آستین ہٹا کر بازو پر پڑتا سرخ نشان دیکھا جو اس کی وحشت کا نتیجہ تھا۔۔

آئم سوری،،،،،،،فائنلی ویر کے منہ سے گولڈن ورلڈ ادا ہوئے۔۔قریب آؤ نیناں،،،، بھاری گھمبیر لہجہ

نیناں کی بیک بون میں سر سراہٹ ہوئی۔۔

مگر پھر بھی قریب کھسک آئی۔۔

سو جاؤ،،،،اپنے کندھے پر سر رکھا،،،تبھی نیناں کو دایاں کندھا پٹیوں میں جکڑا نظر آیا۔۔

یہ،،،،، یہ آپ کو چوٹ لگی ہے،،وہ لیٹتی لیٹتی مچل کر پھر اٹھ بیٹھی۔۔۔آنکھوں میں خوف اور پریشانی تھی۔۔

معمولی سی ہے،،،سو جاؤ،،،ویر نے نرمی سے کہا اور دوبارہ اس کا سر اپنے کندھے پر رکھا۔۔

تبھی وہ ایک مرتبہ پھر جھٹکے سے اس کی پناہوں سے نکلی۔۔اور بھاگ کر جا کر واش روم میں دم لیا۔۔

صبح سے ابکائیاں لے لے کر نڈھال ہو چکی تھی۔۔

مگر متلی اور قے رک نہیں رہی تھی۔۔

ویر کا اتنی بڑی اور خاص تبدیلی آنے پر دل بلیوں اچھل پڑا،،،،

وہ نڈھال سی باہر آئی۔۔

نیناں کو بھی خود میں آنے والی تبدیلی کا احساس ہوچکا تھا،، مگر ابھی تو خود سے بھی نظریں چرائے پھر رہی تھی۔۔ کسی سے کیا شئیر کرتی۔۔

کیا ہوا،،،؟ تم ٹھیک تو ہو،،، ویر نے جان بوجھ کر پوچھا۔۔۔

جی ٹھیک ہوں،، شاید فوڈ پوائزننگ ہے،،، وہ صاف دامن بچا گئی،،، مگر ویر بھی اپنے نام کو تھا۔۔۔ زندگی کی سب سے بڑی گڈ نیوز اسی کے ہی منہ سے سنے گا۔۔۔ تہیہ کر لیا۔۔۔ اورانجان بن گیا۔۔

اوکے،،، میڈیسن لی،،،؟

جی،،،

چلو پھر سو جاؤ،،، ویر نے نرمی سے کہا۔۔ وہ پھر آ کر اپنی جگہ پر لیٹ گئی،، کچھ دیر بعد ہی نیند کی وادیوں میں کھو گئی۔۔
ویر نے مسکرا کر اس کی جانب کروٹ لی۔۔

پاگل لڑکی،،،، سڑی بھنڈی،،،،، بالوں میں نرمی سے ہاتھ پھیرا۔۔۔ پھر نرمی سے وہی ہاتھ اس کے پیٹ پر رکھ کر کچھ خاص محسوس کرنے کی کوشش کی۔۔
ڈیڈا اور مما تو خوشی سے پاگل ہو جائیں گے۔۔

جھک کر عقیدت سے محبت کا ایک ایک نقش چوما،،، گداز ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھے،، اور فوراً پیچھے ہٹا،،،

وہ مسکرایا،، یونہی میٹھے سپنے بنتے آنکھ لگ گئی۔۔

مگر نہیں جانتا تھا ابھی تو جدائی اور قاتل ہجر کے سورج نے محبت کے آسمانوں پر پوری آب و تاب سے جگمگانا ہے۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

صبح وہ واش روم سے فریش ہوکر باہر آیا تو نیناں روم میں نہیں تھی اس نے سرد سی آہ بھری۔۔

ابھی ریڈی ہو ہی رہا تھا کہ ہیڈکوارٹرز سے آنے والی کال نے اس کے پیروں نیچے سے زمین کھسکائی۔۔

وہ طوفان بنا سلطان مینشن سے باہر نکلا تھا۔۔
ہیڈ آفس پہنچ کر اب سر جھکائے کھڑا تھا اور کرنل عظیم اس پر گرج برس رہے تھے۔۔
جبکہ کرنل وسیم بھی وہیں موجود تھے۔۔

آفیسر ویر اتنی حساس انفاریشن صرف دو جگہ پر سیو تھی،،، ایک آپ کے موبائل فون میں دوسرا کرنل وسیم کے پاس تو وہ لیک کیسے ہوگئی،،، اس لاپرواہی کا میں کیا مطلب نکالوں،، وہ انفاریشن لیک ہونے کی وجہ سے کتنا نقصان ہوا ہے آپ جانتے بھی ہیں۔۔۔

ائم سوری سر،،،،

واٹ سوری،،،، مکمل انکوائری ہوگی۔۔ جب تک یہ معاملہ کلئیر نہیں ہو جاتا آپ کو سسپینڈ کیا جاتا۔۔ اور یہ بات بھی ابھی ہم تینوں کے بیچ میں رہے گی یو گیٹ دیٹ،،،،،،
کرنل عظیم نے ویر کے سر پر بم پھوڑا

سر پلیز،،،

جائیے آفیسر،،، جا کر پتا لگائیے،،، کہ یہ کیسے ہوا،،ٹائم ویسٹ مت کیجئے۔۔۔۔

وہ آگ بنا وہاں سے نکلا تھا،،، غم و غصہ آؤٹ آف کنٹرول تھا،،، سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ہی جیسے مفلوج ہو چکی تھی۔۔
سوچ سوچ کر پاگل ہو چکا تھا کہ اس سے کہاں مسٹیک ہو گئی۔۔

اور اس حالت میں اسے گھر واپس تو ہرگز نہیں آنا چاہیئے تھا،، سلطان مینشن آیا۔۔ سب روٹین کے مطابق اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے۔۔
وہ اپنے روم میں آیا تھا۔۔ جہاں نیناں الماری میں منہ دئیے جانے کیا کر رہی تھی۔۔

وہ سوچ رہا تھا کہ کل ایک پل کو بھی کب اس کا موبائل اس کی نگاہوں سے اوجھل ہوا تو یاد آیا کہ صبح جب وہ فریش ہونے گیا تو موبائل روم میں تھا۔۔

اور اس وقت روم میں کون تھا۔۔۔

اس کا دماغ الٹ گیا تھا شاید،،، تبھی ایسی سوچیں دماغ میں آ رہی تھیں۔۔

وہ نیناں کے قریب گیا۔۔ آہٹ محسوس کر کے اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔ ویر کو ایسے خود کو دیکھتے پایا تو دل اچھل کر حلق میں آیا۔۔

آپ،،،، کچھ چاہیئے آپ کو،،،، نیناں پوچھ بیٹھی۔۔

میرے موبائل فون سے انفاریمشن لیک ہوئی ہے،، جس کی وجہ سے مجھے سسپینڈ کر دیا گیا،،، کیا یہ تم نے کیا نیناں،،، اپنی انسلٹ کا بدلا لینے کے لیئے،،،

ویر کا سر سراتا لہجہ۔۔ نیناں کو لگا ویر نے اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ انڈیلا ہے۔۔۔

خالی خالی پھٹی پھٹی نگاہوں سے سامنے کھڑے شخص کو دیکھا جو ایک سیکنڈ نہیں لگاتا تھا جلتی دھوپ میں اسے بے آسرا کر کے ننگے پاؤں اور ننگے سر گھسیٹنے میں۔۔۔

آپ کو پتا ہے آپ کیا کہہ رہے ہیں،،،؟ نیناں نے گھٹی گھٹی آواز میں پوچھا۔۔

میں پوچھ رہا ہوں نیناں درانی کہ یہ تم نے کیا؟ ہاں یا ناں؟
نیناں درانی،،، یعنی اب خود سے تعلق اور رشتہ بھی اس شخص نے سوالیہ نشان بنا ڈالا تھا۔۔

اگر آپ کو مجھ پر اعتبار نہیں تو میں آپ کی زندگی میں کیا کر رہی ہوں شاہ زل سلطان،،، یہاں آپ کے روم میں کیا کر رہی ہوں،،،
نیناں پھٹ پڑی تھی۔۔

یہ میرے سوال کا جواب نہیں،،،؟ ہاں یا ناں؟

نیناں کو گلے میں آنسوؤں کا پھندہ لگ چکا تھا۔۔ زور زور سے نفی میں سر ہلایا۔۔
میں بلکل بھی وضاحت نہیں دوں گی آپ کو شاہ ذل،،

شاہ زل نے اسے بازوؤں سے دبوچا۔۔ میرا ضبط مت آزماؤ نیناں،،،

تو جو آپ سے ہوتا ہے آپ ایک ہی مرتبہ کر گزریں،،، وہ پھنکاری،،،

شاہ زل نے اسے جھٹکے سے پیچھے ہٹایا۔۔اور وہاں سے نکلتا چلا گیا یہ جانے بغیر کہ اب محبت مٹھی سے سوکھی ریت کی مانند پھسل جائے گی۔۔

جرم بھی تو کم نہیں تھا۔۔محبت کو بے اعتبار کرنے والے رسوا ہی ہوتے ہیں۔۔تڑپتے ہیں،،آہیں بھرتے ہیں،،مگر جب محبت روٹھ جائے تو منانا مشکل امر بن جاتا ہے۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

بے اعتبار شخص تھا سو وار کر گیا،،
لیکن میرے وجود کو،،بیدار کر گیا،،

وہ تو جا چکا تھا اس کے ذات کے بخیے ادھیڑ کر،،پیچھے وہ گرتی پڑتی پلوشہ کے روم میں آئی تھی۔۔

اندر آکر دروازہ لاک کیا تھا۔۔پلوشہ کو حیرت ہوئی مگر وہ بوکھلائی تو تب جب،،،

بڑی مما،،،وہ کہہ کر پلوشہ کے گلے لگ کر دھاڑیں مار مار کر روئی تھی۔۔
نیناں کیا ہوا میری بچی،،،

پلوشہ کے ہاتھ پیر پھول چکے تھے۔۔

کافی دیر وہ اپنا غم غلط کرتی رہی آخر نڈھال ہو کر پلوشہ کے بازوؤں میں ہی جھول گئی تھی۔۔ پلوشہ نے حرم اور حبہ کو آواز دی۔۔
فوراً ڈاکٹر کو بلوایا گیا تھا۔۔
ڈاکٹر نے ایک اچھی خبر سنائی مگر نیناں کی اس قدر تشویشناک حالت پر بے حد فکر اور ناراضگی کا اظہار بھی کیا۔۔

کیسے پیرنٹس ہیں آپ لوگ،،، بچی کی حالت دیکھی ہے آپ نے،،، اتنا بی پی لو،، اتنا سٹریس،،، پیلا زرد رنگ،،، اسے مینٹلی ٹارچر کیا گیا ہے،، اگر خوشخبری چاہیے تو اپنے گھر کا ماحول ٹھیک کریں۔۔
وہ جانے کیا کیا سنا رہی تھی۔۔

پلوشہ کا دل کیا دھرتی پھٹے اور وہ اس میں سما جائے،، اتنی شرمندگی شاید ہی کبھی زندگی میں محسوس ہوئی ہے۔۔ کہ ڈاکٹر کو ان کے گھر کا ماحول خراب لگ رہا تھا۔۔ یعنی وہ ٹیپکل ساس کا خطاب پا چکی تھی۔۔

ڈاکٹر جا چکی تھی۔۔
حرم پاس بیٹھی رو رہی تھی۔۔

پلوشہ نے دانت کچکچائے،، پتہ نہیں بیٹا کہاں کہاں شرمندہ کروانے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔
اب تو ہر حد پار کر دی تھی اس زلیل نے۔۔۔

نیناں کو ہوش آ چکا تھا،، پلوشہ اس کے قریب آئی اسے سہارا دے کر بٹھایا،، وہ پھر ماں کو دیکھ کر پھوٹ پھوٹ کر روئی۔۔

نیناں چپ ہو جاو، مجھے بتاؤ کیا ہوا،، کیا کیا ویر نے،، اب کی بار وعدہ کرتی ہوں تم سے اس کی جتنی بڑی خطا ہوئی اتنی ہی بڑی سزا ملے گی اسے۔۔ اب بتاو مجھے۔۔

نیناں نے ہچکیوں کے دوران ساری بات بتا دی تھی۔۔۔
بڑی مما میری بس ہو چکی ہے،،، اب میں مزید اپنی زات کا یوں روندے جانا برداشت نہیں کر پاؤں گی،، مر جاؤں گی بڑی مما،، میں مر جاؤں گی۔۔ وہ سسک رہی تھی ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہی تھی۔۔

اللہ نا کرے بچی،،، ایسا مت بولو،،، اکیلی تھوڑی ہو تم جو مرنے کی باتیں کر رہی ہو،، ایک اور ننھی سی جان ہے تمھارے ساتھ،،، جس کا خیال رکھنا ہے تمھیں۔۔ پلوشہ نے اسے سینے میں بھینچ کر سمجھایا۔۔۔

حرم اور نیناں میری بات غور سے سنو،، گواہ رہنا اپنے بیٹے کو سزا دینے جا رہی ہوں،، اور اب کی بار ایسی سزا دوں گی کہ پھر کبھی زندگی میں محبت کی توہین نہیں کر پائے گا۔۔

اس نے حرم اور نیناں کو سمجھایا۔۔۔۔ حبہ بھی موجود تھی۔۔ نیناں کو بڑی مشکل سے سنبھالا۔۔
اور پھر تمام تفصیل حرم کو بتائی۔۔ کہ وہ کیا کرنا چاہتی ہے۔۔

پلوشہ نے سمیع کو بتایا تھا۔۔ اور ان سے وعدہ لیا تھا کہ اس بات کا شاہ ویر سلطان کو بھی معلوم نہیں ہونا چاہیئے۔۔
سمیع نے اس شرط پر ایسا کرنے کی حامی بھری تھی کہ ان کی بیٹی نیناں کی دیکھ بھال کیلیئے ساتھ جائے گی۔۔

پلوشہ مان گئی،،، حرم نے نیناں کی پیکنگ کی تھی۔۔

پلوشہ نے سلطان مینشن کے تمام سی سی ٹی وی کیمرے بند کروا دیئے تھے۔۔
ان تینوں میں سے کسی نے اپنا موبائل ساتھ نہیں لیا تھا۔۔ نیناں نے وہاں جا کر نیا موبائل اور نمبر لینا تھا جو کہ نمبر صرف سمیع کے دماغ میں محفوظ ہونے والا تھا۔۔

وہ تینوں سلطان مینشن سے نکلے تھے۔۔ کافی دور جا کر مین بازار تک گئے۔۔
اور وہاں سے بھیڑ میں گم ہوئے تھے۔۔
پلوشہ اور حرم کا ایسی حالت میں اسے خود سے دور کرنے پر کلیجہ منہ کو آیا تھا۔۔ مگر اب ایسا کرنا بہت ضروری ہو گیا تھا۔۔

بہت ہی زیادہ ضروری۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

شام کے سائے گہرے ہو چکے تھے۔۔

وہ فارم ہاؤس میں تھا جب دوبارہ کرنل عظیم کا فون آیا۔۔ اسے فوراََ آفس آنے کو بولا گیا تھا۔۔

کچھ دیر بعد ہی کرنل عظیم کے سامنے کھڑا تھا اور کرنل وسیم شرمندہ شرمندہ سے اپنی غلطی کا اعتراف کر رہے تھے۔۔

میں نے انکوائری کی تو اپنے آفس کے سی سی ٹی وی کیمرے سے پتہ چلا کہ میرا پیوئن اس معاملے میں ملوث ہے،،، اور وہ کل کا غائب بھی ہے،، مگر اسے پکڑ کر اس سے اعتراف کروالیا گیا ہے کہ یہ سب اس نے کیا،، سو انفاریشن میرے فون سے لیک ہوئی۔۔ ویر سلطان آپ کی کوئی غلطی نہیں تھی اس میں،،،،

ویر کا دل جیسے کسی نے پتھر کے نیچے رکھ کر کچلا۔۔۔

آپ کے سسپینشن آرڈرز کینسل کر دیئے گئے ہیں،، میں شرمندہ ہوں آفیسر،،، کرنل عظیم نے کہا۔۔۔

اٹس اوکے سر،،،، اس نے پھیکی سی مسکان لیے کہا۔۔
چند ضروری باتیں کر کے وہ وہاں سے نکل آیا۔۔

گاڑی میں بیٹھ کر اپنی دکھتی کنپٹیاں سہلائی تھیں۔۔ بس ایک ہی سوال تھا دل میں،،،

کیا میں جو اس کے ساتھ کر چکا ہوں اس کا مداوا ممکن ہے،،،
بہت مشکل،،،،،، بہت ہی زیادہ

اب وہ بے یقینی سے پھٹی نگاہیں،،، صدمے کی شدت سے لرزتے کپکپاتے نازک لب،،، گلے میں اٹکا آنسوؤں کا پھندہ یاد آیا اور اسے بے چین کر گیا۔۔

اللہ کرے اس نے گھر میں کسی کو کچھ نا بتایا ہو،،
آئی سوئیر نیناں آج جب تمھارے پاس آؤں گا تو اپنے لفظوں سے اظہار سے تمھارے زخم زخم وجود پر مرحم رکھ دوں گا،، تمھارے ہر دکھ ہر درد کا مداوا کرے گا یہ تمھارا گناہگار،،،،
وعدہ کرتا ہوں اب کبھی محبت کو بے اعتبار نہیں کروں گا۔۔

وہ یہ ارادے باندھ رہا تھا،،، یہ جانے بغیر کہ محبت تو روٹھ کر اس سے دور بہت دور جا چکی ہے جسے منانا اب کی بار پل صراط پار کرنے جتنا مشکل امر ہونے والا تھا۔۔

اس قدر قرض ہے محبت کا

سوچتا ہوں تو ہول اٹھتا ہے

Continue,,,,,,,

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

کاپی کرنے اور پی ڈی ایف بنانے کی اجازت نہیں ہے۔ اس ناول کے تمام جملہ حقوق واجبہ عشقم ناولز اور ناول بینک آفیشل ٹیم کے پاس محفوظ ہیں..

اپنے فرینڈز کو انوائٹ کریں.. 😊😊😊

گئے رات ویر سلطان مینشن میں داخل ہوا تو کچھ غیر معمولی سا احساس ہوا۔۔

کوئی بھی نظر نہیں آیا۔

جیسے بہت عجیب موت کا سا سناٹا پھیلا ہو ہر طرف۔۔

اپنے روم میں آیا تو ایک سرد سی آہ بھری،، خالی کمرہ منہ چڑھا رہا تھا۔۔

اب اتنا تو ناراض ہو گی ہی۔۔ ویر سلطان ڈیزرو کرتے ہو،، اب مرو،، وہ جھنجھلایا۔۔

اپنے کپڑے نکالنے ڈریسنگ کھولی تو پیروں تلے سے زمین کھسکی،، نیناں کے کپڑے،، کوئی چیز کچھ بھی تو نہیں تھا وہاں،،،

ٹھیک،،، یہ بھی ٹھیک ہو گیا۔۔ تو نیناں بے بی ناراض ہو کر میکے چلی گئی ہے۔۔ کوئی بات نہیں جان منا لوں گا۔۔

فریش ہو کر آیا اور بیڈ پر نیم دراز ہوا۔۔
ایڈیکٹ ہونا کیا ہوتا ہے ویر سلطان کو پتا چلا۔۔
بستر پر جیسے کانٹے اگ آئے تھے۔۔ اپنا ہی بیڈ جیسے جیتی جاگتی بھٹی بن چکا تھا،، جس میں ویر سلگ رہا تھا۔۔ جل رہا تھا۔۔

جھنجھلا کر اٹھا۔ففففففففففففففففففف
کیا کروں،،،ا
ایک مرتبہ دیکھ آؤں،،، نہیں کہیں اور ناراض نا ہو جائے،،،
بیڈ کی سائیڈ ڈراد کھولی،، وہ ییلو دوپٹہ نکالا جو کسی قیمتی متاع کی طرح سنبھال کر رکھا ہوا تھا۔۔

اسے فولڈ کر کے تکیے پر رکھا۔۔

اس کے لمس کی وجود کی دلفریب خوشبو سانسوں میں اتری جس کی مہک روح تک میں بس چکی تھی۔۔
نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔۔

وہ نہیں جانتا تھا اگلی کئی راتیں اس نے اسی دوپٹے کے سہارے ہجر کی سولی پر لٹک کر گزارنی ہیں۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

رات کے دس بج چکے تھے۔۔ مطی روم میں اپنے موبائل میں لگی ہوئی تھی۔۔
ایک شخص کی محبت نے جب اعتبار جیت لیا تھا تو اس کا عشق رگوں میں خون بن کر دوڑ رہا تھا۔۔ اس ایک ماہ میں کوئی ایسا پل نہیں ہوگا جب اس نے اریش کے بارے میں نہیں سوچا تھا۔۔

ڈاکٹر نے مطی کو کوئی زہنی ٹینشن دینے سے منع کیا تھا سو پلوشہ نے کوئی بھی بات مطی تک پہنچنے نہیں دی تھی۔۔

سب گلے شکوے دور ہو چکے تھے نیناں سے۔۔ اب تو مطی نیناں سے بے تحاشا محبت کرنے لگی تھی،، ایک عقیدت ایک احترام سا تھا اس کے لیئے دل میں،، کیونکہ وہ جانتی تھی اگر میرپاپا نے وہ سب کچھ نا کیا ہوتا تو آج نیناں کی جگہ وہ خود ہوتی۔۔

وہ نیناں کی جانب سے پھر ٹینشن لے کر ادھ موئی ہو جاتی تبھی اس کو فی الحال کسی نے کچھ پتہ نہیں چلنے دیا تھا۔۔

وہ کچی نیند میں تھی جب کھڑکی سے ایک ہیولہ روم میں داخل ہو کر کھڑکی لاک کی تھی۔۔
اریش بیڈ کے قریب آیا اور مسکرا دیا۔۔
کمرے میں بس ایک لیمپ کی مدھم روشنی تھی۔۔

وہ بیڈ پر ابھی بیٹھا ہی تھا کہ مطی اچھل کر اٹھ بیٹھی۔۔

مگر سامنے بیٹھے مسکراتے شخص کو دیکھ کر اس کے ہوش اڑے۔

تم،،، تم پھر کھڑکی سے آئے یںنڈک کہیں کے،، یو،،،،

وہ کہتی اٹھنے لگی تبھی اریش نے اس کے گرد اپنے بازو حمائل کر کے اسے اپنے سینے میں بھینچا تھا۔۔
اور بیڈ پر نیم دراز ہو گیا۔۔
مطی اس کے اوپر گری۔۔

یہ کیا کر رہے ہو،، چھوڑو مجھے،،، مطی بوکھلائی،، مگر گرفت آہنی تھی۔۔

ثبوت دینے آیا ہوں بے بی گرل اپنی محبت کا،،، اسی پہ کام شروع کرنے لگا ہوں،،، وہ بے حد شرارت سے بولا،، تو مطی کے پسینے چھوٹے۔۔

تم پاگل ہو گئے ہو چھوڑو مجھے،،،
دونوں کو ایک دوسرے کی دل کی چیختی چنگھاڑتی دھڑکنیں صاف سنائی دے رہیں تھیں مطی اپنی ہی کیفیت سے جھنجھلائی۔۔

وہ جھٹکے سے کروٹ لے کر مطی پر حاوی ہوا،، اور اس کے ہاتھ بیڈ سے لگائے۔۔
اب اریش کے ہونٹوں نے اس کی بیوٹی بون پر محبت کی مہر ثبت کی تھی۔۔
مطی کی سانس اٹکی۔۔

اریش،،، وہ پکار بیٹھی۔۔

یس بے بی گرل،،،

چھ،،، چھوڑو مجھے،،، وہ کانوں تک سرخ ہوئی۔۔

پہلے بتاؤ ڈمپل گرل،،، مجھے مس کیا،،، اب اریش نے اس کی چن پر اپنے لب رکھے تھے۔۔
وہ مچلی مگر ہل بھی نہیں پائی۔۔

تبھی اریش نے اس کی کمر کے گرد بازو لپٹا کر اسے اپنے سینے میں بھینچ کر اپنے ہونٹ اس کے ہونٹوں پر رکھے تھے۔۔
لمس میں شدت اور محبت تھی۔۔

مطی کو لگا وہ اس کے لمس کی حدت سے پگھل جائے گی،، کچھ دیر بعد ہی وہ نرمی سے پیچھے ہٹا۔۔ اور دلچسپی سے اس کا لال ٹماٹر چہرہ دیکھا۔۔

بولا تھا نا بیری میرے محبت کا رنگ تم پر چڑھ جائے گا،،، تم تو بلش کر رہی ہو،،، اوووووووووینڈ کی سبز سے سرخ پڑ گئی،،
اریش نے چھیڑا۔

یو ایڈیٹ،،، سانڈ،،، ہٹو میرے اوپر سے،، میری پسلیاں چٹخ جائیں گی۔۔۔ مطی نے اس کے سینے پر مکے برسائے۔۔
وہ قہقہ لگاتا پیچھے ہٹا۔۔

مطی بھنا کر اٹھ بیٹھی۔۔ اریش گیٹ لاسٹ،،،،، پٹ جاؤ گے میرے ہاتھوں سے۔۔

نہیں جاؤں گا،، یہیں سوؤں گا،، کر لو کیا کرو گی،،، وہ اطمینان سے بولا۔۔

میں مما اور ڈیڈ کے پاس چلی جاؤں گی،،، وہ بھی سکون سے بولی۔۔

میں جانے دونگا تب ناں،،،، وہ بیڈ پر نیم دراز بولا،، مطی جو کہ بیڈ سے اتر چکی تھی۔۔ دروازے کی جانب لپکی۔۔
مگر اس سے پہلے ہی اریش بجلی کی سی تیزی سے اس کے سامنے آیا

اوراسی تیزی سے اسے بازوؤں میں اٹھایا۔۔

اریش،،،وہ سخت جھنجھلائی۔۔

وہ قہقہ لگا کر ہنس پڑا،،،کوشش بھی ناکرنا بے بی گرل،،،وہ اسے بیڈ پر لٹا کر خود بھی اس کے قریب نیم دراز ہوگیا۔۔
پورا ایک ماہ،،بے بی ڈول،،تمھارے بغیر تڑپتے گزارا،اب ایک پل بھی نہیں۔۔

وہ گھمبیر لہجے میں بولا۔۔تبھی مطی نے گھبرا کر اس کے سینے میں منہ دیا تھا۔۔
وہ بھی مسکراتا سکون سے آنکھیں موند گیا۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

صبح معمول کے مطابق طلوع ہوئی تھی۔۔
سب بریک فاسٹ کے لئے ٹیبل پر موجود تھے۔۔

مگر ویر بار بار پہلو بدلتا ہر ایک منٹ بعد حرم مما کے روم کے دروازے کو دیکھ لیتا۔۔

سب خاموشی سے بریک فاسٹ کر رہے تھے۔۔

مما نیناں کہاں ہے،،، وہ اتنی دیر پیشنس رکھ ہی نہیں سکتا تھا۔۔

ویر یہ جیم کا جار مجھے پکڑاؤ،،، پلوشہ نے کہا،، اسے دھچکا سا لگا۔۔
اپنے ڈیڈ کی طرف دیکھا جو گہری سنجیدگی سے اپنی پلیٹ پر جھکا تھا۔۔
وہ خود ہی اٹھ بیٹھا۔۔۔
اور حرم کے روم کی طرف گیا۔۔

پھر ربیع کے روم تک گیا۔۔ وہ سب اگنور کیے بیٹھے رہے،، ویر کی رگیں تو اس وقت تنیں جب پورے سلطان مینشن میں وہ کہیں نظر نہیں آئی۔۔

کسی سے کچھ بھی پوچھے بغیر گاڑی کی چابی اٹھائی اور باہر آیا۔۔ گاڑی کا رخ حاتم مینشن کی جانب تھا۔۔
مگر جب وہاں بھی اس کی غیر موجودگی کنفرم ہو گئی تو اب سچ مچ ویر سلطان کے ہوش اڑے تھے۔۔

ہوا سے باتیں کرتا گھر واپس آیا۔۔

سب بڑے ابھی ڈائینگ ٹیبل پر ہی تھے۔۔

ڈیڈ نیناں کہاں ہیں،،،؟

میر تم برھانز کے ساتھ ڈیلنگ کے مطلق کچھ کہہ رہے تھے،،،شاہ ویر نے اسے اگنور کیا،،

پری رات کو شاہ ویر میر اور شاہ زر کو بتا چکی تھی کہ وہ کیا کر چکی ہے،،سب اس سے ناراض تھے۔۔
سو کسی نے ضرورت محسوس نا کی اسے کچھ بتانے کی۔۔

ویر کا غصہ اب ضبط کی آخری منزلوں کو چھو رہا تھا،،وہ وہاں سے پھر ربیع کے روم میں گیا،،،
وہ کالج کے لئے تیار ہو رہی تھی۔۔

جی بھیا،،،

ربیع تمھاری آپی کدھر ہے،،،؟ وہ خطرناک حد تک سنجیدگی سے بولا۔۔

مجھے تو نہیں معلوم بھیا،،، کل جب آپو کی طبیعت خراب ہوئی اور وہ بے ہوش ہو گئی تھیں تو بڑی مما کے روم میں ڈاکٹر آئی تھیں،، تب وہ انھیں کہ روم میں تھیں اس کے بعد بڑی مما انھیں ہوسپیٹل لے کر گئی تھیں،،، پھر مجھے لگا وہ روپ دادو کے پاس چلی گئی ہوں گی،،، کیا ہوا بھیا وہ ادھر نہیں ہیں کیا۔۔

ویر کے دل کو جیسے کسی نے پتھر کے نیچے کچلا،،، اتنا کچھ ہو گیا اور اسے کسی نے بتانا ضروری نہیں سمجھا۔۔

بھیا آپی ٹھیک تو ہیں ناں،، اب ربیع پریشان ہوئی۔۔

ہاں وہ ٹھیک ہے،، اوکے تم اپنا کام کرو، مجھے ضروری کام ہے۔۔ وہ لاؤنج سے گزرتا باہر گیا۔۔

پھر باہر واچ مین کی سختی آئی تھی۔۔۔ ویر کے تیور دیکھ کر۔ تب اس نے اگل دیا کہ میم سمیع اوران کی بیٹی کے ساتھ کہیں گئیں ہیں،، اور شاید بڑی بیگم صاحبہ نے انھیں کہیں بھیجا ہے۔۔

آج ویر سلطان نے اپنی دل کو سورج کی طرح غموں اور پچھتاؤں کی مغرب میں ڈوبتے پایا تھا۔۔

مگر اب بھی ہمیشہ کی طرح غصہ سوا نیزے پر چڑھائے اپنی مما کے روم میں داخل ہوا تھا۔۔

سامنے ہی پلوشہ ایک باکس میں نیو بورن بے بی کے کپڑے ترتیب سے رکھنے میں مصروف تھی۔۔
شاہ ویر اس کے پاس بیٹھا تھا۔۔

مما نیناں کہاں ہے،،، ویر کی آواز میں جتنی بے قراری اور وحشت تھی،،، پلوشہ کے انداز میں اتنا ہی سکون۔۔۔

مجھے نہیں معلوم،،،، پلوشہ لاپرواٸی سے بولی۔۔

مما میں پورے سلطان مینشن کو آگ لگا دوں گا،،،، وہ بال مٹھیوں میں جکڑ کر بولا جیسے طیش اور اشتعال کا طوفان اپنے اندر دبانے کی کوشش کر رہا ہو۔۔۔

جاؤ لگا دو،،،، پلوشہ پر خاطر خواہ اثر نہیں ہوا تھا۔۔

پری پلیز،،،، شاہ ویر کا بیٹے کو دیکھ کر دل جیسے کسی نے مسلا تھا،،، روندا تھا۔۔
ٹوٹی بکھری حالت میں اس میں شاہ ویر کو پچیس سال پہلے کا شاہ ویر نظر آیا۔۔
مگر پلوشہ پھر یونہی پہلے کی طرح پتھر دل بن چکی تھی۔۔

شاہ آپ چپ کریں،،، یہ میرا اور اس کا معاملہ ہے،،، آپ بیچ میں مت بولیں۔۔

مما مجھے معلوم ہو چکا ہے یہ سب آپ نے کیا سمیع انکل کو بول کر، پلیز مما مجھے بتا دیں،،، میں مر جاؤں گا اس کے بغیر،،،
اب اسے نے ڈریسنگ کے شیشے میں واس مار کر اپنا غصہ نکالا تھا۔۔

اچھا،،، یہ تو نیناں سے جانوروں جیسا سلوک کرنے سے پہلے سوچنا چاہیئے تھا،، اب کیا فائدہ۔۔

مما میں اس سے معافی مانگ لوں گا،، سب غلط فہمیاں دور کر دوں گا،، میں اب کوئی تکلیف،،،،

کب تک ویر،،،، کب تک اس سے وحشیوں سا سلوک کر کے معافی مانگتے رہو گے۔۔

مما میں جانتا ہوں آج سے پچیس سال پہلے آپ نے ڈیڈ کے ساتھ یہی کیا تھا مگر میں شاہ ویر سلطان نہیں ہوں جو اتنا صبر اور پیشنس رکھ سکوں،، مما میں کچھ کر بیٹھوں گا پلیز بتا دیں وہ کہاں ہے۔۔
وہ اب سرخ چہرے کے ساتھ بھیگی آنکھیں لیے التجائیہ بولا تھا۔۔

شاہ ویر نے پلوشہ کو دیکھا شاید اسے بیٹے پر رحم آجائے مگر،،

تم سر پھرے سلطانز اس سے کم کے جھٹکے پر مانتے نہیں ناں،،، ویر جاؤ اپنا کام کرو،، پلوشہ بیزاری سے بولی۔۔

مما آپ جانتی ہیں وہ پریگننٹ ہے،،،،، ویر کا سر سراتا لہجہ،،، آپ کیسے اپنے گرینڈ چائلڈ کے ساتھ اتنا بڑا رسک لے سکتی ہیں،،،، اس کا خیال،،،،،،،،
ویر نے پلوشہ کو اموشنل بلیک میل کرنا چاہا۔۔

تم تو خیال رکھنے کی بات نا ہی کرو ویر سلطان،،، تو بہتر ہے،،، پلوشہ غرائی۔۔۔ کیونکہ میرے گرینڈ چائلڈ کو فی الوقت سب سے بڑا خطرہ تو تم سے ہی تھا جتنا تم نے نیناں کو زہنی ٹارچر کیا،،،،

مما پلیز،،،،، ویر تڑپا،،،،،

جاؤ ویر اپنا کام کرو،،، خود پتہ لگا لو،، مجھے نہیں معلوم،،، پلوشہ نے بیٹے کی ماہی بے آب کی طرح تڑپتی حالت کو بڑی مشکل سے اگنور کیا۔۔۔

مگراب ویر سے نیناں کے ایک ایک آنسو کا حساب چاہیے تھا پلوشہ کو۔۔

مما میں نے سمیع انکل سے آفیسر بن کر اگلوایا تو آپ لوگوں کو بلکل اچھا نہیں لگے گا،،،
ویر اس دشمن جاں کو ڈھونڈنے کی خاطر ہر حربہ آزمانا چاہتا تھا۔۔

خبردار جونئیر،،،،،،،کوشش بھی مت کرنا،،،،شاہ ویر نے وارننگ دی۔۔۔

وہ جیتا جاگتا آگ کا طوفان بنا وہاں سے نکلا تھا۔۔ دل بیٹھ رہا تھا اور روح کو جیسے کسی نے اندھیرے پنجرے میں بند کر رکھا تھا،،،،،جو پھڑپھڑا رہی تھی۔۔
ویر سلطان کو اس کے بغیر دم گھٹتا محسوس ہوا۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

جدائی پہ جانڑی
جو تینوں کھنڑی سی
گل دل وچ رہ جانڑی

وہ راکنگ چئیر پر جھولتا اپنی جان سگریٹ میں جھونک رہا تھا۔۔

تین ماہ۔۔
تین ماہ کافی تھے سلگتے تڑپتے پل پل اذیت میں گرزرتے۔۔

وہ اگر آفیسر تھا تو پلوشہ اس کی ماں تھی۔۔
پلوشہ نے اسے ایسی کسی جگہ چھپایا تھا کہ اس نے بتھیری ایڑھیاں رگڑی تھیں۔۔
مگر وہ نہیں ملی تھی اسے۔۔

پلوشہ نے نیناں تک پہنچنے کے تمام زریعے مٹا ڈالے تھے،،، ہر رستہ بند کر دیا تھا۔۔
وہ ناں ماں سے اور ناں سمیع انکل سے سختی کر سکتا تھا۔۔ تبھی بے بس تھا۔۔

بکھرا حلیہ،،، بڑھی بئیرڈ سرخ انگارہ آنکھیں،،، کمرے میں ملگجا سا اندھیرا کیے وہ بیٹھا تھا۔۔
کمرے میں دھوئیں کے مرغولے سے اٹھ رہے تھے جب پلوشہ اسے بلانے روم میں داخل ہوئی۔۔

یہ کیا بے ہودگی ہے ویر سلطان،،،، پلوشہ تلملاتی آگے بڑھی۔۔ اور اس کے سر پر سوار ہوئی۔۔

اس نے دھیمے سے اٹھ کر کمرے کی کھڑکی کھولی۔۔ کہ دھواں باہر نکل جائے،،،

میں نے پوچھا یہ کیا بے ہودگی ہے ویر،،، کیا کر رہے تھے تم یہ،،، پری نے جلی سگریٹوں اور راکھ سے منہ تک بھری ایش ٹرے کی جانب اشارہ کیا۔۔

جانے دیں مما،،، پرانی ہو چکی ہے یہ بات،،، اس نے جیسے خود کا مزاق اڑایا۔۔ آپ کو کب سے اپنے بیٹے کی پرواہ ہونے لگی۔۔ ویر کا لہجہ تلخ تھا۔۔

پلوشہ نے اپنے لب کاٹے۔۔
خیر جانے دیں،،،، کچھ کام تھا۔۔۔

کھانے کے لئے بلانے آئی تھی۔۔ پلوشہ کی آنکھو نم ہوئیں۔۔۔

مجھے بھوک نہیں مما،،،، ویسے ایک بات بتائیں مردہ دل بھی کھانے کھایا کرتے ہیں۔۔۔

ویر،،، پلوشہ چلائی،،

اوکے چلیں،، مما مجھے سب سے ضروری بات کرنی ہے،، وہ چپ چاپ چلتا پری کے پیچھے پیچھے ڈائنگ ہال میں آیا۔۔

کھانے کی ٹیبل پر بیٹھ کر اس نے کھانے کی طرف ہاتھ نہیں بڑھایا تھا۔۔
شاہ ویر نے ایک نظر بیٹے کو دیکھا۔۔

ڈیڈ مجھے ضروری بات کرنی ہے،،،

بولو ویر ہم سن رہے ہیں،،، شاہ ویر اس کی جانب متوجہ ہوا۔۔

آپ شاہ زین اور مطی کی جلد از جلد شادی کی ڈیٹ فکس کر دیں۔۔ جو سوچی ہوئی ہے وہی،، ہفتے بعد کی،،، کیونکہ زین اور سہانا بھی فری ہو گئے ہیں اور اریش کی بھی سیٹنگ ہو چکی ہے،،، ویسے تو آپ لوگوں ایک عرصہ ہی ہوا میری سننی بند کر دی ہے۔۔
اس نے ایک درد سے بھرپور نگاہ ماں پر ڈالی۔۔ پری نے پہلو بدلہ
مگر پھر بھی اٹس آ ریکوسٹ،،،

وہ کہتا کھانا کھائے بغیر سلطان مینشن سے نکلا تھا۔۔

جب سے نیناں گئی تھی،،، وہ یونہی خود کو مسلسل ٹارچر کر رہا تھا۔۔

کہ شاید کسی کو اس کی حالت پر رحم آ جائے۔۔
مگر اس کی سزا ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

سکون تو ادھر بھی نہیں تھا۔۔

وہ سارا سارا دن پڑی یونہی کسی نقطے کو گھورتی رہتی تھی۔۔
نازیہ (سمیع کی بیٹی) اسے کی دیکھ بھال کرتی رہی۔۔

یہ اماں حاجن کا ہی گھر تھا۔۔جہاں ان کی ایک طالبہ نے اسلامی اور قرآنی تعلیمات کے لئے مدرسہ کھول رکھا تھا۔۔
ہر ماہ پری ایک بھاری رقم مدرسے کی تعمیر و ترقی کے لئے مریم بی بی کو بھیجتی تھی۔۔

بہت ہی نیک عورت تھی۔۔اسی لئے پری کو ان پر بھروسہ تھا اور نیناں کو مریم بی بی کے پاس رکھا گیا تھا۔۔

چھوٹا سا گھر تھا۔۔مریم خود بے اولاد تھی اور نیناں سے ایک خاص سی انسیت ہو گئی تھی۔۔
وہ اس کی بہت اچھے سے دیکھ بھال کر رہیں تھیں۔۔

نازیہ کو اس بے حد حسین لڑکی پر بے حد ترس آتا تھا جو سارا دن اداس اور کھوئی کھوئی رہتی۔۔

وہ بھی کیا کرتی۔۔۔
جوگن تھی،،،، عشق کی روگی۔۔کیسے اس ظالم کے بغیر صبر آتا۔۔
جو زخم دیتا تھا تو بعد میں مرحم بھی تو رکھتا تھا۔۔

بخیے ادھیڑتا،،،، تو چارہ گر بھی تو وہی تھا۔۔
مگر،،،،

جب ملا وہ خفا ملا ہم کو،،
بخت کیا چاند سا ملا ہم کو

چارہ سازوں کا کوئی جرم نہیں
درد ہی لادوا،،،،،،،ملا ہم کو

Continue,,,,,,,,,,

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺
کاپی کرنے اور پی ڈی ایف بنانے کی اجازت نہیں ہے۔ اس ناول کے تمام جملہ حقوق واحبہ عشقم ناولزاور ناول بینک آفیشل ٹیم کے پاس محفوظ ہیں

تمام ریڈرز زا اپنے فرینڈز کو پیج پر انوائٹ کریں 😊😊😊

💣💣#Don'tcopypastewithoutmypermission

#Wehsht_e_IshqSeason2
#By_Wahiba_Fatima
Episode35......(Secondlastpart2)

سلطان مینشن میں شادی کے ہنگامے جاگ اٹھے۔۔ کافی عرصے بعد جشن کا سا سماں تھا۔۔

لندن سے پریہا جلال اور ظہان بھی آ گئے تھے۔۔
نمرہ کی تو ڈیتھ ہو چکی تھی مگر اپنی ماں کی جگہ تانی ضرور شرکت کرنے آئی تھی۔۔

سہانا شبیر کے پاس جا چکی تھی اور جاتے جاتے شاہ زین کا چین سکون سب ساتھ لے گئی۔۔

یہ چار پانچ دن تو یونہی ہنگاموں کی نظر ہو چکے تھے۔۔ اور آج مہندی کا فنکشن تھا۔۔

شاہ ویر کی خواہش پر چاروں کا ایک ہی جگہ سلطان مینشن میں ہونا تھا مہندی کا فنکشن،،،

سہانا مطی اور ربیع پارلر گئیں ہوئیں تھیں،،، ہر کوئی گھن چکر بن چکا تھا۔۔

ویر نے خود کو کسی کی بے رحم یادوں سے دامن بچانے کو بری طرح کاموں میں الجھا رکھا تھا۔۔۔ اب بھی شاہ زین کے بلانے پر وہ شاہ زین کے روم میں آیا تھا۔۔
جہاں اریش اور وہ تیار ہو رہے تھے۔۔۔
ظہان بھی ادھر ہی موجود تھا۔۔

اریش بری طرح الجھا ہوا تھا کیونکہ اس نے کبھی شلوار قمیض نہیں پہنی تھی۔۔۔ مگر آج وائٹ کلف زدہ شلوار قمیض کے اوپر چنری گلے میں ڈالنی تھی۔۔ سب لڑکوں نے یہی پہننا تھا۔۔

ظہان کو اور زین کو اس کی شکل دیکھ کر ہنسی آئی۔۔۔

اریش کارٹون لگ رہیں ہیں قسم سے بلکل،،، ظہان نے مزاق اڑایا۔

تب ویر نے آگے بڑھ کر ظہان کو گھوری سے نوازتے اس کی مدد کی،،، کف کالر درست کیے اور چنری گلے میں ڈالی۔۔
وہ ضرورت سے زیادہ ہی ڈیشنگ اور ہنڈسم لگ رہا تھا۔۔

شاہ زین بھی تیار تھا،،، کم تو وہ بھی نہیں لگ رہا تھا،، بار بار ایک ڈمپل کے درشن ہو رہے تھے۔۔

کوئی ضروت نہیں اس کی بکواس سننے کی اریش بہت اچھے لگ رہے ہو۔۔

برو آپ تو تیار ہو جاؤ یار،،،، شاہ زین کہتا باہر گیا،،، ظہان بھی چلا گیا۔۔

اریش اس کے پاس آیا۔۔

اریش نے یہاں آکر ڈیوٹی جوائن کرلی تھی۔۔

پھر اریش اور ویر نے جرم کی دنیا میں تباہی و بربادی مچادی تھی۔۔

یہ وہ دو،،،، ہزار کے برابر تھے،،، جو کسی کی پکڑ اور قابو میں نہیں آرہے تھے۔۔

دونوں میں گہری دوستی بھی ہو چکی تھی۔۔اب وہ آپس میں ہر بات شئیر کرلیا کرتے تھے۔۔

وہ قریب آیا اور ویر کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔

جب اسے تمہارے ساتھ بھیجا تو دل میں ہزار طرح کے وسوسے اور خدشے تھے۔۔مگراب میں خود چاہتا ہوں کہ نیناں بہت جلد تمہارے پاس آجائے۔۔

ویر نے کرب سے آنکھیں بند کیں،، اور اپنے ہونٹ کاٹے۔۔

حیرت کی بات ہے اس ڈائمن نے بھی اپنے طریقوں سے نیناں کو ہر طرح سے ڈھونڈنے کی کوشش کی،،، مگر ہم بھول گئے کہ آنٹی ہماری ماں ہیں،،، اریش اداسی سے بولا کیونکہ ویر کی بکھری ٹوٹی حالت دیکھ کر اسے بہت برا فیل ہو رہا تھا۔۔

اس کا دوست دکھی اور غمزدہ تھا تو اس کی خوشی کیسے مکمل ہوتی۔۔

جانے دو یار،،، تم اپنا وقت انجوائے کرو،، میرا دل کہتا ہے وہ جلد میرے پاس میری دسترس میں ہوگی۔۔ انشاء اللہ
ویر زرا سا مسکرایا۔۔

تبھی حبہ انھیں بلانے آ گئی۔۔

وہ باہر آئے،، ویر اس کے ساتھ سٹیج تک آیا۔۔ سب موجود تھے۔،، دلہے سٹیج پر بیٹھ چکے تھے۔۔ بہت پیارے لگ رہے تھے زین اور اریش۔۔۔ اب بس دلہنوں کا انتظار تھا۔۔ جو کم از کم ان کے لئے طویل ہوتا جا رہا تھا۔۔

ویر سٹیج کے پاس کھڑا۔۔۔ ازھاد سے کوئی بات کر رہا تھا جب پلوشہ اس کے قریب آئی کیونکہ سب ہی تقریباً تیار تھے سوائے اس کے۔۔

ویر میں نے کپڑے نکال دئیے تھے تو پہنے کیوں نہیں ابھی تک،،،، پلوشہ پوچھ بیٹھی۔۔

وہ زخمی سا ہنس دیا،، کیونکہ مما تنہائیاں اگر روح کی گہرائیوں میں اتر جائیں تو رونقیں اور کوئی خوشی انسان کو متاثر نہیں کر سکتی۔۔

پری اپنے بیٹے کی جانب دیکھے گئی۔۔۔

میں ایسے ہی ٹھیک ہوں مما،،، ڈونٹ وری،،،، وہ بلوٹی شرٹ اور بلیک ٹراؤزر کی پاکٹوں میں ہاتھ ڈالے کھڑا لاپرواہی سے بولا۔۔

پھر لان کی ایک سائیڈ جا کر سگریٹ سلگائی۔۔

اب وہ بڑے دھڑلے اور بے باکی سے سب کے سامنے سموکنگ کرنے لگا تھا۔۔

تبھی لان میں ہلچل سی ہوئی تھی۔۔

جب حرم اور حبہ کی ساتھ دھیمے قدموں سے چلتی مطربہ اور سہانا سٹیج کی جانب بڑھ رہیں تھیں۔۔

وہ تو پہلے ہی ان کے حسن کے تیکھے ترکشوں سے گھائل تھے۔۔۔ اب بھی دو دلوں پر بجلی سی گری تھی۔۔

سہانا ییلو اور بلو امتزاج کے خوبصورت کامدار لہنگے میں تھی اور مطربہ ییلو اور ریڈ،،،

دلہن بنی وہ ہلکے میک اپ اور خوبصورت ہیر اسٹائل میں بے حد خوبصورت اور دلکش لگ رہی تھیں۔۔

ربیع نے بھی ہلکے کام والا سبز لہنگا ہی پہنا تھا۔۔ہلکے میک اپ گھنے سیاہ کرلی لمبے بالوں کی چوٹی آگے گرائے۔۔ کلچ تھامے وہ لہنگے سے الجھتی جب لان میں داخل ہوئی تو محفل میں بیٹھے ایک شخص کا دل اچھل کر حلق میں آیا تھا۔۔

آج وہ اسے بچی بچی نہیں اپنی بیوی اور بڑی بڑی لگی۔۔
دلہنوں کو لاکر سٹیج پر دلہنوں کے ساتھ بٹھایا گیا۔۔
وہ بے حد نروس ہو رہیں تھیں کچھ جسم پگھلوتی نگاہیں تھیں جو بڑی بے باکی سے ان کا احاطہ کرنے میں مصروف تھیں۔۔

شاہ زین تو پھر سب سے نگاہیں چرا کر وقتا فوقتا ایک گہری نگاہ اس پر ڈال رہا تھا۔۔
مگر اریش نے شرمانے ورمانے کی زرا بھی ضرورت محسوس نہیں کی تھی

اور بڑی پر شوق نگاہوں سے مطی کو دیکھے جا رہا تھا۔۔ مطی نے اس کی بے شرمی پر دل میں دانت کچکچائے۔۔

مگر افسوس کچھ کر نہیں سکتی تھی۔۔

سب بے حد خوش تھے۔۔
رسم ادا کی جا رہی تھی۔۔۔ شبیر آکر بیٹی کے پاس بیٹھے تھے اور شفقت بھری نگاہوں سے اسے شرماتے دیکھ رہے تھے۔۔

شاہ زین کی زبان میں کھجلی ہوئی۔۔۔ ذرا سا جھک کر سرگوشی کی۔۔
اوووو بے بی تو بڑی ہو گئی ہے آج دلہن بن گئی ہے،،، کل بچوں کی فوج پیدا کر کے مما بھی بن جائے گی،،، سو ایکسائیٹڈ۔۔

سہانا سخت تلملائی۔۔ مگر پاس ہی پاپا بیٹھے تھے،،، مگر تبھی دماغ میں جھماکا سا ہوا۔ اور اپنی سینڈل کی ہائی ہیل شاہ زین کے پشاوری چپل پہنے پاؤں پر زور سے رکھ دی۔۔

شاہ زین بلبلا اٹھا۔۔ مگر سکون سے بیٹھا رہا،، جھک کر پھر سرگوشی کی۔۔
سہانا بے بی اگر نہیں چاہتی کہ کل ہماری مسہری میدان جنگ بن جائے تو فوراً سے پہلے ہیل ہٹاؤ۔۔

سہانا بوکھلائی،، اور فوراً پاؤں ہٹا لیا۔۔ جس سے پاس بیٹھے شاہ زین کا ڈمپل گہرا ہوا۔۔

جوکہ سہانا نے چور نگاہوں سے دیکھا، ، مگر بد قسمتی سے کیمرہ مین نے وہ خوبصورت شرارتی پل کیمرے کی آنکھ میں ہمیشہ کے لئے قید کرلیا تھا۔ ۔

سہانا گڑبڑائی اور سیدھی ہوگئی۔ ۔ شاہ زین خاموش ہو کر بیٹھیں ، ، ، کچھ زیادہ ہی بدتمیز ہو گئے ہیں آپ ، ، ،
شبیر اٹھے تو وہ دھیمے سے مگر غرائی۔ ۔

شوشو ئیٹ ، ، ، بے بی کو غصہ آرہا ہے ، ، ، مگر سو سیڈ کچھ کر نہیں سکتی۔ ۔ ۔
شاہ زین نے پھر چھیڑا۔ ۔
اب کی بار سہانا نے شاہ زین کے بازو پر پورے زور سے چٹکی کاٹی تھی۔ ۔
وہ اچھلا ، ، ، سہانا کو ہنسی آئی تو سر جھکا لیا۔ ۔

جو کرنا ہے آج ہی کر لو سہانا بے بی ، ، کیوں کہ کل کا دن تو میرا ہے ، ، اس کے بدلے میں ، ، ، میں کیا کیا کرنے والا ہوں سوچ ہے تمھاری۔ ۔ ۔
شاہ زین کی بات پر اب واقعی سہانا دوبارہ سر اٹھانے کے قابل نہیں رہی تھی۔ ۔

ادھر مطی بھی بے نیاز سی بنی بیٹھی تھی اور اریش کو منہ لگانا گوارا نہیں کر رہی تھی۔۔

اریش بھی کہاں زیادہ دیر چپ بیٹھنے والوں میں سے تھا۔۔۔
واؤ تو ینڈ کی کو بھی زکام ہو گیا،،،،

مطی نے پہلو بدلا،،،
کچھ بول تو سکتی نہیں تھی کیونکہ پاس ہی اس کی سائیڈ پر اس کے ڈیڈ بیٹھے تھے۔۔ مگر ادھار رکھنے والوں میں سے تو وہ بھی نہیں تھی۔
بڑی خاموشی سے اپنے دوپٹے میں سے کامن پن نکالی تھی۔۔
اور بڑی سرعت سے پن نے اریش کے پہلو کی تواضع کی تھی۔۔

وہ اچھلا۔۔۔ مگر ہار نہیں مانی۔۔
کچھ ہی دیر میں مطی کو اپنی پنڈلی کے اوپر ٹانگ پر کوئی چیز سرسراتی محسوس ہوئی۔۔

وہ سپٹپٹائی زرا سا آگے ہو کر دیکھا تو اریش کی پشاوری چپل میں سے پاؤں غائب تھا۔۔
اور مطی کی ٹانگ پر گستاخیاں کرنے میں مصروف تھا۔۔

مطی کو شدید طیش آیا۔۔
شاہ زر کسی فرینڈ کے بلانے پر سٹیج سے اٹھا۔۔
مطی کی پن نے اب اریش کی ٹانگ کی تواضع کی تھی۔۔

یو یینڈک،، بندر،،، سکون سے بیٹھو،،، مطی غرائی۔۔
اریش کو ہنسی آئی۔۔

نا آرام سے بیٹھا تو کیا کرو گی،، اطمینان قابلِ دید تھا۔۔

چھوڑوں گی نہیں میں تمھیں،، وہ دانت پیس کر بولی۔۔

آ،،،، ہاں،،، گڈ،،، آج تم مجھے مت چھوڑنا،،، میں کل تمھیں نہیں چھوڑیں گا،،، حساب برابر،،، وہ ذو معنی سا بولا۔۔

مطی کی سانس اٹکی،،
اب اسے اگنور ہی کرتی تو بہتر تھا کیونکہ وہ بڑے اطمینان سے اب اس کا ہاتھ تھام چکا تھا۔۔

جیسے تیسے رسمیں ادا کی گئیں،،
اب کھانا کھایا جا رہا تھا۔۔۔

ربیع کسی کام سے اندر گئی تھی۔۔ ظہان گہری مسکان لیے اس کے پیچھے گیا۔۔
کافی دن سے اس کے دماغ کی دہی کسی نے نا کی تھی۔۔ سوا پنے چھوٹے پیکٹ کی جانب بڑھا۔۔

جو ہاتھ میں ایک پیکٹ تھامے اب باہر ہی آنے والی تھی۔۔
لاؤنج میں ہی وہ اس کے سامنے آیا تھا۔۔ دل پر بجلی سی گری تھی،، جب وہ اسے دیکھ کر مسکرائی۔۔

ظہان ببل چباتا اس کے اور قریب آیا۔۔

ہائے،،، کیا چل رہا ہے،، ظہان پوچھ بیٹھا۔۔

فی الحال تو آپ کا منہ چل رہا ہے،، وہ اطمینان سے بولی تو ظہان گڑبڑایا۔۔

میرا مطلب اور سناؤ،،،؟

نہیں نہیں،،، اگر میں نے آپ کو دو چار سنا دی تو آپ کا منہ غبارے کی طرح پھول جائے گا،، وہ معصومیت سے آنکھیں پٹپٹا کر بولی۔۔

ظہان کا کھلا منہ دیکھ کر زیادہ دیر ضبط نا کر سکی اور کھلکھلا کر ہنس دی۔۔

ظہان نے اسے گھوری سے نوازا۔۔
اب ایسے ندیدوں کی طرح تو ناں دیکھیں جیسے انڈیا والوں نے کشمیر پر نظر رکھی ہوئی ہے۔۔
وہ اترا کر بولی۔۔

اچھا اگر اتنے دنوں بعد آ ہی گئے ہیں تو ایک سوال کا جواب ہی دے دیں۔۔ ربیع نے پھر شوشا چھوڑا۔۔

اچھا پوچھو،،، ظہان نے احسان کیا۔۔

وہ کونسی ایسی سٹی ہے جہاں رکشہ کار،، گاڑی یا کوئی سواری نہیں جاتی۔۔

ظہان نے سرد سی آہ بھری،، نہیں معلوم،، تم بتاؤ۔۔

الیکٹری،،،سٹی،،،،ہاہاہاہاہاہا،،وہ ہنسے گئی۔۔۔

تبھی اچانک ظہان نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے خود میں بھینچا تھا۔۔
وہ بے تحاشا بوکھلائی۔۔

ظ،،،،ظہان،،،،وہ،،،،وہ گھگھیا گئی۔۔۔

اوکے فائن،،اب ایک سوال کا جواب تم دوگی سوئیٹ ہارٹ،،،وہ اس کے بہت قریب خمار آلود لہجے میں بولا۔۔
ربیع کے ہوش اڑ گئے

کک،،،،کیا،،،،پپ،،پوچھیں،،؟

وہ پوچھنا یہ تھا کہ،،،،وہ کونسے سوالات ہیں،،،،،
جس کے بارے میں شاعر کہتا ہے کہ اس نے شرما کے میرے سوالات پہ ایسے گردن جھکائی مزا آ گیا،،،؟

مم،،، مجھے،، نن،، نہیں پتہ،،، وہ اس کی پر تپش قربت میں مچلی۔

اوکے میں پوچھوں وہ سوالات،،، دیکھتے ہیں بھلا تمھیں شرم آتی ہے کہ نہیں،،، ظہان نے اس کی پتلی ہوئی حالت انجوائے کی۔۔

نن،،، نہیں،، بلکل،، نہیں،،، وہ گھبرائی۔۔
تبھی ظہان نے زرا سا جھک کر اس کے ماتھے پر عقیدت سے محبت کی پہلی مہر ثبت کر کے اس کے رہے سہے اوسان خطا کیے۔۔

گرفت نرم کی تو وہ اپنا آپ ظہان سے چھڑا کر وہاں سے فورا رفو چکر ہوئی تھی۔۔
ظہان قہقہ لگا کر ہنس پڑا۔۔

یقیناً اس چھوٹے پیکٹ کی سنگت میں زندگی بے حد حسین گزرنے والی تھی۔۔

فنگشن کے ہنگامے سرد پڑ چکے تھے۔۔ تمام مہمان رخصت ہو چکے تھے۔۔

رات کے ایک بج چکے تھے۔۔سب اپنے اپنے رومز میں جا چکے تھے۔
باہر سرونٹس اور ویٹرز لان میں سے چیزیں ہٹا رہے تھے۔۔

ویرو ہیں ایک چئیر پر بیٹھا سموکنگ کرتا کسی غیر مرئی نقطے کو گھور رہا تھا۔۔۔
آج اگر وہ دشمنِ جاں اس کے پاس ہوتی تو ان کا بھی فنکشن ہوتا۔۔یا ویر کس قدر خوش ہوتا۔۔

اب تو رگ و جاں اتنی وحشت زدہ تھی کہ دل کرتا ہجر کے غم میں خون کے آنسو روئے۔۔آنسو اپنے اندر اتارتے اتارتے اب تو آنکھیں اور سینا بھی جلنے لگا تھا۔۔
اب برداشت جواب دے چکی تھی۔۔حوصلہ ہارنے لگا تھا۔۔
اب صبر کا پیمانہ چھلکنے کو ہی تھا۔۔

کندھے پر ایک نرم اور مہرباں سا لمس محسوس ہوا تو اس نے سر اٹھا کر دیکھا۔۔

ڈیڈ،،،وہ شاہ ویر سے لپٹا تھا،،،اذیت سے تڑپتے اس کے آنسو شاہ ویر کے شرٹ میں جزب ہوئے تھے۔۔
وہ بے آواز رو دیا تھا۔۔

شاہ ویر کی رگیں تن گئیں۔۔۔جبڑے بھینچ گئے۔۔۔

شہباز،،،شہباز،،پاس ہی کام کرتے شہباز کو دیکھ کر وہ دھاڑا۔۔

وہ بوکھلا کر قریب آیا۔۔جی سر۔۔

اپنے پاپا کو بلا کر لاؤ ابھی اور اسی وقت۔۔

ججی جی سر۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد سمیع ہاتھ باندھے شاہ ویر کے آگے کھڑا تھا۔۔

سمیع دیکھ رہے ہو میرے بیٹے کی حالت،،وہ غرایا،،،آج تک میرے بیٹے کے منہ سے نکلنے سے پہلے میں نے اس کی ہر خواہش پوری کی،،اور آج اسے اس کی زندگی کی سب سے بڑی خواہش سے دور کر دیا گیا ہے۔۔
اب بتاؤ گے کہ میری بہو کہاں ہے کہ نہیں،،،شاہ ویر کا لہجہ بہت سخت تھا۔۔

مگر سر،،وہ بیگم،،،،

سمیع،،،ایڈریس دو،،وہ دھاڑا،،،

سر وہ اماں حاجن کے حجرے میں،،، سمیع دھیمے لہجے میں بولا۔۔
شاہ ویر کی تنی رگیں ڈھیلی پڑیں

Sssssshhhhhiiiiiittttttttt
یہ بات میرے دماغ میں پہلے کیوں نہیں آئی۔۔۔

ہیے شیر اٹھو،،شاہ ویر نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر دباؤ ڈالا، نکلو فوراً میں ایڈریس میسج کر دیتا ہوں،،،لے آؤ اسے،،،، کل کے فنکشن میں ایک اور دلہن کا اضافہ چاہیئے مجھے۔۔

شاہ ویر نے سکون سے کہا۔۔
وہ تیزی سے کھڑا ہوا۔۔فرطِ جزبات میں اپنے ڈیڈ کے سینے سے لگا۔۔

تھینکس ڈیڈ،،،،

اور تیزی سے سلطان مینشن سے نکلا۔۔

ادھر اندر پلوشہ حرم اور حبہ اندر بیٹھی کل کے فنکشن کی ضروری ڈسکشن کر رہی تھیں۔۔
کہ پلوشہ کا فون رنگ ہوا،،،

یس کر کے کان کو لگایا تو پیروں نیچے سے زمین کھسکی۔۔

مریم بی بی کی گھبرائی آواز فون میں سے گونجی۔۔۔

مجھے پتہ ہے پلوشہ،،، کہ تمھارے نمبر پر فون نہیں کرنا تھا،، مگر صورتحال ہی ایسی ہے کہ،،، پلوشہ نیناں کی بہت طبعیت خراب ہے۔۔۔ پلیز فوراً چلی آئیں۔۔۔

مریم بی بی نے کہہ کر فون رکھ دیا۔۔
پلوشہ کو ہاتھ پیر پڑے تھے۔۔

کیا ہوا آپی،،، حرم بے چین ہوئی۔۔

حرم تم میرے ساتھ آؤ۔۔۔ نیناں کی طبیعت ٹھیک نہیں،، اسے ہوسپیٹل لے کر جانا ہے۔۔

میں بھی ساتھ چلوں گی۔۔ حبہ نے کہا۔۔

سہی،،، وہ تینوں فوراً باہر نکلی۔۔ڈرائیور کو گاڑی نکالنے کو بولا۔۔

رستہ تھا کہ طویل ترین ہوا جا رہا تھا۔۔
سفر تھا کہ کٹے نہیں کٹ رہا تھا۔۔

آخر کار وہ پہنچ ہی گئیں۔۔افتاں خیزاں اندر داخل ہوئیں۔۔ مگر اندر بے حد خاموشی تھی۔۔

وہ تیز قدموں سے اندر کمرے میں داخل ہوئیں تو حیرت ہوئی۔۔

مریم خاموش سی بیٹھی تھی۔۔جبکہ نازیہ بے چینی سے ادھر ادھر ٹہل رہی تھی۔۔

نیناں،،،،،،، نیناں،،،،
نیناں کہاں ہے مریم،،،، ان دونوں کے علاوہ روم خالی تھا۔۔ پلوشہ کی سانس اٹکی۔۔

وہ بیگم صاحبہ،، نیناں بی بی کو توچھوٹے صاحب لے گئے۔۔ نازیہ فق چہرہ لئے بولی۔۔

پلوشہ چلائی،،، کون چھوٹے صاحب۔۔۔

شاہ زل بھائی،،، نازیہ نے ان کے سر پر بم پھوڑا۔۔۔

#By_Wahiba_Fatima
Episode36lastmega....

تیرا چہرہ دیکھ لو گر ایک بار
شکر کرتے کرتے زندگی دوں گزار

وہ طوفان بنا سلطان مینشن سے نکلا تھا۔۔۔

ساتھ ازھاد اور شہباز بھی تھے۔۔

اتنے دنوں کی بے قراری اور وحشت کے بعد دل کو اس ظالم کے دیدار سے قرار آنے والا تھا۔۔

مطلوبہ پتہ پر پہنچا تو دل کی دھڑکنیں ہی قابو میں نا رہیں،، دھک دھک کی پاگل آواز کانوں تک سنائی دی۔۔

دروازے پر زوردار دستک دی۔۔

اندر نازیہ کو لگا کہ بیگم صاحبہ آگئیں۔۔ تبھی لپک کر دروازہ کھولا۔۔

وہ تیزی سے اندر داخل ہوا تھا۔۔۔ نازیہ اسے دیکھ بوکھلائی۔۔

اندر سے دبی دبی سسکیاں سنائی دے رہی تھیں۔۔

شاہ زل بھائی آپ،،،

ہٹو سامنے سے آپی،،،، وہ غرایا۔۔۔ نیناں کہاں ہے،، وہ اسے اگنور کیے اندر آیا۔۔
مگر پیروں نیچے سے زمین کھسکی اور چھت جیسے سر پر گری تھی۔۔ نیناں نیم بے ہوشی میں سسک رہی تھی۔۔ اور مریم بی بی اس کے سرہانے بیٹھی اس کا سر سہلا رہی تھی۔۔

وہ لپک کر اس کے پاس گیا،، اور بے قراری سے اس کے اوپر جھکا ہیے نیناں،،، میری جان،، کیا ہوا اسے،،،
وہ اس کا چہرہ تھپتھپاتے مریم سے بولا۔۔

وہ جو نیم جان سی تھی۔۔ کمزور،، پیلا زرد رنگ،،، اپنے مسیحا کو اپنے اوپر جھکے دیکھا۔۔ پھر مکمل بے ہوش ہو کر ویر کے ہاتھوں میں جھول گئی۔۔
ویر نے اسے بازوؤں میں اٹھایا۔۔

کون ہو تم کہاں لے جا رہے ہو اسے،،، جانتے نہیں کون ہے یہ،،، چھوڑو اسے۔۔ مریم بی بی گھبرائی۔۔

بی بی یہ شوہر ہیں ان کے اور پلوشہ بیگم کے بیٹے۔۔ نازیہ نے بتایا تو مریم بی بی خاموش ہو گئیں۔۔

ویر اسے اٹھائے باہر لایا۔۔ اور لے کر گاڑی کی پچھلی طرف بیٹھ گیا۔۔
ڈرائیونگ سیٹ پر ازھاد تھا اور ساتھ شہباز۔۔
ہاسپٹل چلو۔۔ وہ اسے سینے سے لگائے بولا۔۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

ہاسپٹل کے پرائیویٹ روم کے باہر ویر بے چینی سے ٹہل رہا تھا۔۔
اندر نیناں کا چیک اپ چل رہا تھا۔۔

تبھی ڈاکٹر باہر آئی تھیں۔۔ وہ بے قراری سے ڈاکٹر کی جانب بڑھا۔۔
ڈاکٹر سب ٹھیک ہے ناں،،، میری وائف اور میرا بے بی ٹھیک تو ہیں ناں،،،؟

یس مسٹر سلطان،،، وہ دونوں بلکل ٹھیک ہیں،،بس سٹریس اور ویکنس ہے،،،میں نے ٹریٹمنٹ کر دیا ہے،،، وہ ہوش میں ہیں،،، آپ کچھ انھیں لے جاسکتے ہیں۔۔ مگران کی میڈیسنز اور آرام کا بے حد خیال رکھنا ہے آپ نے،،،

جی ڈاکٹر،،، وہ بولا
ڈاکٹر جا چکی تھی۔۔

وہ دھیمے قدموں سے چلتا اندر روم میں آیا۔۔جہاں وہ بیڈ پر نیم دراز آنکھیں موندے لیٹی تھی۔۔
وہ بہت قریب آیا۔۔اور بیڈ پر ٹک کر بیٹھ گیا۔۔

نیناں نے اتنے قریب اس کی آہٹ پا کر دھیمے سے آنکھیں کھولیں۔۔
نظروں سے نظریں ٹکرائیں،، دلوں میں طوفان برپا ہوئے۔۔

دونوں خاموشی سے ایک دوسرے کے دیکھے جا رہے تھے۔۔

میرے کیے گئے گناہوں اور غلطی کی اتنی دردناک سزا نیناں شاہ زل سلطان ،، کہ میری روح تک کو کچوکے لگانے کے لئے تم نے مجھے خود سے ہی دور کردیا۔۔۔ جانتی تھی ناں کہ کتنا تڑپوں گا تمھارے بغیر۔۔۔

وہ شکوہ کر بیٹھا۔۔ نیناں نے نگاہیں چرائیں۔۔

ویر نے اسی خاموشی سے اسے پھر بانہوں میں بھرا۔۔

ششش ،، شاہ زل ،، مم ، میں ٹھیک ہوں ،، وہ بوکھلائی۔۔

اشششش ،،، خاموش رہو نیناں۔۔ وہ نرمی سے بولا۔۔

ویر اسے لئے باہر آیا ،، اور لاکر دوبارہ گاڑی میں بیٹھا۔۔۔ ویر نے اسے کندھے سے تھام کر خود سے لگایا۔۔

اب گاڑی ویر کے فارم ہاؤس کی جانب رواں دواں تھی۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

وہ ہلکی پھلکی باتیں کرتی اب سلطان مینشن واپس جا رہی تھیں۔۔

شہباز نے انھیں فون کر کے بتا دیا تھا کہ نیناں بھابھی بلکل ٹھیک ہیں اور ویر اسے فارم ہاؤس لے کر جا رہا ہے۔۔

ویر کی پتلی ہوئی حالت ان سب نے بہت انجوائے کی تھی۔۔

ویسے ماننا پڑے گا جونئیر کو،،، لے ہی اڑا اپنی بیوی۔۔۔۔ حرم مسکراتی بولی۔۔

ہاں اب تو تیر کی طرح سیدھا ہو چکا تھا پاگل،،،،، اسی لئے ہی میں تو کل کے لئے گرینڈ سرپرائز دینے والی تھی اپنے بیٹے کو نیناں کو دلہن بنی واپس لا کر،، مگر وہ شاہ ویر سلطان کا بیٹا ہے ناں، مجھے ہی سرپرائز دے دیا،،، گدھا کہیں کا۔۔
پلوشہ ہنس دی۔۔

ویسے اسے پتہ کیسے چلا ہو گا۔۔۔ حبہ نے ہنستے پوچھا۔۔

شاہ ہیں جو اپنے لاڈلے کو بگاڑنے والے،،، یقینا انھوں نے بتایا ہو گا۔۔ میرے سارے سرپرائز کی بینڈ بجا دی باپ بیٹوں نے۔۔۔
پلوشہ نے منہ بنایا۔۔

وہ پھر تینوں قہقہہ لگا کر ہنس پڑیں۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

ویر اسے بانہوں میں اٹھائے اپنے فارم ہاؤس کے روم میں داخل ہوا تھا۔۔
لا کر نرمی سے اسے بیڈ پر بٹھایا۔۔

کھانا کھایا تھا،،، ویر نے پوچھا۔۔

جی،، وہ دھیما سا بولی،، کچھ ہی دیر بعد دروازہ ناک ہوا۔۔
وہ باہر آیا تو شہباز دودھ کا نیم گرم گلاس لیے کھڑا تھا۔۔ یہ بھابھی کو میڈیسنز دے دیں،،،

تھینک یو یار،،، شہباز مجھے کوئی ڈسٹرب نا کرے،، کوئی بھی مطلب کوئی بھی نہیں۔۔۔ چاہے کوئی سلطان مینشن سے ہی کیوں نا ہو۔۔۔

یس سر،،،

وہ روم لاک کرتا اندر آیا۔۔ نیناں کو میڈیسنز دیں جو اس نے چپ چاپ لے لیں۔۔
گلاس تھام کر سائیڈ پر رکھا اور اس کے بے حد قریب نیم دراز ہو گیا۔۔
نیناں کا بازو نرمی سے تھام کر اپنے سینے پر سر رکھا۔۔ایک ہاتھ سے کمر اور دوسرے سے ہاتھ سے بال سہلائے۔۔

ناراض ہو،، وہ پوچھ بیٹھا۔۔
مگر جواب نا پا کر پھر گویا ہوا،،، جانتی ہو نیناں سلطان کے میں تم سے کتنی محبت کرتا ہوں۔۔

وہ نم آنکھیں لیے اس کی شرٹ کے بٹن سے کھیلتی پوچھنے لگی،،، نہیں معلوم شاہ ذل،،، آپ بتا دیں۔۔

بہت زیادہ،،، اتنی کہ جہاں تمھاری سوچ کی حد ختم ہو وہاں سے ویر سلطان کی تمھارے لئے محبت شروع ہو۔۔اتنی کہ تمھارے بغیر ایک پل بھی ناں جی سکوں،، مر جاؤں۔۔

نیناں نے اس ظالم کی آخری بات سے گھبرا اس کی شرٹ مٹھی میں دبوچی۔۔
اب حوصلہ رکھو نیناں اور سنو ویر سلطان کے دل کی صدا۔۔ میں نے اپنی ہر آتی جاتی سانس کے ساتھ تم محبت کی ہے،، تمھارا عشق میری رگوں میں خون بن کر دوڑ رہا ہے۔۔اور تمھاری طلب بھی۔۔

ویر کے ایک ایک لفظ نے نیناں کو موم کی طرح پگھلایا تھا اس کے آنسو ویر کے سینے میں جزب ہو رہے تھے۔۔

تمھیں کیا لگتا ہے میں تمھارے اتنے قریب کیوں آیا۔۔۔ کیونکہ تمھاری محبت کی طلب نے مجھے پاگل کر دیا تھا۔۔

نیناں کو اس کے ہر لفظ سے روح تک سکون آیا۔۔

وہ کروٹ بدل کر اس پر حاوی ہوا۔۔ بے اعتباری کا موسم گزر گیا نیناں سلطان،،

ویر نے اپنے ہونٹوں سے وہ قیمتی موتی چنے،، وعدہ کرتا ہوں جانِ شاہ کبھی تمھارا مان،، غرور نہیں توڑوں گا۔۔

اس کے دہکتے لبوں نے شاہ رگ سے بیوٹی بون تک کا سفر کیا۔۔

اب ویر کے آنسو نیناں کے گریبان میں گر رہے تھے۔۔

وعدہ کرتا ہوں کبھی ان آنکھوں میں آنسو نہیں آنے دوں گا۔۔

وعدہ کرتا ہوں میری جان کبھی آنچ بھی نہیں آئے گی تم پر،،،

گردن پر پور پور چبھتی بئیرڈ سے نیناں کے روح فنا ہوئی۔۔ مگر اس کے ہر لفظ نے آج اس کے زخم زخم وجود پر مرحم رکھا تھا۔۔

ششش شاہ زل،،، ویر کی لمحہ بہ لمحہ بڑھتی گستاخیوں اور بے باکیوں سے مچل کر نیناں نے پکارا۔۔

اششششش،،،، نیناں،، خاموش رہو، مجھے اتنے وقت کے ہجر کے بعد وصل کا مزا چھکنے دو،،،، خود کو محسوس کرنے دو۔۔
بھاری گھمبیر اور بوجھل آواز میں وہ اس کے ہوش اڑا گیا تھا۔۔

شاہ،،،،
اس سے پہلے نیناں کچھ اور بولتی ویر نے اس کی بولتی بند کی تھی۔۔
نیناں نے بھی ویر کی گردن کے گرد اپنے بازو حمائل کیے تھے۔۔
یہ خودسپردگی کا عالم تھا،،، ویر کی محبت اس کے عشق پر ایمان لا کر پیش قدمی قبول کرنے کا اشارہ تھا۔۔

وہ تو خود محبت کی ماری تھی،، کب تک اس ظالم جادوگر سے دور رہتی جس نے اپنی محبت اس کی رگ رگ میں شامل کر دی تھی۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

حال میں اس وقت ایک ہلچل سی تھی۔۔ کیوں دلہنیں تیار ہو کر برائیڈل روم میں پہنچ چکیں تھیں،، اور باراتیں بھی پہنچ چکی تھیں۔۔۔

شاہ زین اور اریش اکھٹے حاتم مینشن سے بارات لے کر آئے تھے۔۔ دونوں نے بلیک سلور شیروانیاں پہن رکھی تھیں۔۔ اور کسی ریاست کے شہزادے لگ رہے تھے۔۔

پلوشہ،، حرم اور حبہ ساڑھیاں پہنے گریس فل سی لگ رہی تھیں اور گھن چکر بن چکیں تھیں۔۔

شاہ ویر،،، میر اور شاہ زر بھی بلیک پینٹ کوٹ پہنے انتظامات سنبھالتے پھر رہے تھے۔۔
شاہ ویر پلوشہ کو جان نثار کرنے والی نگاہوں سے بار بار دیکھے جا رہا تھا جو کہ بظاہر منہ پھلائے پھر رہی تھی۔۔ کیونکہ شاہ نے اس کا سرپرائز خراب کیا تھا۔۔

میر وقتاً فوقتاً حرم کے کان میں کوئی ذو معنی جملہ بول دیتا تو وہ ہمیشہ کی طرح بلش کرتے ہوئے اچھل پڑتی۔۔
شرم کریں میر دادا بننے کی عمر ہو گئی ہے،، بیٹے کی شادی ہو رہی ہے اور آپ کا اب بھی عشق کا بھوت سر سے نہیں اترا۔۔ وہ دانت پیس کر بولی۔۔

وہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔۔ڈمپل گہرا ہوا۔۔۔ تو تم بھی تو دنیا کی خوبصورت ترین دادی ہو جانِ من تو یہ دادا بیچارا کیا کرے۔۔ وہ شرارت سے آنکھ دبا کر بولا۔۔
وہ غصے سے واک آؤٹ کر گئی

کچھ ہی ٹیبل دور شاہ زر کی شیرنی پھر اس پر چلا رہی تھی،،، شاہ زر شرم تو نہیں آتی آپ کو نانا بننے کی عمر میں بھی لڑکیاں تاڑ رہے ہیں آپ۔۔

وہ جو اس کو تنگ کرنے کو جان بوجھ کر ادھر ادھر دیکھ رہا تھا قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔۔۔

اچھا حالانکہ اب بھی ایک لڑکی مجھے ہینڈسم منڈا بول کر گئی اور اس ڈمپل کی،،،،،

خبردار شاہ زر میں اس ڈمپل کو ہی آگ نا لگا دوں اگر کسی اور نے اس کی تعریف کی۔۔ وہ اس عمر میں بھی جیلسی فیل کر گئی تو شاہ زر کو اس کا مزید بینڈ بجانے کے لئے نیا ریکارڈ مل گیا۔۔۔

دلہے سٹیج پر بیٹھے تھے۔۔بے چین سے۔۔ تبھی شاید بڑوں کو ان پر رحم آیا اور دلہنوں کو لایا گیا۔۔
وہ مبہوت ہی تو رہ گئے۔۔
دونوں مہرون ریڈ لہنگوں میں دلہنیں بنی آسمان سے اتری پریاں لگ رہی تھیں۔۔۔

انھیں لا کر دلھوں کے پہلوؤں میں بٹا دیا گیا۔۔

حشر برپا کرنے کا ارادہ ہے کیا بے بی گرل،،،، یہ نا ہو صبر ہی نا کر پاؤں اور ابھی اٹھا کر لے جاؤں،،،،

اریش کی سرگوشی سے مطی کے ہاتھوں میں پسینے چھوٹے۔۔

ہائے،،، کاش ویر بھائی جتنے گٹس ہوتے مجھ میں بھی تو،، آج سہانا بے بی کا بھی بے بی آنے والا ہوتا،،، پر میں ٹھہرا صدا کا شریف، صابر شاکر بچہ۔۔

شاہ زین نے سہانا کے کان میں شوشا چھوڑا۔ الائچی چباتا وہ ڈمپل کی نمائش کرتا بے حد شرارت والے موڈ میں تھا۔۔۔ تو وہ کانوں تک سرخ ہوئی۔۔

افففف ہو گئے شروع،،

اونہھیں،،،،، آئے بڑے شریف،، آپ کی شرافت تو اسلام آباد کی سڑکوں پر بہہ رہی ہے شاہ زین سلطان۔۔

سہانا نے حساب برابر کیا۔۔

تو پھر ٹھیک ہے آج میری بدمعاشیاں اپنی چھوٹی سی جان پر جھیلنے کو تیار رہو سہانا بے بی،،،

سہانا تو کاٹو تو بسن میں لہو والا حساب ہو گیا۔۔ چپ چاپ بیٹھی رہی۔۔

ظہان ربیع کے ساتھ جس نے پنک کلر کی میکسی پہنی ہوئی تھی۔۔ مختلف پوز میں سیلفیز لے رہا تھا۔۔۔

سب موجود تھے،، بس ویر اور نیناں کی کمی کھل رہی تھی سب کو۔۔۔
اب تو شاہ ویر اور پلوشہ بھی پریشان تھے کہ ان کا لاڈلا کہاں رہ گیا۔۔

تبھی حال کی ساری لائٹس آف ہوئیں تھیں۔۔ اور تیز سپوٹ لائٹ ہال کے مین دروازے کی جانب چمکی۔۔

سب بیرونی دروازے کی جانب دیکھنے لگے۔۔ تبھی ایک بے حد ہینڈسم دلہا شہزادہ بلیک تھری پیس سوٹ پہنے خوشی سے دمکتے چہرے کے ساتھ،،، اپنی سرخ لہنگا پہنے دلہن بنی شہزادی کو باہوں میں اٹھائے سپوٹ لائٹ میں ہال کے اندر دھیمے قدموں سے داخل ہوا۔۔۔

ویر گہرا مسکرا رہا تھا۔۔ نیناں شرمیلی سی مسکان کے ساتھ کانوں تک سرخ تھی۔۔

بیک گراؤنڈمیں گانا لگا،،،

بن جا تو میری رانی،،، تینوں محل بنا دوں گا۔۔
بن میری محبوبہ تینوں تاج بنا دوں گا۔۔
بن میری رانی،،، رانی،،،،،
شاہ جہاں میں تیرا تینوں،،،، تاج بنا دوں گا۔۔

وہ دھیمے قدموں سے اسے اٹھائے سٹیج کی جانب بڑھا۔۔۔
پورا ہال تالیوں اور ہوٹنگ سے گونج اٹھا تھا،،،
شاہ زین اور اریش نے بہت زور سے سیٹیاں بجائی تھیں۔۔

شاہ ویر،،، میر اور شاہ زر،، پلوشہ،، حرم اور حبہ کے چہرے خوشی سے دمک رہے تھے۔۔
اب منظر مکمل ہوا تھا۔۔ سب بڑے اسٹیج کے قریب آ گئے۔۔

وہ سٹیج کے اوپر آیا،،، لائٹس آن ہوئیں،،، ویر نے نرمی سے نیناں کو نیچے اتارا،،

کوئی شرم ہوتی ہے کوئی حیا ہوتی ہے ڈوریمون،،، کہ وہ اتار کر اپنے گیجڈ والی پاکٹ میں رکھ لی۔۔۔ مطی نے چھیڑا۔۔
اس کی بات پر سب ہنسے۔۔

تم اس لئے بھاؤ کھا رہی ہو چھٹکی کہ اب تمھارے لڈو بیچارے اریش کو ہضم کرنے پڑیں گے۔۔ تو تیاں واجے لا کر بیچارا ایک مصیبت لے کر جا رہا ہے کیسے جھیلے گا۔۔
ویر نے حساب بے باک کیا۔۔

نہیں ویر مجھے لڈو پسند نہیں،،، ہاں مگر بیریز میری کمزوری ہیں۔۔ اریش کہاں کی بات کہاں لے گیا۔۔۔۔ مطی نے پہلو بدلا۔۔

محفل پھر زعفران زار بنی۔۔ کیونکہ سب کو پتہ چل چکا تھا کہ وہ مطی کو بیری کہتا ہے۔۔

وہ نیناں کا ہاتھ تھامے صوفے پر بیٹھ گیا۔۔
ہنسی مزاق قہقہوں میں وقت گزرنے کا پتہ ہی نا لگا۔۔
کھانا کھایا جا چکا تھا۔۔

مہمان جانے لگے۔۔ تبھی کیمرہ مین پاس آیا تھا۔۔

اور پھر ان تمام ڈمپل بوائز کی ایک یادگارترین تصویر بنائی۔۔جس میں شاہ ویر، میر، شاہ زر،، زین اور جونئیر نے اکھٹے مسکرا کر ڈمپل والے گال آگے کر کے پک بنوائی۔۔ مگر پک میں ظہان اور اریش بھی تھے۔۔

انھیں اپنی گالوں پر انگلی سے دباؤ ڈال کر نقلی ڈمپل بنانے پڑے

تو سب قہقہے لگا کر ہنس دئیے۔۔

پھر پلوشہ، حرم، حبہ، نیناں،، مطی سہانا اور ربیع نے ایک یادگار تصویر بنوائی۔۔

پھر سب کی اپنے اپنے کپل کے ساتھ ایک مکمل فیملی فوٹو بنی۔۔

سلطانز کی خوشیاں سنبھلے نہیں سنبھل رہی تھیں۔۔

آخر یہ وقت بھی گزر گیا،، اور رخصتی کا وقت آن پہنچا۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

سلطان مینشن کے لاؤنج میں سب ریلیکس سے بیٹھے تھے۔۔ پلوشہ اپنے شاہ کے پہلو میں بیٹھی تھی منہ پھلا کر۔۔

اب جانے بھی دو جان،،مان جاؤ ناں،،نہیں تو جانتی ہو پھر میں اپنے طریقے سے مناؤں گا،،،،شاہ ویر نے سرگوشی میں کہا تو پلوشہ گڑبڑائی۔۔

آپ نے میرا سارا سرپرائز خراب کر دیا،،وہ شکوہ کرنے لگی۔۔

تو کیا ہوا،،جو تم نے اپنے بیٹے کو سرپرائز دینا تھا وہ اس نے تمھیں دے دیا،حساب برابر۔۔

دلہنوں کی تھکاوٹ کو مدِ نظر رکھتے ہوئے انھیں ان کے رومز میں پہنچا دیا گیا تھا۔۔

اریش اور مطربہ اپنے گھر جا چکے تھے۔۔ حبہ آج مطی کو بے حد خوش دیکھ کر مطمئن تھی۔۔

حرم بھی نیناں کی جانب سے اب بلکل مطمئن یو چکی تھی۔۔

نیناں کہیں تھک نا جائے ویر جلد ہی اسے لئے روم میں آیا تھا۔۔

شہباز نے تازہ گلابوں کی مسہری سجوادی تھی ویر کے روم میں بھی۔۔
اب ویر نے نرمی سے نیناں کو بیڈ پر بٹھایا تھا۔۔

اور خود باہر گیا۔۔ کچھ ہی دیر میں وہ کھانے کی ٹرے ہاتھ میں لیے ابدر آیا۔۔

ویر نے اسے کھانا کھلایا اور میڈیسنز دیں،،، وہ مبہوت سی اس کا ہر عمل دیکھے جا رہی تھی۔۔

ہمم پتہ ہے کچھ زیادہ ہی ہنڈسم لگ رہا تھا دلہا بن کر،،، ویر نے چھیڑا اور گہرا مسکرایا۔۔

نیناں گڑبڑائی۔۔ اور فورا اس قاتل ڈمپل سے نظر چرائی۔۔
ویر اٹھ کر برتن باہر رکھ کر آیا۔۔

واپس آ کر ڈور لاک کیا۔۔ اور پھر نیناں کے قریب آیا جو اسی کا انتظار کر رہی تھی۔۔
ویر نے قریب آ کر اس کی جیولری اتارنی شروع کی۔۔
وہ پر سکون سی بیٹھی رہی۔۔

جیولری اتار کر وہ اس کے سامنے آ کر بیٹھا۔۔ اور کوٹ کی پاکٹ سے کچھ نکالا

ہاتھ آگے بڑھایا تو اس میں ایک مخملی ڈبیا تھی۔۔کھول کر اس میں سے رنگ نکالی۔۔

ہاتھ آگے پھیلایا۔۔۔نیناں نے اپنا ہاتھ ویر کے ہاتھوں میں تھما دیا۔۔ویر نے اسے رنگ پہنائی۔۔
نیناں نے اس کے کشادہ سینے پر سر رکھ چکی تھی۔۔اور سکون سے آنکھیں بند کر کے اسے محسوس کرنے لگی۔۔۔

اسے ڈریس تو چینج کر لو،،، جان،،، وہ اس کی پیٹھ سہلا کر بولا۔۔
نیناں نے نفی میں سر ہلایا کیونکہ وہ تھک چکی تھی۔۔

میں ہیلپ کروں،،، ویر نے دوپٹہ اتار کر سائیڈ پر رکھا۔۔۔لہجے میں شرارت تھی۔۔
وہ اپنے آپ میں سمٹی اور ویر کے سینے میں منہ دے لیا۔۔
ویر ہنس پڑا۔۔
اور اسے خود میں سمیٹ لیا۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

سہانا اپنے مزاج کے برعکس شرمائی لجائی سی مسہری پر بیٹھی تھی۔۔

باہر سے شور شرابے کی آواز آرہی تھی۔۔

ربیع اور ظہان اسکے راستے میں حائل تھے۔۔ظہان ربیع کا پورا پورا
ساتھ دے رہا تھا شاہ زین سے نیگ نکلوانے میں،،،

یار ربیع ہٹو سامنے سے،،وہ مصنوعی بیزاری سے بولا۔۔

کبھی نہیں بھائی میرا نیگ نکالو،،،ربیع اور پھیل گئی۔۔

کیا یار تمھیں پتہ ہے ابھی تو میری جاب بھی نہیں لگی،،غریب سا بندہ ہوں۔۔وہ مسکین شکل بنا کر
بولا۔۔۔

شرم کرو شاہ زین اتنے بڑے بزنس مین کے بیٹے ہو خود کو کیوں ڈی گریڈ کر رہے ہو۔۔
میر نے پیچھے سے اسے شرم دلانے کی کوشش کی۔۔

کیا یار ڈیڈ پھر آپ ہی جیب ڈھیلی کر کے اس چڑیل سے میری جان چھڑوا دیں،،،وہ جھنجھلایا۔۔

میر ہنس پڑا اور اپنی پاکٹ سے ڈھیر سارے نوٹ نکالا کر ربیع کی جانب بڑھائے۔۔
وہ پیسے لیے اچھلتی کودتی لاؤنج میں بھاگ گئی۔۔ ظہان بھی اس کی گھوری دیکھ کر کھسک گیا۔۔
میر ہنس کر اپنے روم کی جانب چل دیا۔۔

وہ اندر داخل ہوا اور ڈور لاک کیا۔۔ آہٹ پا کر سہانا کی ہتھیلیاں پسینے میں بھیگیں۔۔
وہ بیڈ کے قریب آیا اور بلکل اس کے سامنے اور قریب بیٹھ گیا۔۔
وہ روایتی دلہنوں کی طرح گھونگھٹ نکالے بیٹھی تھی تو شاہ زین مسکرا دیا۔۔
شاہ زین نے گھونگھٹ پلٹ دیا۔۔ قیامت خیز حسن جھکی آنکھیں لرزتی پلکیں،،، سرخ گداز ہونٹ،،،،
وہ دیکھے گیا۔۔

اپنی پاکٹ سے ایک پینڈ ینٹ نکالا۔۔ اور اس کے مزید قریب کھسک آیا۔۔
میری زندگی میں شامل ہو کر میری زندگی کو اتنا خوبصورت بنانے کے لئے بہت شکریہ سہانا،،،،
شاہ زین نے اس کو پینڈنٹ پہنایا،،، جس کے چھوٹے سے ڈیزائن ہر پر ڈائمنڈز سے ڈبل ایس لکھا ہوا تھا۔۔

گھمبیر لہجے کی سرگوشی سہانا کا دل اچھل کر حلق میں آیا۔۔

تبھی وہ اس کا ہاتھ تھام کر ڈریسنگ تک لایا۔۔ اسے ڈریسنگ کے سامنے.بٹھا کر جیولری اتارنے میں اس کی ہیلپ کی۔۔

جیولری اتر چکی تو وہ اٹھ کر کھڑی ہوئی،،، مم میں چینج کر کے آتی ہوں،، آج تو شاہ زین کی نگاہوں سے وہ پگھلی جا رہی تھی تبھی زبان لڑکھڑائی۔۔
وہ جانے لگی تبھی شاہ زین نے ویسٹ سے پکڑ کر اسے اپنی جانب کھینچا تھا۔۔ وہ شاہ زین کے سینے سے آ لگی۔۔
اس نے سہانا کے گرد اپنے بازو لپٹائے۔۔

شاہ زین یہ،، یہ،،
شاہ زین نے اس کے ہونٹوں کو اپنی پاگل دسترس میں لیا تھا۔۔
کچھ پلوں میں ہی وہ اس کی لپ اسٹک کا حشر بگاڑ چکا تھا،، سہانا کی سانس اٹکی تو وہ پیچھے ہٹا۔۔
مگر اسے چھوڑا نہیں۔۔ وہ اس کی لپ اسٹک کا حشر دیکھ کر قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔۔

سہانا نے اسے گھورا۔۔ آپ تو کہہ رہے تھے آپ ایک شریف اور صابر و شاکر بچے ہیں،، کہاں گئی آپ کی شرافت،،، سہانا نے چھیڑا

اونو،،،،ہنی آج رات اگر شرافت دکھائی تو پھر ہمارے بے بی کہاں سے آئیں گے۔۔آج رات تو بدمعاشیوں کی رات ہے،،،وہ شرارت سے کہتا اسے بانہوں میں بھر چکا تھا۔۔

لاکر بیڈ پر لٹایا،،،اوراس پر جھکا،،

شاہ زین،،،وہ گھبرائی،،،

یس حکم جانِ زین،،،،مگروہ کچھ بھی بول نا پائی۔۔

پھر شاہ زین نے اس کو بولنے دیا بھی نہیں۔۔

محبت کو پاکر وہ مکمل بے اختیار ہو چکا تھا۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

اریش مطی کے ہمراہ اپنے گھر میں داخل ہوا تو مطی کی حیرت کی انتہا نا رہی۔۔

پورے گھر کے فرش کو پھولوں سے ڈھانپ دیا گیا تھا۔۔

یہ سب تمھاری آمد کے اعزاز میں میری بے بی گرل،،،،

اریش نے اسے بازوؤں میں اٹھایا۔۔ اور اسے لئے اپنے روم میں آیا۔۔ جب تک وہ اسے لئے چلتا رہا ایک چھوٹی سی رسی کھینچنے سے ان پر پھولوں کی برسات ہوتی رہی۔۔

کھانا تو وہ سلطان مینشن میں کھا کر آئے تھے۔۔
اریش نے اسے لا کر بیڈ پر بٹھایا۔۔ مطی کو روم بھی دیکھ کر حیرت ہوئی۔۔

اس قدر خوبصورتی،، الگ اور انوکھے طریقے سے سجایا گیا تھا روم کے مطی خوش ہو گئی۔۔

مطی پورے روم کا جائزہ لے رہی تھی۔۔ جب اریش اس کے سامنے بیٹھا جھنجھلایا۔۔

ہیے بے بی گرل یار زرا برائیڈلز کی طرح شرما لو اور وہ دوپٹہ سے چہرہ چھپاؤ،،، وہ کیا کہتے سمتھنگ لائک گھونگھٹ وغیرہ

مطی شرمندہ ہوئی مگر ڈھیٹ بن گئی۔۔۔
اور وہ کیوں بھلا،،، میں نہیں نکال رہی گھونگھٹ وغیرہ،،، ویسے بھی مجھے ہزاروں مرتبہ دیکھا ہے تم نے،،،

مگر آج زرا تمھارے سارے وجود کو تھوڑے الگ طریقے سے دیکھنا ہے نا بیری،،،، سمجھا کرو یار۔۔

گھمبیر لہجے میں کہتا وہ مطی کے ہوش اڑا گیا۔۔ اور اس کے دوپٹے سے گھونگھٹ بنا دیا۔۔

مطی کی بولتی بند ہو چکی تھی۔۔ اس نے پینٹ کی پاکٹ سے کچھ نکالا،، ایک بے حد خوبصورت بریسلٹ تھی۔۔

اس بریسلٹ جیسی جو کہ مطی کی گم ہو چکی تھی۔۔

اس نے گھونگھٹ اٹھایا اور مطی کا بازو تھام کر اس میں بریسلٹ پہنا دی۔۔

تبھی اریش نے پینٹ کی پاکٹ سے ایک اور بریسلٹ نکالی۔۔ یہ مطی کی بریسلٹ تھی۔۔

وہ اریش کو دیکھے گئی۔۔

کیونکہ اس کی آنکھیں بھیگ چکی تھیں۔۔

تمھیں پتہ ہے بیری میں اس بریسلٹ کو اپنے دل سے لگا کر کتنا رویا تھا۔۔

اریش،،، مطی اس کے قریب آئی اور اس کے چہرے سے آنسو صاف کیے۔۔

اریش نے اسے سینے سے لگا کر بالوں میں منہ دیا۔۔ اب اریش کے آنسو اسے اپنے بالوں میں اور کمر پر گرتے محسوس ہوئے تو وہ مچلی۔۔

اریش پلیز،،،،،

نو بیری،،، جب تک تم اپنے منہ سے نہیں بولو گی کہ تم نے مجھے معاف کر دیا،، مجھے سکون نہیں آئے گا۔۔

میں نے تو تمھیں اسی دن معاف کر دیا تھا اریش جب تم لوٹ کر آئے تھے۔۔ میری خاطر ویر سے اتنی مار کھائی۔۔ اور اب تم نے میرا ٹرسٹ بھی جیت لیا ہے۔۔

آئی لو یو سو مچ بیری،،، میں تمھارے بغیر کچھ نہیں ہوں بلکل ادھورا ہوں۔۔

آئی،،،، مطی جھجھکی،،،،

یس بیری میں سن رہا ہوں،،، وہ بوجھل آواز میں اس کے کان میں گویا ہوا۔۔

اریش،،، آئی،،،،، وہ پھر خاموش ہو گئی۔۔

اریش نے اس کو خود سے الگ کر کے زبردستی اپنے سامنے کیا۔۔
اب بولو بھی بیری،،،، پلیز،،،، میں یہ سننا چاہتا ہوں،،، پلیز
اریش نے التجائیہ کہا۔۔

اریش آنکھیں بند کرو،،، اگر سننا ہے،،، وہ روہانسی ہوئی۔۔

نو،، نو،، بیری،، میں ایک پل کے لئے بھی تمہارے چہرے سے نظریں نہیں ہٹانا چاہتا پلیز،،،،

پھر میں نہیں بولنے والی،،، وہ منہ پھلا کر بولی،، اریش اداس وہ گیا۔۔
اریش،،، آئی لو یو ٹو،،،، وہ جلدی سے بول کر ہاتھوں میں چہرہ چھپا گئی
اریش گہرا مسکرایا،، اور اس کے ہاتھوں پہ ہی اپنے دہکتے لب رکھ دئیے۔۔

اریش نے اس کا دوپٹہ اتار کر سائیڈ پر رکھا،، وہ بوکھلائی،،
اریش یہ کیا،،،

مگر وہ نرمی سے اس کی جیولری اتارنے لگا۔۔ جیولری اتار چکا تو ایک جھٹکے سے اسے کھینچ کر خود میں بھینچا۔۔

مطی کا دل اچھل کر حلق میں آیا۔۔ جب اریش نے اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں الجھایا۔۔
وہ مچلی۔۔
مگر آج وہ اریش کی محبت اس کے پاگل پن اور دیوانگی سے دامن نہیں بچا سکتی تھی۔۔

کسی صورت نہیں۔۔

ولیمے کی تقریب بھی اسی طرح سلطانز کے شایان شان ہوئی تھی۔۔
بڑے پیمانے پر فنکشن اریج کیا گیا تھا۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

پانچ سال بعد۔۔۔۔
نیناں آئینے کے سامنے کھڑی اپنی تیاری کو فائنل ٹچ دے رہی تھی۔۔
بلو رنگ کی میکسی پہنے،،، بالوں کا اونچا سا جوڑا بنائے ہونٹوں پر پنک گلوز لگا رہی تھی۔۔

جب اپنے پیچھے مخصوص دلربا سی آہٹ محسوس ہوئی ۔۔ وہ گہرا مسکرائی ۔۔
یقیناً آج ویر سلطان ہمیشہ کی طرح اسے دیکھ چاروں شانے چت ہونے والا تھا ۔۔

ہوا بھی یہی وہ پیچھے بہت قریب کھڑا مبہوت سا اسے تکے جا رہا تھا ۔۔ نیناں نے بھنوئیں اچکائی تو وہ گہرا مسکرایا ۔۔

Asalwaysmydarlingyoulooklikeamermaid,,,,,

وہ کہے بغیر نہیں رہ پایا ،،، اور اس کے گرد بازو حمائل کیے ،، اور پیچھے گردن پر دہکتے لب رکھے ۔۔

تبھی دروازے پر ہلکی دستک دی ۔۔ وہ بوکھلا کر پیچھے ہٹی

یس کم ان ،،، ویر نے مسکراتے کہا ،،،،
تو شاہ ویر جونئیر شاہ زل سلطان کو گود میں اٹھائے اندر آیا ،، جو کہ اب پانچ سال کا تھا ۔۔ اور بلکل اپنے دادا کی کاربن کاپی تھا ۔۔

ہم تو جونئیر کے ساتھ جا رہے ہیں ہال میں بھئی ،، اپنی بیگم کے ساتھ آ جانا ،،، جب فرصت مل جائے ،،،،

شاہ ویر کہتا مسکراتا جا چکا تھا۔۔

ویرا اپنے ڈیڈ کے لہجے سے بوکھلایا۔۔نیناں قہقہہ لگا کر ہنس پڑی

اووووو مجھے تو آج معلوم ہوا کہ ڈوریمون بھی شرماتے ہیں۔۔۔
ویر بھی قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔۔

آج ظہان کی بارات حاتم مینشن سے آنے والی تھی،، سب ہال میں پہنچ چکے تھے۔۔
وہ بھی نکلے،،، نیناں اور ویر ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے ہال میں داخل ہوئے تو سامنے ہی اریش اپنے چار سالہ دھماکہ بیٹے کے ہاتھ میں ہاتھ دئیے کھڑا تھا۔۔

کچھ ہی آگے شاہ زین اپنی چار سال پری کو گود میں لیے کھڑا تھا۔۔

منظر بہت مکمل اور خوشگوار تھا۔۔
ہنستے مسکراتے خوشیوں سے دمکتے چہرے۔۔۔

تقریب بہت شاندار تھی۔رخصتی کا وقت آن پہنچا

مگر ربیع سوں سوں کرتی اپنی جگہ سے ٹس سے مس نا ہو رہی تھی۔۔

مما میں کہیں نہیں جاؤں گی مگر ایک شرط پر،،، ربیع بھیگی آنکھوں کے ساتھ بولی۔۔

وہ کیا حرم چونکی،،، سب بڑے موجود تھے،، ینگسٹرز بھی اپنے اپنے بچوں کے ساتھ کھڑے دلچسپی سے ربیع جو دیکھ رہے تھے کیونکہ جانتے تھے وہ ضرور کوئی شوشا چھوڑنے والی ہے۔۔

ظھان کو میرے ایک سوال کا جواب دینا ہوگا،،،، وہ معصومیت سے بولی۔

ظھان کا دل کیا ماتھا پیٹ لے،،، مسکین سی شکل بنا کر سب کو دیکھا،، سب کے چہروں پر دبی دبی مسکراہٹ تھی۔۔

پوچھو ربیع،،،،، سرد سی آہ بھری گئی۔۔۔

گائے دودھ دیتی ہے،،، مرغی انڈہ،، وہ جون ہے جو دونوں دیتا ہے،،
معصومیت عروج پر تھی۔۔

ظہان کا دماغ گھوم گیا،،، بے بسی سے ربیع کو دیکھا،۔۔ نہیں معلوم،،، تم بتاؤ،،،

دکاندار،،،،، وہ چہرہ نیچے جھکا گئی۔۔

محفل قہقہوں سے گونج اٹھی۔۔

ربیع اگلے پچھلے تمام حساب جو تمہاری طرف نکلتے ہیں،،، آج سارے سوالوں کے جواب تو میں بیڈروم میں ہی دوں گا تمھیں،،، وہ دانت پیس کر بولا تو ربیع سچ مچ گھبرائی تھی۔۔

نیناں ویر کے حصار میں اپنے شہزادے کے ساتھ کھڑی تھی۔۔
مطی اور اریش اپنے جونئیر میں الجھے ہوئے تھے۔۔

شاہ زین کی پری نے سہانا کے ناک میں دم کیا ہوا تھا۔۔

آج سلطانز کا سارا خاندان مکمل تھا
ان کی خوشیاں مکمل تھیں۔۔

دھوپ چھاؤں تو زندگی کا حصہ ہے مگر جب اپنوں کا ساتھ ہو تو زندگی بہت آسان اور خوشحال ہو جاتی ہے۔۔

محبتوں اور عزت و احترام سے بنے گھر اور خاندان کہانیوں میں ہمیشہ زندہ رہتے ہیں۔۔
امر ہو جاتے ہیں۔۔

ختم شد

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺